قال اللہ تعالیٰ

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

"اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیں، وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے رُک جایا کرو"

(سورۃ الحشر ۷)

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد دوم

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

تحقیق ونظر ثانی

حافظ ناصر محمود انور

فاضل اسلامک یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

چک 109/7.R چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

واحد تقسیم کار

ادارۃ الترجمۃ والتالیف ضیاء السنۃ

رحمت آباد (حاجی آباد) فیصل آباد، پاکستان

نام کتاب	----------	مشکوٰۃ المصابیح
تالیف	----------	شیخ ولی الدین الخطیب التبریزی رحمہ اللہ
ترجمہ وتشریح	----------	استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ
نظر ثانی	----------	حافظ ناصر محمود انور
طابع	----------	عبدالرحمان عابد
مطبع	----------	موٹروے پرنٹرز
طبع اول	----------	جنوری 2005ء
تعداد	----------	600
ناشر	----------	مکتبہ محمدیہ
قیمت	----------	/- روپے

اسٹاکسٹ

دارالکتب السلفیۃ ○ شیش محل روڈ ○ لاہور
Ph.: 0092-042-7237184
7230271- 7213032

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ' اردو بازار لاہور
Ph.: 0092-042-7244973

ملنے کے پتے

شہر	پتے
اردو بازار لاہور	اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 ۞ مکتبہ قدوسیہ رحمٰن مارکیٹ۔ غزنی سٹریٹ۔ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ فون: 7321865 ۞ محمدی پبلشنگ ہاؤس' الفضل مارکیٹ' دارالفرقان' الفضل مارکیٹ' اردو بازار لاہور فون 042-7231602 ۞ حذیفہ اکیڈمی' الفضل مارکیٹ
فیصل آباد	مکتبہ اسلامیہ۔ بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول پمپ ۞ رحمانیہ دارالکتب' امین پور بازار مکتبہ اہل حدیث، بالمقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار ۞ ملک سنز۔ کارخانہ بازار
گوجرانوالہ	والی کتاب گھر اُردو بازار 233089 ۞ مدینہ کتاب گھر اُردو بازار ۞ مکتبہ نعمانیہ' اردو بازار
ملتان	فاروقی کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ 541809 ۞ مکتبہ دارالسلام کنگھیا نوالی مسجد تھانہ بوہر گیٹ 541229
اوکاڑہ	مکتبہ تفہیم السنہ شیر ربانی ٹاؤن۔ غازی روڈ 528621
چیچہ وطنی	اسلامی کتب خانہ' ڈاکخانہ بازار نزد پانی والی ٹینکی چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

بسم الله الرحمن الرحيم
اللهم
صل على محمد وعلى آل محمد
كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد
اللهم
بارك على محمد وعلى آل محمد
كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

بسم الله الرحمن الرحيم
رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ
وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ
فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ
وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ
مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ
وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا
یُوْعَدُوْنَ ۝ (سورة الاحقاف پ۲۶)

فہرست مضامین

جلد دوم

نمبر شمار | صفحہ نمبر

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

كِتَابُ الزَّكَاةِ

www.muhammadilibrary.com

کِتَابُ الصَّوْمِ

کِتَابُ الدَّعْوَاتِ

کِتَابُ الْمَنَاسِكِ

کِتَابُ الْبُیُوْع

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

(۱) بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَثَوَابِ الْمَرَضِ

(میّت کی نمازِ جنازہ)

مریض کی بیمار پُرسی اور بیماری کا ثواب

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٥٢٣ - (١) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ، وَفُكُّوا الْعَانِيَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۵۲۳: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بھوکے کو کھانا کھلاؤ' بیمار کی بیمار پرسی کرو اور قیدی کو رہائی دلاؤ (بخاری)

١٥٢٤ - (٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا' بیمار کی بیمار پرسی کرنا' جنازے کے ساتھ جانا' (کھانے کی) دعوت کو قبول کرنا اور چھینک مارنے والے کی چھینک کا (یرحمک اللہ کے کلمات کے ساتھ) جواب دینا۔
(بخاری' مسلم)

١٥٢٥ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ». قِيلَ: مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ، وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ

فَانْصَحْ لَهُ، وَإِذَا عَطِسَ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتْهُ، وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ، وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' جب تیری اس سے ملاقات ہو تو اس کو السلام علیکم کہہ اور جب وہ تجھے کھانے پر مدعو کرے اس کی دعوت قبول کر اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی کا مطالبہ کرے اس کی خیر خواہی کر اور جب وہ چھینک لے اور "الحمدُ للہ" کہے تو اس کے جواب میں "یَرْحَمُکَ اللہ" کہہ اور جب وہ بیمار ہو جائے اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے اس کے (جنازہ کے) ساتھ جا (مسلم)

وضاحت: اس سے پہلی حدیث میں پانچ اور اس میں چھ حقوق کا ذکر ہے۔ بظاہر تضاد ہے لیکن چونکہ چھ میں پانچ کا شامل ہے' اس لئے تضاد نہیں۔ زیادہ عدد والی حدیث کو قبول کیا جائے گا (واللہ اعلم)

۱۵۲٦ - (٤) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، أَمَرَنَا: بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ، وَرَدِّ السَّلَامِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِيْ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ. وَنَهَانَا: عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ، وَعَنِ الْحَرِيْرِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ، وَالدِّيْبَاجِ، وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ، وَالْقَسِّيِّ، وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، فَإِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيْهَا فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيْهَا فِي الْآخِرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۲٦: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا جبکہ سات کاموں سے منع کیا۔ آپؐ نے ہمیں بیمار کی عیادت' جنازے کے ساتھ جانے' چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب (یَرْحَمُکَ اللہ کے ساتھ) دینے' السلام علیکم کا جواب دینے' دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے' قسم اٹھانے والے کی تصدیق کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے اور آپؐ نے ہمیں (مردوں کے لئے) سونے کی انگوٹھی' ریشم' استبرق' دیباج' سرخ گدوں' قس بستی کے بنے ہوئے کپڑوں کے پہننے اور چاندی سے بنے ہوئے برتن اور ایک روایت میں ہے کہ چاندی (کے برتن) میں پینے سے منع فرمایا اس لئے کہ جو شخص دنیا میں ان برتنوں میں پیئے گا تو آخرت میں ان سے نہیں پیئے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: لفظ "حَرِیر" کا اطلاق عام ریشم پر ہوتا ہے جبکہ "اِسْتَبْرَق" دبیز ریشم کو کہتے ہیں اور "دِیْبَاج" کا اطلاق باریک ریشم پر ہوتا ہے۔ خیال رہے کہ سرخ گدوں کا استعمال تب ناجائز ہے جب وہ ریشم سے تیار کئے گئے ہوں۔ "قس" ایک بستی کا نام ہے جہاں کے تیار شدہ کپڑے فاخرانہ ہوتے تھے۔ ان کے بارے میں بھی یہی معلوم ہوتا ہے

کہ اگر وہ ریشم سے تیار کیے گئے ہیں تو ان کا پہننا حرام ہے اور جو شخص چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا رہا اور بلا توبہ فوت ہو گیا تو وہ جنت میں ان برتنوں سے محروم رہے گا کیونکہ جنت میں اہلِ جنت کو سونے اور چاندی کے برتن دیئے جائیں گے (واللہ اعلم)

١٥٢٧ - (٥) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِيْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲۷: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک (گویا) جنت کے باغات کے پھل تناول کرتا رہا۔ (مسلم)

١٥٢٨ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِيْ. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَعُوْدُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِيْ فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِيْ عِنْدَهُ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِيْ. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أُطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟ يَا ابْنَ آدَمَ! اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِيْ. قَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ أَسْقِيْكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: اسْتَسْقَاكَ عَبْدِيْ فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو نے میری عیادت نہ کی؟ (بندہ) کہے گا' اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جب کہ تو ربُّ العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا' تجھے علم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تو نے اس کی عیادت نہ کی۔ تجھے معلوم ہونا چاہیے' اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے وہاں پاتا۔ آدم کے بیٹے ! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا' تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا؟ (بندہ) کہے گا' اے میرے رب ! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا' تجھے علم نہیں ! میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو نے اس کو کھانا نہ کھلایا۔ کیا تجھے علم نہیں ! اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اس (کا ثواب) میرے پاس پاتا۔ آدم کے بیٹے ! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا' تو نے مجھے پانی نہ پلایا؟ وہ کہے گا' اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی طلب کیا تو نے پانی نہ پلایا۔ کیا تجھے علم نہیں! اگر تو اس کو پانی پلاتا تو اس کا (ثواب) میرے پاس پاتا (مسلم)

۱۵۲۹ - (۷) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى أَعْرَابِيٍّ يَعُوْدُهُ، وَكَانَ إِذَا دَخَلَ عَلٰى مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ قَالَ: «لَا بَأْسَ، طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ»، فَقَالَ لَهُ: «لَا بَأْسَ، طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ». قَالَ: كَلَّا، بَلْ حُمّٰى تَفُوْرُ، عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ، تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ. فَقَالَ: «فَنَعَمْ إِذَنْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۲۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بدوی (دیہاتی) کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے اور جب آپؐ کسی بیمار کی بیمار پرسی کے لئے جاتے تو فرماتے' کچھ حرج نہیں! اگر اللہ نے چاہا تو تجھے (گناہوں سے) پاکیزگی حاصل ہو گی۔ چنانچہ آپؐ نے اسے یہی کلمات کہے۔ اس نے جواب دیا' بالکل نہیں بلکہ بوڑھا انسان تیز بخار کی زد میں ہے وہ (تیز بخار) اسے قبرستان لے جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا' ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا (بخاری)

وضاحت: جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دیہاتی کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے اسی طرح ایک عالم کسی جاہل کی بیمار پرسی کے لئے جا سکتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جب بدوی نے الٹا جواب دیا تو آپؐ نے اس کی تائید کی۔ چنانچہ دیہاتی اپنے کہنے کے مطابق اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے مطابق صبح کے وقت فوت ہوا پایا گیا (مرعات جلد ۲۔ ۳ صفحہ ۴۱)

۱۵۳۰ - (۸) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اشْتَكٰى مِنَّا إِنْسَانٌ، مَسَحَهُ بِيَمِيْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَآءَ إِلَّا شِفَآؤُكَ، شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی شخص بیمار ہو جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے۔ بعدازاں یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے لوگوں کے رب! بیماری کی شدّت کو دور کر اور ایسی شفا عطا کر جو بیماری کو ختم کر دے' تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی شفا نہیں دے سکتا۔" (بخاری' مسلم)

۱۵۳۱ - (۹) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ إِذَا اشْتَكَى الْإِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ. أَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ أَوْ جُرْحٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِصْبَعِهِ: «بِسْمِ اللّٰهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا، لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب کسی انسان کے کسی عضو میں درد ہوتا یا پھوڑا (نمودار) ہوتا یا زخم ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے دعا فرماتے (جس کا

ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ (برکت حاصل کرتا ہوں) ہماری زمین کی مٹی' ہماری تھوک کے ساتھ ملی ہوئی ہے تاکہ ہمارے پروردگار کے حکم سے ہمارے بیمار کو شفا حاصل ہو۔" (بخاری' مسلم)

وضاحت: بیمار کو منقول دعاؤں کے ساتھ دم کرنا اور انگشتِ شہادت کو تھوک لگا کر اسے مٹی کے ساتھ آلودہ کرنا اور درد کی جگہ پر اس کو لگانا درست ہے۔ اس میں کیا حکمت ہے؟ اس کو اللہ ہی بہتر جانتا ہے' کسی حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے (واللہ اعلم)

۱۵۳۲ - (۱۰) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَكَىٰ نَفَثَ عَلَىٰ نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا اشْتَكَىٰ وَجَعَهُ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ، كُنْتُ أَنْفُثُ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ الَّتِيْ كَانَ يَنْفُثُ، وَأَمْسَحُ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ، قَالَتْ: كَانَ إِذَا مَرِضَ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ.

۱۵۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو جاتے تو خود کو معوذات (سورتوں) کے ساتھ پھونک مار کر دم کرتے اور اپنے اعضاء پر اپنے ہاتھ پھیرتے' جب آپ' اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ' فوت ہوئے تو میں آپ' کو معوذات کے ساتھ دم کرتی جن کے ساتھ آپ' دم کیا کرتے تھے اور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ تبرکاً" پھیرتی (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ' کے اہلِ بیت میں سے کوئی فرد بیمار ہو جاتا تو آپ' معوذات سورتوں کی تلاوت فرما کر دم کیا کرتے تھے۔

وضاحت: معوذات سے مقصود قُل ہو اللہ اَحد' قُل اعوذ برب الفلق' قُل اعوذ برب النّاس سورتیں ہیں۔ بخاری شریف میں دم کرنے اور ہاتھ پھیرنے کی تفصیل اس طرح ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیوں پر پھونک مارتے بعدازاں ان کو چہرے پر پھیرتے' اس کے بعد تمام جسم پر پھیرتے گویا کہ وہ سانس جو دم کے کلمات کے ساتھ ملا ہوا ہے وہ متبرک ہے اور اس کے پھیرنے سے مرض کے افاقے کا امکان ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے کلام کے ساتھ دم کرتے ہوئے ہاتھ پھیرنا' اپنے ہاتھ پر پھونک کر مریض کے جسم پر پھیرنا اور دم کرنا مسنون ہے۔ بعض علماء اس سے استدلال کرتے ہیں کہ کاغذ پر اللہ کا کلام تحریر کرکے اس کو پانی کے ساتھ دھو کر تبرکاً" مریض کو پلانا درست ہے (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ۴۳)

۱۵۳۳ - (۱۱) **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ شَكَا إِلَىٰ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَجَعاً يَجِدُهُ فِيْ جَسَدِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ يَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ، وَقُلْ: بِسْمِ اللهِ ثَلَاثاً، وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ

وَأُحَاذِرُ». قَالَ: فَفَعَلْتُ. فَأَذْهَبَ اللّٰهُ مَا كَانَ بِيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۳۳: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ اس کے جسم میں درد ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا' اپنا ہاتھ اپنے جسم کے اس مقام پر رکھ جہاں درد ہے اور تین بار "بسم اللہ" پڑھ اور سات بار کہہ (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کی عزت اور قدرت کے ساتھ اس درد کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کو میں پا رہا ہوں اور جس کا مجھے خطرہ ہے۔" وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے میرے درد کو ختم کر دیا (مسلم)

١٥٣٤ - (١٢) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ جِبْرَئِيْلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اشْتَكَيْتَ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ، مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۳۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جبرئیل امین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے استفسار کیا' اے محمد! آپ بیمار ہیں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ انہوں نے کہا' اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو ہر تکلیف دینے والی چیز' ہر نفس کے شر' یا حاسد آنکھ کے شر سے دم کرتا ہوں' اللہ آپؐ کو شفا عطا کرے۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ آپؐ کو دم کرتا ہوں (مسلم)

١٥٣٥ - (١٣) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ: «أُعِيْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ»، وَّيَقُوْلُ: «إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيْلَ وَإِسْحَاقَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِيْ أَكْثَرِ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ»: «بِهِمَا» عَلٰى لَفْظِ التَّثْنِيَةِ.

۱۵۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسنؓ اور حسینؓ کو دم کرتے ہوئے فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "میں تم دونوں کو اللہ کے نقص سے پاک کلمات کے ساتھ ہر شیطان' زہریلے کیڑے مکوڑوں اور ہر نظر بد والی آنکھ سے پناہ میں دیتا ہوں۔" اور فرماتے تھے' تمہارے والد (ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ساتھ اسماعیل اور اسحاق (علیہما السلام) کو دم کیا کرتے تھے (بخاری) مصابیح کے اکثر نسخوں میں تثنیہ کا صیغہ "بہما" ہے یعنی "بہا" کی بجائے "بہما" (مگر یہ کاتب کی غلطی ہے)

١٥٣٦ - (١٤) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «من يُرِدِ

اللّٰهُ بِهِ خَيْراً يُّصَبْ مِنْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے ساتھ اللہ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو آزمائش میں ڈال دیتا ہے (بخاری)

۱۵۳۷ - (۱۵) وَعَنْهُ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَّصَبٍ، وَّلَا وَصَبٍ ، وَلَا هَمٍّ، وَّلَا حُزْنٍ، وَّلَا أَذًى، وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا؛ إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۷: ابوہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس مسلمان کو کوئی تھکاوٹ' درد' فکر' غم' تکلیف اور پریشانی لاحق ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ اس کی وجہ سے اس (مسلمان) کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے (بخاری)

۱۵۳۸ - (۱۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُوْعَكُ ، فَمَسِسْتُهُ بِيَدِيْ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ لَتُوْعَكُ وَعْكاً شَدِيْداً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَجَلْ، إِنِّيْ أُوْعَكُ كَمَا يُوْعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ». قَالَ: فَقُلْتُ: ذٰلِكَ لِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ؟ فَقَالَ: «أَجَلْ». ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصِيْبُهُ أَذًى مِّنْ مَّرَضٍ فَمَا سِوَاهُ، إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ [تَعَالٰى] بِهِ سَيِّئَاتِهِ، كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپؐ کو بخار تھا۔ میں نے آپؐ کے جسم کو ہاتھ لگایا۔ میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کو تو شدید بخار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہاں! مجھے تم میں سے دو آدمیوں جتنا بخار ہوتا ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں' میں نے عرض کیا' اس کا سبب یہ ہے کہ آپؐ کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بالکل درست ہے۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' جس مسلمان کو بیماری وغیرہ کا عارضہ لاحق ہوتا ہے تو اللہ اس کی وجہ سے اس کے گناہ دور فرماتا ہے جیسا کے درخت سے پتے جھڑ جاتے ہیں (بخاری' مسلم)

۱۵۳۹ - (۱۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَداً الْوَجَعُ عَلَيْهِ أَشَدُّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ درد میں مبتلا کسی شخص کو نہیں دیکھا (بخاری' مسلم)

۱۵٤۰ - (۱۸) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي، فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں فوت ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کو ملاحظہ کرنے کے بعد نزع کی سختی کو میں کسی کے لئے ناپسندیدہ نہیں سمجھوں گی (بخاری)

وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں تھے۔ آپ کا سر مبارک حضرت عائشہ صدیقہ کے سینے کے گڑھے اور ٹھوڑی کے درمیان تھا۔ وہ بیان کرتی ہیں، میرا خیال تھا کہ موت کی سختی میں وہ شخص مبتلا ہوتا ہے جو گنہگار ہے لیکن جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کے طاری ہونے کے وقت شدت کا ملاحظہ کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرا خیال درست نہیں تھا بلکہ جان کنی کے وقت ہونے والی تکلیف سے گناہ دور ہوتے ہیں اور ثواب میں اضافہ ہوتا ہے (فتح الباری)

۱۵٤۱ - (۱۹) **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيِّئُهَا الرِّيَاحُ، تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا أُخْرٰى، حَتّٰى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۱: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کی مثال نرم و نازک کھیتی کی سی ہے جس کو ہوائیں ہلاتی رہتی ہیں۔ کہیں اس کو نیچا کرتی ہیں اور کہیں اس کو سیدھا کرتی ہیں یہاں تک کہ اس کی موت کا وقت آ جاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو زمین میں مضبوطی کے ساتھ گڑا ہوتا ہے اس کو کوئی حادثہ پیش نہیں آتا یہاں تک کہ ایک ہی بار اس کو جڑ سے اکھیڑ دیا جاتا ہے (بخاری)

۱۵٤۲ - (۲۰) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ، وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْأَرْزَةِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تُسْتَحْصَدَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن کی مثال اس کھیتی کی مانند ہے جس کو ہوائیں (ادھر ادھر) جھکاتی رہتی ہیں (چنانچہ اسی طرح) مومن کو ہمیشہ مصائب کا سامنا رہتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی مانند ہے کہ کاٹنے کے وقت کے علاوہ اس کو ذرا جنبش نہیں

ہوتی (بخاری، مسلم)

١٥٤٣ - (٢١) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أُمِّ السَّائِبِ فَقَالَ: «مَالَكِ تُزَفْزِفِيْنَ؟» قَالَتْ: الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيْهَا، فَقَالَ: «لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى، فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ، كَمَا يُذْهِبُ الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۴۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ السّائب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا وجہ ہے تو سخت کانپ رہی ہے؟ اس نے عرض کیا' بخار ہے' اللہ اس میں برکت نہ فرمائے۔ آپؐ نے فرمایا' بخار کو برا بھلا نہ کہو اس لئے کہ بخار لوگوں کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے (مسلم)

١٥٤٤ - (٢٢) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ؛ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيْمًا صَحِيْحًا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۴۴: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب (مومن) بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں اسی طرح کے نیک اعمال ثبت ہوتے ہیں جن کو وہ (گھر میں) مقیم رہتے ہوئے بحالتِ صحت ادا کرتا تھا (بخاری)

١٥٤٥ - (٢٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان کی طاعون سے (موت) شہادت ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: طاعون وبائی مرض ہے' غیر مسلم کے لئے بوجہ کبیرہ گناہوں کے سزا ہے جبکہ مسلمان کو شہادت کا درجہ عطا کرتی ہے البتہ یہ اُخروی شہادت ہے (واللہ اعلم)

١٥٤٦ - (٢٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «الشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ: اَلْمَطْعُوْنُ، وَالْمَبْطُوْنُ، وَالْغَرِيْقُ، وَصَاحِبُ الْهَدَمِ، وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانچ (قسم کے لوگ) شہید ہیں۔ طاعون کی بیماری سے مرنے والا' پیٹ کی بیماری سے مرنے والا' ڈوب کر مرنے والا اور دب کر مرنے والا نیز وہ شخص جو میدانِ جنگ میں مارا جاتا ہے وہ شہید ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: احادیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شہید تین قسم کے ہیں۔

۱. دنیوی اور اخروی دونوں لحاظ سے شہید جیسے وہ لوگ جو میدانِ جہاد میں شہید ہو جاتے ہیں۔

۲. اُخروی لحاظ سے شہید جیسا کہ اس حدیث میں چار انسانوں کا ذکر ہوا ہے۔

۳. اچانک موت سے ہمکنار ہونے والے۔

دنیوی مقاصد کے حصول کے لئے جنگ کرتے ہوئے قتل ہونے والے یا میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرتے ہوئے قتل ہونے والے شہید نہیں کہلائیں گے (مرعات جلد ۲۔۳ صفحہ ۴۱)

١٥٤٧ - (٢٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَأَخْبَرَنِي: «أَنَّهُ عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللهُ عَلٰى مَنْ يَشَآءُ، وَأَنَّ اللهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِراً مُحْتَسِباً. يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيْدٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے مجھے بتایا' یہ تو عذاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ جن لوگوں پر چاہتا ہے مسلط کر دیتا ہے (لیکن) ایماندار لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو رحمت بنایا ہے۔ کسی شہر میں طاعون کی وباء پھیلنے کی صورت میں جو شخص صبر کے ساتھ طلبِ ثواب کی نیت سے اس شہر میں مقیم رہتا ہے' اس یقین کے ساتھ کہ اسے وہی مصیبت پہنچ سکتی ہے جو اس کی تقدیر میں لکھی جا چکی ہے تو اس کو حقیقی شہید کے برابر ثواب ملے گا (بخاری)

١٥٤٨ - (٢٦) **وَعَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «الطَّاعُوْنُ رِجْزٌ أُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْل، أَوْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ، وَأَنْتُمْ بِهَا، فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۴۸: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' طاعون (وباء) عذاب ہے جس میں بنی اسرائیل کے ایک گروہ یا تم سے پہلے لوگوں کو مبتلا کیا گیا۔ جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ (وہاں) طاعون ہے تو تم اس علاقے میں نہ جاؤ اور جب اس علاقے میں طاعون واقع ہو جائے جس میں تم رہتے ہو تو اس علاقے سے راہِ فرار اختیار نہ کرو (بخاری' مسلم)

۱۵٤۹ - (۲۷) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِيْ بِحَبِيْبَتَيْهِ، ثُمَّ صَبَرَ؛ عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ» يُرِيْدُ عَيْنَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۴۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اللہ سبحانہ' و تعالیٰ نے فرمایا' جب میں اپنے بندے کی اس کی دو محبوب چیزوں میں آزمائش کروں اور وہ اس پر صبر کرے تو میں ان دونوں چیزوں کے بدلے اس کو جنّت عطا کروں گا۔ دو محبوب نعمتوں سے مراد دونوں آنکھیں ہیں (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۵۵۰ - (۲۸) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِماً غُدْوَةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۵۵۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کے وقت بیمارپرسی کرتا ہے اس کے حق میں شام تک ستّر ہزار فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت بیمارپرسی کرتا ہے تو صبح تک اس کے حق میں فرشتے استغفار کرتے رہتے ہیں اور جنت میں اس کے لئے باغیچہ (بن جاتا) ہے (ترمذی' ابوداؤد)

۱۵۵۱ - (۲۹) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ مِنْ وَجَعٍ كَانَ يُصِيْبُنِيْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۵۱: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میری آنکھوں میں درد تھا جس کی وجہ سے آپؐ نے میری بیمارپرسی فرمائی (احمد' ابوداؤد)

۱۵۵۲ - (۳۰) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، وَعَادَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ مُحْتَسِباً، بُوْعِدَ مِنْ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ سِتِّيْنَ خَرِيْفاً». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۵۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا"جس شخص نے احسن طریق سے وضو کیا اور اپنے مسلمان بھائی کی حصول ثواب کی نیت سے بیمار پرسی کی تو وہ دوزخ سے ساٹھ سال کی مسافت (کے بقدر) دور کیا جائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فضل بن دلہم واسطی راوی لین الحدیث ہے(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۵۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۸۹)

۱۵۵۳ ـ (۳۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّعُوْدُ مُسْلِماً فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ: اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ؛ إِلَّا شُفِيَ، إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ قَدْ حَضَرَ أَجَلُهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۵۵۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" جو مسلمان کسی مسلمان کی بیمار پرسی کرتا ہے اور سات بار کہتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ عظمت والے سے سوال کرتا ہوں جو عرش عظیم کا رب ہے کہ وہ تجھے شفا عنایت کرے۔" تو اس کو شفا حاصل ہوتی ہے مگر جب اس کی موت کا وقت آن پہنچا ہو (ابوداؤد، ترمذی)

۱۵۵٤ ـ (۳۲) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِّنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْأَوْجَاعِ كُلِّهَا أَنْ يَّقُوْلُوْا: «بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ، وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ إِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

۱۵۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں بخار اور ہر قسم کے درد کے بارے میں فرماتے کہ وہ (دم کرتے ہوئے) کہیں، (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کبریائی والے کے نام کے ساتھ، میں عظمت والے اللہ کے ساتھ، ہر ایسی جوش مارنے والی رگ کے شر اور دوزخ کی شدید گرمی کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے (اور) صرف ابراہیم بن اسماعیل (راوی) سے معروف ہے اور یہ راوی حدیث کے بارے میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۱۵۵۵ ـ (۳۳) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنِ اشْتَكٰى مِنْكُمْ شَيْئاً أَوِ اشْتَكَاهُ أَخٌ لَّهُ، فَلْيَقُلْ: رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، كَمَا أَنَّ رَحْمَتَكَ فِي السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْأَرْضِ، اغْفِرْ

لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ، أَنْزِلْ رَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ، وَشِفَآءً مِّنْ شِفَآئِكَ، عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ؛ فَيَبْرَأَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۵۵: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص کچھ بیماری محسوس کرے یا اس کا (مسلمان) بھائی بیمار ہو جائے تو وہ (دم کرتے ہوئے) کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "ہمارا پروردگار اللہ ہے جو آسمانوں میں ہے' تیرا نام پاک ہے' تیرا حکم آسمان و زمین میں (نافذ) ہے جیسا کہ تیری رحمت آسمانوں میں ہے اسی طرح تو اپنی رحمت زمین پر فرما' ہمارے گناہوں اور ہماری غلطیوں کو معاف فرما' تو پاک لوگوں کا پروردگار ہے تو اپنی رحمت سے رحمت اور اپنی شفا سے شفا کو اس درد پر نازل فرما۔" چنانچہ اس دم سے تندرستی حاصل ہو جائے گی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زیادہ بن محمد راوی کو امام بخاریؒ نے غائت درجہ ضعیف قرار دیتے ہوئے منکرالحدیث کہا ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۹۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۹۰)

۱۵۵۶ - (۳۴) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «إِذَا جَآءَ الرَّجُلُ يَعُوْدُ مَرِيْضاً فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوّاً أَوْ يَمْشِيْ لَكَ إِلٰى جَنَازَةٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۵۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص بیمار کی بیمارپرسی کرنے آئے تو وہ کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا فرما' تیرے دشمن کو زخمی کرے گا یا تیری رضا کے لئے جنازے کے ساتھ جائے گا۔" (ابوداؤد)

۱۵۵۷ - (۳۵) **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أُمَيَّةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿إِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْ أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾ . وَعَنْ قَوْلِهِ: ﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءاً يُّجْزَ بِهِ﴾ ، فَقَالَتْ: مَا سَأَلَنِيْ عَنْهَا أَحَدٌ مُّنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «هٰذِهِ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ، حَتَّى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهِ، فَيَفْقِدُهَا، فَيَفْزَعُ لَهَا، حَتّٰى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهِ، كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۵۵۷: علی بن زید سے روایت ہے وہ اُمیّہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ عزوجل کے (درج ذیل) قول کے بارے میں دریافت کیا۔ (جس کا ترجمہ ہے) "اگر تم اس کو ظاہر کرو جو تمہارے نفسوں میں ہے یا اس کو پوشیدہ کرو' تو اللہ اس کے بارے میں تم سے محاسبہ کرے گا" نیز اللہ کے قول

(جس کا ترجمہ ہے) "جس شخص نے برائی کی اس کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔" عائشہؓ نے جواب دیا کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا ہے' مجھ سے یہ سوال کسی نے نہیں پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ اللہ کی جانب سے بندے کا مواخذہ کرنا ہے جو اس کو بخار یا چوٹ وغیرہ لگتی ہے یہاں تک کہ وہ جس مال کو اپنی قمیض کی جیب میں ڈالتا ہے تو اس کو گم پاتا ہے اس وجہ سے گھبرا جاتا ہے یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ سونے کی سرخ ڈلی بھٹی سے صاف نکلتی ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۱۰۲' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۰۳' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۲۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۴۹۱)

۱۵۵۸ - (۳۶) **وَعَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا یُصِیْبُ عَبْدًا نَکْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُوْنَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ، وَمَا یَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ أَکْثَرُ، وَقَرَأَ: ﴿**وَمَا أَصَابَکُمْ مِنْ مُصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ**﴾ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۱۵۵۸: ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کو جب کبھی کوئی چھوٹی یا بڑی مصیبت پہنچتی ہے تو اس کے گناہوں کی وجہ سے پہنچتی ہے البتہ جتنے گناہ اللہ معاف کرتا ہے وہ بہت زیادہ ہیں۔ پھر آپؐ نے آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "تمہیں جو مصیبت پہنچی ہے وہ بسبب تمہارے گناہوں کے ہے جبکہ زیادہ گناہوں کو وہ معاف کر دیتا ہے۔" (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن وازع اور ان کے استاد دونوں مجہول ہیں۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۴۹۱)

۱۵۵۹ - (۳۷) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا کَانَ عَلٰی طَرِیْقَةٍ حَسَنَةٍ مِنَ الْعِبَادَةِ، ثُمَّ مَرِضَ، قِیْلَ لِلْمَلَكِ الْمُوَکَّلِ بِهِ: اکْتُبْ لَهُ مِثْلَ عَمَلِهِ إِذَا کَانَ طَلِیْقًا حَتّٰی أُطْلِقَهُ، أَوْ أَکْفِتَهُ إِلَیَّ» .

۱۵۵۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص اچھے طریقے سے عبادت کرتا ہے پھر وہ بیمار ہو جاتا ہے تو اس کے ساتھ مقرر کردہ فرشتے کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کا عمل اسی طرح تحریر کرتے رہو' جس طرح وہ تندرستی میں کرتا تھا یہاں تک کہ میں اس کو بیماری سے رہائی عطا کروں یا اس کو موت سے ہمکنار کروں (شرح السنہ)

۱۵۶۰ - (۳۸) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا ابْتَلَی الْمُسْلِمُ بِبَلَاءٍ فِیْ جَسَدِهِ، قِیْلَ لِلْمَلَكِ: اکْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِیْ کَانَ یَعْمَلُ، فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ

وَطَهَّرَهُ. وَإِنْ قَبَضَهُ غَفَرَ لَهُ وَرَحِمَهُ». رَوَاهُمَا فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۱۵۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی مسلمان شخص جسمانی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ اس کے ان صالح اعمال کو تحریر کرتے رہو جنہیں وہ (بیماری سے قبل) کرتا تھا اگر اس کو بیماری سے شفا مل جاتی ہے تو بیماری کی وجہ سے وہ گناہوں سے دھل جاتا ہے اور اسے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور اگر اللہ اس کو فوت کر لیتا ہے تو اس کو معاف کر دیتا ہے اور اس پر رحمتوں کا نزول فرماتا ہے (شرح السنہ)

۱۵۶۱ - (۳۹) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلشَّهَادَةُ سَبْعٌ، سِوَى الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ اَلْمَطْعُونُ شَهِيدٌ، وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيدٌ، وَالْمَبْطُونُ شَهِيدٌ، وَصَاحِبُ الْحَرِيقِ شَهِيدٌ، وَالَّذِي يَمُوتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيد، وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجَمْعٍ شَهِيدٌ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۵۶۱: جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی راہ میں مارے جانے والے شہید کے علاوہ شہادت کی موت سات قسم کی ہے۔ طاعون سے مرنے والا شہید ہے' پانی میں ڈوب کر مرنے والا شہید ہے' پہلو کے درد سے مرنے والا شہید ہے' بوجھ تلے دب کر مرنے والا شہید ہے' آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے اور وہ عورت جو حمل کی حالت میں مر گئی' وہ بھی شہید ہے۔
(مالک' ابوداؤد' نسائی)

۱۵۶۲ - (٤٠) وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً؟ قَالَ: «اَلْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَالْأَمْثَلُ، يُبْتَلَى الرَّجُلُ عَلَى حَسْبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ صُلْبًا اِشْتَدَّ بَلَاؤُهُ، وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ هُوِّنَ عَلَيْهِ، فَمَا زَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى يَمْشِيَ عَلَى الْأَرْضِ مَالَهُ ذَنْبٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۱۵۶۲: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ سب سے زیادہ آزمائشوں سے دوچار ہونے والے کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' انبیاء علیہم السلام ہیں۔ ان کے بعد صاحب فضیلت لوگ ہیں پس صاحبِ فضیلت لوگوں میں سے ہر شخص کو اس کے دین کے لحاظ سے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اگر وہ دین (کے امور) میں سخت ہے تو اس کیلئے آزمائش بھی سخت ہے اور اگر وہ دین کے (امور) میں

کمزور ہے تو اس کیلئے آزمائش بھی معمولی ہے۔ اسی طرح وہ آزمائش میں مبتلا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ گناہوں سے پاک ہو کر زمین پر چلنے پھرنے لگتا ہے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ کا کہنا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٦٣ - (٤١) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا أَغْبِطُ أَحَداً بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۵۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ کسی شخص کے آرام کے ساتھ مرنے پر مجھے رشک نہیں ہو گا' جب سے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی شدّت کا مشاہدہ کیا ہے (ترمذی' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن علاء راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۷۹' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ا صفحہ ۴۹۳)

١٥٦٤ - (٤٢) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَهُوَ بِالْمَوْتِ، وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: «اللّٰهُمَّ أَعِنِّي عَلٰى مُنْكَرَاتِ الْمَوْتِ، أَوْ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۵۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فوت ہوتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ کے قریب ایک پیالے میں پانی تھا' آپؐ اپنا ہاتھ پیالے میں ڈالتے پھر اپنے چہرے پر پھیرتے اور (یہ) کلمات کہتے "اے اللہ! موت کی ناگواریوں یا موت کی شدتوں پر میری مدد فرما۔"
(ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن سرجس راوی ہے' اسے کسی امام نے ثقہ قرار نہیں دیا۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۹۳)

١٥٦٥ - (٤٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَرَادَ اللهُ تَعَالٰى بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا، وَإِذَا أَرَادَ اللهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتّٰى يُوَافِيَهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۵۶۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں تو اسے (اس کے گناہوں کی) سزا دنیا میں ہی دے دیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ شر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے گناہوں کی سزا کو اس سے دور رکھتے ہیں یہاں تک کہ قیامت کے دن اسے اس کے گناہوں کا بدلہ ملے گا (ترمذی)

١٥٦٦ - (٤٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ عِظَمَ الْجَزَآءِ، مَعَ عِظَمِ الْبَلَآءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَآءُ وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۵۶۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کثرت ثواب کا تعلق مصائب کی سختی کے ساتھ ہے بلاشبہ اللہ عزوجل جب کسی جماعت کو محبوب جانتے ہیں تو اسے آزمائشوں میں ڈالتے ہیں پس جو شخص آزمائش پر راضی ہے اس کو اللہ کی رضا حاصل ہو گی اور جس شخص نے جزع فزع کا اظہار کیا اس پر اللہ کی ناراضگی ہو گی (ترمذی' ابن ماجہ)

١٥٦٧ - (٤٥) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ الْبَلَآءُ بِالْمُؤْمِنِ أَوِ الْمُؤْمِنَةِ فِيْ نَفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ، حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيْئَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى مَالِكٌ نَحْوَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۵۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن مرد اور مومنہ عورت کے جسم' اس کے مال اور اس کی اولاد پر مسلسل مصائب نازل ہوتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب اس کی ملاقات اللہ سے ہوتی ہے تو وہ گناہوں سے پاک صاف ہوتا ہے (ترمذی) امام مالکؒ نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔ امام ترمذیؒ نے ذکر کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

١٥٦٨ - (٤٦) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهٖ، ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ أَوْ فِيْ مَالِهٖ أَوْ فِيْ وَلَدِهٖ، ثُمَّ صَبَّرَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ يُبْلِغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۶۸: محمد بن خالد سلمی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ محمد کے دادا سے بیان کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کے لئے جب اللہ کی جانب سے بلند مقام اللہ کے علم میں ہوتا ہے جس کو وہ اپنے اعمال کے ساتھ حاصل نہیں کر سکتا تو اللہ عزوجل اس کو جسمانی' مالی یا اولاد کی پریشانیوں میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اس کو (صبر کی) توفیق عطا کرتا ہے تو وہ مرتبہ اسے حاصل ہو جاتا ہے جو اللہ کے علم میں اس کے لئے ہوتا ہے۔

(احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن خالد راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۹۴)

١٥٦٩ - (٤٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِخِّيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلٰى جَنْبِهِ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً، إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتّٰى يَمُوْتَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۶۹: عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابن آدم کی حالت یہ ہے کہ اس کے پہلو میں ننانوے موت کے (اسباب) ہیں۔ اگر وہ ان موت کے اسباب سے بچ کر نکل جاتا ہے تو بڑھاپے کی نظر ہو جاتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

١٥٧٠ - (٤٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، حِيْنَ يُعْطٰى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ، لَوْ أَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۷۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب (و اکرام) سے نوازا جائے گا تو تندرست لوگ خواہش کریں گے کہ کاش! دنیا میں ان کے چمڑے قینچیوں کے ساتھ کاٹے جاتے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

١٥٧١ - (٤٩) وَعَنْ عَامِرٍ الرَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْأَسْقَامَ، فَقَالَ: «إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَصَابَهُ السَّقَمُ، ثُمَّ عَافَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ، كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهِ، وَمَوْعِظَةً لَّهُ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُ. وَإِنَّ الْمُنَافِقَ إِذَا مَرِضَ ثُمَّ أُعْفِيَ، كَانَ كَالْبَعِيْرِ إِذَا عَقَلَهُ أَهْلُهُ ثُمَّ أَرْسَلُوْهُ، فَلَمْ يَدْرِ لِمَ عَقَلُوْهُ وَلِمَ أَرْسَلُوْهُ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الْأَسْقَامُ؟ وَاللّٰهِ مَا مَرِضْتُ قَطُّ. فَقَالَ: «قُمْ عَنَّا فَلَسْتَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۷۱: عامر رام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریوں کا ذکر کیا اور فرمایا' مومن (انسان) جب بیمار ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ اس کو تندرستی عطا کرتا ہے تو بیماری اس کے گذشتہ گناہوں کا کفارہ بنتی ہے اور آئندہ کے لئے اس کے لئے تنبیہہ ہوتی ہے لیکن منافق بیمار ہونے کے بعد جب تندرست ہوتا ہے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہے جس کو گھر والوں نے باندھا اور پھر چھوڑ دیا' اسے نہیں معلوم کہ اسے انہوں نے کیوں باندھا اور کیوں چھوڑا؟ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! بیماری کیا ہوتی ہے؟ اللہ کی قسم میں کبھی بیمار نہیں ہوا۔ آپؐ نے فرمایا ہم سے دور ہو جا' تو ہمارے طریقے پر نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو منظور شامی راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۹۴)

١٥٧٢ - (٥٠) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفِّسُوا لَهُ فِي أَجَلِهِ، فَإِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئاً، وَيَطِيبُ بِنَفْسِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

١٥٧٢: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم کسی بیمار کی عیادت کے لئے جاؤ تو اسے لمبی عمر کا طمع دلاؤ۔ اس سے تقدیر تو پلٹ نہیں سکتی البتہ بیمار کو اس سے راحت حاصل ہوتی ہے (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے کہا اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی راوی منکرالحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ۸۷۰' الضعفاء الصغیر صفحہ۲۴۷' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۲۸۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۴۹۰)

١٥٧٣ - (٥١) **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

١٥٧٣: سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو اس کے پیٹ کی بیماری نے موت سے ہمکنار کیا اس کو قبر کا عذاب نہیں ہو گا (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٥٧٤ - (٥٢) **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدِمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَمَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَقَالَ لَهُ: «أَسْلِمْ». فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ، فَقَالَ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ: فَأَسْلَمَ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

١٥٧٤: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ایک یہودی لڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لئے آئے' آپؐ اس کے سر کے قریب تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے اس سے فرمایا' تم مسلمان ہو جاؤ۔ اس نے اپنے والد کی جانب دیکھا جو اس کے قریب تھا۔ اس نے کہا' "ابوالقاسم" کی اطاعت کرو۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (وہاں سے باہر) تشریف

لائے۔ آپؐ فرما رہے تھے "سب حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے' جس نے اس کو دوزخ سے بچا لیا۔" (بخاری)

١٥٧٥ - (٥٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ عَادَ مَرِيضاً نَادَى مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلاً». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

١٥٧٥: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کرتا ہے تو اس کے لیے آسمان میں فرشتہ منادی کرتا ہے کہ تیرا حال عمدہ ہے' تیرا چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں عظیم منزل حاصل کی ہے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو سنان راوی لین الحدیث ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۹۶)

١٥٧٦ - (٥٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللهِ بَارِئاً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٥٧٦: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس بیماری میں فوت ہوئے' اس میں علی رضی اللہ عنہ آپؐ کے ہاں سے باہر آئے تو صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے ابوالحسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ کی مہربانی سے آپؐ کا حال اچھا ہے (بخاری)

١٥٧٧ - (٥٥) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ: بَلَى: قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أُصْرَعُ، وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ . فَادْعُ اللهَ لِي، فَقَالَ: «إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللهَ أَنْ يُعَافِيَكِ». فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥٧٧: عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' مجھ سے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے کہا' میں تجھے ایسی خاتون نہ دکھاؤں جو جنتی ہے؟ میں نے کہا ضرور۔ انہوں نے فرمایا' یہ سیاہ رنگ کی عورت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی ہے اور اس نے کہا ہے' اے اللہ کے رسول! مجھ پر صرع کا (مرگی) حملہ ہوتا ہے اور میرے کپڑے جسم سے دور ہو جاتے ہیں' آپؐ میرے لئے اللہ سے دعا فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو چاہے تو (اس بیماری پر) صبر کرے اور تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے عافیت عطا

www.muhammadilibrary.com

کرے۔ اس نے جواب دیا' میں صبر کرتی ہوں اور کہا کہ میرے کپڑے دور ہو جاتے ہیں' آپؐ اللہ سے دعا فرمائیں کہ میرے کپڑے دور نہ ہوں (تاکہ میرا جسم عریاں نہ ہو جائے) آپؐ نے اس کے حق میں دعا فرمائی۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: صرع کو مرگی کہا جاتا ہے' یہ مرض دماغی ہے' ردی بخارات دماغ کی جانب چڑھتے ہیں' جس سے اعضاءِ رئیسہ کے افعال میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ مریض بے ہوش ہو کر چہرے کے بل زمین پر گر پڑتا ہے۔ اعضاء میں تشنج رونما ہوتا ہے اور منہ سے جھاگ ٹپکنے لگ جاتی ہے۔ علامہ ابن قیمؒ نے زادالمعاد میں ذکر کیا ہے کہ اگر پچیس سال کی عمر تک یہ بیماری لاحق ہو تو اس کا علاج ممکن نہیں۔ شائد اس عورت کو بھی یہ مرض اسی عمر میں لاحق ہوا ہو' اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو صبر کی تلقین کی اور جنت کی خوشخبری دی۔ معلوم ہوا کہ بیماری کا علاج نہ کرنا اور اس پر صبر کرنا علاج کرنے سے افضل ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا کے ساتھ علاج کرنا دوا کے ساتھ علاج کرنے سے بہتر ہے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲۔ ۳ صفحہ ۴۳۱)

۱۵۷۸ - (۵۶) **وَعَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: إِنَّ رَجُلاً جَاءَهُ الْمَوْتُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَجُلٌ: هَنِيئاً لَهُ، مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «وَيْحَكَ! وَمَا يُدْرِيكَ لَوْ أَنَّ اللهَ ابْتَلاهُ بِمَرَضٍ، فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلاً.

۱۵۷۸: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں فوت ہوا' ایک شخص نے کہا' یہ خوش نصیب ہے بغیر بیمار ہونے کے فوت ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تجھ پر افسوس ہے! تجھے معلوم نہیں کہ اگر اللہ اس کو کسی بیماری میں مبتلا کرتا تو اس سے اس کے گناہ دور ہو جاتے (مالک نے مرسل بیان کیا)

۱۵۷۹ - (۵۷) **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ وَالصُّنَابِحِيِّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمَا دَخَلاَ عَلَى رَجُلٍ مَرِيضٍ يَعُودَانِهِ، فَقَالاَ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتَ؟ قَالَ: أَصْبَحْتُ بِنِعْمَةٍ. قَالَ شَدَّادٌ: أَبْشِرْ بِكَفَّارَاتِ السَّيِّئَاتِ، وَحَطِّ الْخَطَايَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: إِذَا أَنَا ابْتَلَيْتُ عَبْداً مِنْ عِبَادِي مُؤْمِناً، فَحَمِدَنِي عَلَى مَا ابْتَلَيْتُهُ، فَإِنَّهُ يَقُومُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ مِنَ الْخَطَايَا، وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا قَيَّدْتُ عَبْدِي وَابْتَلَيْتُهُ، فَأَجْرُوا لَهُ مَا كُنْتُمْ تُجْرُونَ لَهُ وَهُوَ صَحِيحٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۵۷۹: شداد بن اوس اور صنابحی سے روایت ہے وہ دونوں ایک بیمار کے ہاں بیمارپرسی کے لئے گئے۔ انہوں نے اس سے استفسار کیا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ اس نے جواب دیا' مجھ پر اللہ کا احسان ہے (گویا اس نے تقدیر پر

رضامندی کا اظہار کیا) شداد نے کہا' خوش ہو جائیں آپ کے گناہ دور ہو گئے اور غلطیاں محو ہو گئیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ جب میں اپنے بندوں میں سے کسی مومن بندے کی آزمائش کرتا ہوں تو اس آزمائش پر وہ میری تعریف کرتا ہے تو جب وہ بیماری سے اٹھتا ہے تب اس کی حالت اس دن کی طرح ہوتی ہے جس دن اس کو اس کی والدہ نے گناہوں سے پاک جنم دیا تھا اور اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے بندے کو بیماری کے سبب روکے رکھا اور اس کی آزمائش کی' تم اس کے وہ اعمال (باقاعدہ) ثبت کرتے جاؤ جو اس کے تندرست ہونے کی حالت میں ثبت کرتے تھے (مسند احمد)

١٥٨٠ - (٥٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ ، ابْتَلَاهُ اللّٰهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۵۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی شخص کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال (صالحہ) کفارہ نہیں بنتے تو اللہ عزوجل اس کو غم میں مبتلا کر دیتے ہیں تاکہ اس کے گناہ جھاڑ دے (مسند احمد)

١٥٨١ - (٥٩) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ عَادَ مَرِيْضاً، لَمْ يَزَلْ يَخُوْضُ الرَّحْمَةَ حَتّٰى يَجْلِسَ، فَإِذَا جَلَسَ اغْتَمَسَ فِيْهَا» رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَحْمَدُ.

۱۵۸۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لئے چلے وہ رحمت (الٰہی) میں غوطہ زن رہتا ہے یہاں تک کہ وہ بیٹھے۔ جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت (الٰہی) میں ڈوب جاتا ہے (مالک' احمد)

١٥٨٢ - (٦٠) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمُ الْحُمّٰى، فَإِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ، فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ، فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ ـ وَلْيَسْتَقْبِلْ جَرْيَتَهُ ، فَيَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ، وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ ـ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ، فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٌ، فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ خَمْسٍ فَسَبْعٌ، فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِيْ سَبْعٍ فَتِسْعٌ، فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعاً بِإِذْنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۵۸۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو بخار (کا عارضہ) لاحق ہو تو چونکہ بخار دوزخ کا ٹکڑا ہے اس لئے اس کو اپنے سے (ہٹانے کے لئے) پانی کے ساتھ بجھائے وہ چلتے پانی میں صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے غوطہ لگائے وہ تین روز (تک) تین' تین غوطے لگائے اور پانی کے آنے کی جانب منہ کرے اور دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ' اے اللہ! اپنے بندے کو شفا عطا کر اور اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق فرما۔" اگر تین دن میں تندرستی حاصل نہ ہو تو پانچ دن تک (یہی عمل کرے) اگر پانچ دن میں تندرستی حاصل نہ ہو تو سات دن تک (یہی عمل کرے) اگر سات دن میں (بھی) تندرستی حاصل نہ ہو تو نو روز تک (یہی عمل کرے) اللہ عزوجل کے حکم کے ساتھ نو روز سے (بخار) آگے نہیں بڑھے گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول نام والا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۴۹۸)

۱۵۸۳ - (٦١) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَتِ الْحُمّٰى عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَبَّهَا رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسُبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الذُّنُوْبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۵۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخار کا ذکر ہوا چنانچہ ایک شخص نے بخار کو برا بھلا کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کو برا بھلا نہ کہو' بخار گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کی میل کچیل کو ختم کر دیتی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ۲۴۵' الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ۶۸۶' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۲۸۶' طبقاتِ ابن سعد جلد۹ صفحہ۲۲' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۴۹۸)

۱۵۸٤ - (٦٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ مَرِيْضاً فَقَالَ: «أَبْشِرْ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: هِيَ نَارِيْ أُسَلِّطُهَا عَلٰى عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لِتَكُوْنَ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» .

۱۵۸۴: ابو ہریرہ رضی اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی۔ آپؐ نے (اس سے) فرمایا' خوش رہ۔ اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے' "بخار آتش ہے' میں دنیا میں اپنے مومن بندے کو اس میں مبتلا کرتا ہوں تاکہ قیامت کے دن یہ اس کے لئے جہنم کا عوض ہو۔"

(احمد' ابنِ ماجہ' بیہقی شُعَبِ الایمان)

۱۵۸٥ - (٦٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الرَّبَّ سُبْحَانَهُ

وَتَعَالٰی يَقُوْلُ: وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا أُخْرِجُ أَحَداً مِّنَ الدُّنْيَا أُرِيْدُ أَنْ أَغْفِرَ لَهٗ، حَتّٰی أَسْتَوْفِیَ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فِیْ عُنُقِهٖ بِسَقَمٍ فِیْ بَدَنِهٖ ، وَإِقْتَارٍ فِیْ رِزْقِهٖ» . رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۵۸۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ سبحانہ' و تعالٰی کا فرمان ہے' میری عزت اور میرے جلال کی قسم! میں کسی ایسے شخص کو دنیا سے اس وقت تک نہیں نکالتا جسے بخشنے کا میرا ارادہ ہو جب تک کہ میں اس کی تمام غلطیوں کا پورا پورا بدلہ لیتے ہوئے اس کو جسمانی بیماری اور رزق کی تنگی میں (مبتلا) نہ کروں (رزین)

۱۵۸۶ - (٦٤) وَعَنْ شَقِيْقٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرِضَ عَبْدُ اللّٰهِ [بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ] ، فَعُدْنَاهُ فَجَعَلَ يَبْكِیْ، فَعُوْتِبَ. فَقَالَ: إِنِّیْ لَا أَبْكِیْ لِأَجَلِ الْمَرَضِ، لِأَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْمَرَضُ كَفَّارَةٌ». وَإِنَّمَا أَبْكِیْ أَنَّهٗ أَصَابَنِیْ عَلٰی حَالِ فَتْرَةٍ، وَلَمْ يُصِبْنِیْ فِیْ حَالِ اجْتِهَادٍ، لِأَنَّهٗ يُكْتَبُ لِلْعَبْدِ مِنَ الْأَجْرِ إِذَا مَرِضَ مَا كَانَ يُكْتَبُ لَهٗ قَبْلَ أَنْ يَّمْرَضَ فَمَنَعَهٗ مِنْهُ الْمَرَضُ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۵۸۶: شقیق رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے۔ ہم ان کی عیادت کے لئے گئے انہوں نے رونا شروع کر دیا اور واضح کیا کہ میں بیماری کے سبب نہیں رو رہا ہوں' اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا' بیماری (گناہوں کا) کفارہ ہے۔ میں تو اس لئے روتا ہوں کہ مجھے بحالت ضعف بیماری لاحق ہوئی جبکہ قوت کی حالت میں بیماری لاحق نہیں ہوئی اس لئے کہ کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو اس کے (نامہ اعمال میں) وہ اعمال ثبت ہوتے رہتے ہیں جو بیماری سے قبل ثبت ہوتے رہے لیکن بیماری کی وجہ سے اب وہ انہیں نہیں کر پایا (رزین)

وضاحت: ان دونوں احادیث کی سند معلوم نہیں' البتہ اس موضوع کی احادیث کہ بیماریاں اور مصائب گناہوں کا کفارہ ہوتے ہیں ان کی تائید کرتی ہیں (واللہ اعلم)

۱۵۸۷ - (٦٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا يَعُوْدُ مَرِيْضاً إِلَّا بَعْدَ ثَلَاثٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ ، وَالْبَيْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۱۵۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مریض کی عیادت تین دن کے بعد کیا کرتے تھے (ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے۔ مسلمہ بن علی راوی متہم ہے۔ ابو حاتم نے بیان کیا ہے

کہ یہ حدیث موضوع ہے (التاریخ الکبیر جلد۷ صفحہ۱۶۹۲، الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ۱۲۲۲، میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ۱۰۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۴۹۹)

١٥٨٨ - (٦٦) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْلَكَ، فَإِنَّ دُعَآءَهُ كَدُعَاءِ الْمَلَآئِكَةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۵۸۸: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب آپ کسی بیمار کے ہاں جائیں تو اسے کہیں کہ وہ آپ کے لئے دعا کرے' اس لئے کہ اس کا دعا کرنا فرشتوں کی دعا کے برابر ہے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے۔ میمون بن مہران نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔
(مرعات جلد۲ - ۳ صفحہ۴۳۴)

١٥٨٩ - (٦٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ تَخْفِيْفُ الْجُلُوْسِ وَقِلَّةُ الصَّخَبِ فِي الْعِيَادَةِ عِنْدَ الْمَرِيْضِ، قَالَ: وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا كَثُرَ لَغَطُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ: «قُوْمُوْا عَنِّيْ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۵۸۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بیمار کی بیمار پرسی کرتے ہوئے سُنّت ہے کہ (اس کے پاس) تھوڑا وقت بیٹھے اور اونچی آواز نہ کرے۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ جب لوگوں کا شور و شغب اور اختلاف زیادہ ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس سے اٹھ جاؤ (رزین)

١٥٩٠ - (٦٨) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعِيَادَةُ فَوَاقُ نَاقَةٍ».

۱۵۹۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیمار پرسی کا وقت اونٹنی کے پہلی بار اور جلد ہی دوسری بار دودھ نکالنے کے درمیانی وقت کے برابر ہو (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں متعدد راوی مجہول ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۴۹۹)

١٥٩١ - (٦٩) وَفِيْ رِوَايَةِ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ مُرْسَلًا: «أَفْضَلُ الْعِيَادَةِ سُرْعَةُ الْقِيَامِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۱۵۹۱: سعید بن مسیّب کی مرسل روایت میں ہے کہ "افضل عیادت جلدی اٹھنا ہے۔" (بیہقی شُعب الایمان)
وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ - ۳ صفحہ ۴۳۵) علامہ ناصر الدین البانی نے بیان کیا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی کا نام معلوم نہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۹۹)

۱۵۹۲ - (۷۰) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا، فَقَالَ لَهُ: «مَا تَشْتَهِي؟» قَالَ: أَشْتَهِي خُبْزَ بُرٍّ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزُ بُرٍّ فَلْيَبْعَثْ إِلَى أَخِيهِ». ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اشْتَهَى مَرِيضُ أَحَدِكُمْ شَيْئًا فَلْيُطْعِمْهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۵۹۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کی بیمار پرسی کی۔ آپ نے اس سے دریافت کیا' تو کیا کھانا چاہتا ہے؟ اس نے جواب دیا' میں گندم کی روٹی کی چاہت رکھتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے پاس گندم کی روٹی ہے وہ اپنے اس بھائی کی جانب بھیج دے۔ بعدازاں آپ نے فرمایا' جب تم میں سے کسی کا بیمار شخص' کسی چیز کی اشتہاء کرے تو وہ اس کو کھلائے (ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں صفوان بن ہبیرہ روای لین الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۳۲۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۰۰)

۱۵۹۳ - (۷۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِينَةِ مِمَّنْ وُلِدَ بِهَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «يَا لَيْتَهُ مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ». قَالُوا: وَلِمَ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا مَاتَ بِغَيْرِ مَوْلِدِهِ قِيسَ لَهُ مِنْ مَوْلِدِهِ إِلَى مُنْقَطَعِ أَثَرِهِ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ

۱۵۹۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص جو مدینہ منورہ میں پیدا ہوا' مدینہ منورہ میں ہی فوت ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد فرمایا' کاش! پیدائش کی جگہ کے سوا کسی اور مقام میں فوت ہوتا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کس لئے؟ آپؐ نے فرمایا' کوئی شخص جب پیدا ہونے کے مقام کے علاوہ کسی دوسرے مقام میں فوت ہوتا ہے تو اس کے پیدا ہونے کے مقام سے لے کر اس کی موت کی جگہ تک کے برابر اس کو جنت میں جگہ دی جاتی ہے (نسائی' ابن ماجہ)

۱۵۹۴ - (۷۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَوْتُ غُرْبَةٍ شَهَادَةٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۵۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غربت کی موت شہادت ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ہذیل بن حکم ابوالمنذر راوی منکر الحدیث ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۰)

١٥٩٥ - (٧٣) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ مَرِيْضاً مَاتَ شَهِيْداً، أَوْ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، وَغُدِيَ وَرِيحَ عَلَيْهِ بِرِزْقِهِ مِنَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۱۵۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بیماری میں فوت ہوا وہ شہید ہوا یا قبر کے فتنہ سے محفوظ رہا اور صبح و شام اس کو جنت سے رزق ملتا ہے (ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے' ابراہیم بن محمد بن ابی عطاء (راوی) متہم ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۰)

١٥٩٦ - (٧٤) **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ فِي الَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُوْنِ، فَيَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ: إِخْوَانُنَا قُتِلُوْا كَمَا قُتِلْنَا. وَيَقُوْلُ الْمُتَوَفَّوْنَ: إِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مِتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا: انْظُرُوْا إِلَى جِرَاحَتِهِمْ، فَإِنْ أَشْبَهَتْ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ، فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ، فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالنَّسَائِيُّ.

۱۵۹۶: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ شہداء اور (طویل بیماری کی وجہ سے) بستر پر فوت ہونے والے' ان لوگوں کے بارے میں اپنے پروردگار عزوجل سے جھگڑیں گے جو طاعون (کی بیماری) سے فوت ہوئے۔ شہداء کہیں گے کہ (یہ) ہمارے ساتھی ہیں جیسے ہم قتل ہوئے (یہ بھی) قتل ہوئے (جبکہ) بستر پر فوت ہونے والے کہیں گے یہ ہمارے بھائی ہیں جیسے ہم فوت ہوئے یہ بھی بستر پر فوت ہوئے۔ ہمارا پروردگار فیصلہ فرمائے گا' ان کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم مقتولوں کے زخموں کے مشابہ ہیں تو یہ ان میں سے ہیں اور ان کے ساتھی ہیں۔ جب دیکھا جائے گا تو ان کے زخم شہداء کے زخموں کے مشابہ ہوں گے (احمد' نسائی)

١٥٩٧ - (٧٥) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ

كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ ، وَالصَّابِرُ فِيهِ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ

۱۵۹۷ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' طاعون (بیماری) سے بھاگنے والا اس شخص کی مانند ہے جو (جہاد کے) لشکر سے بھاگتا ہے جبکہ صبر کرنے والے کا ثواب شہید کے برابر ہے (احمد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عمرو بن جابر راوی ضعیف ہے البتہ اس کی شاہد حدیث کی سند صحیح ہے۔ اگر صاحبِ مشکوٰۃ اس کا ذکر کرتے تو بہتر ہوتا (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۲۵۰ ' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۰۱)

(۲) بَابُ تَمَنِّى الْمَوْتِ وَذِكْرِهِ

(موت کی آرزو اور اس کو یاد کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۵۹۸ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِناً فَلَعَلَّهُ أَنْ يَزْدَادَ خَيْراً، وَإِمَّا مُسِيْئاً فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتِبَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۵۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیکوکار ہے تو شائد وہ مزید نیک اعمال کر لے اور اگر وہ بدکار ہے تو شائد اللہ سے معافی مانگ کر اس کو راضی کر لے (بخاری)

۱۵۹۹ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ؛ إِنَّهُ إِذَا مَاتَ انْقَطَعَ أَمَلُهُ، وَإِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ إِلَّا خَيْراً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اور موت آنے سے پہلے موت کی دعا نہ کرے اس لئے کہ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کی امیدیں منقطع ہو جاتی ہیں بلاشبہ مومن کی طویل عمر سے اس کے نیک اعمال میں اضافہ ہی ہوتا ہے۔ (مسلم)

۱۶۰۰ - (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ، وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۰۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں

سے کوئی شخص کسی تکلیف کے لاحق ہونے کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر ضرور ہی کچھ کہنا ہو تو دعا کرے کہ (اے اللہ!) "مجھے زندہ رکھ جب تک میرے لئے زندہ رہنا بہتر ہے اور مجھے موت سے ہمکنار کر جب موت میرے لئے بہتر ہو۔" (بخاری، مسلم)

١٦٠١ - (٤) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِقَآءَ اللهِ أَحَبَّ اللهُ لِقَآءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَآءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَآءَهُ». فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ: إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ. قَالَ: «لَيْسَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنِ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَأَحَبَّ لِقَآءَ اللهِ، وَأَحَبَّ اللهُ لِقَآءَهُ. وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَعُقُوْبَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ، فَكَرِهَ لِقَآءَ اللهِ، وَكَرِهَ اللهُ لِقَآءَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۰۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو محبوب جانتا ہے' اللہ اس کی ملاقات کو محبوب جانتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے' اللہ اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا یا آپؐ کی کسی دوسری بیوی نے عرض کیا' بلاشبہ ہم موت کو ناپسند کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' معاملہ اس طرح نہیں ہے البتہ (حقیقت یہ ہے) کہ مومن جب موت سے ہمکنار ہوتا ہے تو اس کو اللہ کی رضا اور (اللہ کی جانب سے) اکرام و احترام کی بشارت ملتی ہے تو کوئی چیز اس کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہوتی جو اس کے سامنے ہوتی ہے۔ اس پر وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اور اللہ اس کی ملاقات کی چاہت کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے اللہ کے عذاب اور اس کی سزا کی خبر سنائی جاتی ہے تو اس کے سامنے جو منظر ہوتا ہے اس سے زیادہ قبیح چیز اس کے نزدیک کوئی دوسری چیز نہیں ہوتی چنانچہ وہ اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس کے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔
(بخاری، مسلم)

١٦٠٢ - (٥) وَفِي رِوَايَةِ عَائِشَةَ : «وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَآءِ اللهِ».

۱۶۰۲: اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے کہ اللہ کی ملاقات سے پہلے موت (طاری ہوتی) ہے۔

١٦٠٣ - (٦) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَالَ: «مُسْتَرِيْحٌ، أَوْ مُسْتَرَاحٌ مِنْهُ» فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا الْمُسْتَرِيْحُ، وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ فَقَالَ: «الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ، وَالْبِلَادُ، وَالشَّجَرُ، وَالدَّوَآبُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۰۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا۔ آپؐ نے فرمایا' آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام حاصل کیا گیا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول "آرام پانے والا" اور "جس سے آرام حاصل کیا گیا ہے" سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ایماندار شخص دُنیوی تھکاوٹوں اور اذیتوں سے چھٹکارہ پا کر اللہ کی رحمت (کے سائے) میں آرام پاتا ہے اور فسق و فجور کرنے والے شخص سے لوگ' آبادیاں' درخت اور چارپائے آرام پاتے ہیں (بخاری' مسلم)

۱٦۰٤ - (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْكِبِيْ، فَقَالَ: «كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ». وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۰۴: عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو تھامتے ہوئے فرمایا' دنیا میں یوں زندگی بسر کر گویا کہ تو غریبُ الوطن ہے یا سفر پر ہے اور ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب صبح کرے تو شام کا انتظار نہ کر اور تندرستی (کے زمانے) میں بیماری کے (زمانے کے) لئے اور زندگی میں موت کے بعد کے لئے عمل میں پوری کوشش کر (بخاری)

۱٦۰٥ - (۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُوْلُ: «لَا يَمُوْتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۰۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے تین دن پہلے آپ سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے کہ "تم میں سے کسی شخص پر جب موت طاری ہو تو (اس پر) لازم ہے کہ وہ اللہ کے بارے میں حُسنِ ظن رکھتا ہو۔" (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱٦۰٦ - (۹) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنْ شِئْتُمْ أَنْبَأْتُكُمْ مَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَا أَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ». قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ: هَلْ أَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ يَا رَبَّنَا! فَيَقُوْلُ: لِمَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ. فَيَقُوْلُ: قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ

السُّنَّةِ»، وَأَبُوْ نُعَيْمٍ فِي «الْحِلْيَةِ».

دوسری فصل

۱۶۰۶: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مومنوں سے پہلی بات کیا کرے گا؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ ایمانداروں سے دریافت کرے گا' کیا تم میری ملاقات کی چاہت رکھتے ہو؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے (پھر) اللہ دریافت فرمائے گا' کیوں؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم تیرے عفو اور تیری مغفرت کے امیدوار ہیں۔ اس پر اللہ فرمائے گا کہ میری بخشش تمہارے حق میں ثابت ہو گی (شرح السنہ' ابونعیم فی الحلیہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیداللہ بن زحر راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۰۴)

۱۶۰۷ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ، الْمَوْتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۶۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت کے ساتھ یاد کیا کرو (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۱۶۰۸ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ لِأَصْحَابِهِ: «اِسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ». قَالُوْا: إِنَّا نَسْتَحْيِيْ مِنَ اللّٰهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ. قَالَ: «لَيْسَ ذٰلِكَ، وَلٰكِنْ مَنِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى، وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى، وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۶۰۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو (مخاطب کیا اور) فرمایا' اللہ سے صحیح معنیٰ میں حیا کرو۔ انہوں نے کہا' اے اللہ کے پیغمبر! الحمدللہ ہم اللہ سے حیا کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' یہ نہیں! البتہ جس شخص نے اللہ سے صحیح معنیٰ میں حیا کیا اسے اپنے سر اور ان اعضاء کی حفاظت کرنی چاہیے جن میں وہ مشتمل ہے نیز اسے پیٹ اور ان اعضاء کی حفاظت کرنی چاہیے جن پر وہ حاوی ہے اور وہ مرنے اور بوسیدہ ہونے کو یاد رکھے نیز جس شخص کا مقصود آخرت ہے وہ دُنیاوی زیب و زینت کو چھوڑ دے۔ پس جس شخص نے یہ کام سرانجام دیئے اس نے صحیح معنی میں اللہ سے حیا کی (احمد' ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں صباح بن قاسم راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۰۵)

١٦٠٩ - (١٢) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»

۱۶۰۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موت تو مومن کا تحفہ ہے (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: موت کو تحفہ اس لئے کہا گیا ہے کہ موت کے بعد ہی ہمیشہ کی نعمتوں سے سرفرازی حاصل ہوتی ہے (واللہ اعلم)

١٦١٠ - (١٣) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۶۱۰: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن فوت ہوتا ہے تو اس کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)
وضاحت: مومن کو گناہوں سے نجات دلانے کے لئے موت کی شدّت کی وجہ سے اس کی پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے یا مومن موت کے وقت جب دیکھتا ہے کہ اللہ کی رحمت اس پر سایہ فگن ہے اور رحمت کے فرشتے اس کو نظر آتے ہیں اور دوسری طرف وہ اپنے گناہوں کا ملاحظہ کرتا ہے تو شرمندگی کی وجہ سے پیشانی پر پسینے کے قطرات نمودار ہو جاتے ہیں (واللہ اعلم)

١٦١١ - (١٤) **وَعَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَوْتُ الْفُجَاءَةِ أَخْذَةُ الْأَسِفِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ». وَرَزِيْنٌ فِي كِتَابِهِ: «أَخْذَةُ الْأَسِفِ لِلْكَافِرِ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِ».

۱۶۱۱: عبیداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اچانک موت ناراضگی کی پکڑ ہے (ابوداؤد) بیہقی شعب الایمان اور رزین میں زیادہ الفاظ ہیں کہ کافر کے لئے (اچانک موت) ناراضگی کی پکڑ ہے اور مومن کے لئے (باعث) رحمت ہے۔

١٦١٢ - (١٥) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ فِي

الْمَوْتِ، فَقَالَ: «كَيْفَ تَجِدُكَ؟» قَالَ: أَرْجُو اللهَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَإِنِّيْ أَخَافُ ذُنُوْبِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْمَوْطِنِ؛ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُوْا وَآمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَابْنُ مَاجَه، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۱۶۱۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جواں سال شخص کے ہاں گئے جبکہ وہ فوت ہو رہا تھا۔ آپؐ نے اس سے دریافت کیا کہ تو خود کو کیسے پاتا ہے؟ اس نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں اللہ سے پُراُمید ہوں' اس کے ساتھ ساتھ میں اپنے گناہوں سے بھی خائف ہوں (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس جیسے موقع پر یہ دونوں وصف جب کسی انسان کے دل میں موجود ہوں تو اللہ اس کی امید بر لاتا ہے۔ اور جس گناہ سے وہ خائف ہوتا ہے اس سے امن عطا کرتا ہے۔
(ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۶۱۳ - (۱۶) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَإِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ، وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَّطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْإِنَابَةَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ

تیسری فصل

۱۶۱۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موت کی آرزو نہ کرو' اس لئے کہ موت کے وقت کے شدائد اور تکالیف ہولناک ہیں بلاشبہ کسی شخص کی عمر کا لمبا ہونا اور اللہ کا اس کو انابت الی اللہ کی توفیق دینا اس کی سعادت ہے (احمد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن یزید راوی کو ابن حبانؒ کے سوا کسی نے ثقہ نہیں کہا ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۴۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۰۶)

۱۶۱۴ - (۱۷) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَسْنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَذَكَّرَنَا وَرَقَّقَنَا، فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ، فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ، فَقَالَ: يَا لَيْتَنِيْ مِتُّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا سَعْدُ! أَعِنْدِيْ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ؟!» فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: «يَا سَعْدُ! إِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمْرُكَ وَحَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ؛ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۶۱۴: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس

میں تھے۔ آپؐ نے ہمیں وعظ فرمایا اور ہم پر رقت طاری ہو گئی۔ چنانچہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کثرت کے ساتھ رونے لگے اور کہنا شروع کیا' اے کاش! مجھ پر موت آ جائے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے سعد! کیا میرے پاس تو مرنے کی آرزو کر رہا ہے؟ آپؐ نے ان کلمات کو تین بار دہرایا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' اے سعد! اگر تو جنت کے لئے پیدا ہوا ہے تو تیری عمر جس قدر بھی طویل ہو جائے اور تیرے اعمال صالح ہوں وہ تیرے لئے بہتر ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید الھانی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۱۴۲' العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۱۳۶۹' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۴۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۰۶)

١٦١٥ - (١٨) **وَعَنْ** حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَتَمَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ» لَتَمَنَّيْتُهُ، وَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا أَمْلِكُ دِرْهَمًا، وَإِنَّ فِيْ جَانِبِ بَيْتِي الْآنَ لَأَرْبَعِيْنَ أَلْفَ دِرْهَمٍ، قَالَ: ثُمَّ أُتِيَ بِكَفَنِهِ. فَلَمَّا رَآهُ بَكٰى، وَقَالَ: لٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يُوْجَدْ لَهٗ كَفَنٌ إِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ إِذَا جُعِلَتْ عَلٰى رَأْسِهٖ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ، وَإِذَا جُعِلَتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهٖ ، حَتّٰى مُدَّتْ عَلٰى رَأْسِهٖ، وَجُعِلَ عَلٰى قَدَمَيْهِ الْإِذْخِرُ . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ؛ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ أُتِيَ بِكَفَنِهٖ إِلٰى آخِرِهٖ. [وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ]

۱۶۱۵: حارثہ بن مضرب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں خباب (رضی اللہ عنہ) کے پاس گیا۔ ان کے جسم پر سات داغنے (کے نشانات) تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان نہ سنا ہوتا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے تو میں ضرور موت کی آرزو کرتا ہوں۔ (خبابؓ نے کہا) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھا اور میرے پاس ایک درہم بھی نہ تھا (لیکن) اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں۔ حارثہ نے ذکر کیا' پھر ان کے پاس ان کا کفن لایا گیا جب انہوں نے اپنا کفن دیکھا تو رونا شروع کر دیا اور بیان کیا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن میسر نہ آیا' صرف ایک دھاری دار چادر تھی جب اس کے ساتھ ان کے سر کو چھپایا جاتا تو ان کا سر ننگا ہو جاتا پھر اس چادر کو ان کے سر پر ڈال دیا گیا اور ان کے دونوں قدموں پر اذخر (گھاس) رکھ دی گئی (احمد' ترمذی)

البتہ ترمذی میں کفن والا ٹکڑا مذکور نہیں۔

(۳) بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

(قریبُ الموت ہونے پر جو کلمات کہے جاتے ہیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٦١٦ - (١) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقِّنُوا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۶۱۶: ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے فوت ہونے والوں کو لاالٰہ الا اللہ کی تلقین کرو (مسلم)

١٦١٧ - (٢) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيضَ أَوِ الْمَيِّتَ فَقُولُوا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُونَ عَلَى مَا تَقُولُونَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۱۷: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم کسی بیمار یا فوت ہونے والے کے ہاں جاؤ تو اچھے کلمات کہو اس لئے کہ تمہاری باتوں پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (مسلم)

١٦١٨ - (٣) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللهُ بِهِ: ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾، اَللّٰهُمَّ آجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخْلُفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا؛ إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا». فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ، قُلْتُ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ؟ أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا، فَأَخْلَفَ اللهُ لِي رَسُولَ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۱۸: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس

مسلمان کو کوئی مصیبت لاحق ہو تو وہ (اس وقت) وہ کلمات کہے جن کا اللہ نے حکم دیا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ ہم اللہ کے لئے ہیں اور بلاشبہ ہم آخرت میں اللہ کی جانب جانے والے ہیں' اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر و ثواب عطا فرما اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما۔" چنانچہ اللہ اس کو اس سے بہتر بدل عطا کرتا ہے۔
(اُمّ سلمہؓ کہتی ہیں) جب ابو سلمہ فوت ہوئے' تو میں نے (دل میں) کہا' ابو سلمہؓ سے بہتر کون مسلمان ہے؟ یہ پہلا خاندان ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ پھر (بھی) میں نے یہ کلمات کہے۔ چنانچہ اللہ نے مجھے ابو سلمہؓ کے عوض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدل دیا (مسلم)

١٦١٩ - (٤) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى أَبِيْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُهُ، فَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الرُّوْحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ» فَضَجَّ نَاسٌ مِّنْ أَهْلِهِ، فَقَالَ: «لَا تَدْعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ إِلَّا بِخَيْرٍ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ»، ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِيْ سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ، وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِيْنَ، وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ، وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۱۹: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لائے' ان کی آنکھیں کھلی تھیں آپؐ نے انہیں بند کیا۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ روح جب (جسم سے) نکلتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔ اس پر ابو سلمہؓ کے گھر والوں نے بلند آواز سے رونا شروع کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم اپنے لئے خیر و برکت ہی کی دعا کرو اس لئے کہ فرشتے تمہاری دعا پر آمین کہتے ہیں۔ پھر آپؐ نے یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ابو سلمہ کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں کے درمیان اس کا درجہ بلند فرما اور اس کے بعد باقی ماندہ لوگوں کی نگرانی فرما اور اے جہانوں کے رب! ہمیں اور اس کو معاف فرما اور اس کی قبر فراخ فرما اور اس کی قبر اس کے لئے روشن فرما۔" (مسلم)

١٦٢٠ - (٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو آپؐ (کے جسدِ مبارک) کو دھاری دار چادر کے ساتھ ڈھانپ دیا گیا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٦٢١ - (٦) **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

دوسری فصل

۱۶۲۱: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کا آخری کلمہ "لَاإِلٰہَ إِلَّا اللہ" ہوا وہ جنّت میں داخل ہو گا (ابوداؤد)

۱۶۲۲ ـ (۷) وَعَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِقْرَأُوا سُورَةَ (يٰسٓ) عَلٰى مَوْتَاكُمْ» رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۶۲۲: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے فوت ہونے والوں پر سورۃ یٰسین کی تلاوت کرو (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عثمان اور اس کے دونوں استاد مجہول راوی ہیں۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۰۹)

۱۶۲۳ ـ (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ، وَهُوَ يَبْكِي حَتّٰى سَالَ دُمُوعُ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ

۱۶۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کا بوسہ لیا جبکہ وہ فوت ہو چکے تھے۔ آپؐ رو رہے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو مبارک عثمانؓ کے چہرے پر گر رہے تھے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عاصم بن عبداللہ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۰۹)

۱۶۲۴ ـ (۹) وَعَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۶۲۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیا جبکہ آپؐ فوت ہو چکے تھے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپؐ کی پیشانی کا بوسہ تعظیم اور تبرک کے لئے لیا تھا (واللہ اعلم)

۱۶۲۵ ـ (۱۰) وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَاءِ مَرِضَ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَقَالَ: «إِنِّي لَا أُرٰى طَلْحَةَ إِلَّا قَدْ حَدَثَ بِهِ الْمَوْتُ فَآذِنُونِي بِهِ وَعَجِّلُوا، فَإِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِجِيفَةِ مُسْلِمٍ أَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَهْلِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۶۲۵: حصین بن وحوح سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ طلحہ بن براء (رضی اللہ عنہ) بیمار ہو گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا' میں محسوس کرتا ہوں کہ طلحہ (رضی اللہ عنہ) پر موت کے آثار نمودار ہیں (جب وہ فوت ہو جائیں) تو مجھے اطلاع دینا اور (اس کے کفن دفن میں) جلدی کرنا اس لئے کہ کسی مسلمان کی نعش کے لئے درست نہیں کہ اس کو اس کے گھر والوں کے درمیان روک رکھا جائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عزرہ بن سعید راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۱۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۶۲۶ ـ (۱۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ لِلْأَحْيَاءِ؟ قَالَ: «أَجْوَدُ وَأَجْوَدُ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۱۶۲۶: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جن لوگوں پر موت طاری ہو انہیں یہ کلمات کہنے کی تلقین کرو (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ ہی معبود برحق ہے جو حلم و کرم والا ہے' اللہ پاک ہے جو عرشِ عظیم کا مالک ہے تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔" صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! زندوں کے لئے یہ دعا کر سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا بہت خوب! بہت خوب! (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن عبداللہ جعفر راوی مجہول الحال ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۷۹۲' المجروحین جلد۱ صفحہ۱۳۱' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۱۹۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۱۰)

۱۶۲۷ ـ (۱۲) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحاً قَالُوْا: أُخْرُجِيْ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ، كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، أُخْرُجِيْ حَمِيْدَةً، وَأَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانٍ، فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ، ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا، فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانٌ، فَيُقَالُ: مَرْحَباً بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، اُدْخُلِيْ حَمِيْدَةً، وَأَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَرَيْحَانٍ وَرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانٍ، فَلَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ، حَتّٰى تَنْتَهِيَ إِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ فِيْهَا

اللهُ، فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ، قَالَ: أُخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ، اُخْرُجِي ذَمِيمَةً، وَأَبْشِرِي بِحَمِيمٍ وَغَسَّاقٍ ، وَآخَرَ مِنْ شَكْلِهِ أَزْوَاجٌ ، فَمَا تَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذٰلِكَ، حَتّٰى تَخْرُجَ، ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَآءِ، فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ: مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ: فُلَانٌ، فَيُقَالُ: لَا مَرْحَباً بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ، ارْجِعِي ذَمِيمَةً، فَإِنَّهَا لَا تُفْتَحُ لَكِ أَبْوَابُ السَّمَآءِ، فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَآءِ ثُمَّ تَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۶۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی شخص کی موت قریب ہوتی ہے تو فرشتے اس کے قریب آتے ہیں۔ اگر (فوت ہونے والا) شخص صالح انسان ہے تو فرشتے کہتے ہیں' اے پاک روح! جو پاک جسم میں تھی باہر آجا تو قابلِ تعریف ہے۔ اللہ کی رحمت' اس کے عطیات اور نہ ناراض ہونے والے پروردگار سے خوش ہو جا۔ مسلسل اس کو یہ کلمات کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ روح جسم سے باہر آ جاتی ہے۔ بعد ازاں روح کو آسمان کی جانب لے جایا جاتا ہے' اس کے لئے (آسمان کا) دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ دریافت کیا جاتا ہے کہ یہ کون روح ہے؟ فرشتے بتاتے ہیں' فلاں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پاکیزہ (روح) کے لئے خوش آمدید ہو جو پاک جسم میں رہی (جنت میں) داخل ہو جا' تو تعریف کے لائق ہے اور تو اللہ کی رحمت' اس کے عطیات اور ایسے پروردگار سے ملاقات کے لئے خوش ہو جا جو تجھ پر ناراض نہیں۔ اسے مسلسل یہی کلمات کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے جس میں اللہ ہے (لیکن) جب بدکار شخص فوت ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے' اے خبیث روح! جو ناپاک جسم میں ہے تو قابلِ مذمت ہے باہر نکل آ۔ گرم پانی' پیپ اور اس قسم کے دیگر عذابوں کی بشارت قبول کر۔ اس کو مسلسل یہی کلمات کہے جاتے ہیں یہاں تک کہ روح باہر نکل آتی ہے پھر اس کو آسمان کی جانب چڑھایا جاتا ہے۔ اس کے لئے دروازے کھولنے کا مطالبہ ہوتا ہے۔ دریافت کیا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟ جواب میں بتایا جاتا ہے کہ فلاں ہے تو (اس کے حق میں) پیغام ملتا ہے' خبیث روح کو خوش آمدید نہ ہو جو ناپاک جسم میں تھی تو واپس چلی جا تو قابلِ مذمت ہے' تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھل سکتے۔ چنانچہ اس کو آسمان سے واپس بھیج دیا جاتا ہے پھر وہ قبر میں رہتی ہے (ابن ماجہ)

۱۶۲۸ - (۱۳) **وَعَنْهُ**، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا خَرَجَتْ رُوْحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا». قَالَ حَمَّادٌ: فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ، قَالَ: «وَيَقُوْلُ أَهْلُ السَّمَآءِ: رُوْحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِيْنَهُ، فَيُنْطَلَقُ بِهِ إِلٰى رَبِّهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: انْطَلِقُوْا بِهِ إِلٰى آخِرِ الْأَجَلِ». قَالَ: «وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوْحُهُ» قَالَ حَمَّادٌ: وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْناً «وَيَقُوْلُ أَهْلُ السَّمَآءِ: رُوْحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْأَرْضِ، فَيُقَالُ: انْطَلِقُوْا بِهِ إِلٰى آخِرِ الْأَجَلِ» قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَرَدَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَيْطَةً

كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى أَنْفِهٖ هٰكَذَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب مومن کی روح (اس کے جسم سے) نکلتی ہے تو روح کو دو فرشتے اٹھا کر (آسمان کی جانب) لے جاتے ہیں۔ حماد راوی کہتے ہیں کہ ابوہریرہؓ نے روح کی عمدہ خوشبو کا ذکر کیا اور کستوری کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا' آسمان کے فرشتے کہتے ہیں (یہ) پاکیزہ روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے' اللہ کی رحمتیں تجھ پر اور اس جسم پر ہوں جس کو تو نے آباد کر رکھا تھا چنانچہ روح کو اس کے پروردگار کی جانب لے جایا جاتا ہے۔ بعدازاں اللہ فرماتا ہے' اس کو برزخ کے آخری وقت تک لے جاؤ۔ آپؐ نے فرمایا' اور جب کافر کی روح (اس کے جسم سے) نکلتی ہے حماد راوی نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بدبو اور (اس پر) لعنت کا ذکر کیا (چنانچہ) آسمان کے فرشتے کہتے ہیں' ناپاک روح زمین کی جانب سے آئی ہے (اس کے بارے میں) کہا جائے گا کہ اس کو برزخ کے آخری وقت تک لے جاؤ (ابو ہریرہؓ کہتے ہیں) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو جو آپ کے جسم مبارک پر تھی اپنی ناک پر اس طرح ڈال لیا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خاص طریقہ سے چادر اوڑھ کر دکھایا) (مسلم)

وضاحت: حالت کشف میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کافر کا مشاہدہ کیا اور اس کی بدبو کو آپ نے محسوس کیا تو ناک پر چادر ڈال لی گویا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی بدبو آ رہی ہے جیسا کہ آپؐ جب قوم ثمود کی بستیوں کے پاس سے گزرے اور ان کے عذاب کا مشاہدہ کیا تو آپ نے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا تھا۔

(مرعات جلد ۲۔ ۳ صفحہ ۴۵۳)

١٦٢٩ - (١٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا حُضِرَ الْمُؤْمِنُ أَتَتْ مَلَآئِكَةُ الرَّحْمَةِ بِحَرِيْرَةٍ بَيْضَآءَ، فَيَقُوْلُوْنَ: اُخْرُجِيْ رَاضِيَةً، مَرْضِيّاً عَنْكِ، إِلٰى رَوْحِ اللّٰهِ وَرَيْحَانٍ، وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانٍ، فَتَخْرُجُ كَأَطْيَبِ رِيْحِ الْمِسْكِ، حَتّٰى إِنَّهُ لَيُنَاوِلُهُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً حَتّٰى يَأْتُوْا بِهٖ أَبْوَابَ السَّمَآءِ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا أَطْيَبَ هٰذِهِ الرِّيْحَ الَّتِيْ جَآءَتْكُمْ مِّنَ الْأَرْضِ! فَيَأْتُوْنَ بِهٖ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَهُمْ اَشَدُّ فَرَحاً بِهٖ مِنْ اَحَدِكُمْ بِغَائِبِهٖ يَقْدَمُ عَلَيْهِ، فَيَسْأَلُوْنَهُ: مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ، مَاذَا فَعَلَ فُلَانٌ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: دَعُوْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ فِيْ غَمِّ الدُّنْيَا. فَيَقُوْلُ: قَدْ مَاتَ، اَمَا اَتَاكُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: قَدْ ذُهِبَ بِهٖ اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ. وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا احْتُضِرَ أَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ فَيَقُوْلُوْنَ: اخْرُجِيْ سَاخِطَةً مَسْخُوْطاً عَلَيْكِ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ. فَتَخْرُجُ كَأَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ، حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهٖ بَابَ الْأَرْضِ، فَيَقُوْلُوْنَ: مَا أَنْتَنَ هٰذِهِ الرِّيْحَ، حَتّٰى يَأْتُوْنَ بِهٖ اَرْوَاحَ الْكُفَّارِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَآئِيُّ.

۱۶۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب

مومن پر موت کا وقت آتا ہے تو رحمت کے فرشتے سفید ریشم (کا لباس) لے کر آتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں' اے روح! تو (باہر) نکل آ۔ تو اللہ سے خوش ہے اور وہ تجھ سے خوش ہے۔ اللہ کی رحمت' اس کی نعمتوں اور اپنے پروردگار کی جانب آ' جو تجھ پر ناراض نہیں ہے چنانچہ (اس کے جسم سے) روح نہایت عمدہ کستوری جیسی خوشبو کی طرح باہر آتی ہے۔ رحمت کے فرشتے اس کو ایک دوسرے کے حوالے کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کو آسمان کے دروازوں کے قریب لے آتے ہیں۔ آسمان کے فرشتے کہتے ہیں' کس قدر عمدہ خوشبو والی یہ روح ہے جو تمہارے پاس زمین کی طرف سے آئی ہے۔ چنانچہ اس کو ایمانداروں کی ارواح (کے مستقر) میں لاتے ہیں۔ ایماندار لوگ اس روح کی ملاقات سے اس سے زیادہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں جس قدر کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے سفر پر گئے ہوئے ساتھی کی واپسی پر خوش ہوتا ہے چنانچہ وہ اس سے دریافت کرتے ہیں کہ فلاں شخص کا کیا حال تھا' (پھر) وہ کہیں گے' ابھی اس کو رہنے دو کیونکہ یہ دنیا کے غموں میں مبتلا تھا۔ وہ مرنے والا شخص (ان سے) کہے گا' وہ تو فوت ہو گیا تھا۔ کیا وہ تمہارے ہاں نہیں آیا؟ (اس پر وہ) کہتے ہیں' اسے اس کے مقام ہاویہ (دوزخ) کی جانب لے جایا گیا ہے اور کافر کی موت کا وقت جب قریب آتا ہے تو عذاب کے فرشتے اس کے ہاں ٹاٹ لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں' اے روح! تو اللہ کے عذاب کی طرف آ' تو ناخوش ہے اور تجھ پر تیرا رب ناراض ہے چنانچہ وہ شدید بدبودار مردار کی بو کی مانند نکلے گی یہاں تک کہ (فرشتے) اس کو زمین کے دروازے تک لے آئیں گے اور کہیں گے' یہ کس قدر بدبودار ہے؟ یہاں تک کہ فرشتے اس کو کفّار کی روحوں (کے مستقر) میں پہنچا دیں گے (احمد' نسائی)

١٦٣٠ - (١٥) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ، وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ، كَأَنَّ عَلٰى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرُ، وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهٖ فِي الْأَرْضِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ» مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا، وَإِقْبَالٍ مِّنَ الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ، كَأَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ، مَعَهُمْ كَفَنٌ مِّنْ أَكْفَانِ الْجَنَّةِ، وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ، حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ، فَيَقُوْلُ: اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ! اُخْرُجِيْ إِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ» قَالَ: «فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنَ السِّقَاءِ، فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا اَخَذَهَا، لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا، فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَطْيَبِ نَفْحَةِ مِّسْكٍ وُّجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ» قَالَ: «فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّوْنَ - يَعْنِيْ بِهَا - عَلٰى مَلَأٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا: مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ؟! فَيَقُوْلُوْنَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، بِأَحْسَنِ أَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهُ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، فَيُشَيِّعُهُ مِنْ كُلِّ

سَمَآءٍ مُقَرَّبُوهَا إِلَى السَّمَآءِ الَّتِي تَلِيهَا ، حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهِ إِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اُكْتُبُوا كِتَابَ عَبْدِي فِي عِلِّيِّيْنَ، وَأَعِيدُوهُ إِلَى الْأَرْضِ فَإِنِّي مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ، وَفِيهَا أُعِيدُهُمْ، وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرٰى» قَالَ: «فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، فَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللّٰهُ. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُولُ: دِيْنِي الْإِسْلَامُ. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ هُوَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. فَيَقُولَانِ لَهُ: وَمَا عِلْمُكَ؟ فَيَقُولُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ. فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ: اَنْ قَدْ صَدَقَ عَبْدِي؛ فَأَفْرِشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَأَلْبِسُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ ، وَافْتَحُوا لَهُ بَاباً إِلَى الْجَنَّةِ» قَالَ: «فَيَأْتِيهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيبِهَا، فَيُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ» قَالَ: «وَيَأْتِيهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ، حَسَنُ الثِّيَابِ، طَيِّبُ الرِّيحِ، فَيَقُولُ: أَبْشِرْ بِالَّذِي يَسُرُّكَ. هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِي كُنْتَ تُوعَدُ. فَيَقُولُ لَهُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيءُ بِالْخَيْرِ. فَيَقُولُ: أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ. فَيَقُولُ: رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ! رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ! حَتّٰى أَرْجِعَ إِلَى أَهْلِي وَمَالِي». قَالَ: «وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا، وَإِقْبَالٍ إِلَى الْآخِرَةِ، نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَآءِ مَلَآئِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ، مَعَهُمُ الْمُسُوحُ ، فَيَجْلِسُونَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ، حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَيَقُولُ: أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ! اُخْرُجِي إِلَى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ» قَالَ: «فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهِ ، فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُولِ ، فَيَأْخُذُهَا. فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوهَا فِي يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ، حَتّٰى يَجْعَلُوهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ، وَتَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ، فَيَصْعَدُونَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّونَ بِهَا عَلٰى مَلَإٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَّا قَالُوا: مَا هٰذَا الرُّوحُ الْخَبِيثُ؟ فَيَقُولُونَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، بِأَقْبَحِ أَسْمَآئِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهِ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا، فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ، فَلَا يُفْتَحُ لَهُ»، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

﴿**لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ**﴾

«فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اُكْتُبُوا كِتَابَهُ فِي سِجِّيْنٍ، فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى، فَتُطْرَحُ رُوحُهُ طَرْحاً» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿**وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ**﴾ «فَتُعَادُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ، وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُولَانِ لَهُ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي. فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ؟ فَيَقُولُ: هَاهْ هَاهْ، لَا أَدْرِي. فَيُنَادِي مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ: اَنْ كَذَبَ ، فَأَفْرِشُوهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوا لَهُ بَاباً إِلَى النَّارِ، فَيَأْتِيهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُومِهَا، وَيُضَيَّقُ

عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ أَضْلَاعُهٗ ، وَيَأْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ، قَبِيْحُ الثِّيَابِ، مُنْتِنُ الرِّيْحِ ، فَيَقُوْلُ: أَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُوْءُكَ، هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ. فَيَقُوْلُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ. فَيَقُوْلُ: أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ. فَيَقُوْلُ: رَبِّ! لَا تُقِمِ السَّاعَةَ» . وَفِيْ رِوَايَةٍ نَحْوَهٗ وَزَادَ فِيْهِ: «إِذَا خَرَجَ رُوْحُهٗ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ، وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ، وَفُتِحَتْ لَهٗ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ أَنْ يُعْرَجَ بِرُوْحِهٖ مِنْ قِبَلِهِمْ. وَتُنْزَعُ نَفْسُهٗ - يَعْنِي الْكَافِرَ - مَعَ الْعُرُوْقِ، فَيَلْعَنُهٗ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ، وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ أَنْ لَّا يُعْرَجَ رُوْحُهٗ مِنْ قِبَلِهِمْ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۶۳۰ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک انصاری کے جنازے میں گئے۔ جب ہم قبرستان پہنچے تو ابھی تک لحد تیار نہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ ہم بھی آپؐ کے گرد بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہیں (یعنی وہ بالکل خاموش تھے) اور آپؐ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس کے ساتھ آپؐ زمین کرید رہے تھے۔ آپؐ نے سر مبارک بلند کیا اور دو یا تین بار آپ نے فرمایا' "اللہ کے ساتھ قبر کے عذاب سے پناہ مانگو۔" بعدازاں آپؐ نے فرمایا' مومن شخص کا جب دنیا سے جانے اور آخرت میں داخل ہونے کا وقت ہوتا ہے تو اس کی جانب آسمان سے سفید چہرے والے فرشتے آتے ہیں' ان کے چہرے سورج کی مانند ہوتے ہیں' ان کے پاس جنت کا کفن اور جنت کی خوشبو ہوتی ہے' وہ اس شخص سے حدِ نظر کی مسافت پر بیٹھ جاتے ہیں۔ پھر ملک الموت علیہ السلام آتے ہیں وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں' اے پاکیزہ روح! تو اللہ کی مغفرت اور اس کی رضا کی جانب آ۔ آپؐ نے فرمایا' روح اس قدر (آرام) سے نکلتی ہے جیسے مشکیزے سے پانی کا قطرہ بہہ نکلتا ہے چنانچہ ملک الموت روح کو حاصل کرتے ہیں۔ جب وہ اسے لے لیتے ہیں تو (دوسرے) فرشتے اس روح کو ان کے ہاتھ میں آنکھ جھپکنے کے برابر (عرصہ تک) نہیں رہنے دیتے یہاں تک کہ (اس روح کو) ان سے حاصل کرتے ہیں پھر اس کو جنتی کفن اور جنتی خوشبو میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس سے زمین میں پائی جانے والی کستوری کی نہایت عمدہ مہک کی طرح خوشبو پھیلتی ہے (آپؐ نے فرمایا) فرشتے اس کو لے کر (آسمانوں کی جانب) بلند ہونے لگتے ہیں وہ فرشتوں کی جس جماعت سے بھی گزرتے ہیں وہ پوچھتے ہیں' یہ کون سی پاکیزہ روح ہے؟ وہ کہتے ہیں' یہ فلاں کا لڑکا فلاں ہے اس کا نہایت عمدہ نام بتاتے ہیں جس نام کے ساتھ اسے دنیا میں پکارا جاتا تھا یہاں تک کہ اس کو لے کر آسمان تک چلے جاتے ہیں۔ فرشتے اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولنے کا مطالبہ کرتے ہیں چنانچہ ان کے لئے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ بعدازاں ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس سے اگلے آسمان تک اس کے ساتھ چلتے ہیں یہاں تک کہ اسے ساتویں آسمان تک پہنچایا جاتا ہے (اس کے بارے میں) اللہ عزوجل فرماتے ہیں "میرے بندے کے اعمال ناموں کو علیین میں برقرار کرو اور اس کو دوبارہ زمین پر لے جاؤ اس لئے کہ میں نے انہیں مٹی سے پیدا کیا ہے اسی میں انہیں دوبارہ لے جاؤں گا اور اسی سے

دوسری بار انہیں پیدا کروں گا۔" آپؐ نے فرمایا' پس اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں' وہ اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے استفسار کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے' میرا رب اللہ ہے۔ وہ اس سے دریافت کرتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے' میرا دین اسلام ہے۔ وہ اس سے سوال کرتے ہیں یہ شخص کون تھا جو تم میں مبعوث کیا گیا؟ وہ جواب دیتا ہے' وہ اللہ کا رسول ہے۔ وہ اس سے استفسار کرتے ہیں تجھے یہ کیسے علم ہوا؟ وہ جواب دیتا ہے' میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا' اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی چنانچہ آسمان میں ایک فرشتہ منادی کرے گا کہ (اللہ ربّ العزت فرماتے ہیں) میرے بندے نے سچی باتیں کہی ہیں' اس کے لئے جنت کا (بستر) بچھا دو' اس کو جنت کا لباس پہنا دو اور اس کے لئے جنت کی جانب دروازہ کھول دو۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ اس کے پاس جنت کی بادِ نسیم اور خوشبو پہنچتی ہے۔ اس کی قبر تا حدِ نظر وسیع کر دی جاتی ہے۔ (آپؐ نے فرمایا) اس کے پاس خوب صورت شخص آئے گا جس کے کپڑے خوب صورت ہوں گے جس سے عمدہ خوشبو مہکتی ہو گی وہ کہے گا' خوش و خرم رہ ان چیزوں کے ساتھ جو تیرے لئے خوشی کا پیغام ہیں' یہی وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ شخص اس سے دریافت کرے گا کہ تو کون ہے؟ تیرا چہرہ تو ایسا چہرہ ہے جو خیر و برکت کا مظہر ہے وہ جواب دے گا' میں تیرا نیک عمل ہوں۔ اس پر وہ شخص کہے گا' اے میرے پروردگار! قیامت قائم فرما۔ میرے پروردگار! قیامت قائم فرما تاکہ میں اپنے اہل و عیال اور اپنے ماں باپ کی جانب جاؤں۔ آپؐ نے فرمایا' کافر شخص کا جب دنیا سے الگ ہونے اور آخرت میں داخل ہونے کا وقت ہوتا ہے تو اس کی جانب آسمان کی طرف سے سیاہ چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں جن کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں وہ اس سے حدِ نظر کی مسافت پر بیٹھ جاتے ہیں۔ بعدازاں ملک الموت آتے ہیں وہ اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں' اے خبیث روح! تو اللہ کی ناراضگی کی جانب باہر آ۔ آپؐ نے فرمایا' روح اس کے جسم میں پھیل جاتی ہے' وہ اس کو اس طرح کھینچ کر نکالتے ہیں جیسے لوہے کی سیخ کو بھیگی ہوئی اون سے نکالا جاتا ہے۔ وہ روح کو حاصل کرتے ہیں جب وہ روح کو حاصل کر لیتے ہیں تو فرشتے آنکھ جھپکنے کے برابر وقت بھی اس کو اپنے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے کہ روح کو ان ٹاٹوں میں لپیٹ لیتے ہیں۔ روح سے دنیا میں پائے جانے والے بدبودار مردار کی سی بو آتی ہے۔ فرشتے اس کو (حاصل کر کے آسمان کی جانب) لے جانا چاہتے ہیں۔ فرشتوں کی جس جماعت کے قریب سے وہ گزرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں' یہ کون سی ناپاک روح ہے ؟ وہ کہتے ہیں' یہ فلاں (شخص) فلاں (شخص) کا بیٹا ہے۔ اس کا وہ نہایت قبیح نام لیتے ہیں جس کے ساتھ وہ دنیا میں معروف تھا یہاں تک کہ اسے پہلے آسمان کی جانب لے جایا جاتا ہے (اس کے لئے) دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے لیکن دروازہ نہیں کھلتا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور وہ (اس وقت تک) جنت میں داخل نہیں ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے نہ گزرے۔" چنانچہ اللہ فرماتا ہے' اس کے اعمال نامے کو سِجّین (مقام) میں ثبت کر دو جو سب سے نچلی زمین میں ہے چنانچہ اس کی روح کو وہاں پھینک دیا جاتا ہے (اس کی تصدیق کے لئے) آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور جس شخص نے اللہ کے ساتھ شرک کیا گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا' اس کو پرندوں نے اچک لیا یا تیز ہوا نے اس کو دور پھینک دیا۔" (اس کے بعد) اس کی

روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے' اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اس کو بٹھاتے ہیں اور دریافت کرتے ہیں' تیرا رب کون ہے ؟ وہ جواب دیتا ہے' ہائے ہائے! مجھے کچھ علم نہیں (پھر) وہ اس سے دریافت کرتے ہیں' تیرا دین کیا ہے؟ پھر وہ جواب دیتا ہے' ہائے ہائے! مجھے کچھ علم نہیں (پھر) وہ اس سے سوال کرتے ہیں' یہ شخص کون تھا جو تم میں مبعوث ہوا؟ وہ جواب دیتا ہے' ہائے ہائے! مجھے کچھ علم نہیں۔ چنانچہ آسمان سے فرشتہ منادی کرتا ہے کہ یہ شخص جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا فرش بچھاؤ' دوزخ کی جانب اس کا دروازہ کھولو چنانچہ اس کے پاس اس کی گرمی اور تیز بو آتی ہے اس پر اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ قبر میں اس کی پسلیاں آپس میں یکجا ہو جاتی ہیں اور اس کے پاس ایک شخص آتا ہے جس کا چہرہ نہایت بدصورت ہے' لباس نہایت خوفناک ہے' اس سے بدبو آ رہی ہے۔ وہ کہے گا' تجھے ایسی چیز کی بشارت ہو جو تجھے غمناک کرے گی۔ یہ وہ دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ اس سے دریافت کرے گا' تو کون ہے ؟ تیرا چہرہ تو نہایت بدصورت ہے جس سے شر ظاہر ہو رہا ہے۔ وہ جواب دے گا' میں تیرا خبیث عمل ہوں۔ پس وہ کہنا شروع کرے گا' میرے پروردگار! قیامت قائم نہ فرما اور ایک دوسری روایت میں اس کی مثل ہے اور یہ زیادہ ہے کہ جب نیک آدمی کی روح اس کے جسم سے نکلتی ہے تو آسمان اور زمین کے درمیان تمام فرشتے اور وہ تمام فرشتے جو آسمانوں میں ہیں اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ تمام دروازوں پر متعین فرشتے یہ دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کی جانب سے چڑھائی جائے اور کافر کی روح اس کی رگوں سمیت اس کے جسم سے کھینچی جاتی ہے۔ آسمان اور زمین کے درمیان تمام فرشتے اور آسمانوں کے تمام فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور آسمانوں کے دروازے اس کے لئے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ ہر دروازے کے فرشتے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ان کی جانب سے نہ چڑھایا جائے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی پہلی روایت صحیح ہے جبکہ دوسری روایت میں یونس بن خباب راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ ۱۲۸' الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ ۸۷۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۱۵)

۱۶۳۱ - (۱۶) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ كَعْبًا الْوَفَاةُ اَتَتْهُ اُمُّ بِشْرٍ بِنْتِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اِنْ لَقِيْتَ فُلَانًا فَاقْرَأْ عَلَيْهِ مِنِّي السَّلَامَ. فَقَالَ: غَفَرَ اللهُ لَكِ يَا اُمَّ بِشْرٍ! نَحْنُ اَشْغَلُ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلَقُ بِشَجَرِ الْجَنَّةِ»؟ قَالَ: بَلٰى. قَالَتْ: فَهُوَ ذَاكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ «الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۱۶۳۱: عبدالرحمان بن کعب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ جب (میرے والد) کعب کی موت کا وقت قریب آیا تو ان کے پاس اُمّ بشر بنت براء بن معرور آئیں۔ انہوں نے کہا' اے عبدالرحمان کے والد! اگر تیری فلاں شخص سے ملاقات ہو تو اسے میری جانب سے سلام کہنا۔ کعبؓ نے کہا' اے اُمّ

بشر! اللہ تجھے بخشے' ہم تو اس سے زیادہ مشغول ہوں گے (کہ سلام پہنچائیں) اُمِ بشرؓ نے کہا' اے عبدالرحمان کے والد! کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا' آپؐ نے فرمایا' ایماندار لوگوں کی روحیں سبز پرندوں میں ہوں گی جو جنت کے درختوں سے کھائیں گے؟ کعبؓ نے جواب دیا بالکل! (سنا ہے) اُمِ بشرؓ نے کہا کہ پس وہ یہی تو ہے (ابن ماجہ' بیہقی فی کتاب البعث والنشور)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے (الجرح والتعدیل جلد۱ صفحہ۱۰۸۷' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۶۸' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۱۵)

۱۶۳۲ ـ (۱۷) **وَعَنْهُ**، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَيْرٌ تَعْلَقُ فِيْ شَجَرِ الْجَنَّةِ، حَتّٰى يَرْجِعَهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ يَوْمَ يَبْعَثُهٗ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ «الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۱۶۳۲: عبدالرحمان بن کعب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ مومن کی روح پرندے کی صورت ہوتی ہے' جنت کے درختوں سے کھاتی ہے' یہاں تک کہ اللہ اس کو اٹھانے کے دن اس کے جسم میں لوٹائے گا (مالک' نسائی' بیہقی فی کتاب البعث والنشور)

۱۶۳۳ ـ (۱۸) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَمُوْتُ ، فَقُلْتُ: اَقْرَأْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ السَّلَامَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۶۳۳: محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں جابر بن عبداللہ کے ہاں گیا جبکہ اس پر موت طاری تھی' میں نے (انہیں) کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام کہنا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موجود احمد بن ازہر راوی بڑھاپے کی وجہ سے تلقین کیا جاتا تھا۔ امام ابنِ حبانؒ نے "الثقات" میں بیان کیا کہ وہ خطائیں کر جاتا تھا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۱۶)

(٤) بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهِ

(میت کو غسل دینا اور اس کی تکفین کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٦٣٤ - (١) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ، بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ، فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ». فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ، فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: «اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اغْسِلْنَهَا وِتْرًا: ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا، وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا» وَقَالَتْ: فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۶۳۴: اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے جبکہ ہم آپؐ کی بیٹی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا' اس کو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ بار اگر تم مناسب سمجھو' پانی میں بیری کے پتوں کی (مناسب) آمیزش کر کے غسل دو اور آخری بار میں کچھ مُشکِ کافور ڈالو۔ جب (غسل دینے سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔ (اُمِّ عطیہؓ کہتی ہیں) جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے آپؐ کو مطلع کیا۔ آپؐ نے ہماری جانب اپنا تہہ بند بھیجا اور فرمایا' اس کو بطور شعار استعمال کرو۔ اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) اس کو طاق' تین یا پانچ یا سات بار غسل دو اور اس کا آغاز میت کی دائیں جانب اور اس کے وضو کے اعضاء سے کرو۔ اُمِّ عطیہؓ کہتی ہیں کہ ہم نے اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنائیں اور ان کو اس کے پیچھے لٹکا دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اُمِّ عطیہؓ عام طور پر عورتوں کو غسل دیا کرتی تھیں۔ مذکورہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زینبؓ کو غسل دینے کا ذکر ہے۔ میت کے غسل میں سب سے پہلے غسل دینے والے کو میت کے پیٹ پر معمولی دباؤ ڈالنا چاہیے تاکہ جو فضلہ باہر آنا چاہتا ہے وہ آ جائے۔ بعدازاں اس کی شرم گاہ کی اچھی طرح صفائی کی جائے' پھر اس کو وضو کرایا جائے اور اس کے تمام جسم پر پانی بہایا جائے۔ یہ عمل ایک بار ضروری ہے جبکہ تین بار مستحب ہے۔
اس حدیث کے ترجمہ میں لفظ "شِعار" تحریر ہوا ہے جس سے مقصود وہ چادر ہے جو میّت کے جسم کے ساتھ ملی ہوتی ہے (واللہ اعلم)

١٦٣٥ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ، بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ، مِنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کی بستی "سحولی" کی بنی ہوئی سفید رنگ کی کاٹن کی تین چادروں میں کفن دیا گیا۔ ان میں قمیص اور پگڑی نہ تھی۔

(بخاری، مسلم)

١٦٣٦ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۳۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو عمدہ قسم کا کفن دے (مسلم)

١٦٣٧ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ، وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ، وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ؛ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا»، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ خَبَّابٍ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ فِيْ «بَابِ جَامِعِ الْمَنَاقِبِ» إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۶۳۷: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں احرام کی حالت میں تھا۔ اس کی اونٹنی نے (اس کو گرا کر) اس کی گردن توڑ دی چنانچہ وہ فوت ہو گیا (اس کے بارے میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانی میں بیری کے پتے ملا کر اس کو غسل دو اور اس کی دونوں چادروں میں اس کو کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگانا' نہ اس کے سر کو ڈھانپنا وہ قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا (بخاری، مسلم)

ہم آئندہ اوراق میں خبابؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "مصعب بن عمیرؓ قتل ہوئے" کا ذکر جامع المناقب میں کریں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٦٣٨ - (٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِلْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ، فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ، وَمِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ، فَإِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ إِلَى «مَوْتَاكُمْ»

دوسری فصل

۱۶۳۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سفید لباس زیب تن کرو اس لئے کہ یہ تمہارا بہترین لباس ہے اور اپنے مردوں کو سفید چادروں میں کفن دو اور تمہارا بہترین سرمہ اصفہانی ہے وہ بالوں کو اگاتا ہے اور نظر کو تیز کرتا ہے (ابوداؤد' ترمذی) اور ابن ماجہ نے "مردوں کو سفید کفن پہناؤ" تک ذکر کیا ہے۔

١٦٣٩ - (٦) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُغَالُوْا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيْعًا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۶۳۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کفن گراں قیمت والا نہ لو کفن تو بہت جلد بوسیدہ ہو جائے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن ہاشم راوی لین الحدیث ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۱۸)

١٦٤٠ - (٧) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ. دَعَا بِثِيَابٍ جُدُدٍ، فَلَبِسَهَا، ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «الْمَيِّتُ يُبْعَثُ فِي ثِيَابِهِ الَّتِي يَمُوْتُ فِيْهَا» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۶۴۰: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ان کو موت نے آ دبایا تو انہوں نے نیا لباس طلب کیا اور پہنا پھر انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' فوت ہونے والا شخص اسی لباس میں اٹھایا جائے گا جس میں وہ فوت ہوتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کے معارض دوسری حدیث ہے جس میں مذکور ہے کہ قیامت کے دن ننگے بدن لوگ اٹھائے جائیں گے ان دونوں میں مطابقت یوں ہے کہ انسان جب قبر سے اٹھے گا تو اس کے بدن پر وہ لباس ہو گا جس میں وہ فوت ہوا۔ میدانِ حشر تک جاتے جاتے یہ لباس ختم ہو جائے گا اور اس کا بدن ننگا ہو جائے گا یا لباس سے مقصود اعمال ہیں کہ ہر انسان اپنے اعمال کے ساتھ اٹھایا جائے گا (مرعات جلد ۲ - ۳ صفحہ ۳۶۵ - ۳۶۶)

١٦٤١ .. (٨) **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ ، وَخَيْرُ الْأُضْحِيَةُ الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

۱۶۴۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ ؐ نے فرمایا' بہترین کفن ایک جیسی دو چادریں ہیں اور بہترین قربانی سینگوں والا مینڈھا ہے (ابوداؤد) ۔

١٦٤٢ - (٩) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ

۱۶۴۲: نیز ترمذی' ابن ماجہ نے اس حدیث کو ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

١٦٤٣ - (١٠) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ، وَأَنْ يُدْفَنُوْا بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۱۶۴۳: ابن ماجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدوں کے بارے میں حکم دیا کہ ان سے اسلحہ' زرہ اور پوستین کے کپڑے اتار دیے جائیں اور انہیں ان کے خون آلودہ کپڑوں کے ساتھ دفن کیا جائے (ابو داؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن عاصم اور عطاء بن سائب دونوں راوی ضعیف ہیں (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۳۵' جلد ۳ صفحہ۷۰' مشکوۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۵۱۹)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٦٤٤ - (١١) **عَنْ** سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ أَبِيْهِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا، فقال: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ، كُفِّنَ فِيْ بُرْدَةٍ، إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ، وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ، ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ ، أَوْ قَالَ: أُعْطِيْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِيْنَا، وَلَقَدْ خَشِيْنَا أَنْ تَكُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِيْ، حَتّٰى تَرَكَ الطَّعَامَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۴۴: سعد بن ابراہیم سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے ہاں کھانا لایا گیا جب کہ وہ روزے سے تھے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ مُصعب بن عُمیرؓ شہید کر دیئے گئے وہ مجھ سے بہتر تھے' انہیں ایک چادر میں کفن دیا گیا۔ اگر ان کے سر کو چھپایا جاتا تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے اور اگر ان کے پاؤں

چھپائے جاتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا اور میرا خیال ہے انہوں نے بیان کیا اور جب حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے' وہ مجھ سے بہتر تھے۔ بعدازاں دنیا ہمارے لئے بہت زیادہ فراخ ہو گئی یا انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں دنیا میسر آئی جس قدر میسر آئی ہمیں خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں ہماری نیکیوں کا معاوضہ ہمیں جلدی تو میسر نہیں آ گیا ہے۔ پھر انہوں نے رونا شروع کر دیا یہاں تک کہ انہوں نے کھانا چھوڑ دیا (بخاری)

١٦٤٥ ـ (١٢) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَمَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَىٰ رُكْبَتَيْهِ، فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، قَالَ: وَكَانَ كَسَا عَبَّاساً قَمِيصاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۴۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن اُبیّ (رئیس المنافقین) کو جب (قبر کے) گڑھے میں داخل کیا جا چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے اس کے بارے میں حکم دیا۔ اس کو گڑھے سے نکالا گیا۔ آپؐ نے اس کو اپنے گھٹنوں پر رکھا۔ آپ نے اس (کے جسم) پر پھونکا اور اس کو اپنا قمیص پہنایا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن اُبیّ نے عباس رضی اللہ عنہ کو قمیص پہنایا تھا (بخاری' مسلم)

وضاحت: صحیح حدیث میں ذکر ہے کہ عبداللہ بن ابی کے بیٹے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قمیص عطا کرنے کا ذکر کیا۔ آپ نے اس سے وعدہ کیا لیکن جب آپؐ پہنچے تو اس کے گھر والوں نے اس خطرے کے پیش نظر کہ شائد آپ اس کے جنازے میں شرکت کرنے سے گریز کریں گے' انہوں نے تدفین کے انتظامات مکمل کر دیئے اور اس کو قبر میں داخل کر دیا۔ اسی اثناء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ آپؐ نے اسے اپنا قمیص اس قمیص کے معاوضہ میں دیا جو اس نے عباس رضی اللہ عنہ کو اس وقت پہنایا تھا جب عباس رضی اللہ عنہ بدر کے قیدیوں میں آئے تھے نیز معلوم ہوا کہ کفن میں سلا ہوا قمیص بھی پہنایا جا سکتا ہے۔ خیال رہے کہ مرد کے کفن میں تین چادریں جبکہ عورت کے کفن میں پانچ کپڑے ہوتے ہیں (واللہ اعلم)

(٥) اَلْمَشْیِ بِالْجَنَازَةِ وَالصَّلاَةُ عَلَیْهَا

(جنازے کے ساتھ چلنا اور اس پر نمازِ جنازہ ادا کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٦٤٦ ـ (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ، وَإِنْ تَكُ سِوٰی ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

١٦٤٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنازہ تیزی کے ساتھ لے جاؤ کیونکہ اگر میت نیک ہے تو میت کو بھلائی کی جانب لے جا رہے ہو اور اگر میت نیک نہیں ہے تو تم برائی کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو (بخاری، مسلم)

١٦٤٧ ـ (٢) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ، فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰی اَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُوْنِیْ، وَإِنْ كَانَتْ غَیْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ لِاَهْلِهَا: یَا وَیْلَهَا! اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا؟ یَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلاَّ الْاِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَ الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

١٦٤٧: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب میت کو (چارپائی پر) رکھا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھاتے ہیں تو اگر میت نیک ہوتی ہے تو وہ کہتی ہے کہ مجھے آگے لے چلو اور اگر نیک نہیں ہے تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتی ہے کہ اس کے لئے تباہی ہے' تم اسے کہاں لے جا رہے ہو۔ انسانوں کے علاوہ اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے' اگر انسان سن لیں تو وہ بے ہوش ہو جائیں (بخاری)

١٦٤٨ ـ (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا، فَمَنْ تَبِعَهَا فَلاَ یَقْعُدُ حَتّٰی تُوْضَعَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۶۴۸ : ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم جنازہ دیکھو تو (اس کے لئے احتراماً) کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ چلا وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ جنازہ (زمین پر) نہ رکھا جائے (بخاری' مسلم)

١٦٤٩ - (٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّتْ جَنَازَةٌ، فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهَا يَهُوْدِيَّةٌ. فَقَالَ: «إِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ؛ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۴۹ : جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جنازہ یہودی عورت کا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' موت گھبراہٹ طاری کر دینے والی ہے پس جب بھی تم جنازہ دیکھو تو موت (کی دہشت) کی وجہ سے کھڑے ہو جاؤ (بخاری' مسلم)

١٦٥٠ - (٥) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَقُمْنَا، وَقَعَدَ فَقَعَدْنَا. يَعْنِيْ فِي الْجَنَازَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَأَبِيْ دَاوُدَ: قَامَ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ قَعَدَ بَعْدُ.

۱۶۵۰ : علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ جنازے کے لئے کھڑے ہوئے' ہم بھی کھڑے ہو گئے۔ آپؐ بیٹھے ہم بھی بیٹھ گئے (مسلم) مالک اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ جنازے کے لئے کھڑے ہوئے اس کے بعد آپؐ بیٹھ گئے۔

وضاحت : جنازے کو دیکھ کر کھڑا ہونا مستحب ہے فرض نہیں ہے (واللہ اعلم)

١٦٥١ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيْمَاناً وَّاحْتِسَاباً، وَكَانَ مَعَهُ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ. وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۱ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے پیچھے ایمان کے ساتھ اور ثواب طلب کرنے کے لئے گیا اور اس پر نمازِ جنازہ ادا کیا اور دفن کرنے سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہا تو اس کو دو قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔ ہر قیراط اُحد (پہاڑ)

کے برابر ہے اور جس شخص نے نمازِ جنازہ ادا کی لیکن دفن سے پہلے واپس آگیا تو اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا (بخاری، مسلم)

١٦٥٢ - (٧) **وَعَنْهُ**، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعَى لِلنَّاسِ النَّجَاشِيَّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ، وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلّٰى، فَصَفَّ بِهِمْ، وَكَبَّرَ أَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کی موت کی خبر دی جس دن وہ فوت ہوا۔ آپؐ صحابہ کرامؓ کو عیدگاہ لے گئے، ان کی صفیں درست کیں اور آپؐ نے (غائبانہ نماز جنازہ ادا کرتے ہوئے) چار تکبیریں کہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ خبر بھجوانا درست ہے البتہ دورِ جاہلیت کے انداز پر موت کی خبر دینا درست نہیں۔ رشتہ داروں، دوست احباب وغیرہ اور نیک لوگوں کو خبر پہنچانا درست ہے۔ البتہ مفاخرت یا نوحہ خوانی کے مقصد سے بلانا جائز نہیں۔ خیال رہے کہ نجاشی رجب کی نو تاریخ کو فوت ہوا۔ آپؐ نے اس کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔ اس سے مخصوص حالات میں غائبانہ نماز جنازہ کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ نجاشی کی خصوصیت نہیں (واللہ اعلم)

١٦٥٣ - (٨) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا، وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا، فَسَأَلْنَاهُ. فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۵۳: عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے۔ آپؓ نے ایک جنازے پر پانچ تکبیریں کہیں۔ ہم نے ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) پانچ تکبیریں بھی کہا کرتے تھے (مسلم)

١٦٥٤ - (٩) **وَعَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، فَقَالَ: لِتَعْلَمُوْا أَنَّهَا سُنَّةٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۵۴: طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں ایک میت پر نماز جنازہ ادا کی۔ انہوں نے فاتحۃ الکتاب تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ میں نے اس لئے کیا تاکہ تم سمجھ لو کہ فاتحۃ الکتاب (کی تلاوت) سُنّت ہے (بخاری)

١٦٥٥ - (١٠) **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

عَلٰى جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَائِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، وَعَافِهٖ، وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهٗ، وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَاراً خَيْراً مِّنْ دَارِهٖ، وَأَهْلاً خَيْراً مِّنْ أَهْلِهٖ، وَزَوْجاً خَيْراً مِّنْ زَوْجِهٖ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ» قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا ذٰلِكَ الْمَيِّتَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۵۵: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک میت کی) نمازِ جنازہ پڑھائی' میں نے آپؐ کے دعائیہ کلمات یاد کر لئے۔ آپؐ نے ذیل کے الفاظ پڑھے (جس کا ترجمہ یہ ہے) "اے اللہ اس کو بخش دے' اس پر رحم کر' اس کو عافیت عطا فرما' اس کو معاف فرما اور اس کی بہترین مہمان نوازی کر اور اس کی قبر کو فراخ کر' اس کو پانی' برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال اور اس کو گناہوں سے صاف کر دے جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا ہے اور اس کو اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر اور اس کے اہل سے بہتر اہل اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا کر اور اس کو جنت میں داخل کر اور اس کو قبر اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ کر اور ایک روایت میں ہے' اس کو قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ عوف بن مالک کہتے ہیں' میں نے آرزو کی' کاش! یہ میت میں ہوتا (مسلم)

١٦٥٦ - (١١) وَعَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَتْ: اُدْخُلُوْا بِهِ الْمَسْجِدَ حَتّٰى أُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَأُنْكِرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: وَاللّٰهِ لَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ابْنَيْ بَيْضَاءَ فِي الْمَسْجِدِ: سُهَيْلٍ وَّأَخِيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۵۶: ابو سلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب سعد بن ابی وقاصؓ فوت ہوئے تو عائشہ صدیقہؓ نے کہا' انہیں مسجد میں لاؤ تاکہ میں بھی ان کی نماز جنازہ پڑھوں۔ اس بات کو ناپسند کیا گیا تو عائشہؓ کہنے لگیں' اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضاء (نامی عورت) کے دونوں بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی کا جنازہ مسجد میں ادا کیا (مسلم)

وضاحت: مناسب یہی ہے کہ نمازِ جنازہ کھلی فضا میں ادا کی جائے اگرچہ مسجد میں بھی جائز ہے لیکن عادت نہ بنائی جائے۔ ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کی نمازِ جنازہ مسجد میں ادا کی گئی تھی (واللہ اعلم)

١٦٥٧ - (١٢) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا، فَقَامَ وَسَطَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۷: سمرة بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ایک عورت کی نماز جنازہ ادا کی جو زچگی میں فوت ہو گئی تھی آپؐ (جنازہ پڑھانے کے لئے) اس کے درمیان کھڑے ہوئے (بخاری، مسلم)

وضاحت: مرد کے جنازے میں سر کے برابر اور عورت کے جنازے میں اس کے درمیان کے برابر کھڑا ہوا جائے (واللہ اعلم)

۱۶۵۸ - (۱۳) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ لَيْلًا، فَقَالَ: «مَتٰى دُفِنَ هٰذَا؟» قَالُوْا: الْبَارِحَةَ. قَالَ: «أَفَلَا آذَنْتُمُوْنِيْ» ؟ قَالُوْا: دَفَنَّاهُ فِيْ ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوْقِظَكَ، فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۵۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں (میت کو) رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا' اس کو کب دفن کیا گیا؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ گزشتہ رات دفن ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' تم نے مجھے کیوں نہ اطلاع دی؟ صحابہ کرامؓ نے (معذرت خواہانہ انداز میں) عرض کیا کہ ہم نے اسے رات کی تاریکی میں دفن کیا' ہم نے آپؐ کو بیدار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ آپؐ کھڑے ہوئے' ہم نے آپؐ کے پیچھے صف درست کی آپؐ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔
(بخاری، مسلم)

وضاحت: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت تھی' آپؐ کے بعد عہدِ صحابہ میں اس فعل پر کبھی عمل نہیں ہوا (واللہ اعلم)

۱۶۵۹ - (۱٤) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَآءَ كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ، أَوْ شَابٌّ، فَفَقَدَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَأَلَ عَنْهَا، أَوْ عَنْهُ، فَقَالُوْا: مَاتَ. قَالَ: «أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِيْ؟» قَالَ: فَكَأَنَّهُمْ صَغَّرُوْا أَمْرَهَا، أَوْ أَمْرَهُ. فَقَالَ: «دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهِ» فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰى عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى أَهْلِهَا، وَإِنَّ اللهَ يُنَوِّرُهَا لَهُمْ بِصَلَاتِيْ عَلَيْهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ.

۱۶۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سیاہ رنگت والی ایک عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی (راوی کو شک ہے) یا نوجوان تھا۔ آپؐ نے اسے گم پایا۔ آپؐ نے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ وہ فوت ہو گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ راوی نے بیان کیا گویا کہ صحابہ کرامؓ نے اسے معمولی واقعہ قرار دیا۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے اس کی قبر بتاؤ؟ صحابہ کرامؓ نے آپؐ کو بتایا۔ آپؐ نے اس کی نمازِ جنازہ ادا کی۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' قبروں میں اندھیرا چھایا رہتا ہے۔ میری نمازِ جنازہ (پڑھانے) سے

ان میں روشنی نمودار ہوتی ہے (بخاری، مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٦٦٠ - (١٥) وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ مَاتَ لَهُ ابْنٌ بِقُدَيْدٍ أَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ: يَا كُرَيْبُ! انْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ . قَالَ: فَخَرَجْتُ فَإِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: تَقُوْلُ: هُمْ أَرْبَعُوْنَ ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَخْرِجُوْهُ؛ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيْهِ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۶۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما کا غلام کریب' ابن عباسؓ سے بیان کرتا ہے کہ اس کا بیٹا "قدید" یا "عسفان" نامی مقام میں فوت ہوا۔ ابن عباسؓ نے (کریب سے) کہا' اے کریب! تو دیکھ کر بتا کہ کس قدر لوگ جمع ہو چکے ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ میں گیا تو کیا لوگ اس (جنازہ) کے لیے جمع ہو چکے تھے۔ میں نے ابن عباسؓ کو خبر دی۔ انہوں نے دریافت کیا' تیرے خیال میں چالیس (لوگ) ہوں گے؟ اس نے کہا' ہاں! انہوں نے فرمایا' جنازہ نکالو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے جنازے میں چالیس ایسے افراد شریک ہوں جو اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتے تو اس کے بارے میں اللہ ان کی شفاعت قبول کرتا ہے (مسلم)

١٦٦١ - (١٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا مِنْ مَّيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً، كُلُّهُمْ يَشْفَعُوْنَ لَهُ؛ إِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' جس میت پر ایک سو مسلمان نماز جنازہ ادا کریں اور وہ اس کے حق میں سفارش کریں تو ان کی سفارش قبول ہو گی (مسلم)

١٦٦٢ - (١٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْراً. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَجَبَتْ» ثُمَّ مَرُّوْا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرّاً. فَقَالَ: «وَجَبَتْ» فَقَالَ عُمَرُ: مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ: «هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْراً فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرّاً فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَآءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ: «الْمُؤْمِنُوْنَ شُهَدَآءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ».

۱۶۶۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ ایک جنازہ لے کر گزرے۔ انہوں نے اس کی تعریف کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' واجب ہو گئی۔ بعدازاں ایک اور جنازے کے ساتھ گزرے۔ انہوں نے اس کی مذمّت کی۔ آپؐ نے فرمایا' واجب ہو گئی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا' واجب ہونے سے کیا مقصد ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کی تم نے تعریف کی ہے اس کے لئے جنّت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے مذمّت کی ہے اس کے لئے دوزخ واجب ہو گئی' تم زمین پر اللہ کے گواہ ہو (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ ایماندار لوگ زمین پر اللہ کے گواہ ہیں۔

١٦٦٣ - (١٨) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ» قُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: «وَثَلَاثَةٌ» قُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: «وَاثْنَانِ»، ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۶۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس مسلمان کے حق میں چار شخص اس کے نیک ہونے کی گواہی دیں تو اللہ اس کو جنّت میں داخل فرمائے گا۔ ہم نے عرض کیا' تین شخص بھی؟ آپؐ نے فرمایا' تین شخص بھی۔ ہم نے عرض کیا' دو شخص بھی؟ آپؐ نے فرمایا' دو شخص بھی۔ اس کے بعد ہم نے آپ سے ایک شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا (بخاری)

١٦٦٤ - (١٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فوت شدہ لوگوں کو برا بھلا نہ کہو۔ اس لئے کہ وہ ان اعمال کے بدلے پا چکے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجے ہیں (بخاری)

١٦٦٥ - (٢٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: «اَيُّهُمْ اَكْثَرُ اَخْذاً لِلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيْرَ لَهُ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: «اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يُغَسَّلُوْا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۶۶۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُحد کے شہداء میں سے دو انسانوں کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے۔ پھر آپؐ دریافت کرتے کہ ان میں سے کس شخص کو قرآن زیادہ

یاد ہے؟ جب آپؐ کو ان میں سے ایک شخص کی جانب اشارہ کیا جاتا تو آپؐ لحد میں پہلے اس کو رکھتے اور آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن میں ان کے بارے میں گواہی دوں گا نیز آپؐ نے حکم دیا کہ انہیں خون سمیت دفن کیا جائے' نہ ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا (بخاری)

١٦٦٦ - (٢١) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِفَرَسٍ مَعْرُوْرٍ، فَرَكِبَهُ حِيْنَ انْصَرَفَ مِنْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ، وَنَحْنُ نَمْشِيْ حَوْلَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۶۶: جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بغیر زین کے ایک گھوڑا لایا گیا۔ جب آپؐ ابن الدَّحْدَاح کے جنازے سے فارغ ہوئے تو آپ اس پر سوار ہو کر آئے اور ہم آپ کے گرد پیدل چل رہے تھے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٦٦٧ - (٢٢) **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلرَّاكِبُ يَسِيْرُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِيْ يَمْشِيْ خَلْفَهَا وَأَمَامَهَا، وَعَنْ يَمِيْنِهَا، وَعَنْ يَسَارِهَا قَرِيْباً مِّنْهَا، وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ، وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ، وَالتِّرْمِذِيِّ، وَالنَّسَائِيِّ، وَابْنِ مَاجَهْ: قَالَ: «اَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا، وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ». وَفِيْ «الْمَصَابِيْحِ» عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ.

۱۶۶۷: مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سوار شخص جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا جنازے کے پیچھے' اس کے آگے' اس کے دائیں' اس کے بائیں اور اس کے قریب چلے نیز ناتمام بچے کا نماز جنازہ ادا کیا جائے اور اس کے والدین کے حق میں مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے (ابوداؤد) اور احمد' ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' سوار شخص جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا جہاں چلنا پسند کرے اور بچے کا بھی نماز جنازہ ادا کیا جائے اور مصابیح میں مغیرہ بن زیاد سے (روایت) ہے۔

وضاحت: حدیث کے آخر میں ذکر ہے کہ مصابیح میں مغیرہ بن زیاد سے روایت ہے۔ جبکہ درست تحقیق یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ یا تابعین عظامؒ میں سے اس نام کا کوئی شخص نہیں ہے۔ شاید یہ نقل کرنے والے کی غلطی ہے۔ درست مغیرہ بن شعبہؓ ہی ہے (واللہ اعلم)

١٦٦٨ - (٢٣) وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَأَهْلُ الْحَدِيثِ كَأَنَّهُمْ يَرَوْنَهُ مُرْسَلًا.

۱۶۶۸: زہری، سالم سے، وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا کہ وہ جنازے کے آگے چلتے تھے (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ محدثین اس حدیث کو مرسل سمجھتے ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ صحیح ہے۔ محدثین کا اس حدیث کو مرسل قرار دینا درست نہیں ہے۔ زہری سے ایک جماعت نے اس کو موصول بیان کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد۱ صفحہ۵۲۶)

١٦٦٩ - (٢٤) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْجَنَازَةُ مَتْبُوعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ، لَيْسَ مَعَهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَأَبُو مَاجِدٍ الرَّاوِي رَجُلٌ مَجْهُولٌ.

۱۶۶۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنازے کے پیچھے چلا جائے، جنازہ پیچھے نہ ہو۔ جو شخص جنازے کے آگے ہے وہ جنازے کے ساتھ نہیں ہے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ابو ماجد راوی مجہول ہے۔

١٦٧٠ - (٢٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ مِنْ حَقِّهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۶۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جنازے کے پیچھے چلا اور اس نے تین بار اس کو اٹھایا تو اس نے جنازے کا وہ (حق) ادا کر دیا جو اس کے ذمہ تھا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو المہزم یزید بن سفیان راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۲۶)

١٦٧١ - (٢٦) وَقَدْ رُوِيَ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَلَ جَنَازَةَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ

۱۶۷۱: امام بغویؒ نے اس حدیث کو شرح السُّنّہ میں بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن مُعاذ رضی اللہ عنہ کے جنازے کو دو پایوں کے درمیان سے اٹھایا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عمرو واقدی راوی کذّاب ہے (التاریخ الکبیر جلدا صفحہ۵۴۳' الجرح والتعدیل جلد۹ صفحہ۹۲' المجروحین جلد۲ صفحہ۲۹۰' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۹۲' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۵۲۶)

١٦٧٢ - (٢٧) **وَعَنْ** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَرَأَى نَاساً رُكْبَاناً، فَقَالَ: «أَلَا تَسْتَحْيُونَ؟! إِنَّ مَلَائِكَةَ اللهِ عَلَى أَقْدَامِهِمْ، وَأَنْتُمْ عَلَى ظُهُورِ الدَّوَابِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ نَحْوَهُ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْقُوفاً

۱۶۷۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے' آپؐ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ سواریوں پر تھے۔ آپؐ نے فرمایا' تم شرم نہیں کرتے ہو' فرشتے پیادہ ہیں اور تم سواریوں پر ہو (ترمذی' ابن ماجہ) اور ابوداؤد نے اس کی مثل بیان کیا۔ امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ ثوبانؓ سے موقوف حدیث بھی مروی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۵۲۶) البتہ ابوداؤد کی روایت صحیح ہے جس میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سواری لائی گئی' آپؐ سوار نہ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' فرشتے پیادہ ہیں مجھے سواری پر سوار ہوتے ہوئے شرم آتی ہے البتہ واپسی پر آپؐ سوار ہو کر تشریف لائے۔ معلوم ہوا صالحین اہل علم کے جنازوں میں فرشتے بھی شریک ہوتے ہیں (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ۴۹۰)

١٦٧٣ - (٢٨) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۶۷۳: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازے پر سورہ فاتحہ کی قرأت کی (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ثابت ہے اور اس کی سند میں ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ الواسطی راوی منکر الحدیث ہے۔ (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ۴۹۰' الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۳۴۷' میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ۵۳۷' تقریب التہذیب جلدا صفحہ۳۹' تاریخ بغداد جلد۶ صفحہ ۱۱۳)

١٦٧٤ - (٢٩) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ

عَلَى الْمَيِّتِ، فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَآءَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۶۷۴: ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم کسی میت کی نمازِ جنازہ ادا کرو تو اس کے حق میں اخلاص کے ساتھ دعا کرو(ابوداؤد' ابن ماجہ)

۱۶۷۵ - (۳۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۶۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی میت پر نمازِ جنازہ ادا کرتے تو آپؐ یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ ہمارے زندوں اور مردوں' حاضر اور غیر حاضر' چھوٹے اور بڑوں مرد اور عورتوں (کے گناہوں) کو معاف فرما۔ اے اللہ ! ہم میں سے تو جس شخص کو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں سے تو جس کو فوت کرے اس کی وفات ایمان پر فرمانا۔ اے اللہ ! ہم کو اس کے ثواب سے محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں مبتلا نہ کرنا" (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

۱۶۷۶ - (۳۱) وَرَوَاهُ النَّسَآئِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ الْأَشْهَلِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: «وَأُنْثَانَا». وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ: «فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيْمَانِ وَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ»، وَفِيْ آخِرِهِ: «وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ».

۱۶۷۶: نیز نسائی نے اس حدیث کو ابراہیم اشہلی سے' اس نے اپنے والد سے بیان کیا ہے۔ اس کی روایت کے الفاظ "ہماری عورتوں" تک ہیں اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس کو ایمان پر زندگی عطا فرما اور اس کی وفات ایمان پر فرما اور اس کے آخر میں ہے "کہ ہمیں اس کے بعد گمراہ نہ کرنا۔"

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو ابراہیم راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۲۸)

۱۶۷۷ - (۳۲) **وَعَنْ** وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ

۱۶۷۷: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان شخص کا جنازہ پڑھایا۔ آپؐ نے دعا کی "اے اللہ! فُلاں بن فُلاں تیری ذِمّہ داری اور تیری پناہ میں ہے اس کو قبر کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ فرما اس لئے کہ تو وعدے کو ایفاء کرنے والا اور حق کو قائم کرنے والا ہے۔ اے اللہ! اس کو معاف فرمانا اور اس پر رحم کرنا بلاشبہ تو معاف کرنے والا مہربان ہے۔"

(ابوداؤد، ابن ماجہ)

١٦٧٨ - (٣٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ، وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۶۷۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فوت شدہ مسلمانوں کے اچھے اوصاف کا تذکرہ کرو اور ان کی لغزشوں (کے ذکر) سے رک جاؤ۔ (ابوداؤد، ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمران بن انس مکّی راوی کو امام بخاری رحمہ اللہ نے منکرالحدیث قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۳۴، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۲۸)

١٦٧٩ - (٣٤) وَعَنْ نَافِعٍ أَبِيْ غَالِبٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ، فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ، ثُمَّ جَاءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَقَالُوْا: يَا أَبَا حَمْزَةَ! صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيْرِ، فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ: هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا؟ وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ. وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ نَحْوَهُ مَعَ زِيَادَةٍ، وَفِيْهِ: فَقَامَ عِنْدَ عَجِيْزَةِ الْمَرْأَةِ.

۱۶۷۹: نافع ابو غالب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایک شخص کا جنازہ ادا کیا۔ وہ اس کے سر کے برابر (سامنے) کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد ایک قریشی عورت کا جنازہ آیا۔ لوگوں نے کہا، اے ابو حمزہ! اس عورت کا بھی جنازہ ادا کریں۔ انس بن مالک چارپائی کے درمیان کے سامنے کھڑے ہوئے (اس پر) عُلاء بن زیاد نے ان سے دریافت کیا، کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا ہے کہ آپ عورت کے جنازے پر وہاں کھڑے ہوئے جہاں تو کھڑا ہوا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (ترمذی، ابن ماجہ) ابوداؤد کی روایت میں اس کی مثل ہے البتہ کچھ زیادتی ہے کہ آپ عورت کے سرین (پیٹھ) کے پاس کھڑے ہوئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۶۸۰ - (۳۵) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی ، قَالَ : كَانَ ابْنُ حُنَيْفٍ، وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمُرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ، فَقَامَا، فَقِيْلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَا: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ: «أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۶۸۰: عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سہل بن حنیف اور قیس بن سعد قادسیہ (شہر) میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا' وہ دونوں کھڑے ہو گئے۔ ان سے کہا گیا کہ جنازہ تو ذمیوں کا تھا۔ ان دونوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپؐ کھڑے ہو گئے۔ آپؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ یہ تو یہودی (شخص) کا جنازہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا اس کی جان نہ تھی؟ (یعنی موت کی گھبراہٹ نے آپؐ کو کھڑا کیا) (بخاری' مسلم)

۱۶۸۱ - (۳۶) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ، فَعَرَضَ لَهُ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّا هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ! قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «خَالِفُوْهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَبِشْرُ بْنُ رَافِعٍ الرَّاوِيْ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

۱۶۸۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی جنازے کے ساتھ جاتے تو جب تک میّت کو لحد میں نہ اتارا جاتا آپؐ بیٹھتے نہیں تھے۔ چنانچہ ایک یہودی عالم آپ کے سامنے ہوا۔ اس نے آپؐ کو بتایا' اے محمدؐ! ہم اسی طرح کرتے ہیں (راوی نے بیان کیا کہ یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور آپؐ نے فرمایا' ان کی مخالفت کرو (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور بشربن رافع (راوی) قوی نہیں ہے۔

۱۶۸۲ - (۳۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۶۸۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جنازہ

دیکھتے ہی کھڑے ہونے کا حکم دیا بعدازاں آپؐ بیٹھے رہتے تھے اور آپؐ نے ہمیں بھی بیٹھے رہنے کا حکم دیا (احمد)
وضاحت: مسلمان کا جنازہ قریب سے گزرے تو بیٹھے رہنا بھی جائز ہے اگرچہ موت کی گھبراہٹ اور فرشتوں کے احترام میں کھڑا ہونا مستحب ہے (واللہ اعلم)

۱۶۸۳ - (۳۸) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، قَالَ: إِنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، فَقَامَ الْحَسَنُ وَلَمْ يَقُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ الْحَسَنُ: أَلَيْسَ قَدْ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ جَلَسَ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۶۸۳: محمد بن سیرینؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے قریب سے ایک جنازے کا گزر ہوا (جنازہ دیکھ کر) حسن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے جبکہ ابن عباسؓ بیٹھے رہے (اس پر) حسنؓ کہنے لگے "کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی کے جنازے کے لئے کھڑے نہیں ہوئے تھے؟ ابن عباسؓ نے اس بات کا اقرار کیا اور کہا کہ بعد میں آپ بیٹھے رہتے تھے (نسائی)
وضاحت: معلوم ہوا کہ پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تھے اس کے بعد آپ نے کھڑے ہونا ترک کر دیا۔ معلوم ہوا کہ کھڑے ہونا منسوخ ہے یا دونوں کام مباح ہیں (واللہ اعلم)

۱۶۸۴ - (۳۹) **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ ، أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا] ، كَانَ جَالِسًا فَمُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ، فَقَامَ النَّاسُ حَتّٰى جَاوَزَتِ الْجَنَازَةُ. فَقَالَ الْحَسَنُ: إِنَّمَا مُرَّ بِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى طَرِيْقِهَا جَالِسًا، وَكَرِهَ أَنْ تَعْلُوَ رَأْسَهُ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَامَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۱۶۸۴: جعفر بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے قریب سے ایک جنازہ گزرا (جنازے کو دیکھ کر) لوگ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جنازہ گزر گیا۔ حسنؓ نے بیان کیا کہ یہودی کا جنازہ تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں بیٹھے ہوئے تھے' آپؐ نے پسند نہ کیا کہ یہودی کا جنازہ آپ کے سر سے اونچا ہو اس لئے آپ کھڑے ہوئے (نسائی)
وضاحت: غیر مسلم کے جنازہ کو دیکھ کر آپؐ کا کھڑے ہونا شائد اس سبب سے ہو جس کا ذکر حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے کیا ہے اس سے پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ چونکہ موت وحشت ناک چیز ہے اس کے پیش نظر آپ کھڑے ہو جاتے تھے۔ دونوں توجیہیں درست ہیں ان میں تضاد نہیں ہے یا یہ احتمال بھی قرین قیاس ہے کہ جنازے کے ساتھ چونکہ فرشتے ہوتے ہیں اس لئے ان کے احترام میں آپؐ کھڑے ہوئے جیسا کہ آئندہ آنے والی حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے لیکن وہ حدیث سند کے لحاظ سے ضعیف ہے (واللہ اعلم)

١٦٨٥ - (٤٠) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا مَرَّتْ بِكَ جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ أَوْ مُسْلِمٍ، فَقُومُوا لَهَا، فَلَسْتُمْ لَهَا تَقُومُونَ: إِنَّمَا تَقُومُونَ لِمَنْ مَعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۶۸۵: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے پاس سے یہودی' عیسائی یا کسی مسلمان کا جنازہ گزرے تو اس کے لئے کھڑے ہوا کرو اس لئے کہ تم جنازے کے لئے نہیں کھڑے ہوتے ہو بلکہ جنازے کے ساتھ فرشتوں کی وجہ سے کھڑے ہوتے ہو (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد۷ صفحہ۱۰۵۱' الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۱۰۱۴' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۳۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۰)

١٦٨٦ - (٤١) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَامَ، فَقِيلَ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: «إِنَّمَا قُمْتُ لِلْمَلَائِكَةِ» . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۶۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا آپؐ کھڑے ہو گئے آپؐ سے کہا گیا کہ یہ تو (یہودی) انسان کا جنازہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' میں فرشتوں کی وجہ سے کھڑا ہوا ہوں (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں البتہ محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے لفظ عن کے ساتھ بیان کیا ہے (الداری۱۸۱' طبقاتِ ابن سعد جلد۷ صفحہ۳۲۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۰)

١٦٨٧ - (٤٢) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا أَوْجَبَ» . فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِهٰذَا الْحَدِيثِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، قَالَ: كَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَتَقَالَّ النَّاسَ عَلَيْهَا جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ أَوْجَبَ» . وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۱۶۸۷: مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جس فوت شدہ مسلمان کی نماز جنازہ پر مسلمانوں کی تین صفیں ہوتی ہیں تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جب مالکؓ جنازے میں شریک افراد کو کم سمجھتے تو اس حدیث کی وجہ سے وہ

انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے (ابوداؤد) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ مالک بن ہبیرہؓ جب (کسی شخص پر) نماز جنازہ ادا کرتے اور لوگوں کی تعداد کم ہوتی تو وہ لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔ اس کے بعد بیان کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس شخص کی نماز جنازہ میں تین صفیں ہو گئیں تو اللہ نے اس کے لئے جنت کو واجب کر دیا اور ابن ماجہ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے یزید سے لفظ عن کے ساتھ حدیث کو بیان کیا ہے (الداری ۱۸۱، طبقاتِ ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱، مرعات جلد ۲-۳ صفحہ ۴۹۴)

۱۶۸۸ - (۴۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ: «اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا، وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا، جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۶۸۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے نماز جنازہ میں (یہ دعائیہ کلمات) کہے (جن کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تو اس کا مالک ہے اور تو نے ہی اس کو پیدا فرمایا اور تو نے ہی اس کی اسلام کی جانب راہنمائی فرمائی اور تو نے ہی اس کی روح کو قبض کیا اور تو ہی اس کے باطن اور ظاہر کو زیادہ جانتا ہے ہم (اس کے حق میں) سفارشی بن کر آئے ہیں تو اس کو معاف فرما (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف میں علی بن شماخ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۰)

۱۶۸۹ - (۴۴) وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ عَلَى صَبِيٍّ لَمْ يَعْمَلْ خَطِيئَةً قَطُّ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۶۸۹: سعید بن مُسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ایسے بچے کی نماز جنازہ ادا کی جس سے ہرگز کوئی گناہ صادر نہیں ہوا تھا۔ تو میں نے سنا انہوں نے یہ دعا کی "اے اللہ! تو اس کو عذاب قبر سے محفوظ فرما" (مالک)

وضاحت: سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب بچہ نابالغ ہے اور اس سے کوئی گناہ کبیرہ بھی سرزد نہیں ہوا تو پھر اس کی نماز جنازہ میں یہ دعائیہ کلمات کہ اسے عذاب قبر سے بچاؤ حاصل ہو، کس سبب سے ہے؟ معلوم ہوتا ہے کہ نمازِ جنازہ میں عام طور پر اس قسم کے دعائیہ کلمات کہے جاتے ہیں، اس لئے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی یہ کلمات کہے اس سے بچے کے درجات میں بلندی ہو گی یا قبر میں چونکہ آزمائش ہوتی ہے اس لئے بچوں کے حق میں دعا ہے کہ وہ آزمائش سے محفوظ رہیں۔ اس روایت میں عذاب قبر سے مراد قبر کی تنہائی، وحشت اور غم مراد ہے (اسی طرح امام سیوطیؒ نے مؤطا کے حاشیہ میں ذکر کیا ہے) (واللہ اعلم)

١٦٩٠ - (٤٥) وَعَنِ الْبُخَارِيِّ تَعْلِيقاً، قَالَ: يَقْرَأُ الْحَسَنُ عَلَى الطِّفْلِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفاً وَّفَرَطاً .وَذُخْراً وَّأَجْراً.

۱۶۹۰: امام بخاری رحمہ اللہ سے "تعلیقا" منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ حسن بصری رحمہ اللہ بچے کے جنازے پر سورہ فاتحہ قرأت کرتے نیز دعا فرماتے "اے اللہ! اس بچے کو ہمارے لئے (جنت میں) پیشوائی کرنے والا میر سامان، ذخیرہ (ثواب) اور ثواب (جزیل) بنا۔

١٦٩١ - (٤٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ، وَلَا يَرِثُ، وَلَا يُوْرَثُ، حَتّٰى يَسْتَهِلَّ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَابْنُ مَاجَهْ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: «وَلَا يُوْرَثُ».

۱۶۹۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بچے کی نماز جنازہ ادا نہ کی جائے، نہ بچہ (کسی کا) وارث ہو گا اور نہ بچے کا (کوئی) وارث ہو گا بشرطیکہ بچہ پیدا ہونے کے بعد چیخ نہ مارے (ترمذی، ابن ماجہ) البتہ ابن ماجہ نے (اس جملے کا) ذکر نہیں کیا کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو گا۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ بچہ زندہ پیدا ہو تب اس کا جنازہ پڑھا جائے اور وہ وارث بھی بنے گا اور اس کے ورثاء بھی ہوں گے (واللہ اعلم) لیکن یہ حدیث مرفوع صحیح نہیں ہے۔ اس کی سند میں ابوزبیر راوی مدلس ہے۔ (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ۴۹۴) البتہ علامہ ناصر الدین البانی نے جابر رضی اللہ عنہ سے موقوف روایت کو صحیح کہا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۱)

١٦٩٢ - (٤٧) وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَّقُوْمَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ، يَعْنِيْ أَسْفَلَ مِنْهُ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي «الْمُجْتَبٰى» فِيْ كِتَابِ الْجَنَائِزِ.

۱۶۹۲: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ امام (اکیلا) کسی چیز کے اوپر (اونچا) ہو اور لوگ اس کے پیچھے اس سے نیچے ہوں اسے دار قطنی نے کتاب "المجتبیٰ" کے کتاب الجنائز میں روایت کیا۔

وضاحت (۱): چونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر پر نمازِ جنازہ ادا فرمانا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا نیچے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا سہل بن سعد ساعدی کی روایت میں ثابت ہے (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ۱۰۰) پس جواز تعلیما ہے اس کو عموم پر محمول کرنا درست نہیں۔

وضاحت (۲): امام دار قطنی کی اس نام سے کوئی کتاب نہیں ہے ممکن ہے کہ ان کی تالیف "السنن" کا یہ

دوسرا نام بھی ہو۔ سنن میں یہ حدیث صفحہ۱۹۷ پر ذکر ہوئی ہے نیز ابوداؤد میں صفحہ۵۹۷ پر بھی مذکور ہے اور اس کی سند صحیح ہے اس حدیث کو علامہ ناصرالدین البانی نے صحیح ابوداؤد میں بھی ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۱)

(٦) بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ

(میّت کو دفن کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٦٩٣ - (١) عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِیْ وَقَّاصٍ، قَالَ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ هَلَكَ فِیْهِ: اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا، وَانْصِبُوْا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْباً، كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۶۹۳: عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاص نے مرض الموت میں حکم دیا کہ میرے لئے لحد بنانا اور لحد کے اوپر کچی اینٹیں رکھنا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا گیا (مسلم)

١٦٩٤ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جُعِلَ فِیْ قَبْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَطِیْفَةٌ حَمْرَاءُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابدی آرامگاہ میں سرخ رنگ کی پھولوں والی چادر بچھائی گئی تھی (مسلم)

وضاحت: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران نے یہ چادر آپ کی قبر مبارک میں بچھائی تھی تاکہ آپ کے بعد کوئی شخص اس چادر کو استعمال نہ کرے۔ دراصل صحابہ رضی اللہ عنہم کی بڑی تعداد کی موجودگی میں یہ عمل واقع ہوا اور کسی نے انکار نہیں کیا' اس لئے چادر بچھائی جا سکتی ہے (واللہ اعلم)

١٦٩٥ - (٣) وَعَنْ سُفْیَانَ التَّمَّارِ، أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِیِّ ﷺ مُسَنَّماً. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۱۶۹۵: سفیان تمار سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کو دیکھا

کہ وہ کوہان نما تھی یعنی اس کی سطح برابر نہ تھی بلکہ درمیان سے کوہان نما تھی (بخاری)

وضاحت: قبر کو کوہان نما بنانا افضل ہے اور اگر تمام کناروں سے برابر ہو تب بھی جائز ہے البتہ قبر ایک بالشت سے بلند نہیں ہونی چاہیے (واللہ اعلم)

١٦٩٦ ـ (٤) **وَعَنْ** أَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيّ، قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: أَلَا أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالاً إِلَّا طَمَسْتَهُ، وَلَا قَبْراً مُشْرِفاً إِلَّا سَوَّيْتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۶: ابو الہیاج اسدی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے علی رضی اللہ عنہ نے (مخاطب کرکے) فرمایا' کیا میں تجھے ایسے کام کے لئے نہ بھیجوں جس کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا؟ تجھے ہر ذی روح کی تصویر کو مٹانا ہوگا اور ہر (مقدار شرعی سے) اونچی قبر کو برابر کرنا ہوگا (مسلم)

وضاحت: قبر پر علامت کے لئے پتھر رکھنا' کنکر یا ریت ڈالنا درست ہے (مرعات جلد ۲۔۳ صفحہ ۴۹۸)

١٦٩٧ ـ (٥) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ، وَأَنْ يُبْنَى عَلَيْهِ، وَأَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی قبر کو چونا گچ بنانے' اس پر عمارت کھڑی کرنے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا (مسلم)

١٦٩٨ ـ (٦) **وَعَنْ** أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَجْلِسُوا عَلَى الْقُبُورِ، وَلَا تُصَلُّوا إِلَيْهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۸: ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف (منہ کرکے) نماز ادا کرو (مسلم)

وضاحت: نماز ادا کرتے وقت اگر قبر قبلہ رخ سامنے ہے تو نماز درست نہیں اور اگر دیوار حائل ہے تو کچھ حرج نہیں (واللہ اعلم)

١٦٩٩ ـ (٧) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَجْلِسَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَمْرَةٍ فَتُحْرِقَ ثِيَابَهُ فَتَخْلُصَ إِلَى جِلْدِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَجْلِسَ عَلَى قَبْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۶۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں

سے کوئی شخص آگ کے شعلے پر بیٹھے' وہ اپنے کپڑوں کو جلا ڈالے اور اس کے اثرات اس کے جسم تک پہنچیں' یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی قبر پر بیٹھے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٧٠٠ - (٨) عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا يَلْحَدُ، وَالْآخَرُ لَا يَلْحَدُ. فَقَالُوْا: أَيُّهُمَا جَاءَ أَوَّلًا عَمِلَ عَمَلَهُ. فَجَاءَ الَّذِیْ يَلْحَدُ، فَلَحَدَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۱۷۰۰: عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں دو انسان تھے ایک لحد بناتا تھا اور دوسرا لحد نہیں بناتا تھا۔ صحابہ کرامؓ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ ان میں سے جو شخص پہلے آئے اس کو اپنا کام کرنے دو چنانچہ لحد بنانے والا (پہلے) آگیا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لحد بنائی (شرح السنہ)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے لیکن ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۴۳)

١٧٠١ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَللَّحْدُ لَنَا، وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۷۰۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لحد ہمارے لئے ہے اور شق غیر مسلموں کے لئے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: میت کو دفن کرنے کے لئے قبر بناتے وقت قبر میں قبلہ رخ اندر کی جانب گڑھا بنانے کو لحد کہتے ہیں۔ اور قبر کے درمیان میں گڑھا کھودنے کو شق کہتے ہیں تاکہ اس میں میت کو دفن کیا جائے' دونوں طریقے جائز ہیں۔ البتہ افضل لحد ہے (واللہ اعلم)

١٧٠٢ - (١٠) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

۱۷۰۲: نیز احمد نے اس حدیث کو جریر بن عبداللہ سے بیان ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۴۳)

١٧٠٣ - (١١) وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ أُحُدٍ: «اِحْفِرُوْا وَأَوْسِعُوْا وَأَعْمِقُوْا وَأَحْسِنُوْا، وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِیْ قَبْرٍ وَاحِدٍ، وَقَدِّمُوْا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا» رَوَاهُ أَحْمَدُ،

وَالتِّرْمِذِیُّ ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِیُّ ، وَرَوَی ابْنُ مَاجَهُ إِلٰی قَوْلِهٖ: «وَأَحْسِنُوْا» .

۱۷۰۳: ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جنگِ احد کے روز آپؐ نے فرمایا' قبریں فراخ' گہری اور عمدہ بناؤ۔ ایک قبر میں دو' دو اور تین' تین افراد کو دفن کرو۔ ان میں سے جس کو قرآن مجید زیادہ حفظ ہے اس کو پہلے قبلہ کی جانب دفن کرو (احمد ترمذی' ابوداؤد' نسائی) اور ابن ماجہ نے آپؐ کے اس ارشاد کہ "قبریں عمدہ بناؤ" تک ذکر کیا ہے۔

۱۷۰۴ - (۱۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَآءَتْ عَمَّتِيْ بِأَبِيْ لِتَدْفِنَهٗ فِيْ مَقَابِرِنَا، فَنَادٰی مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «رُدُّوا الْقَتْلٰی إِلٰی مَضَاجِعِهِمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ.

۱۷۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (غزوہ) اُحد کے دن میری پھوپھی' میرے والد کو ہمارے قبرستان میں دفن کرنے کے لئے اٹھا لائی لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منادی کرنے والے نے (منادی کرتے ہوئے) کہا' شہداء کو وہیں دفن کرو جہاں وہ شہید ہوئے ہیں (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی) البتہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

وضاحت: شہداء کے لئے خاص حکم ہے کہ انہیں شہادت والی جگہ سے منتقل نہ کیا جائے تاکہ سبھی شہداء اجتماعی لحاظ سے مدفون ہوں اور اجتماعی طور پر اٹھائے جائیں۔ جب ایک مقام پر میت دفن ہو جائے تو وہاں سے نکال کر کسی دوسرے مقام میں دفن کرنا درست نہیں۔ کیونکہ دفنانے کے بعد نعش میں تغیر رونما ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے (مرعات جلد ۲۔ ۳ صفحہ ۵۰۲)

۱۷۰۵ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۱۷۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت آرام کے ساتھ سر کی جانب سے قبر میں اتارا گیا (شافعی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں "ابنِ دراز" راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۳۴)

۱۷۰۶ - (۱۴) وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهٗ بِسِرَاجٍ، فَأَخَذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ، وَقَالَ: «رَحِمَكَ اللّٰهُ، إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْآنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»: إِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

۱۷۰۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک صحابی کو دفن کرنے کے لیے) قبر میں رات کے وقت داخل ہوئے۔ دفن کے لئے چراغ روشن کیا گیا اور میت کو قبلہ کی جانب سے قبر میں داخل کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا' "اللہ تجھ پر رحم فرمائے بلاشبہ تو کثرت کے ساتھ (اللہ کے ڈر سے) گریہ زاری کرنے والا تھا' کثرت کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والا تھا" (ترمذی) شرحُ السُّنّۃ میں ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ ذوالب جادین کی قبر میں داخل ہوئے جو غزوہ تبوک میں شہید ہوئے تھے انہیں رات کے وقت دفن کیا گیا نیز اس حدیث کی سند میں "یحیٰی بن یمان" راوی سیّئ الحفظ ہے اور "حجاج بن ارطاۃ" راوی مدلّس ہے اس نے حدیث کو لفظ "عن" کے ساتھ بیان کیا ہے (نصبُ الرایہ جلد۲ صفحہ۳۰۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۴)

۱۷۰۷ - (۱۵) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَدْخَلَ الْمَيِّتَ الْقَبْرَ قَالَ: «بِسْمِ اللهِ، وَبِاللهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ الثَّانِيَةَ

۱۷۰۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر تھا" اور ایک روایت میں ہے کہ "وہ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت پر تھا۔" (احمد' ترمذی' ابن ماجہ) البتہ ابو داوٗد نے دوسری روایت کو ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں "حَجّاج بن ارطاہ" راوی ضعیف ہے لیکن اس روایت کی شاہد حدیث ایک دوسری سند سے مسند احمد میں مذکور ہے (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ۶۷۳' المجروحین جلد۱ صفحہ۲۲۵' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۱ صفحہ۴۷۵)

۱۷۰۸ - (۱۶) **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ مُرْسَلًا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثَا عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعًا، وَأَنَّهُ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ إِبْرَاهِيْمَ، وَوَضَعَ عَلَيْهِ حَصْبَاءَ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَرَوَى الشَّافِعِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: «رَشَّ».

۱۷۰۸: جعفر بن محمد اپنے والد سے مرسل روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ مٹی کی تین مٹھیاں ڈالیں اور آپ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی کا چھڑکاؤ کیا اور کنکر بچھائے۔ شرحُ السنہ میں اور امام شافعیؒ نے ان کا قول "پانی چھڑکانے" تک کو بیان کیا ہے۔

١٧٠٩ - (١٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ، وَأَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهَا، وَأَنْ تُوْطَأَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۰۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چونا گچ کرنے سے منع فرمایا۔ ان پر کچھ تحریر کرنے اور ان کو پامال کرنے سے بھی منع فرمایا (ترمذی)

وضاحت: قبر پر صاحب قبر کا نام لکھنا' تاریخ وفات تحریر کرنا' قرآن پاک کی آیت تحریر کرنا یا اللہ کے اسماء تحریر کرنا ناجائز ہے (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ ۵۰۴) اس حدیث کو علامہ ناصر الدین البانی نے غیر صحیح کہا ہے۔ امام ابن حزمؒ علامت کے طور پر نام لکھنے کو جائز کہتے ہیں (واللہ اعلم)

١٧١٠ - (١٨) وَعَنْهُ، قَالَ: رُشَّ قَبْرُ النَّبِيِّ ﷺ، وَكَانَ الَّذِيْ رَشَّ الْمَآءَ عَلٰى قَبْرِهٖ بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ بِقِرْبَةٍ، بَدَأَ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى رِجْلَيْهِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «دَلَآئِلِ النُّبُوَّةِ».

۱۷۱۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر (پانی کا) چھڑکاؤ کیا گیا۔ بلال بن رباحؓ نے مشکیزے کے ساتھ آپؐ کی قبر مبارک پر پانی کا چھڑکاؤ کیا' سر کی جانب سے آغاز کیا اور پاؤں کی جانب تک چھڑکاؤ کیا (بیہقی دلائل النبوۃ)

١٧١١ - (١٩) وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُوْنٍ، أُخْرِجَ بِجَنَازَتِهٖ فَدُفِنَ، أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا أَنْ يَأْتِيَهُ بِحَجَرٍ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ حَمْلَهَا، فَقَامَ إِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ. قَالَ الْمُطَّلِبُ: قَالَ الَّذِيْ يُخْبِرُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ ذِرَاعَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَسَرَ عَنْهُمَا، ثُمَّ حَمَلَهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَأْسِهٖ، وَقَالَ: «أُعْلِمُ بِهَا قَبْرَ أَخِيْ، وَأَدْفِنُ إِلَيْهِ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِيْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۷۱۱: مُطّلب بن ابی وداعہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے' ان کا جنازہ لے جایا گیا اور انہیں دفن کیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ آپ کے پاس ایک پتھر لائے۔ وہ شخص پتھر اٹھا نہ سکا تو آپؐ اٹھے' آپؐ نے اپنی آستینوں سے کپڑا اٹھایا۔ مُطّلب کہتے ہیں کہ اس شخص نے بتایا جس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مطلع کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کلائیوں کی سفیدی کا مشاہدہ کر رہا تھا جب آپؐ نے ان سے کپڑا اٹھایا۔ پھر آپؐ نے پتھر اٹھایا اور عثمانؓ کے سر کی جانب اسے رکھ دیا اور فرمایا' میں نے یہ پتھر اپنے بھائی کی قبر پر بطور علامت رکھا ہے اور اس کی قبر کے

قریب ان لوگوں کو دفن کروں گا جو میرے گھر والوں سے فوت ہوں گے (ابوداؤد)

وضاحت: قریشی ہونے اور دینی اخوت کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ کو اپنا بھائی کہا (واللہ اعلم)

۱۷۱۲ - (۲۰) **وَعَنِ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّاهُ! اِكْشِفِي لِي عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ، فَكَشَفَتْ لِي عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِئَةٍ، مَّبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۷۱۲: قاسم بن محمد رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا میں نے عرض کیا' اماں! مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں رفقاء کی قبریں دکھائیں (انہوں نے پردہ اٹھایا تو) تین قبریں تھیں' نہ (مقدار شرعی سے) بلند تھیں نہ (زمین کے ساتھ) ملی ہوئی تھیں' ان پر سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے کنکر تھے (ابوداؤد)

وضاحت (۱): عائشہ رضی اللہ عنہا نے پردہ لٹکا کر حجرہ مبارک کو دو حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا (واللہ اعلم)

وضاحت (۲): اس حدیث کی سند میں عمرو بن عثمان بن ھانی راوی مجہول ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۶)

۱۷۱۳ - (۲۱) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ بَعْدُ، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، وَجَلَسْنَا مَعَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ وَزَادَ فِي آخِرِهِ: كَأَنَّ عَلَى رُؤُوْسِنَا الطَّيْرَ.

۱۷۱۳: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک انصاری کے جنازے میں گئے' ہم قبر کے قریب پہنچے تو ابھی لحد تیار نہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ رخ تشریف فرما تھے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ) اور اس کی روایت کے آخر میں اضافہ ہے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہیں (یعنی ہم خاموش تھے)

۱۷۱۴ - (۲۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا» . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَّأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۱۷۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میت کی ہڈی کو توڑنا اتنا ہی گناہ کا کام ہے جس طرح زندہ کی ہڈی کو توڑنا باعثِ گناہ ہے (مالک' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: معلوم ہوا کہ میت کے اعضاء نکال کر زندہ انسان میں پیوند کرنا جائز نہیں۔ موجودہ سائنسی دور میں نابینا انسانوں کے قرنیہ کی پیوند کاری کی جاتی ہے جس سے ان کی بینائی بحال ہو جاتی ہے اور اسی طرح انسانوں کے دوسرے اعضاء کی پیوند کاری بھی کی جاتی ہے جو کہ کامیاب طریقہ ہے۔ اس لئے جو لوگ اس کے جواز کے قائل ہیں وہ اس حدیث سے استدلال کرتے ہیں جس میں ذکر ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے جلا دینا اور میری راکھ ہوا میں اڑا دینا اور پانی میں بہا دینا۔ چنانچہ اس کے بیٹوں نے اس کی وصیّت پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے پانی اور ہوا کو حکم دیا کہ اس انسان کے اجزاء کو واپس لوٹایا جائے۔ چنانچہ وہ شخص بارگاہ الٰہی میں زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اللہ پاک نے اس سے استفسار کیا کہ تو نے اس قسم کی وصیّت کیوں کی؟ اس نے جواب دیا' اے اللہ! تیرے ڈر سے میں نے ایسا کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کو معاف کر دیا۔ اس حدیث سے استدلال کی صورت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے یہ نہیں فرمایا کہ اس کی وصیّت درست نہ تھی جبکہ اس نے وصیّت کی تھی کہ مجھے فوت ہونے کے بعد جلا دینا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٧١٥ - (٢٣) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُدْفَنُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: «هَلْ فِيكُمْ مِّنْ أَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟» فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: أَنَا. قَالَ: «فَانْزِلْ فِيْ قَبْرِهَا». فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۱۷۱۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کی تدفین کے وقت حاضر تھے۔ آپؐ قبر پر تشریف فرما تھے' آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے گزشتہ رات مجامعت نہیں کی؟ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا' میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' قبر میں اُترے چنانچہ وہ قبر میں اترے (بخاری)

وضاحت: بعض روایات میں ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اس رات اپنی لونڈی سے مجامعت کی تھی۔ آپؐ کو اس بات کا علم ہو گیا تھا اس لئے آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ شخص قبر میں اترے' جس نے مجامعت نہیں کی۔ سوال پیدا ہوتا ہے جب عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ اُمّ کلثوم شدید بیمار تھیں تو عثمان رضی اللہ عنہ کو پرہیز کرنا چاہیے تھا۔ اس کا جواب واضح ہے وہ یہ کہ اُمّ کلثوم کی بیماری طول پکڑ گئی تھی اس لئے عثمان رضی اللہ عنہ نے مجبور ہو کر لونڈی سے استمتاع کیا نیز معلوم ہوا کہ اجانب لوگ عورت کو قبر میں اتارنے کے لئے قبر میں اتر سکتے ہیں (مرعات جلد ۲۔۳ صفحہ ۵۰۷)

۱۷۱۶ - (۲٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ لِابْنِهٖ وَهُوَ فِيْ سِيَاقِ الْمَوْتِ: إِذَا أَنَا مِتُّ فَلَا تَصْحَبْنِيْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُوْنِيْ فَشُنُّوْا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِيْ قَدْرَ مَا يُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتّٰى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَعْلَمَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّيْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۱۶: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ جب موت کی آغوش میں تھے تو انہوں نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ نوحہ گر عورت اور آگ نہ جائے جب تم مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر مٹی ڈالنا بعدازاں میری قبر کے گرد اتنا عرصہ ٹھہرے رہنا جتنا عرصہ میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ میں تمہارے ساتھ مانوس رہوں اور میں معلوم کر سکوں کہ میں اپنے پروردگار کے فرشتوں کو کیا جواب دوں۔ (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ میت کو دفن کرنے کے بعد کچھ عرصہ قبر کے قریب رکے رہنا چاہیے' اس دوران میں میت کے لئے ثابت قدمی کی دعا کی جائے اس سے میت کو وحشت نہیں ہوتی بلکہ مانوسیت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۷۱۷ - (۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ، وَأَسْرِعُوْا بِهٖ إِلٰى قَبْرِهٖ، وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَاتِحَةَ الْبَقَرَةِ، وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» وَقَالَ: وَالصَّحِيْحُ أَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلَيْهِ.

۱۷۱۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ "جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے تو میت کو روک کر نہ رکھو (بلکہ) اس کو جلدی قبر میں پہنچاؤ اور اس کے سر کے قریب سورۃ بقرہ کی شروع کی آیات اور اس کے پاؤں کے قریب سورۃ بقرہ کی آخری آیات تلاوت کی جائیں۔" (بیہقی شُعَبِ الایمان) امام بیہقیؒ کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابن عمرؓ پر موقوف ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے۔ یحییٰ بن عبداللہ بن ضحاک راوی ضعیف ہے اور اس کے استاذ ایوب بن نہیک بھی ضعیف ہیں (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۱۲۸' التاریخ الکبیر جلد۸ صفحہ۳۰۲۳' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۹۴) موقوف حدیث بھی سند کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے۔ اس کی سند میں عبدالرحمان بن علاء بن لجلاج مجہول راوی ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۷۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۳۸)

۱۷۱۸ - (۲۶) وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ، وَهُوَ مَوْضِعٌ، فَحُمِلَ إِلٰى مَكَّةَ فَدُفِنَ بِهَا، فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ، أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ:

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيْمَةَ حِقْبَةً — مِنَ الدَّهْرِ، حَتّٰى قِيْلَ: لَنْ يَّتَصَدَّعَا

فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا، كَأَنِّيْ وَمَالِكاً — لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَّعَا

ثُمَّ قَالَتْ: وَاللهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ، وَلَوْ شَهِدْتُّكَ مَا زُرْتُكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۷۱۸: ابن ابی ملیکہؒ بیان کرتے ہیں کہ جب عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ "حبشی" مقام میں فوت ہوئے اور انہیں مکہ مکرمہ لے جایا گیا وہاں دفن کیا گیا' جب عائشہ رضی اللہ عنہا (مکہ مکرمہ) آئیں تو عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ کی قبر کے پاس پہنچیں اور ذیل کے اشعار کہے۔

(ترجمہ) ہم دونوں طویل مدت تک جزیمہ کے دو دوستوں کی طرح رہے یہاں تک کہ کہا گیا یہ دونوں ہرگز الگ الگ نہیں ہوں گے۔ لیکن جب ہم جدا ہوئے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں اور مالک باوجود طویل عرصہ اکٹھا رہنے کے ایک رات بھی اکٹھے نہیں رہے۔"

بعد ازاں عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' اللہ کی قسم اگر میں (تیرے فوت ہونے کے وقت) موجود ہوتی تو تجھے وہیں دفن کیا جاتا جہاں تو نے وفات پائی اور اگر میں (اس وقت) تیرے پاس حاضر ہوتی تو تیری زیارت کے لئے (اب) نہ آتی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث میں مذکور اشعار متمم بن نویرہ کے ہیں' وہ اپنے بھائی مالک بن نویرہ کا مرثیہ کہتے ہوئے ذکر کر رہا ہے۔ مالک بن نویرہ کو خالد بن ولید نے ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں قتل کر دیا تھا۔ جزیمہ نامی انسان عراق کا بادشاہ تھا' یہ شخص زباء کا خاوند تھا جو جزیرہ کی شہزادی تھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد یہ ہے کہ میں اور میرا بھائی ہم دونوں جزیمہ بادشاہ کے دو شرابی دوستوں مالک اور عقیل کی مانند تھے۔ ان دونوں کی جزیمہ کے ساتھ چالیس سالہ رفاقت رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس بات کی قائل نہ تھیں کہ میت کو اس کے وطن کے علاوہ دوسرے ملک میں دفن کیا جائے نیز عائشہ رضی اللہ عنہا اس حدیث کے پیش نظر کہ قبروں کی زیارت کرنے والی عورتیں ملعون ہیں' بتا رہی ہیں کہ اگر میں تیری وفات کے وقت حاضر ہوتی تو تیری زیارت کے لئے نہ آتی۔ زیارت سے منع کے بارے میں مبالغہ کا صیغہ ہے کہ عورتوں کو کثرت کے ساتھ زیارت نہیں کرنی چاہیے۔ (مرعات جلد ۲۔۳ صفحہ ۵۰۹)

۱۷۱۹ - (۲۷) وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَلَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَعْداً وَّرَشَّ عَلٰى قَبْرِهٖ مَآءً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۷۱۹: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو (سر کی جانب سے) کھینچ کر قبر میں اتارا اور اس کی قبر میں پانی کا چھڑکاؤ کیا (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں مندل بن علی راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد۸ صفحہ ۲۲۱۳' الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ ۱۹۸۷' تاریخ بغداد جلد۱۳ صفحہ ۲۴۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۳۹)

١٧٢٠ - (٢٨) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ، ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَحَثَا عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ ثَلَاثاً. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۷۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک میت کی نمازِ جنازہ ادا کی بعد ازاں ان کی قبر پر آئے' اس کے سر کی جانب اس کی قبر میں مٹی کی تین مٹھیاں ڈالیں۔ (ابن ماجہ)

١٧٢١ - (٢٩) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ مُتَّكِئاً عَلٰى قَبْرٍ، فَقَالَ: «لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ، أَوْ لَا تُؤْذِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۷۲۱: عمرو بن حزم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں قبر پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' قبر والے کو تکلیف میں مبتلا نہ کریا (یہ کہا کہ) اس کو تکلیف میں مبتلا نہ کر (احمد)۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰' المجروحین جلد۲ صفحہ ۱۱' التاریخ الکبیر جلد۵ صفحہ ۵۷۴' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ ۴۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۳۹)

(٧) اَلْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

(میت پر آہ و بکا کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٧٢٢ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ، وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيْمَ، فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَإِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ. فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: وَأَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: «يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنَّهَا رَحْمَةٌ» ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى، فَقَالَ: «إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يُرْضٰى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۷۲۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہم ابوسیف لوہار کے ہاں گئے (اور وہ آپ کے بیٹے ابراہیم کو دودھ پلانے والی عورت کے خاوند ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو اٹھایا' اس کا بوسہ لیا اور اس کے ساتھ پیار کیا۔ اس کے بعد ہم وہاں گئے تو ابراہیم نزع کے عالم میں تھا' اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف آپؐ سے مخاطب ہوئے اور استفسار کیا' اے اللہ کے رسول! آپ (آنسو بہا رہے ہیں) آپؐ نے فرمایا' اے ابن عوف! آنسو بہانا رحمت ہے پھر آپؐ دوبارہ اشکبار ہو گئے اور آپؐ نے فرمایا' آنکھیں اشکبار ہیں' دل غمزدہ ہے اور ہم وہی کلمات کہتے ہیں جن کو ہمارا پروردگار پسند رکھتا ہے اور اے ابراہیم! بلاشبہ ہم تیری جدائی پر غم زدہ ہیں (بخاری' مسلم)

١٧٢٣ - (٢) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَرْسَلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ: أَنَّ ابْنًا لِيْ قُبِضَ فَأْتِنَا. فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ، وَيَقُوْلُ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلَهٗ مَا أَعْطٰى، وَكُلٌّ عِنْدَهٗ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ وَمَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ، فَرُفِعَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهٗ تَتَقَعْقَعُ، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ. فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا هٰذَا؟

فَقَالَ: «هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوْبِ عِبَادِهِ فَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَآءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۳: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (زینب) نے آپؐ کی جانب پیغام بھیجا کہ میرا لختِ جگر فوت ہونے والا ہے' آپؐ ہمارے پاس آئیں۔ آپؐ نے سلام کے ساتھ پیغام بھجوایا اور فرمایا "بلاشبہ اللہ کے لئے ہے جس کو اس نے قبض کیا اور اسی کے لئے ہے جو اس نے عطیہ دیا۔ تمام (معاملات) اس کے نزدیک وقتِ معین کے ساتھ ہیں' آپ صبر کریں اور ثواب کی طلب گار بنیں۔" بیٹی نے (پھر) آپؐ کی جانب پیغام بھجوایا' وہ آپؐ کو قسم دے کر مطالبہ کر رہی تھیں کہ آپؐ ضرور تشریف لائیں چنانچہ آپؐ کھڑے ہوئے آپؐ کی رفاقت میں سعد بن عبادہ' معاذ بن جبل' اُبَیّ بن کعب' زید بن ثابت اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بچہ پیش کیا گیا تو اس کا سانس اس کے قفسِ عنصری سے نکل رہا تھا۔ آپؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ سعدؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! یہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' یہ رحمت ہے' اللہ نے اس کو اپنے بندوں کے دلوں میں بھر دیا ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے ان پر رحم فرماتا ہے جو (دوسروں پر) رحم کرتے ہیں (بخاری' مسلم)

۱۷۲٤ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ وَجَدَهُ فِيْ غَاشِيَةٍ فَقَالَ: «قَدْ قُضِيَ؟» قَالُوْا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا، فَقَالَ: «أَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا» وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهِ «أَوْ يَرْحَمُ، وَإِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲٤: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ کسی بیماری میں مبتلا ہو گئے آپؐ اس کی بیمارپرسی کے لئے عبدالرحمٰن بن عوفؓ' سعد بن ابی وقاصؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ کی رفاقت میں آئے۔ جب آپؐ ان کے قریب پہنچے' آپؐ نے ان کو بے ہوشی کی حالت میں پایا تو آپؐ نے دریافت کیا' یہ شخص فوت ہو چکا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' نہیں' اے اللہ کے رسول! چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشکبار ہو گئے جب صحابہ کرامؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اشکبار دیکھا تو وہ بھی اشکبار ہو گئے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا' کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ آنکھوں کے اشکبار ہونے اور دل کے غمزدہ ہونے سے عذاب میں مبتلا نہیں کرتا البتہ اس کی وجہ سے (زبان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) عذاب میں مبتلا کرتا ہے یا رحم فرماتا ہے البتہ میت کو اس کے تعلق والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

١٧٢٥ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخسار پیٹتا ہے' گریبان پھاڑتا ہے اور جاہلیت کے (دور) کے کلمات کہتا ہے۔ (بخاری' مسلم)

١٧٢٦ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ، قَالَ: أُغْمِيَ عَلٰى أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِيْحُ بِرَنَّةٍ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِيْ؟! وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «أَنَا بَرِيْءٌ مِّمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِمُسْلِمٍ.

۱۷۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ بے ہوش ہو گئے۔ ان کی بیوی اُمّ عبداللہ آئی وہ چیخ چیخ کر رونے لگی کچھ عرصہ بعد وہ ہوش میں آ گئے۔ انہوں نے کہا' تجھے معلوم نہیں (وہ اس کو حدیث سنا رہے تھے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں اس شخص سے برات کا اظہار کرتا ہوں جو (مصیبت کے وقت) سر منڈواتا ہے' چیختا چلاتا ہے اور کپڑے پھاڑتا ہے (بخاری' مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٧٢٧ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَرْبَعٌ فِيْ أُمَّتِيْ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ: الْفَخْرُ فِي الْأَحْسَابِ، وَالطَّعْنُ فِي الْأَنْسَابِ، وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ، وَالنِّيَاحَةُ» وَقَالَ: «النَّائِحَةُ إِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا؛ تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۲۷: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمت میں چار خصلتیں (دور) جاہلیت سے ہوں گی۔ وہ انہیں ترک نہیں کرے گی۔ خاندانی فخر' خاندانوں کو مطعون کرنا' ستاروں کو ذریعہ بارش سمجھنا اور نوحہ گری کرنا اور فرمایا' نوحہ گر عورت اگر وفات سے پہلے تائب نہ ہوگی تو قیامت کے دن اس کو کھڑا کیا جائے گا اس کا لباس کھجلی کی وجہ سے گندھک سے ہوگا (مسلم)

١٧٢٨ - (٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِيْ عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: «اِتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ» . قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّيْ؛ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيْبَتِيْ، وَلَمْ تَعْرِفْهُ.

فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِيْنَ، فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ. فَقَالَ: «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت کے پاس سے ہوا جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ آپؐ نے (اس سے) کہا' تقویٰ اختیار کر اور صبر کا دامن تھام۔ اس نے کہا' آپؐ مجھ سے دور ہوں' آپؐ کو میری جیسی مصیبت نہیں پہنچی (دراصل) اس نے آپؐ کو پہچانا نہیں تھا۔ اسے بتایا گیا یہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (بعدازاں) وہ عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر پہنچی۔ اس نے دروازے پر کسی دربان کو نہ پایا۔ اس نے (آپؐ کی خدمت) میں عرض کیا' میں نے آپؐ کو پہچانا نہیں تھا۔ آپؐ نے اس کو بتایا کہ وہ صبر لائقِ ستائش ہے جو چوٹ لگنے کے فوراً بعد کیا جائے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتیں قبروں کی زیارت کے لئے جا سکتی ہیں البتہ کثرت کے ساتھ جانے سے روکا گیا ہے یا جب وہ صبر کے دامن کو تھامے رکھیں اور نوحہ گری اور سینہ کوبی سے باز رہیں تو اس صورت میں وہ قبروں کی زیارت کو جا سکتی ہیں (واللہ اعلم)

۱۷۲۹ - (۸) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجِ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مسلمان کے جب تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ صرف قسم کو پورا کرنے کے لئے دوزخ میں داخل ہوگا۔

(بخاری' مسلم)

وضاحت: قسم پورا کرنے سے مقصود اللہ کا وہ فرمان ہے جو سورۃ مریم آیت نمبر۷۱ میں وارد ہے کہ "تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کا گذر دوزخ سے نہ ہو۔ یہ تمہارے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو ضرور پورا ہو گا۔" البتہ ایماندار شخص پر دوزخ ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گی جیسا کہ مشتعل آگ ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈی ہو گئی تھی۔ ہر شخص کے دوزخ میں داخل ہونے سے مقصود پل صراط پر سے گزرنا ہے جبکہ پل صراط دوزخ پر ہو گا (واللہ اعلم)

۱۷۳۰ - (۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِنِسْوَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ: «لَا يَمُوتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبُهُ، إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ». فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ: أَوِ اثْنَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: «أَوِ اثْنَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا: «ثَلَاثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ»

۱۷۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری عورتوں سے فرمایا' تم میں سے جس عورت کے تین بچے فوت ہو گئے اور اس نے صبر سے کام لیا تو وہ جنت میں داخل ہو گی۔ ان میں سے ایک عورت نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا دو بچوں کا یہی حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے (مسلم) بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایسے تین بچے جو سنِ بلوغت تک نہ پہنچے ہوں۔

۱۷۳۱ - (۱۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَقُوْلُ اللهُ: مَا لِعَبْدِى الْمُؤْمِنِ عِنْدِىْ جَزَآءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۳۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ فرماتا ہے کہ میرے ہاں مومن انسان کے لئے اس کے علاوہ کوئی جزا نہیں ہے کہ جب میں اہلِ دنیا سے اس کے محبوب انسان کو فوت کر لوں اور وہ اس کی وفات پر صبر کرے تو اس کے لئے جنت کا مقام ہے (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۷۳۲ - (۱۱) **عَنْ** أَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۷۳۲: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوحہ گر عورت اور نوحہ سننے والی پر لعنت کی ہے (ابو داؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حسن بن عطیہ عن ابیہ عن جدہ تینوں راوی ضعیف ہیں۔
(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۱۲' مشکوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۳)

۱۷۳۳ - (۱۲) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِىْ وَقَّاصٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عَجَبٌ لِلْمُؤْمِنِ: إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللهَ وَشَكَرَ، وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللهَ وَصَبَرَ، فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِىْ كُلِّ أَمْرِهِ حَتّٰى فِى اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلٰى فِىْ اِمْرَأَتِهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»

۱۷۳۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.muhammadilibrary.com

فرمایا' مومن کی عجیب شان ہے کہ اگر اس کو (مال و جاہ کی) خیروبرکت حاصل ہوتی ہے تو وہ اللہ کی حمد و ثناء کرتا ہے اور شکر ادا کرتا ہے اور اگر وہ مصیبت سے ہمکنار ہوتا ہے تو وہ اللہ کی تعریف کرتا ہے اور صبر کرتا ہے پس ایماندار شخص اپنے تمام معاملات میں اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے یہاں تک کہ اس لقمہ میں بھی جس کو وہ اپنی عورت کے منہ میں ڈالتا ہے (بیہقی شعب الایمان)

١٧٣٤ - (١٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ: بَابٌ يَّصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ، وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ. فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ. فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْأَرْضُ﴾». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

١٧٣٤: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر ایماندار شخص کے دو دروازے ہوتے ہیں (ایک وہ) دروازہ جس سے اعمال اوپر جاتے ہیں (دوسرا وہ) دروازہ جس سے رزق نازل ہوتا ہے جب وہ فوت ہو جاتا ہے تو دونوں دروازے اس پر روتے ہیں چنانچہ فرمانِ الٰہی "کہ ان پر آسمان و زمین نہ روئے" کا یہی مفہوم ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان دونوں راوی ضعیف ہیں (الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ۶۸۶' میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ۴۱۳' تقریب التھذیب جلد۲ صفحہ۲۸۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۵۴۴)

١٧٣٥ - (١٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِيْ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ». فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِّنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: «وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَّا مُوَفَّقَةُ!» فَقَالَتْ: فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِّنْ أُمَّتِكَ؟ قَالَ: «فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِيْ، لَنْ يُّصَابُوْا بِمِثْلِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

١٧٣٥: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری امت میں سے جس شخص کے دو نابالغ بچے پہلے فوت ہو گئے تو اللہ اس کو ان دونوں کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا' آپؐ کی امت میں سے جس شخص کا ایک نابالغ بچہ پہلے فوت ہوا؟ آپؐ نے جواب دیا' اے عائشہ! اسے خیر و برکت کی توفیق دی گئی جس کا ایک نابالغ بچہ پہلے فوت ہو گیا۔ پھر عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا' آپؐ کی امت میں سے جس شخص کا کوئی نابالغ بچہ پہلے فوت نہیں ہوا؟ آپؐ نے جواب دیا' میں اپنی امت کا پہلے جانے والا ہوں' میری امت کو میرے جیسے شخص کی مصیبت نہیں پہنچی ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن بارق حنفی راوی کو امام نسائیؒ نے ضعیف قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۹۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۵۴۴)

١٧٣٦ - (١٥) وَعَنْ أَبِىْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلَآئِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِىْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: نَعَمْ. فَيَقُوْلُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِىْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ. فَيَقُوْلُ اللّٰهُ. ابْنُوْا لِعَبْدِىْ بَيْتاً فِى الْجَنَّةِ، وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۷۳۶: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی شخص کا بچہ فوت ہو جاتا ہے تو اللہ اپنے فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح کو قبض کیا ہے؟ وہ اثبات میں جواب دیں گے۔ اللہ دریافت کرے گا کہ کیا تم نے اس کے دل کے پھل کو قبض کیا؟ وہ اقرار کریں گے۔ اللہ دریافت کرے گا کہ میرے بندے نے کیا کہا؟ وہ جواب دیں گے' اس نے تیری حمد و ثناء کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعون کے کلمات دہرائے۔ اللہ حکم دے گا کہ میرے بندے کے لئے جنت میں گھر تعمیر کرو اور اس کا نام بیتُ الحمد رکھو (احمد' ترمذی)

١٧٣٧ - (١٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ عَزَّى مُصَاباً، فَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، لَا نَعْرِفُهٗ مَرْفُوْعاً إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ الرَّاوِيِّ، وَقَالَ: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوْفاً.

۱۷۳۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی مصیبت زدہ کو صبر دلایا تو صبر دلانے والے کو مصیبت زدہ کے برابر ثواب ملے گا (ترمذی' ابنِ ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو مرفوع صرف علی بن عاصم راوی سے جانتے ہیں اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ اس حدیث کو بعض رُواۃ نے محمد بن سوقہ (راوی) سے اسی سند کے ساتھ موقوف بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن عاصم راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۴)

١٧٣٨ - (١٧) وَعَنْ أَبِىْ بَرْزَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «مَنْ عَزَّى ثَكْلٰى كُسِىَ بُرْداً فِى الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۳۸: ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ایسی عورت سے تعزیت کی جس کا بچہ فوت ہوا تو اسے جنت میں عظمت والا لباس پہنایا جائے گا (ترمذی)

امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں منیہ بنت عبید بن ابی برزۃ راویہ غیر معروف ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۳۹)

۱۷۳۹ ـ (۱۸) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا جَآءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَاماً، فَقَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۷۳۹: عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب جعفر کی موت کی خبر پہنچی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آلِ جعفر کے لئے کھانا تیار کرو اس لئے کہ وہ ایک حادثہ سے دوچار ہوئے ہیں جس نے ان کو مشغول کر رکھا ہے (ترمذی' ابو داؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اہلِ میت کے لئے ان کے احباب و اقارب ایک وقت کا کھانا تیار کریں لیکن اہلِ میت کا عزیز و اقارب کو کھانا دینا اور دعوت کا اہتمام کرنا بدعت ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۷۴۰ ـ (۱۹) **وَعَنْ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ، فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۷۴۰: مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص پر نوحہ خوانی ہوتی ہے اس کو قیامت کے دن بوجہ اس پر نوحہ خوانی کے عذاب ہو گا (بخاری مسلم)

وضاحت: عذاب تب ہو گا جب اس نے نوحہ گری کی وصیت کی ہو یا وہ نوحہ گری کو پسند کرتا تھا یا وہ نوحہ گری سے منع نہیں کرتا تھا (واللہ اعلم)

۱۷۴۱ ـ (۲۰) **وَعَنْ** عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ، تَقُوْلُ:

يَغْفِرُ اللهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ؛ وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ. إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ تُبْكٰى عَلَيْهَا، فَقَالَ: «إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴۱: عمرة بنت عبدالرحمان سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا' ان سے کہا گیا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ بلاشبہ زندہ لوگوں کے (میت پر) رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہو گا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' اللہ ابوعبدالرحمٰن کو معاف فرمائے اس نے جھوٹ نہیں کہا البتہ وہ بھول گیا ہے یا اس سے غلطی ہو گئی ہے (حقیقت یہ ہے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک یہودی عورت کے پاس سے گزرے جس پر رویا جا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اس کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے (بخاری مسلم)

وضاحت: عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنا اجتہاد ہے کہ اس کو عذاب رونے کی وجہ سے نہیں ہو رہا تھا بلکہ کُفر کی وجہ سے ہو رہا تھا۔ صحیح بات یہ ہے کہ صرف رونے کی وجہ سے میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ نوحہ خوانی کے ساتھ رونے کی وجہ سے عذاب اس وقت ہوتا ہے' جب مرنے والا اس کو اچھا سمجھتا تھا' یا اس نے نوحہ خوانی کرنے کی وصیت کی ہو (واللہ اعلم)

١٧٤٢ - (٢١) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ بِمَكَّةَ، فَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا، وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ مُوَاجِهُهُ: أَلَا تَنْهٰى عَنِ الْبُكَاءِ؟ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ» فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ بَعْضَ ذٰلِكَ. ثُمَّ حَدَّثَ، فَقَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، فَإِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ، فَقَالَ: اِذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ؟ فَنَظَرْتُ، فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ. قَالَ: فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ادْعُهُ، فَرَجَعْتُ إِلٰى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ: اِرْتَحِلْ فَالْحَقْ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، فَلَمَّا أَنْ أُصِيْبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِيْ، يَقُوْلُ: وَاأَخَاهُ، وَاصَاحِبَاهُ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِيْ عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»؟. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ عُمَرَ، لَا وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ؛ وَلٰكِنْ: إِنَّ اللهَ يَزِيْدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى﴾. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِنْدَ ذٰلِكَ: وَاللهُ أَضْحَكَ وَأَبْكٰى. قَالَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ: فَمَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ شَيْئًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴۲: عبداللہ بن ابی ملیکہؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ کی بیٹی مکہ مکرمہ میں فوت ہو گئیں' ہم اس (کے جنازے) کے لئے آئے۔ ابنِ عمرؓ اور ابنِ عباسؓ بھی اس کے جنازے کے لئے آئے (چنانچہ) میں ان دونوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا تو ابنِ عمرؓ نے عمرو بن عثمانؓ سے کہا جب کہ وہ اس کے سامنے تھا کہ آپ (عورتوں کو) نوحہ کے ساتھ رونے سے روکتے کیوں نہیں؟ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "میت کو اس کے تعلق داروں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔" ابنِ عباسؓ نے کہا کہ عمرؓ ایسی ہی بات کہتے تھے۔ بعد ازاں ابنِ عباسؓ نے بیان کیا کہ میں مکہ مکرمہ سے عمرؓ کی معیت میں واپس آیا جب ہم "بیداء" مقام میں پہنچے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قافلہ دیکھا جو کیکر کے درخت کے سائے میں (بیٹھا ہوا) تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' آپ جائیں اور دیکھیں یہ قافلہ کیسا ہے؟ میں نے معلوم کیا تو وہاں صہیبؓ تھے۔ ابنِ عباسؓ کہتے ہیں۔ میں نے عمرؓ کو بتایا۔ انہوں نے کہا کہ آپ صہیبؓ کو بلائیں (چنانچہ) میں صہیبؓ کے پاس گیا' میں نے ان سے کہا کہ آپ چلیں اور امیر المؤمنین سے ملاقات کریں۔ جب عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو صہیبؓ آئے اور انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ وہ کہہ رہے تھے ہائے میرے بھائی! ہائے میرے ساتھی! عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے یہ کلمات سنے اور کہا' اے صہیب! تو مجھ پر نوحہ خوانی کر رہا ہے حالانکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "میت کو اس کے بعض تعلق داروں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔" ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ جب عمر رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے عائشہ صدیقہؓ سے اس کا ذکر کیا۔ عائشہؓ نے جواب دیا اللہ عمرؓ پر رحم فرمائے بات اس طرح نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میّت کو اس کے تعلق داروں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے بلکہ آپؐ نے یہ فرمایا ہے کہ "اللہ کفار کے عذاب میں ان کے تعلق داروں کے رونے کی وجہ سے اضافہ فرماتا ہے" نیز عائشہؓ نے بیان کیا کہ ہمیں قرآن پاک کافی ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے "کوئی جان کسی دوسری جان کے بوجھ کو نہیں اٹھائے گی" (یعنی گناہ تو کوئی کرے اور پکڑا دوسرا جائے) اس وقت ابنِ عباسؓ نے عائشہؓ کی تائید کرتے ہوئے کہا' اللہ ہی انسان کو ہنساتا اور رلاتا ہے۔ (مقصود یہ ہے کہ کسی کے رونے کی وجہ سے مسلمان میت کو عذاب نہیں ہونا چاہئے) (بخاری مسلم) ابنِ ابی ملیکہؒ کہتے ہیں۔ اس پر ابنِ عمرؓ خاموش رہے۔

۱۷۴۳ ـ (۲۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا جَآءَ النَّبِيَّ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنُ رَوَاحَةَ، جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ، وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ ـ تَعْنِي شِقَّ الْبَابِ ـ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَآءَ جَعْفَرٍ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ، ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ، فَقَالَ: «انْهَهُنَّ»، فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ، قَالَ: وَاللّٰهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ: «فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ» فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللّٰهُ أَنْفَكَ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْعَنَآءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ابنِ حارثہ، جعفر اور ابنِ رَواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر ملی، آپؐ (مسجدِ نبوی میں) تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ کے چہرے پر غم کے اثرات نمایاں تھے۔ (عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) میں دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی کہ آپؐ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا، اس نے آپؐ کو بتایا کہ جعفرؓ کی بیوی (اور دیگر رشتہ دار عورتیں) جعفرؓ پر بلند آواز کے ساتھ رو رہی ہیں۔ آپؐ نے ان کو حکم دیا کہ ان کو باز رکھیں۔ وہ ان کے ہاں گیا بعد ازاں آپؐ کے ہاں دوبارہ پہنچا (اور بتایا کہ) وہ اس کا کہنا نہیں مانتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، آپ انہیں باز رکھیں۔ وہ تیسری بار آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! وہ ہم پر غالب ہیں (عائشہؓ نے بیان کیا کہ) آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ ان کے منہ میں مٹی ڈالیئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس شخص سے کہا، اللہ تیری ناک کو خاک آلودہ کرے (یعنی ذلیل کرے) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کام کا تجھے حکم دیا، نہ تو نے وہ کام کیا اور نہ تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنگ کرنے سے باز آیا (بخاری مسلم)

١٧٤٤ - (٢٣) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا مَاتَ أَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ: غَرِيْبٌ، وَفِيْ أَرْضِ غُرْبَةٍ، لَأَبْكِيَنَّهُ بُكَاءً يُتَحَدَّثُ عَنْهُ فَكُنْتُ قَدْ تَهَيَّأْتُ لِلْبُكَاءِ عَلَيْهِ، إِذْ أَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ تُرِيْدُ أَنْ تُسْعِدَنِيْ، فَاسْتَقْبَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «أَتُرِيْدِيْنَ أَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتاً أَخْرَجَهُ اللّٰهُ مِنْهُ؟!» مَرَّتَيْنِ، وَكَفَفْتُ عَنِ الْبُكَاءِ فَلَمْ أَبْكِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۴۴: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب (میرے پہلے خاوند) ابوسلمہ فوت ہو گئے تو میں نے کہا، غریب الوطن تھا، غریبُ الوطنی میں فوت ہوا۔ میں اس پر اتنا روؤں گی کہ میرے رونے کی باتیں ہوں گی چنانچہ میں نے اس پر رونے کے لئے خود کو تیار کیا۔ اس دوران ایک عورت آئی وہ رونے دھونے میں میرے ساتھ معاونت کا ارادہ رکھتی تھی چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا، کیا تیرا یہ ارادہ ہے کہ تو گھر میں شیطان کو داخل کرے؟ جس کو اللہ نے اس میت سے نکال دیا ہے۔ آپؐ نے دوبار اس جملہ کو دہرایا (اُمِّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ یہ سن کر) میں بھی رونے سے رک گئی (مسلم)

١٧٤٥ - (٢٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُغْمِيَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ، فَجَعَلَتْ أُخْتُهُ عَمْرَةُ تَبْكِيْ: وَاجَبَلَاهُ! وَاكَذَا! وَاكَذَا! تُعَدِّدُ عَلَيْهِ، فَقَالَ حِيْنَ أَفَاقَ: مَا قُلْتِ شَيْئاً إِلَّا قِيْلَ لِيْ: أَنْتِ كَذٰلِكِ؟ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ: فَلَمَّا مَاتَ لَمْ تَبْكِ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۴۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ پر

بے ہوشی طاری ہو گئی چنانچہ ان کی بہن عمرہؓ نے ان پر روتے ہوئے کہا' ہائے (عبداللہ!) تو پہاڑ تھا' تو سردار تھا' تو سہارا تھا' وہ اس کے محاسن کو شمار کر کے رو رہی تھیں۔ جب وہ ہوش میں آئے تو انہوں نے بتایا کہ تو نے میرے بارے میں جن اوصاف کا ذکر کیا ہے مجھ سے ان کے بارے میں استفسار ہوا کہ کیا تو ان اوصاف کا حامل تھا؟ ایک روایت میں اضافہ ہے کہ جب وہ فوت ہو گئے تو ان کی بہن عمرہؓ نے خود کو اس پر رونے سے باز رکھا (بخاری)

١٧٤٦ - (٢٥) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ: وَاجَبَلَاهُ! وَاسَيِّدَاهُ! وَنَحْوَ ذٰلِكَ، إِلَّا وَكَّلَ اللهُ بِهِ مَلَكَيْنِ يَلْهَزَانِهِ ، وَيَقُولَانِ: أَهٰكَذَا كُنْتَ؟» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ.

١٧٤٦: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص بھی فوت ہوتا ہے اور اس پر روتے ہوئے کوئی شخص کہتا ہے' ہائے! تو پہاڑ تھا' تو سردار تھا۔ اس قسم کے اوصاف کے ساتھ نوحہ خوانی کرتا ہے تو اس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرماتے ہیں جو اسے مارتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیا تو ان اوصاف کا حامل تھا؟ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب حسن کہا ہے۔

١٧٤٧ - (٢٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْهُنَّ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ، وَالْقَلْبَ مُصَابٌ، وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.

١٧٤٧: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص فوت ہو گیا اس پر گریہ زاری کرنے کے لئے چند عورتیں آن پہنچیں (اس پر) عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' وہ انہیں منع کر رہے تھے اور انہیں گریہ زاری سے باز رکھ رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عمر رضی اللہ عنہ کو) حکم دیا کہ آپ انہیں ان کے حال پر رہنے دیں اس لئے کہ آنکھیں اشکبار ہیں' دل مصیبت زدہ ہے اور (وفات کا) زمانہ نزدیک ہے (احمد نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مسلمہ بن ازرق راوی غیر معروف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۴۸)

١٧٤٨ - (٢٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَاتَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَبَكَتِ النِّسَاءُ، فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهِ، فَأَخَّرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ، وَقَالَ:

«مَهلاً يَا عُمَرُ!» ثُمَّ قَالَ: «إِيَّاكُنَّ وَنَعِيقُ الشَّيطَانِ» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّه مَهمَا كَانَ مِنَ العَينِ وَمِنَ القَلبِ؛ فَمِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الرَّحمَةِ. وَمَا كَانَ مِنَ اليَدِ وَمِنَ اللِّسَانِ ؛ فَمِنَ الشَّيطَانِ». رَوَاهُ أَحمَدُ.

۱۷۴۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی زینب فوت ہو گئیں (اس پر) عورتوں نے گریہ زاری شروع کر دی (لیکن) عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر سختی کرنے کا پروگرام بنایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھ کے ساتھ اس سے باز رکھا۔ آپؐ نے فرمایا' عمرؓ رک جایئے! نیز آپؐ نے (عورتوں کو مخاطب کیا) اور فرمایا' تم خود کو شیطانی نوحہ گری سے باز رکھو نیز آپؐ نے فرمایا' جو گریہ زاری آنکھ اور دل سے ہے وہ اللہ کی جانب سے رحمت ہے اور جس (گریہ زاری) میں سینہ کوبی اور رخسار پیٹنا وغیرہ ہے اور زبان سے (نوحہ گری) ہے وہ شیطان سے ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زید بن علی بن جدعان راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۸)

۱۷۴۹ - (۲۸) **وَعَنِ** البُخَارِيِّ تَعلِيقاً، قَالَ: لَمَّا مَاتَ الحَسَنُ بنُ الحَسَنِ بنِ عَلِيٍّ ضَرَبَتِ امرَأَتُهُ القُبَّةَ عَلَى قَبرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَت، فَسَمِعَت صَائِحاً يَقُولُ: أَلَا هَل وَجَدُوا مَا فَقَدُوا؟ فَأَجَابَهُ آخَرُ: بَل يَئِسُوا فَانقَلَبُوا.

۱۷۴۹: امام بخاریؒ سے "تعلیقاً" (بلا اسناد) روایت ہے جب حسن بن حسن بن علیؓ فوت ہوئے تو ان کی بیوی نے ان کی قبر پر سال بھر خیمہ لگائے رکھا پھر انہوں نے خیمہ اتار دیا اور ایک آواز دینے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا' کیا انہوں نے گم شدہ چیز کو حاصل کر لیا ہے؟ دوسرا اس کے جواب میں کہہ رہا تھا' بلکہ ناامید ہو کر واپس لوٹے ہیں۔

وضاحت: امام بخاریؒ نے اس واقعہ کو بطور دلیل پیش نہیں کیا ہے اس لئے کہ دلیل کا سرچشمہ تو کتابُ اللہ اور سنّتِ صحیحہ ہے البتہ کتاب و سُنّت کے دلائل کے ساتھ واقعہ مکمل طور پر مطابقت رکھتا ہے اس لئے ذکر کیا ہے کہ قبر پر کوئی عمارت وغیرہ نہ بنائی جائے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۵۲۸)۔

۱۷۵۰ - (۲۹) **وَعَن** عِمرَانَ بنِ حُصَينٍ، وَأَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا، قَالَا: خَرَجنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ، فَرَأَى قَوماً قَد طَرَحُوا أَردِيَتَهُم يَمشُونَ فِي قُمُصٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَبِفِعلِ الجَاهِلِيَّةِ تَأخُذُونَ؟ أَو بِصَنِيعِ الجَاهِلِيَّةِ تَشَبَّهُونَ؟ لَقَد هَمَمتُ أَن أَدعُوَ عَلَيكُم دَعوَةً تَرجِعُونَ فِي غَيرِ صُوَرِكُم». قَالَ: فَأَخَذُوا أَردِيَتَهُم، وَلَم يَعُودُوا لِذَلِكَ. رَوَاهُ ابنُ مَاجَه.

۱۷۵۰: عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں ایک جنازے پر پہنچے۔ آپؐ نے لوگوں کو دیکھا کہ انہوں نے (غم کی وجہ سے) اپنی چادروں کو (جسم سے) اتار دیا ہے اور صرف قمیص پہن کر چل رہے ہیں (ان کی حالت دیکھ کر) آپؐ نے فرمایا' کیا تم (دور) جاہلیت کا طریقہ اپنا رہے ہو؟ یا جاہلیت کا انداز اختیار کر رہے ہو؟ میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے حق میں ایسی بددعا کروں کہ تمہاری صورتیں مسخ ہو جائیں (عمرانؓ کہتے ہیں کہ آپؐ کے کلمات سن کر) انہوں نے اپنی چادریں زیب تن کیں (اور) دوبارہ یہ کام نہ کیا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن حزور راوی متروک الحدیث اور اس کا استاد نفیع بن حارث کذاب اور وضاع ہے (الرجال صفحہ ۱۹۵' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۱۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۸)

۱۷۵۱ - (۳۰) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُتَّبَعَ جَنَازَةٌ مَعَهَا رَانَّةٌ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ

۱۷۵۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنازے کے ساتھ چیخ و پکار کرنے والی کوئی عورت نہ جائے (احمد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو یحییٰ قتات راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۹)

۱۷۵۲ - (۳۱) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: مَاتَ ابْنٌ لِّي فَوَجَدْتُ عَلَيْهِ، هَلْ سَمِعْتَ مِنْ خَلِيْلِكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ شَيْئًا يُطَيِّبُ بِأَنْفُسِنَا عَنْ مَوْتَانَا؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ ﷺ يَقُوْلُ: «صِغَارُهُمْ دَعَامِيْصُ الْجَنَّةِ، يَلْقٰى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ فَيَأْخُذُ بِنَاحِيَةِ ثَوْبِهِ، فَلَا يُفَارِقُهُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ **وَاللَّفْظُ لَهُ**.

۱۷۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے بیان کیا کہ میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے مجھے (اس کی وفات سے) شدید غم لاحق ہے۔ کیا آپ نے اپنے خلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی کلمہ سنا ہے جو ہمیں فوت ہونے والے اعزّہ کی جانب سے سکون عطا کرے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' چھوٹے بچے جنّت میں بلا رکاوٹ چلتے پھرتے ہوں گے وہ اپنے والد سے ملیں گے' اس کے لباس کو پکڑے رکھیں گے' اس سے جدا نہیں ہونگے جب تک اس کو جنت میں داخل نہیں کرائیں گے (مسلم' احمد) الفاظ احمد کے ہیں۔

وضاحت: ایک روایت میں ماں باپ دونوں کا ذکر ہے بلکہ اگر بیٹا' باپ کو جنت میں داخل کرائے گا تو والدہ کا مقام تو والد سے بھی زیادہ ہے (مرعات جلد ۲۔۳ صفحہ ۵۲۸۔۵۲۹)

۱۷۵۳ - (۳۲) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ. فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ. فَقَالَ: «اجْتَمِعْنَ فِي كُلِّ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا». فَاجْتَمَعْنَ، فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً، إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ». فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَوِ اثْنَيْنِ؟ فَأَعَادَتْهَا مَرَّتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ: «وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۵۳: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مرد حضرات تو فرمودات حاصل کرتے ہیں۔ ہمارے لئے بھی ایک دن مقرر فرمائیں تاکہ اس دن ہم آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپ ہمیں ان احکام سے آگاہ فرمائیں جن سے اللہ نے آپؐ کو آگاہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تم فلاں دن فلاں مقام میں جمع ہو جاؤ چنانچہ وہ (اس دن) جمع ہوئیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپؐ نے انہیں اللہ تعالیٰ کے فرمودات کی تعلیمات سے باخبر فرمایا بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو عورت اپنی اولاد سے تین بچوں کو آگے بھیج دے تو (وہ) بچے ان کے لئے دوزخ سے پردہ بنیں گے۔ ان میں سے ایک عورت نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! یہ (حکم) دو بچوں کے لئے (بھی) ہے؟ اس نے دوبار یہ سوال کیا۔ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے (تین بار) دو بچوں' دو بچوں' دو بچوں کا ذکر کیا (بخاری)

۱۷۵٤ - (۳۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يُتَوَفّٰى لَهُمَا ثَلَاثَةٌ، إِلَّا أَدْخَلَهُمَا اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمَا» فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَوِ اثْنَانِ؟ قَالَ: «أَوِ اثْنَانِ». قَالُوا: أَوْ وَاحِدٌ؟ قَالَ: «أَوْ وَاحِدٌ». ثُمَّ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ أُمَّهُ بِسَرَرِهِ إِلَى الْجَنَّةِ إِذَا احْتَسَبَتْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ مِنْ قَوْلِهِ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ».

۱۷۵٤: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس مسلمان میاں بیوی کے تین بچے فوت ہو جائیں تو اللہ ربُّ العزّت اپنی بے پایاں رحمت سے ان کو جنّت میں داخل فرمائے گا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا (یہ حکم) دو بچوں کو (بھی) شامل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' دو کو بھی شامل ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' ایک بچے کے لئے بھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ایک بچے کے لئے بھی ہے۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ ناقصُ الخلقت بچہ اپنی والدہ کو اپنی ناف کے ساتھ جنت میں پہنچائے گا بشرطیکہ اس کی والدہ نے اس پر صبر کا دامن تھامے رکھا (احمد) اور

ابن ماجہ نے اس قول "اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے" تک ذکر کیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن عبید اللہ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۴۹)

۱۷۵۵ - (۳٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ، كَانُوْا لَهُ حِصْناً حَصِيْناً مِّنَ النَّارِ». فَقَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ. قَالَ: «وَاثْنَيْنِ». قَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَبُو الْمُنْذِرِ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ: قَدَّمْتُ وَاحِداً. قَالَ: «وَوَاحِداً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۷۵۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے تین نابالغ بچوں کو آگے بھیجا وہ اس کے لئے دوزخ سے بچاؤ کا سامان ہوں گے۔ ابوذرؓ نے کہا' میں نے دو بچے آگے بھیجے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اور دو (بھی) سیدالقراء ابوالمنذر اُبیّؓ بن کعب نے کہا کہ میں نے ایک (آگے) بھیجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اور ایک بھی (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۱۷۵٦ - (۳۵) **وَعَنْ** قُرَّةَ الْمُزَنِيِّ: أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَمَعَهُ ابْنٌ لَّهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَتُحِبُّهُ؟» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَحَبَّكَ اللهُ كَمَا أُحِبُّهُ. فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «مَا فَعَلَ ابْنُ فُلَانٍ؟» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَاتَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَمَا تُحِبُّ أَلَّا تَأْتِيَ بَاباً مِّنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِلَّا وَجَدْتَهُ يَنْتَظِرُكَ؟» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَهُ خَاصَّةً، أَمْ لِكُلِّنَا؟ قَالَ: «بَلْ لِكُلِّكُمْ» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۷۵٦: قرۃ مزنیؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' بھلا آپ کو اس بچے کے ساتھ محبت ہے؟ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ آپ سے اس طرح محبت فرمائے جیسا کہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کے والد کو (چند روز) نہ دیکھا تو آپؐ نے استفسار کیا کہ فلاں (انسان) کے بیٹے کا کیا حال ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہ فوت ہو گیا ہے۔ آپؐ نے اس شخص سے کہا' کیا تجھے (یہ بات) محبوب نہیں ہے کہ تم جنت کے جس دروازے پر بھی پہنچو تو تم اس کو (وہاں) اپنے انتظار میں پاؤ؟ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! (یہ حکم) اس کے لئے خاص ہے یا ہم سب کے لئے ہے؟ آپؐ نے فرمایا' بلکہ تم سب کے لئے ہے (احمد)

۱۷۵۷ - (۳٦) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ السِّقْطَ لَيُرَاغِمُ رَبَّهُ إِذَا أَدْخَلَ أَبَوَيْهِ النَّارَ، فَيُقَالُ: أَيُّهَا السِّقْطُ الْمُرَاغِمُ رَبَّهُ! أَدْخِلْ أَبَوَيْكَ الْجَنَّةَ، فَيَجُرُّهُمَا بِسَرَرِهِ حَتّٰى يُدْخِلَهُمَا الْجَنَّةَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۷۵۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شبہ ناتمام (پیدا ہونے والا) بچہ اپنے پروردگار سے جھگڑا کرے گا جب (اللہ تعالیٰ) اس کے والدین کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ چنانچہ کہا جائے گا' اے ناتمام بچے! جو اپنے پروردگار سے جھگڑا کر رہا ہے اپنے والدین کو جنت میں لے جا۔ چنانچہ بچہ اپنے والدین کو اپنی ناف کے ساتھ کھینچ کر جنت میں داخل کرے گا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مندل بن علی راوی ضعیف ہے (المجروحین جلد۲ صفحہ۱۱' التاریخ الکبیر جلد۵ صفحہ۵۷۴' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۴۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۵۰)

۱۷۵۸ - (۳۷) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ابْنَ آدَمَ! إِنْ صَبَرْتَ وَاحْتَسَبْتَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى، لَمْ أَرْضَ لَكَ ثَوَابًا دُوْنَ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۷۵۸: ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اللہ فرماتا ہے' اے آدم کے بیٹے! اگر تو مصیبت لاحق ہونے پر صبر کرے اور ثواب طلب کرے تو میں تیرے لئے جنت (میں داخلہ) سے کم کسی ثواب کو پسند نہیں کروں گا (ابن ماجہ)

۱۷۵۹ - (۳۸) وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُّصَابُ بِمُصِيْبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَإِنْ طَالَ عَهْدُهَا، فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا؛ إِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَأَعْطَاهُ مِثْلَ أَجْرِهَا يَوْمَ أُصِيْبَ بِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۱۷۵۹: حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو مسلمان مرد اور مسلمان عورت کسی مصیبت سے دوچار ہو جائے اگرچہ اس پر لمبا عرصہ گزر جائے لیکن جب اسے (وہ مصیبت) یاد آئے تو وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن کے کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس وقت نیا ثواب ثابت فرماتے ہیں اور اس کو اس قدر ثواب سے نوازتے ہیں جس قدر اس کو مصیبت لاحق ہونے کے وقت ثواب سے نوازا تھا (احمد' بیہقی شعب الایمان)

١٧٦٠ - (٣٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ أَحَدِكُمْ فَلْيَسْتَرْجِعْ، فَإِنَّهُ مِنَ الْمَصَائِبِ»

۱۷۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی (کے جوتے) کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون (کے کلمات) کہے اس لئے کہ جوتے کے تسمے کا ٹوٹنا بھی مصائب میں سے ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکر بن خنیس راوی ضعیف ہے (مجمع الزوائد جلد ۲ صفحہ ۳۳۱' تاریخ بغداد جلد ۷ صفحہ ۸۸' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۰۵' مشکوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۵۱)

١٧٦١ - (٤٠) وَعَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: يَا عِيسَى! إِنِّي بَاعِثٌ مِنْ بَعْدِكَ أُمَّةً إِذَا أَصَابَهُمْ مَا يُحِبُّونَ حَمِدُوا اللهَ، وَإِنْ أَصَابَهُمْ مَا يَكْرَهُونَ احْتَسَبُوا وَصَبَرُوا، وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ. فَقَالَ: يَا رَبِّ! كَيْفَ يَكُونُ هَذَا لَهُمْ وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ؟ قَالَ: أُعْطِيهِمْ مِنْ حِلْمِي وَعِلْمِي». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۷۶۱: ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے ابوالقاسم سے سنا آپ فرما رہے تھے اللہ تبارک تعالیٰ کا فرمان ہے' اے عیسیٰ! میں تیرے بعد ایک امت کو پیدا کرنے والا ہوں جب انہیں ان کی محبوب چیز حاصل ہو گی تو وہ اللہ کی ثناء کریں گے اور اگر انہیں ناپسندیدہ چیز پہنچے گی تو وہ ثواب کے طلب گار ہونگے اور صبر کریں گے جب کہ ان میں بردباری اور عقل نہیں ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' اے میرے پروردگار! ان کی یہ کیفیت کیسے ہو گی جب کہ ان میں حوصلہ اور عقل نہیں ہے۔ اللہ نے فرمایا' میں انہیں (اپنی جانب سے) حوصلہ اور عقل عطا کروں گا (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں تمام رواۃ ثقہ ہیں البتہ عبداللہ بن صالح راوی ضعیف ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۴۰' مشکوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۵۱)۔

(۸) بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

(قبروں کی زیارت کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٧٦٢ - (١) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمْسِكُوْا مَا بَدَا لَكُمْ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۷۶۲: بُریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب) تم قبروں کی زیارت کیا کرو اور میں نے تمہیں قربانی کے گوشت کو تین رات سے زیادہ ذخیرہ کرنے سے منع کیا تھا (اب) تم جتنی مدت مناسب سمجھو ذخیرہ کرو اور میں نے تمہیں مشکیزوں کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا اب تم سب برتنوں میں نبیذ بنا سکتے ہو البتہ نشہ آور مشروب استعمال نہ کرو (مسلم)

وضاحت: شروع اسلام میں قبروں کی زیارت سے اس لئے منع کیا تھا کہ صحابہ کرامؓ نئے نئے اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ کفر و شرک کے ساتھ ان کا زمانہ قریب تھا اس خطرہ کے پیش نظر کہ قبروں کی غیر شرعی زیارت نہ شروع ہو جائے اور توحید کا عقیدہ مجروح نہ ہو جائے۔ اس کے بعد جب ایمان راسخ ہو گیا تو قبروں کی زیارت کی اجازت عطا کی گئی لیکن زیارت سے مقصود عبرت حاصل کرنا اور فوت شدہ مسلمانوں کے لئے دعا مغفرت کرنا ہے البتہ عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کی اجازت نہیں ہے اس لئے کہ خطرہ ہے کہ وہ وہاں جا کر جزع فزع کا اظہار کریں گی۔ صبر کا دامن ان کے ہاتھ سے چھوٹ جائے گا اور غیر شرعی حرکات کا ارتکاب کرنے لگ جائیں گی اگر یہ خطرہ نہ ہو تو کبھی کبھی اجازت دی جا سکتی ہے (واللہ اعلم)

١٧٦٣ - (٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ أُمِّهٖ فَبَكٰى وَأَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ، فَقَالَ: «اِسْتَأْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ أَنْ أَسْتَغْفِرَ لَهَا. فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ، وَاسْتَأْذَنْتُهٗ فِيْ أَنْ أَزُوْرَ قَبْرَهَا فَأُذِنَ لِيْ؛ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی۔ آپؐ خود بھی رونے لگے اور آپ کے گرد جو لوگ تھے انہوں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ آپ نے فرمایا' میں نے اپنے پروردگار سے اجازت طلب کی کہ میں والدہ کیلئے استغفار کروں لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی پھر میں نے اجازت طلب کی کہ والدہ کی قبر کی زیارت کروں تو مجھے اجازت دی گئی پس تم قبروں کی زیارت کرو اس لئے کہ قبروں کی زیارت موت کی یاد تازہ کرتی ہے (مسلم)

١٧٦٤ ـ (٣) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُهُمْ إِذَا خَرَجُوْا إِلَى الْمَقَابِرِ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ، نَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۴: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو تعلیم دیتے کہ جب وہ قبروں کی زیارت کے لئے جائیں (تو کہیں) "اے مومنو! مسلمانو! (قبروں میں) سکونت رکھنے والو! تم پر سلام ہو اور جب اللہ نے چاہا تو ہم (بھی) تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

١٧٦٥ ـ (٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ! يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا، وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۱۷۶۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قبرستان کے قریب سے گزرے۔ آپؐ ان کی جانب متوجہ ہوئے اور آپؐ نے فرمایا "قبروں میں مدفون انسانو! تم پر سلامتی ہو اللہ ہمیں اور تمہیں معاف فرمائے تم ہم سے پہلے (چلے گئے) اور ہم تمہارے پیچھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قابوس بن ابی ظبیان راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ ۳۶۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۵۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٧٦٦ - (٥) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ إِلَى الْبَقِيْعِ، فَيَقُوْلُ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ! وَأَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ، غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تیسری فصل

۱۷۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جس رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شب باشی عائشہؓ کے ہاں ہوتی تو آپؐ رات کے آخری حصہ میں بقیع (قبرستان) تشریف لے جاتے اور فرماتے "ایمان والو! السلام علیکم، تمہیں وہ مل گیا جس کا تم سے وعدہ تھا اور مکمل اجر کیلئے تمہیں کل یعنی آخرت کا وقت دیا گیا ہے اور یقیناً ہم اللہ کی مشیت کے مطابق تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں اے اللہ! بقیع الغرقد (قبرستان والوں) کی مغفرت فرما" (مسلم)

١٧٦٧ - (٦) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَيْفَ أَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ تَعْنِيْ فِيْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، قَالَ: «قُوْلِيْ: اَلسَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَيَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ، وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! قبروں کی زیارت کرتے ہوئے میں کیا کلمات کہوں۔ آپؐ نے فرمایا، تم کہو "مومنو! مسلمانو! تم پر سلامتی ہو اور اللہ ہم میں سے پہلوں اور پچھلوں پر رحم فرمائے اور جب اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں" (مسلم)

١٧٦٨ - (٧) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ زَارَ قَبْرَ أَبَوَيْهِ أَوْ أَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ، غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» مُرْسَلًا

۱۷۶۸: محمد بن نعمان رحمہ اللہ حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ جو شخص اپنے والدین یا ان میں سے ایک کی قبر کی ہر جمعہ کے دن زیارت کرتا ہے تو اسے معاف کر دیا جاتا ہے اور اسے نیکوکار لکھ دیا جاتا ہے (بیہقی نے شعب الایمان میں مرسل بیان کیا)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے (الاحادیث الضعیفہ نمبر۴۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۵۴)

۱۷۶۹ - (۸) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا، فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا، وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۷۶۹: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا (اب) قبروں کی زیارت کیا کرو' اس لئے کہ قبروں کی زیارت دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے اور آخرت کو یاد دلاتی ہے (ابنِ ماجہ)

۱۷۷۰ - (۹) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ: قَدْ رَأَى بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ هٰذَا كَانَ قَبْلَ أَنْ يُرَخِّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَلَمَّا رَخَّصَ دَخَلَ فِي رُخْصَتِهِ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّمَا كَرِهَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ لِقِلَّةِ صَبْرِهِنَّ وَكَثْرَةِ جَزَعِهِنَّ . تَمَّ كَلَامُهُ.

۱۷۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مبالغہ کے ساتھ قبروں کی زیارت کرتی ہیں (احمد' ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ان کا کہنا ہے کہ بعض اہلِ علم کی رائے ہے کہ زیارت سے منع کرنا اس حکم سے پہلے ہے جب آپؐ نے قبروں کی زیارت کی اجازت فرمائی۔ جب آپؐ نے اجازت فرمائی تو اس اجازت میں مرد اور عورتیں سب داخل ہیں اور بعض اہلِ علم کا قول ہے کہ آپؐ نے عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کو اس لئے مکروہ جانا کہ ان میں صبر کم ہوتا ہے اور وہ کثرت کے ساتھ جزع فزع کرتی ہیں۔

(امام ترمذیؒ کا کلام ختم ہوا)

۱۷۷۱ - (۱۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَدْخُلُ بَيْتِيَ الَّذِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَإِنِّيْ وَاضِعٌ ثَوْبِيْ، وَأَقُوْلُ: إِنَّمَا هُوَ زَوْجِيْ وَأَبِيْ، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَعَهُمْ؛ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ إِلَّا وَأَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حَيَآءً مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ

۱۷۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے حجرے میں داخل ہوتی جس میں

رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدفون) ہیں اور میں اپنا کپڑا (سر سے) اتارتی اور کہتی (حجرے میں) میرا خاوند اور میرے والد ہیں لیکن جب عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ دفن ہوئے تو اللہ کی قسم! میں عمر رضی اللہ عنہ سے شرم کے مارے وہاں جب بھی جاتی تو میرا تمام لباس میرے جسم پر ہوتا (احمد)

وضاحت : معلوم ہوا کہ جس طرح مسلمان کا احترام اس کی زندگی میں کیا جاتا ہے فوت ہونے کے بعد بھی کیا جائے اور قبرستان کے ماحول میں کسی غیر شرعی حرکت کا ارتکاب نہ کیا جائے (واللہ اعلم)

كِتَابُ الزَّكَاةِ

(زکوٰۃ کے مسائل)

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ اگرچہ اجمالی طور پر زکوٰۃ کی فرضیت مکہ مکرمہ میں ہوئی لیکن اس کی تفصیل سے اس وقت آگاہ کیا گیا جب اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آیا وگرنہ کون نہیں جانتا کہ مکّی زندگی میں اسلامی شعائر کی ادائیگی کی کھلے بندوں کب اجازت تھی؟ ادائیگی زکوٰۃ کا حکم نماز کے ادا کرنے کے ساتھ قرآنِ پاک میں متعدّد مقامات میں ملتا ہے۔ اس میں ایک لطیف اشارہ موجود ہے کہ جس طرح نمازوں کی ادائیگی کے لئے اجتماعی اہتمام کیا جاتا ہے اسی طرح اگرچہ اسلامی حکومت کا قیام نہ بھی ہو تب بھی زکوٰۃ کی ادائیگی اور اسے ایک جگہ جمع کرنا ضروری ہے' اس کے لئے بیت المال کا قیام عمل میں لایا جائے اور اجتماعی شکل میں زکوٰۃ کو فراہم کر کے صحیح مستحق لوگوں میں اسے تقسیم کیا جائے تاکہ اسلام کے اقتصادی نظام کا قیام عمل میں آئے اور معاشرہ غربت و افلاس سے محفوظ رہے اور امن و امان کی فضا قائم ہو (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۷۷۲ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ مُعَاذاً إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: «إِنَّكَ تَأْتِي قَوْماً أَهْلَ كِتَابٍ، فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ. فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۷۷۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُعاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب بھیجا۔ انہیں حکم دیا (چونکہ) آپ ایسے لوگوں کے ہاں جا رہے ہیں جو اہلِ کتاب (یعنی اہلِ علم) ہیں اس لئے انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ گواہی دیں کہ صرف (ایک) اللہ معبود (برحق) ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پیغمبر ہیں۔ اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو انہیں آگاہ کرنا کہ اللہ نے دن رات میں ان

پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اس بات کو تسلیم کر لیں تو انہیں معلوم کرانا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو مسلمان مالداروں سے وصول کی جائے گی اور مسلمان فقیروں میں تقسیم کی جائے گی۔ اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو اپنے آپ کو ان کے نہایت عمدہ مال سے دور رکھنا نیز مظلوم کی آہ سے بچاؤ اختیار کرنا اس لئے کہ اس کی دعا کی قبولیت اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا (بخاری مسلم)

وضاحت: جس طرح نماز کا انکار کرنے والا کافر ہے اسی طرح زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا بھی کافر ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اعلان فرمایا تھا کہ "میں ان لوگوں سے لڑائی کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے، اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ مجھے زکوٰۃ دینے سے انکار کریں گے حالانکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ "پیش کرتے رہے تو میں ایسے لوگوں سے لڑائی کروں گا" (واللہ اعلم)

۱۷۷۳ - (۲) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَّلَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا ، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَّارٍ، فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، فَيُكْوَىٰ بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ ، كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ، حَتَّىٰ يُقْضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ، فَيَرَىٰ سَبِيلَهُ: إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ» . قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَالْإِبِلُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ إِبِلٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، وَمِنْ حَقِّهَا حَلَبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا ، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ أَوْفَرَ مَا كَانَتْ لَا يَفْقِدُ مِنْهَا فَصِيلًا وَّاحِداً ، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا ، وَتَعَضُّهُ بِأَفْوَاهِهَا ، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ، حَتَّىٰ يُقْضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ؛ فَيَرَىٰ سَبِيلَهُ: إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ» . قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ؟ قَالَ: «وَلَا صَاحِبُ بَقَرٍ وَّلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا، إِلَّا إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ بُطِحَ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ، لَا يَفْقِدُ مِنْهَا شَيْئاً، لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا جَلْحَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ تَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا، وَتَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، كُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ أُولَاهَا رُدَّ عَلَيْهِ أُخْرَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ، حَتَّىٰ يُقْضَىٰ بَيْنَ الْعِبَادِ؛ فَيَرَىٰ سَبِيلَهُ: إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ» . قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَالْخَيْلُ؟ قَالَ: «فَالْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ: هِيَ لِرَجُلٍ وِزْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ؛ فَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ وِزْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا رِيَاءً وَّفَخْرًا وَّنِوَاءً عَلَىٰ أَهْلِ الْإِسْلَامِ ، فَهِيَ لَهُ وِزْرٌ؛ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ سِتْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي ظُهُورِهَا وَلَا رِقَابِهَا ، فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ؛ وَأَمَّا الَّتِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ: فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فِي مَرْجٍ وَّرَوْضَةٍ ، فَمَا أَكَلَتْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَدَدَ مَا أَكَلَتْ حَسَنَاتٌ ، وَكُتِبَ لَهُ عَدَدَ أَرْوَاثِهَا وَأَبْوَالِهَا

حَسَنَاتٌ، وَلَا تَقْطَعُ طِوَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ آثَارِهَا وَأَرْوَاثِهَا حَسَنَاتٍ، وَلَا مَرَّ بِهَا صَاحِبُهَا عَلٰى نَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَا يُرِيدُ أَنْ يَسْقِيَهَا، إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عَدَدَ مَا شَرِبَتْ حَسَنَاتٍ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَالْحُمُرُ؟ قَالَ: «مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِي الْحُمُرِ شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ الْجَامِعَةُ: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے پاس بھی سونا چاندی ہے اور وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے "دن اس کے لئے سونے چاندی کے پترے آگ سے بنائے جائیں گے' دوزخ کی آگ میں ان کو گرم کیا جائے گا پھر ان پتروں سے اس کے پہلوؤں' اس کی پیشانی اور اس کی کمر کو داغا جائے گا۔ پچاس ہزار سال کے دن میں بندوں میں فیصلے ہونے تک جب بھی ان پتروں کو (اس کے بدن سے) دوزخ کی جانب پھیرا جائے گا' اس کو اس (کے جسم) کی طرف (تسلسل کے ساتھ) لوٹانے کا عمل جاری رہے گا۔ آپ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! اونٹوں کا (حکم) کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جو اونٹوں والا اونٹوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا' جب کہ اونٹوں کے بارے میں یہ حق بھی (مستحب) ہے کہ جس دن ان کو پانی پلانے کیلئے لے جایا جائے ان کا دودھ دھو کر (فقراء و مساکین میں) تقسیم کیا جائے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو زکوٰۃ نہ دینے والے اونٹوں کے مالک کو (چہرے کے بل) اونٹوں کے (پامال کرنے کے) لئے چٹیل کھلے میدان میں گرا دیا جائے گا' اونٹ پہلے سے زیادہ موٹے تازے اور کثیر تعداد میں ہوں گے ان میں سے کوئی بچہ بھی غائب نہیں ہوگا چنانچہ اونٹ اپنے مالک کو اپنے پاؤں سے روندیں گے اور اپنے دانتوں کے ساتھ کاٹیں گے جب اس پر سے پہلا دستہ گزر جائے گا تو پھر اس پر سے دوسرا دستہ گزرے گا (یہ تسلسل اس روز تک قائم رہے گا) جس کی مدت پچاس ہزار سال کے برابر ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا اور ہر شخص اپنے مقام کا ملاحظہ کرے گا کہ وہ جنت میں ہے یا دوزخ میں ہے۔ دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! گائے اور بکریوں کا کیا (حکم) ہے؟ آپؐ نے فرمایا' گائے بکریوں کا جو مالک بھی ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کو ان کیلئے چٹیل وسیع میدان میں (منہ کے بل) گرایا جائے گا۔ جانوروں میں سے کوئی جانور غائب نہیں ہوگا ان میں خم دار سینگوں والا' بغیر سینگوں والا اور ٹوٹے ہوئے سینگوں والا کوئی جانور نہ ہوگا۔ جانور اس کو سینگ ماریں گے اور کھروں کے ساتھ اسے پامال کریں گے جب اس پر پہلا دستہ گزر جائے گا تو اس پر آخری دستہ (اس روز تک تسلسل کے ساتھ) گزرتا رہے گا جس کی مدت پچاس ہزار سال ہے یہاں تک کہ انسانوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا تو ہر شخص اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا کہ جنت میں ہے یا دوزخ میں ہے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! گھوڑوں کے بارے میں کیا (حکم) ہے؟ آپؐ نے فرمایا' گھوڑوں کی تین قسمیں ہیں۔ کسی شخص کیلئے گھوڑے وبال ہوں گے جب کہ بعض لوگوں کیلئے پردہ ہوں گے اور بعض کیلئے (باعث) ثواب ہوں گے۔ اس شخص کیلئے وبال ہیں جس نے ان کو ریا' فخر اور مسلمانوں کی عداوت کیلئے باندھا ہوا ہے اور اس شخص کیلئے پردہ ہوں گے جس نے ان کو فی سبیل اللہ رکھا ہوا ہے نیز ان کی

پیٹھ اور ان کی گردنوں میں جو حقوق ہیں وہ ان کی ادائیگی میں غفلت نہیں کرتا اور اس شخص کیلئے باعث اجر و ثواب ہیں جس نے ان کو اہلِ اسلام کیلئے فی سبیلِ اللہ چراگاہ اور باغیچے میں رکھا ہوا ہے' وہ وہاں سے جو کچھ بھی چرتے ہیں تو ان کے مالک کیلئے اس کے برابر نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور ان کے گوبر اور پیشاب کے برابر نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور وہ اپنی رسی کو توڑ کر جب کسی ایک ٹیلے یا دو ٹیلوں پر قوت کے ساتھ چلتے ہیں تو ان کے قدموں کے نشانات اور ان کا گوبر نیکیوں کی شکل میں تحریر ہوتا ہے اور جب بھی ان کا مالک ان کو لے کر کسی نہر کے پاس سے گزرتا ہے اور وہ نہر سے پانی پیتے ہیں حالانکہ مالک کا ارادہ ان کو پانی پلانے کا نہیں ہے تو جس قدر انہوں نے پانی پیا اس کے برابر نیکیاں ثبت ہوتی ہیں (پھر) آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! "گدھوں کے بارے میں کیا (حکم) ہے؟ آپ نے فرمایا' گدھوں کے بارے میں مجھ پر اس ایک جامع آیت کے سوا اور کچھ نازل نہیں ہوا (جس کا ترجمہ یہ ہے) "جس شخص نے ذرہ بھر نیک عمل کیا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس شخص نے ذرہ بھر برا عمل کیا وہ اس کو دیکھ لے گا" (مسلم)

۱۷۷٤ ـ (۳) **وَعَنْهُ** قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالاً فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ، يَعْنِي شِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ» ثُمَّ تَلَا: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ﴾ اَلْآيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو اللہ نے مال عطا کیا (لیکن) اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال زہریلے گنجے سانپ کی شکل اختیار کرے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے (اور) وہ اس کے گلے کا ہار ہو گا' وہ اس کے دونوں جبڑوں کو پکڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں' پھر آپؐ نے تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "وہ لوگ خیال نہ کریں جو بخل کرتے ہیں" مکمل آیت کا ذکر کیا (بخاری)

۱۷۷۵ ـ (٤) **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا؛ إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا يَكُونُ وَأَسْمَنَهُ، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَنْطِحُهُ بِقُرُونِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا، حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۷۵: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص کی ملکیت میں اونٹ' گائے یا بکریاں ہیں وہ ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن ان کو لایا جائے گا۔ وہ (پہلے سے) زیادہ فربہ ہوں گے' اپنے کھروں کے ساتھ اس کو روندیں گے اور اپنے سینگوں کے ساتھ اس کو ماریں

گے جب ان کا آخری دستہ گزر جائے گا تو پہلے دستے کو پھر لوٹایا جائے گا۔ لوگوں میں فیصلہ ہونے تک یہ سلسلہ جاری رہے گا (بخاری، مسلم)

١٧٧٦ - (٥) وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ، فَلْيَصْدُرْ عَنْكُمْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۷۶: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تمہارے پاس جب زکوٰۃ وصول کرنے والا آئے تو (ضروری ہے کہ) وہ تم سے خوش خوش واپس جائے (مسلم)

١٧٧٧ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ». فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ: إِذَا أَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ ﷺ بِصَدَقَتِهِ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ».

۱۷۷۷: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب صحابہ کرامؓ زکوٰۃ لے کر آتے تو آپؐ دعا فرماتے، اے اللہ! فلاں کے اہل و عیال پر رحمت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد آپ کی خدمت میں زکوٰۃ لے کر آئے تو آپؐ نے دعا کی، اے اللہ! ابو اوفیٰ کے اہل و عیال پر رحمت نازل فرما (بخاری، مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زکوٰۃ پیش کرتا تو آپؐ دعا فرماتے، اے اللہ! اس کے اہلِ و عیال پر رحمت نازل فرما۔

١٧٧٨ - (٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقِيلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَالْعَبَّاسُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا». ثُمَّ قَالَ: «يَا عُمَرُ! أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر (رضی اللہ عنہ) کو زکوٰۃ (کی تحصیل) کیلئے بھیجا۔ آپؐ سے شکایت کی گئی کہ ابنِ جمیلؓ خالد بن ولیدؓ اور عباسؓ نے (زکوٰۃ دینے سے) انکار کر دیا ہے (اس کا ازالہ کرتے ہوئے) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابنِ جمیلؓ کے

انکار کی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ فقیر تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے دولت عطا کر دی ہے اور خالدؓ سے (زکوٰۃ) کا مطالبہ کرنا اس پر ظلم ہے اس نے تو اپنی زرہ اور جنگی سامان کو فی سبیل اللہ وقف کر رکھا ہے اور عباسؓ کی زکوٰۃ کا میں ضامن ہوں نیز زکوٰۃ کے برابر مزید رقم کا ضامن ہوں۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' اے عمرؓ! کیا آپ نہیں جانتے ہیں کہ انسان کا چچا اس کے والد کے مثل ہے؟ (بخاری' مسلم)

وضاحت: حدیث میں ابن جمیلؓ کا معاملہ تو واضح ہے کہ وہ پہلے فقیر تھا اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کو اللہ نے شرفِ قبولیت عطا کیا اور اسے مالدار بنا دیا۔ انہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر کے اچھا کام نہیں کیا' انہیں تو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے تھا۔ خالدؓ کے پاس اگر جنگی سامان تجارت کے لئے ہوتا تو اس سے زکوٰۃ وصول کی جاتی' انہوں نے اپنا تمام جنگی سامان فی سبیل اللہ وقف کر رکھا تھا۔ وقف مال سے زکوٰۃ وصول نہیں کی جا سکتی تھی۔ عباسؓ ضرورت مند تھے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے معذور تھے اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ضرورت کا احساس کرتے ہوئے انہیں دو سال کی مہلت دی اور ان کی زکوٰۃ کی ادائیگی کی ذِمّہ داری خود قبول کی (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۲۔۱۳)

۱۷۷۹ - (۸) **وَعَنْ** أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً مِّنَ الْأَزْدِ، يُقَالُ لَهُ: ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذَا أُهْدِيَ لِيْ. فَخَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ رِجَالاً مِّنْكُمْ عَلَى أُمُوْرٍ مِّمَّا وَلَّانِيَ اللهُ، فَيَأْتِي أَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: هٰذَا لَكُمْ، وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِيْ، فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ، فَيَنْظُرَ أَيُهْدٰى لَهُ أَمْ لَا؟! وَالَّذِي نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِّنْهُ شَيْئاً إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، إِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ، أَوْ بَقَرًا لَهُ خُوَارٌ، أَوْ شَاةً تَيْعِرُ». ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَتَيْ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. قَالَ الْخَطَّابِيُّ: وَفِيْ قَوْلِهِ: «هَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أُمِّهِ أَوْ أَبِيْهِ، فَيَنْظُرَ أَيُهْدٰى إِلَيْهِ أَمْ لَا؟» دَلِيْلٌ عَلَى أَنَّ كُلَّ أَمْرٍ يُتَذَرَّعُ بِهِ إِلَى مَحْظُوْرٍ فَهُوَ مَحْظُوْرٌ، وَكُلَّ دَخَلٍ فِي الْعُقُوْدِ يُنْظَرُ هَلْ يَكُوْنُ حُكْمُهُ عِنْدَ الْاِنْفِرَادِ كَحُكْمِهِ عِنْدَ الْاِقْتِرَانِ أَمْ لَا؟ هٰكَذَا فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۱۷۷۹: ابوحُمَید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اَزد (قبیلہ) کے ایک شخص جسے ابنُ اللُّتْبِیَہ کہا جاتا تھا کو زکوٰۃ (وصول کرنے) پر مقرر فرمایا جب وہ (زکوٰۃ وصول کر کے مدینہ منورہ) آیا تو اس نے کہا' یہ (مال) آپ کا ہے اور یہ مجھے بطور ہدیہ ملا ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا' اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا' اَمَّا بَعْدُ! جن امور پر اللہ تعالیٰ نے مجھے حاکم بنایا ہے میں ان

امور پر تم میں سے کسی شخص کو مقرر کر دیتا ہوں تو وہ آتا ہے اور بتاتا ہے کہ یہ مال آپؐ کا ہے اور یہ مجھے ہدیہ ملا ہے وہ اپنے باپ یا اپنی ماں کے گھر کیوں نہیں بیٹھا' پھر معلوم ہوتا کہ اسے کیسے ہدیہ ملتا ہے؟ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی شخص بھی (جب بیت المال کے مال سے بلا جواز) کچھ لے گا تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس نے اس مال کو اپنی گردن پر اٹھایا ہوگا' اگر اونٹ ہے تو وہ آواز کرتا ہوگا یا گائے بیل ہے تو وہ آواز کرتی ہوگی یا بھیڑ بکری ہے تو وہ آواز نکالتی ہوگی۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ ہم نے آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی کو ملاحظہ کیا۔ اس کے بعد آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! کیا میں نے (احکامِ الٰہیہ کو) پہنچا دیا ہے' اے اللہ! کیا میں نے (احکامِ الٰہیہ کو) پہنچا دیا ہے (بخاری' مسلم)

امام خطابیؒ نے (اپنی کتاب معالمُ السّنن میں) بیان کیا ہے کہ آپؐ کا یہ ارشاد کہ "کیوں نہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا رہا (پھر) دیکھتے بھلا اس کو ہدیہ ملتا ہے یا نہیں" اس بات کی دلیل ہے کہ ہر وہ کام جو حرام کا وسیلہ بنتا ہے وہ بھی حرام ہے اور ہر وہ معاملہ جو دوسرے معاملات میں داخل ہے دیکھا جائے گا کہ کیا اس کے اکیلے کا حکم اس کے حکم کی مانند ہے جب وہ (کسی دوسرے کے ساتھ) ملا ہوا ہے یا نہیں ہے؟ (شرحُ السُّنّۃ میں اسی طرح ہے)

وضاحت: کسی حکومتی عہدیدار کو اس کی امارت اور حکومت کی وجہ سے ملنے والا ہدیہ اس کیلئے جائز نہیں۔ اگر وہ کسی حکومتی منصب پر فائز نہیں تب اسے ہدیہ ملتا ہے تو اس کیلئے جائز ہے۔ پہلی صورت میں عین ممکن ہے کہ ہدیہ ملنے کی صورت میں اس نے زکوٰۃ کے مال کی تحصیل میں کچھ رعایت دی ہو تب اسے ہدیہ ملا ہو۔ اگر وہ ہدیہ کے مال کو بیت المال میں داخل کر دیتا ہے تو درست ہے یا جس نے ہدیہ دیا ہے اسے واپس کر دے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حکومتی ملازمین کا احتساب ضروری ہے اور اس طرح کا مال بیت المال میں جمع کرایا جائے۔ ہاں! اگر خلیفہ وقت یا امیرالمؤمنین کسی مصلحت کے پیش نظر بخوشی اس طرح کا مال کسی ملازم کو دے دیتا ہے تو وہ درست ہے۔ علامہ خطابیؒ کی تشریح کی وضاحت یوں ہے کہ مثلاً وہ قرض جس سے قرض دینے والے کو فائدہ حاصل ہوتا ہے اور وہ گھر جو رہن رکھا ہوا ہے اگر مرتہن اس میں بغیر کرایہ سکونت اختیار کرتا ہے تو یہ ممنوع ہے جیسا کہ ابنُ اللُّتْبِیَّہ کیلئے ہدیہ لینا جائز تھا لیکن زکوٰۃ وصول کرنے کی صورت میں ممکن ہے کہ وہ زکوٰۃ کے مال کے وصول کرنے میں کمی کرے اور ہدیہ دینے والے کے ساتھ ناجائز رعایت کرے اس لئے کہ ہدیہ لینا ناجائز ہے (مرعات جلد ۴ صفحہ ۱۶)

۱۷۸۰ - (۹) وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطاً فَمَا فَوْقَهُ؛ كَانَ غُلُوْلاً يَأْتِيْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۷۸۰: عدی بن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جس شخص کو ہم نے (زکوٰۃ کی وصولی پر) عامل بنایا اس نے ہم سے سوئی یا اس سے زائد (مال) کو چھپایا تو وہ قیامت کے دن خیانت (متصوّر) ہوگی جس کو لئے ہوئے وہ پیش ہوگا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

۱۷۸۱ - (۱۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ. فَقَالَ عُمَرُ: أَنَا أُفَرِّجُ عَنْكُمْ، فَانْطَلَقَ فَقَالَ: يَا نَبِیَّ اللهِ! إِنَّهُ كَبُرَ عَلٰى أَصْحَابِكَ هٰذِهِ الْآيَةُ، فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ لَمْ يَفْرِضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِیَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ، وَإِنَّمَا فَرَضَ الْمَوَارِيْثَ، وَذَكَرَ كَلِمَةً لِتَكُوْنَ لِمَنْ بَعْدَكُمْ» فَقَالَ: فَكَبَّرَ عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ: إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ، وَإِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ، وَإِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.

دوسری فصل

۱۷۸۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کرتے ہیں" تو اس آیت کا نازل ہونا مسلمانوں پر شاق گزرا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا' میں تمہاری پریشانی دور کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں) حاضر ہوئے اور عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! آپؐ کے صحابہ کرامؓ کے لئے (اس آیت پر عمل کرنا) بہت مشکل ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالٰی نے زکوٰۃ (ادا کرنے) کو اس لئے فرض قرار دیا ہے تاکہ تمہارے باقی ماندہ مال کو پاکیزہ کرے اور وراثت کو اس لئے فرض کیا ہے' آپ نے اس کے بعد ایک جملہ فرمایا (جو مجھے یاد نہیں ہے) تاکہ مال تمہارے پیچھے آنے والوں کیلئے حلال ہو (ابنِ عباسؓ نے بیان کیا) اس پر عمرؓ نے (خوش ہو کر) اللہ اکبر کے کلمات کہے بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے فرمایا' کیا میں تجھے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں جس کو انسان جمع کرے؟ وہ نیک عورت ہے جب وہ اس کی جانب نظر اٹھائے تو وہ اس کو خوش کر دے اور جب اس کو (شرعی) حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے اور جب وہ اس سے غائب ہو تو اس (کے حقوق) کی حفاظت کرے (ابوداؤد)

۱۷۸۲ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «سَيَأْتِيْكُمْ رُكَيْبٌ مُبَغَّضُوْنَ، فَإِذَا جَاءُوْكُمْ فَرَحِّبُوْا بِهِمْ، وَخَلُّوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَبْتَغُوْنَ، فَإِنْ عَدَلُوْا فَلِأَنْفُسِهِمْ، وَإِنْ ظَلَمُوْا فَعَلَيْهِمْ، وَأَرْضُوْهُمْ فَإِنَّ تَمَامَ زَكَاتِكُمْ رِضَاهُمْ، وَلْيَدْعُوْا لَكُمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.

۱۷۸۲: جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مستقبل میں تمہارے پاس (زکوٰۃ وصول کرنے والے) ایسے لوگ آئیں گے جن کو تم ناپسند کرو گے (لیکن) جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم انہیں خوش آمدید کہو اور انہیں ان کی چاہت کے مطابق زکوٰۃ وصول کرنے دو۔ اگر

وہ عدل و انصاف کریں گے تو انہیں ثواب ملے گا اور اگر وہ زیادتی کریں گے تو ان پر گناہ ہوگا (لیکن) انہیں خوش رکھو اس لئے کہ تمہاری زکوٰۃ (کی ادائیگی) کی تکمیل ان کو خوش رکھنا ہے اور انہیں چاہیے کہ وہ تمہارے لئے دعا کریں (ابوداؤد)

۱۷۸۳ - (۱۲) وَعَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ نَاسٌ - يَعْنِيْ مِنَ الْأَعْرَابِ - إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوْا: إِنَّ نَاساً مِّنَ الْمُصَدِّقِيْنَ يَأْتُوْنَا فَيَظْلِمُوْنَا. فَقَالَ: «أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ» قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ. وَإِنْ ظَلَمُوْنَا؟! قَالَ: «أَرْضُوْا مُصَدِّقِيْكُمْ وَإِنْ ظُلِمْتُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ.

۱۷۸۳: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ بدوی (دیہاتی) لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کیا' (اے اللہ کے رسول!) زکوٰۃ وصول کرنے والے کچھ ایسے لوگ بھی ہمارے پاس آتے ہیں جو ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو خوش رکھو۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ ہم پر ظلم کریں؟ آپؐ نے فرمایا' زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو خوش رکھو اگرچہ تم پر ظلم کیوں نہ ہو (ابوداؤد)

۱۷۸۴ - (۱۳) وَعَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا: إِنَّ أَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا ، أَفَنَكْتُمُ مِنْ أَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ؟ قَالَ: «لَا» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ..

۱۷۸۴: بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم نے (آپؐ سے) عرض کیا کہ زکوٰۃ وصول کرنے والے ہم پر زیادتی کرتے ہیں' کیا ہم ان کی زیادتی کے برابر اپنا مال چھپا سکتے ہیں؟ آپؐ نے انکار فرمایا (ابوداؤد)

۱۷۸۵ - (۱٤) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى بَيْتِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۷۸۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صحیح طریق سے زکوٰۃ وصول کرنے والا انسان اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہے یہاں تک کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا گھر واپس آ جائے (ابوداؤد' ترمذی)

١٧٨٦ - (١٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ، وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ إِلَّا فِي دُورِهِمْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۷۸۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا (چارپایوں کی زکوٰۃ میں) چارپایوں کو کھینچ کر لانا نہیں ہے اور نہ چارپایوں کو (متعیّن مقامات سے) دور لے جانا ہے بلکہ ان سے ان کے گھروں میں ہی زکوٰۃ وصول کی جائے (ابوداؤد)

وضاحت: زکوٰۃ میں "جَلَبْ" کی صورت یہ ہے کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا اس مقام سے دور جا کر بیٹھ جائے جہاں پر چارپایوں کے باڑے ہیں تاکہ چارپایوں کے مالکان کو زحمت ہو اور انہیں جانوروں کو وہاں لانا پڑے اس سے منع کر دیا ہے اور زکوٰۃ میں "جَنَبْ" کی صورت یہ ہے کہ چارپایوں کے مالک جانوروں کو ان متعین مقامات سے دور لے جائیں جہاں زکوٰۃ وصول کرنے والے بیٹھے ہیں تاکہ زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو تکلیف ہو اس سے بھی روکا گیا ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۱)

١٧٨٧ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكَاةَ فِيهِ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَذَكَرَ جَمَاعَةً أَنَّهُمْ وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ

۱۷۸۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے مال میں اضافہ ہوا تو اضافے پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر ایک سال نہ گزر جائے (ترمذی) نیز امام ترمذیؒ نے ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اس حدیث کو ابن عمرؓ پر موقوف قرار دیا ہے۔

وضاحت: ایک شخص کے پاس اسّی (۸۰) بکریاں ہیں ان پر چھ ماہ گزر چکے ہیں بعد ازاں اس کی ملکیت میں اکتالیس بکریاں آئیں۔ اس نے انہیں خریدا یا بطور ورثہ کے اس کو ملی ہیں تو اکتالیس بکریوں میں اس وقت زکوٰۃ واجب ہوگی جب ان پر سال گزر جائے گا۔ اگر تجارت سے مال میں اضافہ ہوا ہو مثلاً" اکتالیس بکریاں اصل مال ۸۰ بکریوں کی جنس سے ہوں تو پھر اصل مال پر سال گزرنے پر ایک سو اکیس بکریوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی "اِسْتَفَادَ مالاً" کا معنی مال میں اضافہ محض فقہی اصطلاح ہے۔ اصل لغت میں اس کا مفہوم مال کا حاصل کرنا ہے اس لئے صحیح ترجمہ جسے مال ملا ہے یعنی ایسا آدمی جس کے پاس پہلے مال نہیں تھا یا چرنے والے جانوروں میں نسل کی افزائش ہوئی تو مال کے نفع اور جانوروں میں نسل کی افزائش کو اصل مال کے ساتھ ملایا جائے گا اور جب اصل مال پر سال گزر جائے گا تو اصل اور نفع وغیرہ کی بھی اصل کے ساتھ زکوٰۃ دینی ہوگی اس لئے کہ نسل اور منافع الگ مستقل مال نہیں ہے بلکہ اصل کے تابع ہے البتہ اگر مالِ مُستفاد اس مال کی جنس سے نہیں جو مال اس کی ملکیت میں ہے تو مالِ مُستفاد کو اس کے ساتھ نصاب اور سال گزرنے میں ہرگز نہیں ملایا جائے گا اگر مالِ مُستفاد نصاب کو پہنچا ہوا ہے اور اس پر سال بھی گزر گیا ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی وگرنہ زکوٰۃ نہیں ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۲-۲۳)

۱۷۸۸ - (۱۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَةٍ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ؛ فَرَخَّصَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۷۸۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عباس رضی اللہ عنہ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی ہو سکتی ہے؟ آپؐ نے اس کو اجازت عطا فرمائی (ابو داؤد، ترمذی، ابنِ ماجہ، دارمی)

وضاحت: سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے۔ مثال کے طور پر جس طرح قرض وقتِ مقررہ سے پہلے ادا کر دینے سے ادا ہو جاتا ہے اور قسم توڑنے سے قبل قسم کا کفارہ دیا جا سکتا ہے تو اسی طرح زکوٰۃ کو بھی سال گزرنے سے پہلے ادا کیا جا سکتا ہے البتہ نماز کو وقت سے پہلے ادا نہیں کیا جا سکتا کیونکہ نماز محض عبادت ہے اس لئے اس کو وقت سے پہلے ادا کرنا جائز نہیں (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۴)

۱۷۸۹ - (۱۸) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: «أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيْمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيْهِ، وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: فِيْ إِسْنَادِهِ مَقَالٌ؛ لِأَنَّ الْمُثَنّٰى بْنَ الصَّبَّاحِ ضَعِيْفٌ.

۱۷۸۹: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا، خبردار! جو شخص کسی یتیم کے مال کا نگران بنا تو اسے چاہیے کہ یتیم کے مال میں تجارت کرے اور اس کو (بلا تجارت) نہ چھوڑ دے کہ زکوٰۃ اس کو ختم کر دے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند میں کلام ہے اس لئے کہ مثنیٰ بن صباح راوی ضعیف ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۷۹۰ - (۱۹) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِيْ بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ»؟ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَوَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا رَأَيْتُ أَنَّ اللهَ

شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۷۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور آپؐ کی وفات کے بعد ابوبکر صدیقؓ کو خلیفہ منتخب کیا گیا اور جزیرۃ العرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے تو عمرؓ نے ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ آپ ان لوگوں سے (جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا ہے) کیسے جنگ کر سکتے ہیں؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ اقرار کریں کہ صرف اللہ وحدہ' معبودِ برحق ہے پس جو شخص اقرار کرے گا کہ صرف اللہ وحدہ' معبودِ برحق ہے تو اس نے مجھ سے اپنی جان اور اپنے مال کو محفوظ کر لیا البتہ اسلام کے حق کی وجہ سے (جان' مال بصورت قصاص وغیرہ محفوظ نہیں ہے) اور اس (کے پوشیدہ کاموں) کا حساب اللہ پر ہے" (اس کے جواب میں) ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں اس شخص سے جنگ جاری رکھوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا اس لئے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے (یعنی فرض ہے) اللہ کی قسم! اگر لوگ مجھے بھیڑ کے سال سے کم عمر کے بچے کو (بطور زکوٰۃ دینے سے) روک لیں گے جس کو وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے تو میں ان کے روکنے پر ان سے لڑائی کروں گا (یہ سن کر) عمرؓ نے اعتراف کیا' اللہ کی قسم! بس مجھے اطمینان حاصل ہو گیا کہ اللہ نے ابوبکر صدیقؓ کے دل کو (ان کے ساتھ) لڑائی کرنے کیلئے (تذبذب سے) پاک کر دیا ہے چنانچہ مجھے بھی اس قتال کے حق ہونے کی معرفت حاصل ہو گئی (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ بھیڑ بکری کے بچے کی زکوٰۃ ان کے اصل کے ساتھ ہے جب اصل پر سال گزر جائے گا تو اصل اور بچوں دونوں کو ملا کر زکوٰۃ لی جائے گی اور درست نہیں کہ بچوں پر بھی سال گزرے تو زکوٰۃ واجب ہو اور جب بچہ سال کا ہو جائے تو اس کو عناق نہیں کہا جا سکتا اس لئے کہ عناق اس بھیڑ کے بچے کو کہتے ہیں جو سال سے کم ہے پس بچوں کے لئے الگ سے سال شمار نہیں ہو گا (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۹)

۱۷۹۱ - (۲۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَكُوْنُ كَنْزُ أَحَدِكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعاً أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَطْلُبُهُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ أَصَابِعَهُ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۷۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے ہر شخص کا جمع کردہ مال قیامت کے دن زہریلے گنجے سانپ (کی شکل) میں ہو گا' سرمایہ دار اس سے فرار اختیار کرے گا اور سانپ اس کا پیچھا کرے گا یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کو لقمہ بنائے گا (احمد)

۱۷۹۲ - (۲۱) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ رَجُلٍ

لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ شُجَاعاً» ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ: ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ الْآيَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۷۹۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اللہ اس (کے مال) کو زہریلے سانپ کی شکل میں اس کی گردن میں (معلّق) کرے گا۔ بعد ازاں آپ نے اس قول کی تصدیق میں کتاب اللہ سے (یہ آیت) تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور وہ لوگ خیال نہ کریں جو اس مال کے (اللہ کے راستے میں) خرچ کرنے سے بخل سے کام لیتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے (کہ وہ ان کے لئے بہتر ہے)" مکمل آیت ذکر کی (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۱۷۹۳ ـ (۲۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا خَالَطَتِ الزَّكَاةُ مَالاً قَطُّ إِلَّا أَهْلَكَتْهُ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَالْبُخَارِيُّ فِي تَارِيخِهِ، وَالْحُمَيْدِيُّ وَزَادَ قَالَ: يَكُونُ قَدْ وَجَبَ عَلَيْكَ صَدَقَةٌ، فَلَا تُخْرِجُهَا، فَيُهْلِكُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ. وَقَدِ احْتَجَّ بِهِ مَنْ يَرَى تَعَلُّقَ الزَّكَاةِ بِالْعَيْنِ. هٰكَذَا فِي «الْمُنْتَقَى».

وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، بِإِسْنَادِهِ إِلَى عَائِشَةَ. وَقَالَ أَحْمَدُ فِي «خَالَطَتْ»: تَفْسِيرُهُ أَنَّ الرَّجُلَ يَأْخُذُ الزَّكَاةَ وَهُوَ مُوسِرٌ أَوْ غَنِيٌّ، وَإِنَّمَا هِيَ لِلْفُقَرَاءِ.

۱۷۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' زکوٰۃ (کا مال) جب کبھی کسی مال کے ساتھ خلط ملط ہو جائے تو وہ اس کو بھی نقصان پہنچاتا ہے (شافعی' بخاری فی التاریخ' حُمیدی) اس نے اضافہ کیا کہ تجھ پر زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے لیکن تو نے زکوٰۃ ادا نہیں کی تو حرام مال حلال کو بھی ضائع کر دے گا اور اس حدیث کو اس شخص نے بطور دلیل پیش کیا ہے جو قائل ہے کہ زکوٰۃ کا تعلق اصل مال کے ساتھ ہے (ذمّہ داری کے ساتھ نہیں ہے)۔ "المُنتقیٰ" میں اسی طرح ہے۔ امام بیہقیؒ نے شُعَب الایمان میں احمد بن حنبلؒ سے سند کے ساتھ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے اور امام احمدؒ نے "خَالَطَتْ" جملے کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ذکر کیا ہے کہ (خَالَطَتْ کا معنیٰ یہ ہے کہ) کوئی شخص مال دار ہوتے ہوئے بھی زکوٰۃ کا مال لے جب کہ زکوٰۃ فقراء کے لئے ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عثمان بن ابو صفوان راوی مُنکرُ الحدیث ہے جیسا کہ امام ابوحاتمؒ نے ذکر کیا ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۴۱' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۶۳)

(۱) بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةِ

(اِن چیزوں کا بیان جن میں زکوٰۃ واجب ہے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٧٩٤ - (١) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ أَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۷۹۴: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانچ وسق کھجور سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں نیز پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: زمین سے جو چیز پیدا ہوتی ہے خواہ وہ اجناس ہوں یا پھل ان میں زکوٰۃ عُشر یا نصف عُشر واجب ہے نیز چار پایوں اونٹ' گائے اور بکریوں میں اس وقت زکوٰۃ فرض ہے جب وہ نصاب کو پہنچ جائیں اور انہیں چارہ کاٹ کر نہ دیا جاتا ہو۔ اسی طرح سونے چاندی میں زکوٰۃ فرض ہے جب وہ نصاب کو پہنچ جائیں۔ اس کے علاوہ تجارتی اموال میں بھی زکوٰۃ فرض ہے۔ ان تمام کی تفاصیل کا ذکر مناسب مقامات پر کیا جائے گا۔ ذکر کردہ حدیث میں پانچ وسق اور پانچ اوقیہ نصاب کا ذکر ہے۔ وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع چار مد کا اور مد ایک رطل اور ثلث رطل کا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے صاع پانچ رطل اور ثلث رطل کا ہوا اور رطل سے مقصود وہ رطل ہے جس کا وزن ۱۲۸ درہم ہے اور درہم سے مراد وہ درہم ہے جس کے دس دراہم کا وزن ۷ سات مثاقیل کے برابر ہے۔ اس لحاظ سے نصاب ۱۶۰۰ رطل ہے۔ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں' جب کہ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے گویا دو صد درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور دو صد درہم کا وزن ۱/۲ ۵۲ ساڑھے باون تولہ چاندی ہے نیز زیورات پر بھی زکوٰۃ فرض ہے (واللہ اعلم)

١٧٩٥ - (٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ، وَلَا فِي فَرَسِهِ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «لَيْسَ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ

الْفِطْرِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان کے غلام اور اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اس کے غلام میں زکوٰۃ نہیں البتہ صدقہ فطر ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اگر غلام اور گھوڑے تجارت کے لئے ہوں تو تجارتی مال میں زکوٰۃ واجب ہے اور اگر تجارت کے لئے نہیں ہیں تو زکوٰۃ واجب نہیں ہے' اس پر اکثر علماء کا اجماع ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۴)

١٧٩٦ - (٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَالَّتِي أَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُولَهُ. فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ: فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا، مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ. فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْساً وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ؛ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى. فَإِذَا بَلَغَتْ سِتّاً وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ؛ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى. فَإِذَا بَلَغَتْ سِتّاً وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ؛ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ. فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ؛ فَفِيهَا جَذَعَةٌ. فَإِذَا بَلَغَتْ سِتّاً وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ؛ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ؛ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ. فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ؛ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ. وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا. فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْساً فَفِيهَا شَاةٌ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةَ الْجَذَعَةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ، وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ؛ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَماً. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ، وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ؛ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَماً، أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ؛ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ، وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ، أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَماً. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ، وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَماً، أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ؛ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ، وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَماً، أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَماً، أَوْ شَاتَيْنِ. فَإِنْ لَمْ تَكُنْ

عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا، وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُوْنٍ؛ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ. وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ. وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا: إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ؛ شَاةٌ. فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ إِلٰى مِائَتَيْنِ؛ فَفِيْهَا شَاتَانِ. فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ إِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ؛ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ. فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ؛ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ؛ شَاةٌ. فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ أَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً؛ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ، إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا. وَلَا تُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ، وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ. وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ .

وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ ؛ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب مجھے بحرین بھیجا تو (ایک) تحریر لکھ کر دی (جس میں مذکور تھا) "اللہ کے نام کے ساتھ جو نہایت مہربان اور رحم کرنے والا ہے" یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض قرار دیا ہے اور اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا ہے پس جس مسلمان سے اس کے مطابق زکوٰۃ طلب کی جائے وہ اس کے مطابق ادا کرے اور (بیان کردہ) کمیت سے زیادہ طلب کی جائے تو زائد نہ دے (چنانچہ) چوبیس اور ان سے کم اونٹوں میں پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری ہے۔ جب ان کی تعداد پچیس (۲۵) سے پینتیس (۳۵) تک پہنچ جائے تو ان میں ایک سال کی عمر والی مادہ اونٹنی دی جائے جو دوسرے سال میں داخل ہو اور جب چھیالیس سے ساٹھ (کی گنتی) تک پہنچ جائیں تو ان میں تین سال والی مادہ اونٹنی دی جائے جو چوتھے سال میں داخل ہو (اور) سانڈ کی جفتی کے قابل ہو اور جب وہ اکسٹھ سے پچھتر (کی گنتی) تک پہنچ جائیں تو ان میں سے چار سال والی مادہ اونٹنی دی جائے جو پانچویں سال میں داخل ہو اور جب چھہتر سے نوے (کی گنتی) تک پہنچ جائیں تو ان میں دو مادہ اونٹنیاں دی جائیں جو دو سال مکمل کر چکی ہیں اور تیسرے میں داخل ہیں اور جب اکیانوے سے ایک سو بیس (کی گنتی) تک پہنچ جائیں تو ان میں سے دو مادہ اونٹنیاں دی جائیں جو تین سال مکمل کر چکی ہیں اور چوتھے سال میں داخل ہیں اور سانڈ کی جفتی کے قابل ہیں اور جب ایک سو بیس سے زائد ہو جائیں تو ہر چالیس پر دو سال عمر کی مادہ اونٹنی جو تیسرے سال میں داخل ہو دی جائے اور ہر پچاس پر تین سال مکمل کرنے والی مادہ اونٹنی جو چوتھے سال میں داخل ہو دی جائے اور جس شخص کی ملکیت میں صرف چار اونٹ ہیں ان پر کچھ زکوٰۃ فرض نہیں ہے البتہ ان کا مالک (اگر نفلی طور پر) دینا چاہے تو دے سکتا ہے اور جب اونٹ پانچ ہیں تو ان پر ایک بکری ہے اور جس شخص کے اونٹوں پر زکوٰۃ میں چار سال کی عمر کی مادہ اونٹنی دینی آتی ہے جو پانچویں سال میں داخل ہے لیکن اس کیفیت کی اونٹنی اس کے پاس نہیں ہے البتہ اس کے پاس ایسی مادہ اونٹنی ہے جو تین سال مکمل کر چکی ہے اور چوتھے سال میں داخل ہے تو اس سے اس کیفیت والی قبول ہوگی' البتہ

اس کے ساتھ وہ دو بکریاں بھی دے گا اگر اس کو میسر آ جائیں یا بیس درہم دینے ہوں گے اور جس شخص پر زکوٰۃ میں تین سال کی عمر والی مادہ اونٹنی لازم آتی ہے جو چوتھے سال میں داخل ہو لیکن اس کے پاس اس کیفیت والی مادہ اونٹنی نہیں ہے البتہ اس کے پاس ایسی مادہ اونٹنی ہے جو چار سال والی ہے اور پانچویں سال میں داخل ہے تو اس سے اس کیفیت والی اونٹنی قبول ہوگی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس شخص پر زکوٰۃ میں ایسی مادہ اونٹنی واجب ہوتی ہے جو تین سال کی ہے لیکن اس کے پاس دو سال کی عمر والی ہے تو اس سے وہی قبول ہوگی، اور وہ دو بکریاں یا بیس درہم دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ میں ایسی مادہ اونٹنی واجب ہوتی ہے جس نے دو سال مکمل کر لئے ہیں اور تیسرے میں داخل ہے لیکن اس کے پاس ایسی اونٹنی ہے جو تین سال مکمل کر چکی ہے اور چوتھے سال میں داخل ہے تو اس سے اس کیفیت والی اونٹنی قبول ہوگی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ میں ایسی اونٹنی واجب ہوتی ہے جو دو سال کی ہو لیکن اس کے پاس اس عمر کی اونٹنی نہیں ہے بلکہ اس کے پاس ایسی اونٹنی ہے جو ایک سال کی ہے تو اس سے اس کیفیت والی اونٹنی قبول ہوگی اور وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور جس شخص کی زکوٰۃ میں ایسی اونٹنی واجب آتی ہے جو ایک سال کی ہو اور اس کے پاس اس کیفیت کی اونٹنی نہیں ہے (جب کہ) اس کے پاس دو سال کی عمر والی اونٹنی ہے تو اس سے اس کیفیت والی اونٹنی کو قبول کیا جائے گا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے گا اور اگر اس کے پاس ایک سال کی موصوف اونٹنی نہیں ہے جب کہ اس کے پاس دو سال کا نر اونٹ ہے تو اس سے اس کو قبول کیا جائے گا اس کے ساتھ مزید کچھ نہیں دینا ہوگا اور ان بکریوں کی زکوٰۃ جو (سال کا اکثر حصّہ) چر کر گزارتی ہیں جب چالیس ہوں تو ایک سو بیس تک ایک بکری زکوٰۃ ہوگی، جب ایک سو بیس سے دو سو بیس ہو جائیں تو ان میں دو بکریاں ہیں جب دو سو سے تین سو ہو جائیں تو ان میں تین بکریاں ہیں جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ ہے۔ جب کسی شخص کی (سال کا اکثر حصّہ) چر کر گزارنے والی بکریاں چالیس سے ایک بکری بھی کم ہیں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں البتہ مالک چاہے (تو نفلی طور پر دے سکتا ہے) اور زکوٰۃ میں بوڑھا عیب دار اور نر جانور نہ دیا جائے البتہ اگر زکوٰۃ وصول کرنے والا قبول کرے۔ اور زکوٰۃ (کی کمی یا زیادتی) کے خوف سے جدا جدا بکریوں کو جمع نہ کیا جائے اور ایک جگہ کی بکریوں کو جدا جدا نہ کیا جائے اور (جس مال میں) دو شریک ہیں تو دونوں برابر برابر ایک دوسرے سے حساب کریں گے اور چاندی کی زکوٰۃ چالیسواں حصّہ ہے اگر دراہم ایک سو نوے ہیں تو ان پر کچھ زکوٰۃ فرض نہیں۔ البتہ مالک (اگر نفلی طور پر) دینا چاہے (بخاری)

وضاحت : جدا جدا بکریوں کو جمع نہ کیا جائے کی مثال یہ ہے کہ مالک زیادہ زکوٰۃ دینے کے ڈر سے اپنی چالیس بکریوں کو دوسرے انسان کی بکریوں کے ساتھ ملاتا ہے جن کی تعداد بھی چالیس ہے اگر یہ دونوں مالک الگ الگ زکوٰۃ دیتے ہیں تو ان کو دو بکریاں زکوٰۃ میں دینا ہوں گی، اب جمع کی صورت میں دونوں کو ایک بکری زکوٰۃ دینی ہوگی۔ اکٹھی بکریوں کو جدا جدا نہ کیا جائے کی مثال یہ ہے کہ ایک مالک کی بیس اور دوسرے مالک کی بھی بیس بکریاں اکٹھی ہیں ان پر زکوٰۃ ایک بکری ہے، اب انہوں نے زکوٰۃ کے خوف سے انہیں الگ الگ کر لیا ہے اس صورت میں دونوں زکوٰۃ دینے سے محفوظ رہے اس سے منع کیا گیا ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۵۷)

١٧٩٧ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ أَوْ كَانَ عَثَرِيّاً ؛ الْعُشْرُ. وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ ؛ نِصْفُ الْعُشْرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۷۹۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس (زمین) کو بارش (برف' اولوں' شبنم) اور چشموں نے سیراب کیا یا وہ زمین کی نمی سے سیراب ہوتی ہے تو اس کی (پیداوار) سے دسواں حصّہ (لیا جائے) اور جس زمین کو پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے اس کی پیداوار میں بیسواں حصّہ ہے (بخاری)

١٧٩٨ - (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ ؛ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۷۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جانور کا نقصان کرنا رائیگاں ہے اور کنوئیں کا نقصان بھی باطل ہے اور کان کا نقصان بھی باطل ہے (یعنی اس کا کچھ بدلہ نہیں ہے) اور مدفون خزانے میں پانچواں حصّہ ہے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٧٩٩ - (٦) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ، فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ: مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ، وَلَيْسَ فِي تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ ؛ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ زُهَيْرٌ أَحْسِبُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «هَاتُوْا رُبْعَ الْعُشْرِ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ، وَلَيْسَ. عَلَيْكُمْ شَيْءٌ حَتّٰى تَتِمَّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ. فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ ؛ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ. فَمَا زَادَ فَعَلٰى حِسَابِ ذٰلِكَ. وَفِي الْغَنَمِ: فِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ إِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ. فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَشَاتَانِ إِلٰى مِائَتَيْنِ. فَإِنْ زَادَتْ فَثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ. فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعٌ وَثَلَاثُوْنَ ؛ فَلَيْسَ عَلَيْكَ فِيهَا شَيْءٌ. وَفِي الْبَقَرِ: فِي كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعٌ ، وَفِي الْأَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ، وَلَيْسَ عَلَى الْعَوَامِلِ شَيْءٌ»:

دوسری فصل

۱۷۹۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے گھوڑوں اور غلاموں پر سے زکوٰۃ کو معاف کر دیا ہے (جب تجارت کیلئے نہ ہوں) البتہ چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے (جب نصاب پورا ہو) چنانچہ ایک سو نوے دراہم میں زکوٰۃ نہیں ہے جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے (ترمذی' ابوداؤد)

ابوداؤد کی روایت میں حارث اعور سے روایت ہے وہ علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں' زہیر (راوی) نے بیان کیا' میں خیال کرتا ہوں کہ علی رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے آپؐ نے فرمایا' چالیسواں حصہ زکوٰۃ ادا کرو' ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور تم پر کچھ زکوٰۃ نہیں جب تک کہ دو سو درہم نہ ہوں۔ جب دو سو درہم ہوں تو ان میں پانچ درہم ہیں اس سے زیادہ پر اس کے حساب سے زکوٰۃ ہوگی اور بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک سو بیس تک ایک بکری ہے جب اس سے ایک بکری زائد ہوگی تو دو سو بکریوں تک دو بکریاں زکوٰۃ ہے اگر اس سے زائد ہیں تو تین سو تک تین بکریاں اور جب تین سو سے زیادہ بکریاں ہوں تو ہر سو بکری میں ایک بکری ہے لیکن اگر انتالیس بکریاں ہیں تو ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے اور تیس گایوں میں ایک سال کا بچھڑا ہے اور چالیس میں دو سال کا بچھڑا ہے اور کام کرنے والے بیلوں میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث بن عبداللہ ہمدانی اعور راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۱۴' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۴۳۵' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ ۱۴۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۶۶)

۱۸۰۰ - (۷) **وَعَنْ** مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْبَقَرَةِ: مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ؛ تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً، وَّمِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۸۰۰: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جب یمن بھیجا تو اس کو حکم دیا کہ وہ تیس (۳۰) گایوں سے ایک سال کا بچھڑا (نر یا مادہ زکوٰۃ) وصول کرے اور چالیس گایوں میں سے دو سال کا بچھڑا (زکوٰۃ) وصول کرے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' دارمی)

۱۸۰۱ - (۸) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُعْتَدِيْ فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا» رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۸۰۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زکوٰۃ میں تجاوز کرنے والا اس شخص جیسا ہے جو زکوٰۃ (ادا کرنے) سے انکار کرتا ہے (ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جو شخص غیر مستحق لوگوں کو زکوٰۃ دیتا ہے یا زکوٰۃ میں تمام مال لوگوں کو دے دیتا ہے اور اہل و عیال کے لئے کچھ باقی نہیں چھوڑتا تو وہ گناہ کے لحاظ سے اس شخص جیسا ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتا اس طرح وہ فقیروں پر ظلم کرتا ہے یا معتدی سے مراد عامل ہے یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والا اگر ظلم کرے تو اسے اتنا ہی گناہ ہوتا ہے جتنا زکوٰۃ نہ دینے والے کو (واللہ اعلم)

١٨٠٢ ـ (٩) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۸۰۲: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غلے اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق نہ ہوں (نسائی)

١٨٠٣ ـ (١٠) **وَعَنْ** مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّمَا أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ». مُرْسَلٌ، رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۱۸۰۳: موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس معاذ بن جبلؓ کی تحریر ہے جس کو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ وہ گندم' جو' منقّٰی اور کھجور سے زکوٰۃ وصول کرے (شرح السنۃ) یہ روایت مرسل ہے۔

وضاحت: ان چار اجناس کا ذکر حصر کے لئے نہیں بلکہ یہ وہ اجناس ہیں جو عام طور پر پائی جاتی ہیں ان میں زکوٰۃ واجب ہے۔ ان کے علاوہ جن اجناس کا ذکر نہیں کیا گیا ان سب میں دسواں یا بیسواں حصہ ہے البتہ سبزیوں وغیرہ میں دسواں یا بیسواں حصہ نہیں ان سے جو رقم حاصل ہوگی اس پر زکوٰۃ واجب ہوگی اس لئے کہ وہ اجناس کی طرح سال بھر باقی نہیں رہتیں یہی حکم پھل وغیرہ کا ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ ۷۳)

١٨٠٤ ـ (١١) **وَعَنْ** عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكُرُومِ: «إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيباً كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْراً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۸۰۴: عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کی زکوٰۃ کے بارے میں فرمایا کہ ان کا اندازہ لگایا جائے جیسا کہ کھجوروں کا اندازہ لگایا جاتا ہے بعد ازاں انگوروں کی زکوٰۃ

منقہ کی شکل میں ادا کی جائے جیسا کہ تازہ کھجوروں کی زکوٰۃ خشک کھجوروں کی شکل میں ادا کی جاتی ہے۔
(ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: جب ابھی پھل کچا ہو تو اس کا اندازہ لگایا جائے۔ اسلامی حکومت کی جانب سے ایسے ماہر لوگ مقرر کئے جائیں جو صحیح اندازہ لگا سکیں کہ اس درخت سے اتنی کھجوریں حاصل ہوں گی اور اس پودے سے اندازاً" اتنے انگور حاصل ہوں گے۔ یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ باغات کے مالک لوگ خود بھی ضرورت کے مطابق پھل استعمال کر سکیں اور حاجت مندوں کو بھی دے سکیں۔ جب باغات کا پھل پختہ ہو جائے اور ان کے اتارنے کا وقت آ جائے تو اندازے سے تیسرا یا چوتھا حصّہ معاف کر دیا جائے اور بقیہ کی زکوٰۃ وصول کی جائے۔ اندازہ لگانے کے جواز پر متعدد احادیث دلالت کرتی ہیں' اس کے عدم جواز پر کوئی دلیل نہیں (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۷۴)

١٨٠٥ - (١٢) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حَدَّثَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا، وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۸۰۵: سہل ابن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب تم اندازہ لگاؤ تو (اندازہ لگائے گئے باغات کی) زکوٰۃ وصول کرو اور اندازے سے تیسرا حصّہ چھوڑ دو' اگر تیسرا حصّہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصّہ چھوڑ دو (یعنی معاف کر دو) (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

١٨٠٦ - (١٣) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ عَبْدَ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ إِلَى يَهُوْدٍ، فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۸۰۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ بن رواحہؓ کو (خیبر کے) یہودیوں کی جانب بھیجتے وہ کھجوروں کا ان کے استعمال سے پہلے اندازہ لگاتے جب وہ کھانے کے قابل ہو جاتیں۔
(ابوداؤد)

١٨٠٧ - (١٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْعَسَلِ: «فِيْ كُلِّ عَشَرَةِ أَزُقٍّ زِقٌّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: فِيْ إِسْنَادِهِ مَقَالٌ، وَّلَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ هٰذَا الْبَابِ كَثِيْرُ شَيْءٍ.

۱۸۰۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شہد کے دس

مشکیزوں پر ایک مشکیزہ (زکوٰۃ) ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ میں کوئی صحیح حدیث مروی نہیں ہے۔

۱۸۰۸ - (۱۵) **وَعَنْ** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ، فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۸۰۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینبؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وعظ فرمایا' آپؐ نے ارشاد فرمایا' اے عورتو! تم صدقہ دیا کرو اگرچہ اپنے زیور میں سے ہو کیونکہ قیامت کے دن دوزخیوں میں تمہاری کثرت ہوگی (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث زیورات میں زکوٰۃ کے واجب ہونے پر دلیل ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیئے۔
(تحفۃ الاحوذی جلد ۲ صفحہ ۱۲)

۱۸۰۹ - (۱٦) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَنَّ امْرَأَتَيْنِ أَتَتَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَفِي أَيْدِيهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُمَا: «تُؤَدِّيَانِ زَكَاتَهُ؟» قَالَتَا: لَا. فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَتُحِبَّانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِسِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟» قَالَتَا: لَا. قَالَ: «فَأَدِّيَا زَكَاتَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ [قَدْ رَوَاهُ] الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ نَحْوَ هٰذَا، وَالْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ وَابْنُ لَهِيعَةَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ، وَلَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْبَابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ شَيْءٌ.

۱۸۰۹: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے بیان کیا کہ دو عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں ان کے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا' بھلا تم ان کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے ان سے فرمایا' کیا تم پسند کرتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟ ان دونوں نے جواب دیا' نہیں۔ آپؐ نے فرمایا' ان کی زکوٰۃ ادا کرو (ترمذی)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسی طرح بیان کیا جب کہ مثنیٰ بن صباح اور ابنِ لہیعہ کو حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے اور اس مسئلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ابوداؤد' نسائی اور دیگر کتب میں عمرو بن شعیب سے اسی طرح مروی ہے' اس کی سند حسن

ہے۔ امام ترمذیؒ کا قول درست نہیں۔ تحقیق کیلئے رجوع کریں (التعلیق الرغیب' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۶۸)

۱۸۱۰ - (۱۷) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَلْبَسُ أَوْضَاحاً مِّنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَكَنْزٌ هُوَ؟ فَقَالَ: «مَا بَلَغَ أَنْ تُؤَدّٰى زَكَاتُهُ فَزُكِّيَ، فَلَيْسَ بِكَنْزٍ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۸۱۰: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں سونے کی پازیب پہنتی تھی۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا یہ کنز (خزانہ) ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جو سونا نصاب کو پہنچ جائے اور اس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے (مالک' ابوداؤد)

۱۸۱۱ - (۱۸) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِيْ نُعِدُّ لِلْبَيْعِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۸۱۱: سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اس مال سے زکوٰۃ ادا کریں جس کو ہم نے تجارت کے لئے جمع کر رکھا ہے۔ (ابوداؤد)
وضاحت: حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں کچھ کلام نہیں اس لئے کہ کثرتِ طرق کی وجہ سے یہ حدیث حسن درجہ کی ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۸۵)

۱۸۱۲ - (۱۹) وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَقْطَعَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ مَعَادِنَ الْقَبَلِيَّةِ، وَهِيَ مِنْ نَاحِيَةِ الْفُرُعِ، فَتِلْكَ الْمَعَادِنُ لَا تُؤْخَذُ مِنْهَا إِلَّا الزَّكَاةُ إِلَى الْيَوْمِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۸۱۲: ربیعہ بن ابی عبدالرحمٰن رحمہ اللہ متعدد رواۃ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال بن حارث مزنی کو ساحل سمندر کے قریب کانیں بطور جاگیر دے دیں اور یہ کانیں "فرع" (بستی) کے کنارے پر ہیں چنانچہ ان کانوں سے آج تک زکوٰۃ لی جاتی ہے (ابوداؤد)
وضاحت: زکوٰۃ سے مقصود چالیسواں حصّہ ہے یعنی کان میں جو خزانہ ہے وہ ظاہر نہیں ہے بلکہ اس کے نکالنے کے لئے زبردست محنت کی ضرورت ہے جیسا کہ تیل' چشمے' گندھک' لک' کوئلے اور گیس کے کنویں ہیں۔ اس لئے ان اشیاء میں سے چالیسواں حصّہ لیا جائے گا۔ (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۸۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٨١٣ - (٢٠) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسَقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ». قَالَ الصَّقْرُ: الْجَبْهَةُ الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيدُ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

تیسری فصل

۱۸۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پھلوں اور سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اور جو پھل بطور عطیہ دیا گیا ہے اس میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور کام کرنے والے جانوروں اور گھوڑوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ صقر (راوی) نے بیان کیا "جبھہ" سے مقصود گھوڑے' خچر اور غلام ہیں (دار قطنی)

وضاحت: اجناس میں زکوٰۃ اس لئے ہے کہ ان کے ناپید ہونے سے حیوانات کی زندگی خطرے میں ہوتی ہے جب کہ پھلوں سبزیوں وغیرہ میں یہ کیفیت نہیں ہے انہیں نہ بھی استعمال کیا جائے تب بھی زندہ رہا جا سکتا ہے نیز اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں (مرعات جلد ۴ صفحہ ۸۹-۹۰)

١٨١٤ - (٢١) وَعَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أُتِيَ بِوَقْصِ الْبَقَرِ، فَقَالَ: لَمْ يَأْمُرْنِي فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَقَالَ: الْوَقْصُ: مَا لَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيضَةَ.

۱۸۱۴: طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس اس قدر گائیں لائی گئیں جو نصاب تک نہیں پہنچتی تھیں۔ انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سے زکوٰۃ لینے کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا (دار قطنی' شافعی) امام شافعیؒ نے بیان کیا کہ "وقص" وہ جانور ہیں جو نصاب سے کم ہیں (جیسے چار اونٹ' ۳۹ بکریاں اور ۲۹ گائے وغیرہ)

(۲) صَدَقَةُ الْفِطْرِ

(صدقہ فطر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٨١٥ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعاً مِّنْ شَعِيْرٍ، عَلَى الْعَبْدِ، وَالْحُرِّ، وَالذَّكَرِ، وَالْأُنْثٰى، وَالصَّغِيْرِ، وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۸۱۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے بڑے ہر مسلمان پر کھجور یا جو سے ایک صاع فرض کر دیا ہے اور اس کے بارے میں حکم دیا ہے کہ نمازِ عید کی طرف روانہ ہونے سے قبل اس کو ادا کیا جائے (بخاری، مسلم)

وضاحت: صاع ایک پیمانہ ہے اس کو حجازی صاع بھی کہا جاتا ہے۔ یہ پیمانہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رواج پذیر تھا۔ اس پیمانے کے ساتھ صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے۔ یہ پیمانہ پانچ رطل اور رطل کا تیسرا حصہ ہے۔ مزید وضاحت اوساق کی حدیث میں گزر چکی ہے۔ حدیث کے ظاہر الفاظ صدقہ فطر کو فرض قرار دیتے ہیں (واللہ اعلم)

١٨١٦ - (٢) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعاً مِّنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعاً مِّنْ شَعِيْرٍ، أَوْ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعاً مِّنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعاً مِّنْ زَبِيْبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۱۶: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اجناس میں سے ایک صاع، جو یا کھجور میں سے ایک صاع، پنیر یا منقہ میں سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: حدیث میں طعام کا لفظ مجمل ہے اس کے بعد والا جملہ اس کے اجمال کی وضاحت کر رہا ہے کہ طعام سے مراد جو، کھجور، پنیر اور مُنقّٰی ہے گندم نہیں ہے۔ اس لئے کہ صحابہ کرامؓ عہدِ نبوی میں گندم سے صدقہ فطر نہیں

دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ امام نسائیؒ اور امام طحاویؒ سے مروی حدیث میں وضاحت ہے اور جب امیر المؤمنین معاویہؓ نے گندم کے نصف صاع کو کھجور کے صاع کے برابر قرار دیا تو ابو سعیدؓ نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ میں عہد نبویؐ میں ایک صاع فطرانہ دیتا تھا' جس طرح کھجور سے ایک صاع ادا کرتا تھا گندم سے بھی ایک صاع ادا کروں گا گویا کہ انہوں نے گندم کو دیگر اجناس پر قیاس کیا اس لئے کہ پیمانہ ایک صاع ہے (مرعات جلد ۳۔۴ صفحہ ۹۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۸۱۷ - (۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: فِیْ آخِرِ رَمَضَانَ أَخْرِجُوْا صَدَقَةَ صَوْمِكُمْ. فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ صَاعاً مِّنْ تَمْرٍ، أَوْ شَعِیْرٍ، أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ قَمْحٍ عَلٰی كُلِّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوْكٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰی، صَغِیْرٍ أَوْ كَبِیْرٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَآئِیُّ.

دوسری فصل

۱۸۱۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے اواخر میں فرمایا کہ روزوں کا صدقہ ادا کرو' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو ہر آزاد یا غلام مرد عورت' چھوٹوں بڑوں پر کھجور یا جو میں سے ایک صاع یا گندم سے آدھا صاع فرض قرار دیا ہے (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسنؒ کا سماع ابن عباسؓ سے ثابت نہیں ہے' اس لئے کہ جس دور میں ابنِ عباسؓ بصرہ میں تھے اس دور میں حسنؒ راوی مدینہ میں تھے۔ اگر فی الجملہ ان کا سماع ان سے ثابت بھی ہو جائے تب بھی یہ حدیث انہوں نے ابنِ عباسؓ سے نہیں سنی پس حدیث مرسل ہے اور مرسل حجت نہیں۔

(مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۰۱)

۱۸۱۸ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِّلصِّیَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ ، وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِیْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.

۱۸۱۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض قرار دیا ہے (تاکہ) روزے لغو اور بے ہودہ باتوں سے پاک ہو جائیں اور مسکینوں کو کھانے پینے کا سامان میسر آئے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٨١٩ - (٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِياً فِي فِجَاجِ مَكَّةَ: «أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ؛ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ، أَوْ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

تیسری فصل

۱۸۱۹: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی گلیوں میں ایک (شخص) کو منادی کرنے کے لئے بھیجا۔ (وہ کہہ رہا تھا) آگاہ رہو! صدقہ فطر ہر مسلمان مرد و عورت' آزاد یا غلام' چھوٹے یا بڑے (انسان) پر فرض ہے۔ گندم سے دو مد یا (گندم کے) علاوہ اجناس سے ایک صاع ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابنِ جریج راوی کا سماع عمرو بن شعیب راوی سے ثابت نہیں ہے نیز لفظ صاع سے پہلے "اَوْ" کا لفظ نقل کرنے والوں کی خطا ہے اس لئے کہ ترمذی کے تمام نسخوں میں یہ لفظ موجود نہیں ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۰۳)

١٨٢٠ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، أَوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ اثْنَيْنِ: صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى. أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ. وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۸۲۰: عبداللہ بن ثعلبہ یا ثعلبہ بن عبداللہ بن ابی صعیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گندم کا ایک صاع دو اشخاص کی جانب سے ہے۔ چھوٹے یا بڑے آزاد یا غلام مرد یا عورت کی جانب سے' البتہ تمہارے مال دار لوگوں کو اللہ پاک کرتا ہے اور تمہارے محتاج لوگوں کو اللہ اس سے زیادہ عطا کرتا ہے جس قدر انہوں نے دیا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نُعمان بن راشد راوی قابلِ حجت نہیں ہے۔ یحییٰ بن قطان' ابنِ معین' ابوداؤد' اور نسائی' نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۰۴)

(٣) بَابُ مَنْ لَّا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

(ان لوگوں کا بیان جن کے لئے صدقات لینا جائز نہیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٨٢١ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيْقِ، فَقَالَ: «لَوْلَا أَنِّيْ أَخَافُ أَنْ تَكُوْنَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۸۲۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم راستے میں (گری ہوئی) کھجور کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا' اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ (شائد) کھجور صدقہ کی ہے تو میں اس کو تناول کر لیتا (بخاری' مسلم)

١٨٢٢ - (٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ تَمْرَةً مِّنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِيْ فِيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كِخْ كِخْ» لِيَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ: «أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟!» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے صدقہ کی کھجوروں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔ آپ نے اس کو چھی چھی کہہ کر روکا تاکہ حسنؓ اس کو پھینک دے۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے (بخاری' مسلم)

١٨٢٣ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَّلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۲۳: عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ صدقات لوگوں کی میل کچیل ہیں۔ اس لئے محمدؐ اور آل محمدؐ کے لئے جائز نہیں ہیں (مسلم)

وضاحت: آلِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مقصود آلِ علی، آلِ عباس، آلِ جعفر، آلِ عقیل ہیں یعنی بنو عبدالمطلب اور بنو ہاشم ہیں (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۰۶)

١٨٢٤ - (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ «أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟» فَإِنْ قِيلَ: صَدَقَةٌ؛ قَالَ لِأَصْحَابِهِ: «كُلُوا» وَلَمْ يَأْكُلْ، وَإِنْ قِيلَ: هَدِيَّةٌ، ضَرَبَ بِيَدِهِ فَأَكَلَ مَعَهُمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا جاتا تو آپؐ دریافت کرتے ہدیہ ہے یا صدقہ؟ اگر بیان کیا جاتا کہ صدقہ ہے تو آپؐ صحابہ کرامؓ کو (اس کے) تناول کرنے کا حکم فرماتے، خود تناول نہ کرتے اور اگر بتایا جاتا کہ ہدیہ ہے تو آپ ان کے ساتھ کھانا شروع کر دیتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: کھانے پینے کی چیزوں میں احتیاط ضروری ہے، مال دار لوگوں کو صدقہ و خیرات کی چیز کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے اس لئے کہ صدقہ کا جواز صرف فقراء و مساکین کے لئے ہے (واللہ اعلم)

١٨٢٥ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ: إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا عَتَقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ، فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ؟» قَالُوا: بَلَى، وَلٰكِنْ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ. قَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ بریرہؓ کے واقعہ سے تین احکام معلوم ہوئے۔ پہلا حکم یہ ہے کہ اسے آزاد کیا گیا تو اسے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اس کے) ورثے کا حقدار وہ شخص ہے جس نے اس کو آزاد کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (عائشہؓ کے گھر) گئے، اس وقت ہنڈیا میں گوشت پکایا جا رہا تھا آپؐ کی خدمت میں روٹی اور گھر کا (تیار) سالن پیش کیا گیا۔ آپؐ نے استفسار فرمایا، کیا میں نے ہنڈیا میں گوشت پکتا ہوا نہیں دیکھا؟ گھر والوں نے اثبات میں جواب دیا۔ مگر عرض کیا کہ یہ بریرہؓ پر صدقہ کیا گیا ہے اور آپؐ صدقہ نہیں کھاتے۔ آپؐ نے وضاحت فرمائی کہ وہ اس کے حق میں صدقہ ہے اور ہمارے لئے ہدیہ ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: بریرہؓ کی ملکیت میں جو مال آیا اسے حق حاصل تھا کہ وہ اس میں تصرف کرے چنانچہ اس نے جب تصرف کیا تو صدقہ کی شکل تبدیل ہو گئی اس نے ہدیہ کی شکل اختیار کر لی اس لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

اس کا تناول کرنا جائز ہو گیا (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۰۹)

١٨٢٦ - (٦) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا بدل بھجواتے (بخاری)

١٨٢٧ - (٧) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْ دُعِيْتُ إِلٰى كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر مجھے (جانور کے) پائے کی دعوت دی جائے تو میں دعوت قبول کروں گا اور اگر میری جانب دستی کا گوشت ہدیہ بھیجا جائے تو میں (اسے) قبول کروں گا (بخاری)

١٨٢٨ - (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ؛ وَلٰكِنَّ الْمِسْكِيْنَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَلَا يُفْطَنُ بِهٖ فَيَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص مسکین نہیں ہے جو لوگوں کے ہاں جاتا ہے (ان سے) اس کو ایک لقمہ دو لقمے' ایک کھجور دو کھجوریں ملتی ہیں البتہ وہ شخص مسکین ہے جو (واقعی) غنی نہیں ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں علم ہوتا ہے کہ اسے صدقہ دیا جائے اور نہ ہی وہ لوگوں کے سامنے دستِ سوال دراز کرتا ہے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٨٢٩ - (٩) **عَنْ** أَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَقَالَ لِأَبِيْ رَافِعٍ: اصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبَ مِنْهَا. فَقَالَ: لَا، حَتّٰى آتِيَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَسْأَلَهُ. فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا، وَإِنَّ

مَوالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۱۸۲۹: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی مخزوم (قبیلہ) کے ایک شخص کو زکوٰۃ (کی تحصیل) کے لئے بھیجا۔ اس نے ابو رافعؓ سے کہا' آپ میرے ساتھ چلیں تاکہ آپ بھی زکوٰۃ سے (کچھ) لے سکیں۔ انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ جب تک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کرلوں آپ کے ہمراہ نہیں جاؤں گا چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ سے (اس کے بارے میں) استفسار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' زکوٰۃ (کا مال) ہمارے لئے حلال نہیں ہے اور قبیلہ کے آزاد کردہ غلام بھی قبیلہ میں داخل ہیں (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۱۸۳۰ - (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۸۳۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مال دار شخص اور قوی الجسم صحیح اعضاء والے کے لئے زکوٰۃ جائز نہیں ہے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

۱۸۳۱ - (۱۱) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۱۸۳۱: نیز احمد' نسائی اور ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۱۸۳۲ - (۱۲) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ، وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ، فَسَأَلَاهُ مِنْهَا، فَرَفَعَ فِينَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآنَا جَلْدَيْنِ، فَقَالَ: «إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا، وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۸۳۲: عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے دو انسانوں نے بتایا کہ وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپؐ حجتہ الوداع میں صدقہ کا مال تقسیم فرما رہے تھے۔ انہوں نے آپؐ سے صدقہ مانگا۔ آپؐ نے ہماری طرف نظر کو اٹھایا اور پھر نیچا کیا۔ آپؐ نے ہمارے بارے میں محسوس کیا کہ ہم مضبوط ہیں۔ آپؐ نے کہا' اگر تم چاہتے ہو تو میں تمہیں صدقہ دے دیتا ہوں لیکن سُن لو کہ کسی

مال دار اور قوی شخص کا' جو کمائی کر سکتا ہے اس میں حق نہیں ہے (ابو داؤد' نسائی)

۱۸۳۳ - (۱۳) وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: لِغَازٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ، أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا، أَوْ لِغَارِمٍ، أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ، أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنِ فَأَهْدَى الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۸۳۳: عطاء بن یسارؒ سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صدقہ مالدار شخص کے لئے جائز نہیں البتہ پانچ مالدار شخص ایسے ہیں جن کے لئے جائز ہے۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے یا صدقات کی تحصیل کرنے والے یا مقروض کے لئے یا اس شخص کے لئے جس نے زکوٰۃ کو اپنے مال کے ساتھ خرید کیا یا اس شخص کے لئے جس کا پڑوسی مسکین شخص ہے اور مسکین کو صدقہ دیا گیا اس نے غنی (انسان) کو ہدیہ کر دیا (مالک' ابوداؤد)

۱۸۳۴ - (۱۴) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، «أَوِ ابْنِ السَّبِيْلِ».

۱۸۳۴: اور ابوداؤد کی روایت میں جو ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ہے یا مسافر کے لئے۔

۱۸۳۵ - (۱۵) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ، فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَعْطِنِيْ مِنَ الصَّدَقَةِ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ لَمْ يَرْضَ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَّلَا غَيْرِهِ فِي الصَّدَقَاتِ، حَتّٰى حَكَمَ فِيْهَا هُوَ فَجَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَآءٍ؛ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ تِلْكَ الْأَجْزَآءِ أَعْطَيْتُكَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۸۳۵: زیاد بن حارث صدائی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپؐ سے بیعت کی۔ اس نے طویل حدیث بیان کی (اس میں ہے) کہ آپؐ کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ اس نے سوال کیا کہ مجھے صدقہ عنایت کریں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے صدقات میں پیغمبر یا غیر پیغمبر کسی کے بھی فیصلے کو پسند نہیں کیا ہے بلکہ خود اللہ نے اس کے بارے میں فیصلہ فرمایا ہے اور صدقات کو آٹھ مصارف میں تقسیم کر دیا ہے اگر تو ان میں داخل ہے تو میں تجھے عطا کر دیتا ہوں (ابوداؤد)

وضاحت : امیرالمؤمنین اگر مناسب سمجھے تو آٹھ مصارف میں سے جس مصرف کو اہم سمجھے اس میں مال خرچ کرے۔ ضروری نہیں کہ تمام مصارف میں خرچ کیا جائے۔ یہ امیرالمؤمنین کی صوابدید پر موقوف ہے اور قرآنِ پاک کی آیت "اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ......" میں لام کو تملیک کا بنانا درست نہیں دراصل یہ لام تخصیص کے لئے ہے اور زکوٰۃ کی ادائیگی میں تملیک شرط نہیں مذکورہ آیت میں فی سبیلِ اللہ کا مصرف عام ہے۔ اس میں مجاہدین' دینِ اسلام کی تبلیغ کرنے والے' مدارس دینیہ کا اہتمام کرنے والے اور اسلامی نشرواشاعت کے ادارے' ان سب پر فی سبیلِ اللہ کا اطلاق ہوتا ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٨٣٦ - (١٦) عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، لَبَناً فَأَعْجَبَهُ، فَسَأَلَ الَّذِي سَقَاهُ: مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَرَدَ عَلَى مَاءٍ قَدْ سَمَّاهُ، فَإِذَا نَعَمٌ مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُونَ، فَحَلَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا فَجَعَلْتُهُ فِي سِقَائِي فَهُوَ هٰذَا؛ فَأَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ، فَاسْتَقَاءَهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۱۸۳۶: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا' وہ انہیں اچھا لگا۔ انہوں نے اس شخص سے دریافت کیا جس نے انہیں دودھ پلایا تھا کہ یہ دودھ کیسے ہاتھ لگا؟ اس نے بتایا کہ وہ فلاں تالاب پر گیا وہاں صدقہ کے اونٹ پانی پی رہے تھے اونٹوں والوں نے ان کا دودھ دوہا تو میں نے اس کو اپنے مشکیزے میں ڈال لیا چنانچہ یہ وہ دودھ ہے (یہ سنتے ہی) عُمر رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنے منہ میں ڈالا اور (دودھ کی) قے کر دی (مالک' بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' یزید بن اسلم اور عُمر رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۵۷۵)

(٤) بَابُ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الْمَسْأَلَةُ وَمَنْ تَحِلُّ لَهُ

(سوال کرنا کس کے لئے ناجائز اور کس کے لئے جائز ہے؟)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۸۳۷ - (۱) وَعَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا، فَقَالَ: «أَقِمْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ، فَنَأْمُرَ لَكَ بِهَا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا قَبِيصَةُ! إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ. وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ، أَوْ قَالَ: سِدَاداً مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتّٰى يَقُومَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجٰى مِنْ قَوْمِهِ: لَقَدْ أَصَابَتْ فُلَاناً فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ، حَتّٰى يُصِيبَ قِوَاماً مِنْ عَيْشٍ، أَوْ قَالَ: سِدَاداً مِنْ عَيْشٍ. فَمَا سِوَاهُنَّ مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ. سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتاً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۸۳۷: قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیّت (دینے) کی ذمہ داری قبول کی چنانچہ اس وجہ سے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں آپؐ سے دیت (کے بارے) میں تعاون کا طلب گار ہوا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ تم ہمارے ہاں قیام کرو جب ہمیں صدقات ملیں گے تو ہم ان میں سے تمہارے بارے میں حکم دیں گے۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا' اے قبیصہ! سوال کرنا صرف تین اشخاص کے لئے درست ہے۔ ایک وہ شخص جس نے (کسی کی) ضمانت اٹھائی' اس کے لئے سوال کرنا جائز ہے یہاں تک کہ ضمانت حاصل کر پائے بعد ازاں (سوال کرنے سے) رک جائے اور دوسرا وہ شخص جس کو آفت پہنچی' آفت نے اس کے مال کو تلف کر دیا' اس شخص کے لئے اس وقت تک سوال کرنا جائز ہے جب تک کہ اس کی ضرورت نہ پوری ہو جائے اور تیسرا وہ شخص جو فاقہ زدہ ہے اس کے قبیلہ کے تین ہوش مند انسان کھڑے ہوں (اور اعلان کریں) کہ فلاں انسان فاقہ زدہ ہے تو اس کے لئے اس وقت تک سوال کرنا جائز ہے جب تک اس کا فاقہ دور نہ ہو جائے (اور اس کی گزر بسر درست نہ ہو جائے) اے قبیصہ! ان کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے' سوال کرنے والا حرام مال کھا رہا ہے (مسلم)

١٨٣٨ - (٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّراً، فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْراً. فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے لوگوں سے مال کا سوال اس لئے کیا کہ اس کا مال زیادہ ہو جائے تو ایسا شخص آگ کے انگاروں کا سوال کر رہا ہے اب اس کی مرضی ہے کہ انگارے تھوڑے اکٹھے کرے یا زیادہ (مسلم)

١٨٣٩ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۳۹: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک شخص (باوجود غنا کے) لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے قیامت کے دن وہ شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت بالکل نہیں ہو گا (بخاری' مسلم)

١٨٤٠ - (٤) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللهِ لَا يَسْأَلُنِيْ أَحَدٌ مِّنْكُمْ شَيْئاً فَتُخْرِجُ لَهٗ مَسْأَلَتُهٗ مِنِّيْ شَيْئاً وَّأَنَا لَهٗ كَارِهٌ؛ فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْمَا أَعْطَيْتُهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۴۰: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چمٹ کر سوال نہ کرو اللہ کی قسم! مجھ سے جب کوئی شخص چمٹ کر سوال کرتا ہے اور اس کے سوال کی وجہ سے میں اسے بہ کراہت کچھ دیتا ہوں تو میرے اس دینے میں کچھ برکت نہ ہو گی (مسلم)

١٨٤١ - (٥) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَّأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهٗ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حُطَبٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ، فَيَبِيْعَهَا، فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهٗ، خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوْهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۸۴۱: زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے ایک شخص رسی اٹھا لے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھا (اٹھا کر) لائے اور اسے فروخت کرے۔ اس طرح اللہ اس کے چہرے (کی آبرو) کو محفوظ رکھے گا یہ اس کیلئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مال کا سوال کرے' وہ اسے دیں یا نہ دیں (بخاری)

١٨٤٢ - (٦) وَعَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ لِي: «يَا حَكِيمُ! إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرٌ حُلْوٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ. وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى». قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَداً بَعْدَكَ شَيْئاً حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۴۲: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مال کا) سوال کیا۔ آپؐ نے مجھے عطا کیا پھر میں نے آپؐ سے (مال کا) سوال کیا۔ آپؐ نے مجھے دیا۔ بعد ازاں آپؐ نے مجھے (سمجھایا اور) فرمایا' اے حکیم! بلاشبہ یہ مال خوش نما اور لذیذ تر ہے جو شخص حرص کے بغیر مال حاصل کرتا ہے اس کے مال میں برکت ہوتی ہے اور جو شخص حرص و طمع کے ساتھ مال حاصل کرتا ہے اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی (اس کا مال) اس شخص جیسا ہوتا ہے جو کھانا تناول کرتا ہے لیکن سیر نہیں ہو پاتا اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حکیمؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے آپؐ کے بعد میں کسی شخص سے سوال نہیں کروں گا یہاں تک کہ دنیا سے مفارقت اختیار کر جاؤں گا (بخاری' مسلم)

١٨٤٣ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ: «الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۴۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر (تشریف فرما) تھے۔ آپؐ نے صدقات اور سوال سے کنارہ کش رہنے کا بیان کرتے ہوئے فرمایا' اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرتا ہے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے جو سوال کرتا ہے۔
(بخاری' مسلم)

١٨٤٤ - (٨) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ أُنَاساً مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ. فَقَالَ: «مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۴۴: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ انصار نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مال کا) سوال کیا۔ آپؐ نے ان کو (مال) عطا کیا۔ انہوں نے آپؐ سے پھر (مال کا) سوال کیا۔ آپؐ نے ان کو عطا کیا یہاں تک کہ آپؐ کے پاس جس قدر مال تھا وہ ختم ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا' میرے پاس جتنا بھی مال ہو میں کبھی تم سے اسے نہیں روکوں گا (لیکن) جو شخص سوال کرنے سے خود کو بچائے اللہ اس کو بچائے گا اور جو شخص استغناء اختیار کرے گا اللہ اس کو غنی کر دے گا اور جو شخص صبر سے کام لے گا اللہ اس کو صبر عطا کرے گا اور کوئی شخص صبر سے بہتر اور فراخی والا کوئی (دوسرا) عطیہ نہیں دیا گیا ہے (بخاری' مسلم)

۱۸٤٥ - (۹) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِيْنِي الْعَطَآءَ، فَأَقُوْلُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي. فَقَالَ: «خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ ، وَتَصَدَّقْ بِهِ، فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ؛ فَخُذْهُ. وَمَا لَا ؛ فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۴۵: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے مال بطور عطیہ عنایت فرماتے۔ میں عرض کرتا' آپؐ مجھ سے زیادہ کسی محتاج کو عطیہ دیں۔ آپؐ فرماتے۔ مال حاصل کر اور اس کا صدقہ کر۔ جب تیرے پاس اس قسم کا مال آئے جس کا تجھے طمع نہ تھا اور نہ ہی تو نے سوال کیا تھا تو اس قسم کا مال تجھے لے لینا چاہیے اور جو مال اس انداز کا نہ ہو اس کے متعلق خیال بھی نہ کیا کرو (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۸٤٦ - (۱۰) **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ ، فَمَنْ شَآءَ أَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهِ، وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهُ، إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ فِيْ أَمْرٍ لَّا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۱۸۴۶: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سوال کرنے سے (چہرے پر) زخم ہوں گے۔ سوال کرنے والا اپنے چہرے کو نوچتا ہے پس جو شخص چاہے اپنے چہرے کی آبرو برقرار رکھے اور جو شخص چاہے اس کو ختم کر دے البتہ انسان حاکم وقت سے سوال کر سکتا ہے جب اسے کوئی مجبوری لاحق ہو (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

١٨٤٧ -(١١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْأَلَتُهُ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ أَوْ خُدُوْشٌ، أَوْ كُدُوْحٌ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا يُغْنِيْهِ؟ قَالَ: «خَمْسُوْنَ دِرْهَماً أَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۸۴۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے لوگوں سے سوال کیا جب کہ وہ غنی ہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر سوال کرنے کی وجہ سے زخم کے نشانات ہوں گے۔ آپ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! غنا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا' جس کے پاس پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا ہو (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

١٨٤٨ -(١٢) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيْهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ». قَالَ النُّفَيْلِيُّ ، وَهُوَ أَحَدُ رُوَاتِهٖ، فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ: وَمَا الْغِنَى الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ؟ قَالَ: «قَدْرُ مَا يُغَدِّيْهِ وَيُعَشِّيْهِ». وَقَالَ فِيْ مَوْضِعٍ آخَرَ «أَنْ يَكُوْنَ لَهُ شِبَعُ يَوْمٍ، أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۸۴۸: سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے (مال کا) سوال کیا جب کہ وہ غنا والا ہے تو وہ کثرت کے ساتھ دوزخ کی آگ طلب کرتا ہے۔ (امام ابوداؤدؒ کے استاد عبداللہ بن محمد) نفیلی جو اس حدیث کے رواۃ میں سے ایک راوی ہیں' نے ایک دوسرے مقام میں بیان کیا' (آپ سے سوال ہوا کہ) غنا کی مقدار کتنی ہے کہ جس کے ہوتے ہوئے سوال کرنا درست نہیں؟ آپ نے فرمایا' جب صبح و شام کا کھانا ہو اور دوسرے مقام میں فرمایا کہ جس کے پاس دن بھر سیر رہنے یا رات دن سیر ہونے کی خوراک ہو (ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ لوگوں کے احوال مختلف ہیں اس لئے احادیث میں کفایت کی حد کے بارے میں اختلافات کو ان احوال پر محمول کیا جائے گا (واللہ اعلم)

١٨٤٩ - (١٣) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ أَسَدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَأَلَ مِنْكُمْ وَلَهُ أُوْقِيَةٌ أَوْ عَدْلُهَا ؛ فَقَدْ سَأَلَ إِلْحَافاً». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۸۴۹: عطاء بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بنو اسد کے ایک شخص سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جو شخص سوال کرتا ہے جب کہ اس کی ملکیت میں ایک اوقیہ یا اس کے برابر مال ہے تو وہ چمٹ کر سوال کر رہا ہے (مالک' ابوداؤد' نسائی)

۱۸۵۰ - (۱٤) وَعَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ؛ إِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ؛ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۸۵۰: حبشی بن جنادۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غنی اور مضبوط صحیح الاعضاء شخص کے لئے سوال کرنا جائز نہیں ہے البتہ ایسے فقیرانسان کے لئے جس کو فقر نے زمین پر لٹا دیا ہے یا قرض نے اس کو پریشان کر رکھا ہے (لیکن) جو شخص لوگوں سے سوال کرتا ہے تاکہ اس کے پاس مال کی بہتات ہو جائے تو قیامت کے دن ایسے شخص کا چہرہ (سوال کرنے کی وجہ سے) چھیلا ہوا ہو گا اور گرم پتھر اس کو کھانے کے لئے ملے گا (اب) جو شخص چاہے کم سوال کرے اور جو شخص چاہے وہ کثرت کے ساتھ سوال کرے (ترمذی)

وضاحت: اس کی سند میں مجالد راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ۱۶۵۲' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۳۹' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۲۲۹' مرعات جلد۴-۵ صفحہ۳۳)

۱۸۵۱ - (۱۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْأَلُهُ؛ فَقَالَ: «أَمَا فِيْ بَيْتِكَ شَيْءٌ؟» فَقَالَ: بَلٰى، حِلْسٌ نَلْبَسُ بَعْضَهُ وَنَبْسُطُ بَعْضَهُ، وَقَعْبٌ نَشْرَبُ فِيْهِ مِنَ الْمَاءِ. قَالَ: «ائْتِنِيْ بِهِمَا»، فَأَتَاهُ بِهِمَا، فَأَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ وَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيْ هٰذَيْنِ؟» قَالَ رَجُلٌ: أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ. قَالَ: «مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ؟» مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، قَالَ رَجُلٌ: أَنَا آخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ؛ فَأَعْطَاهُمَا إِيَّاهُ فَأَخَذَ الدِّرْهَمَيْنِ فَأَعْطَاهُمَا الْأَنْصَارِيَّ، وَقَالَ: «اشْتَرِ بِأَحَدِهِمَا طَعَامًا فَانْبِذْهُ إِلٰى أَهْلِكَ، وَاشْتَرِ بِالْآخَرِ قَدُوْمًا، فَأْتِنِيْ بِهِ»، فَأَتَاهُ بِهِ. فَشَدَّ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُوْدًا بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: «اذْهَبْ فَاحْتَطِبْ وَبِعْ، وَلَا أَرَيَنَّكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا» فَذَهَبَ الرَّجُلُ يَحْتَطِبُ وَيَبِيْعُ، فَجَاءَهُ وَقَدْ أَصَابَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ، فَاشْتَرٰى بِبَعْضِهَا ثَوْبًا وَبِبَعْضِهَا طَعَامًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰذَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَجِيْءَ الْمَسْأَلَةُ نُكْتَةً فِيْ وَجْهِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ: لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ، أَوْ لِذِيْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ، أَوْ لِذِيْ دَمٍ مُوْجِعٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلٰى

قَوْلِهٖ: «يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

۱۸۵۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ وہ آپؐ سے مال کا سوال کرتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تیرے گھر میں کچھ نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا' ہاں! ایک چادر ہے جس کے کچھ حصے کو ہم پہنتے ہیں اور کچھ حصے کو بچھاتے ہیں اور ایک لکڑی کا پیالہ ہے جس میں ہم پانی پیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' دونوں چیزیں میرے پاس لاؤ۔ وہ ان کو آپؐ کے ہاں لایا۔ آپؐ نے ان دونوں چیزوں کو اپنے ہاتھ میں اٹھایا اور اعلان کیا کہ ان دونوں کا کون خریدار ہے؟ ایک شخص نے کہا' میں ان دونوں کو ایک درہم میں خریدتا ہوں۔ آپؐ نے دو بار یا تین بار اعلان کیا کہ ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ ایک شخص نے کہا' میں ان دونوں کے دو درہم دیتا ہوں۔ آپؐ نے دونوں چیزیں اس شخص کو دے دیں۔ آپؐ نے (اس سے) دو درہم لئے اور انصاری کو دے دیئے اور آپؐ نے مشورہ دیا کہ ایک درہم کے ساتھ کھانے پینے کی چیزیں خرید اور انہیں اپنے گھر والوں کے سپرد کر دے اور دوسرا درہم دے کر اس کے بدلے میں ایک کلہاڑا خرید اور اسے میرے پاس لا۔ چنانچہ وہ شخص کلہاڑا لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں اپنے ہاتھ کے ساتھ دستہ ڈالا اور فرمایا' تم جاؤ اور لکڑیاں (کاٹ) کر لاؤ' انہیں فروخت کرو۔ پندرہ دن تک میں تمہیں نہ دیکھوں چنانچہ وہ شخص گیا لکڑیاں کاٹا کرتا اور (انہیں) فروخت کیا کرتا۔ (پندرہ دن بعد) جب وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے دس درہم حاصل کر لئے تھے۔ کچھ دراہم کے ساتھ اس نے کپڑا خریدا اور کچھ کے ساتھ اس نے کھانے پینے کی چیزیں خریدیں (یہ معلوم کر کے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ کام تیرے لئے اس سے بہتر ہے کہ تو قیامت کے دن آتا اور سوال کرنے کی وجہ سے تیرا چہرہ عیب دار ہوتا۔ سوال کرنا صرف تین اشخاص کے لئے درست ہے۔ اس فقیر شخص کے لئے جس شخص کو فقیری نے زمین کے ساتھ چمٹا دیا ہے یا اس مقروض کے لئے جس کو قرض نے پریشان حال کر دیا ہے یا اس شخص کے لئے جو قتل کی دیت ادا کرنے کے لئے پریشان ہے (ابوداؤد) ابن ماجہ نے "قیامت کے دن" الفاظ تک بیان کیا ہے۔

وضاحت: صاحبِ مشکوٰۃ کو غلطی لگی ہے جب کہ ابنِ ماجہ میں مکمل حدیث موجود ہے البتہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ ابوبکر حنفی راوی کی وجہ سے یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۳۴)

۱۸۵۲ - (۱۶) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ ، لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ. وَمَنْ أَنْزَلَهَا بِاللّٰهِ، أَوْشَكَ اللّٰهُ لَهُ بِالْغِنٰى ، إِمَّا بِمَوْتٍ عَاجِلٍ أَوْ غِنًى آجِلٍ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ

۱۸۵۲: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص فقروفاقہ سے دوچار ہوا اس نے اپنے فقروفاقہ کو لوگوں کے سامنے پیش کیا تو اس کا فقر و فاقہ دور نہیں ہوگا اور

جس شخص نے اپنے فقروفاقہ کو بارگاہ الٰہی میں پیش کیا تو اللہ اس کو جلد غنی کرے گا یا وہ جلد موت سے گلے ملے گا یا کچھ تاخیر کے ساتھ غنا سے ہمکنار ہو گا (ابوداؤد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٨٥٣ - (١٧) عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ، أَنَّ الْفِرَاسِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَسْأَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا، وَإِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَسَلِ الصَّالِحِيْنَ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۱۸۵۳: ابن الفراسی سے روایت ہے کہ فراسی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں (غیر اللہ سے) سوال کرتا ہوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا اور فرمایا' اگر تجھے ضرور سوال کرنا ہے تو نیک لوگوں سے سوال کر (ابوداؤد' نسائی)

١٨٥٤ - (١٨) وَعَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ، أَمَرَلِيْ بِعُمَالَةٍ، فَقُلْتُ: إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ، وَأَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ، قَالَ: خُذْ مَا أُعْطِيْتَ، فَإِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَعَمَّلَنِيْ، فَقُلْتُ مِثْلَ قَوْلِكَ، فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَهُ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاؤُدَ.

۱۸۵۴: ابن السّاعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر رضی اللہ عنہ نے مجھے صدقات کی تحصیل پر مقرر فرمایا۔ جب میں اس سے فارغ ہوا اور صدقات عمرؓ کے سپرد کر دیئے تو انہوں نے میرے لیے (اس عمل کی) اجرت دینے کا حکم دیا۔ میں نے کہا' میں نے تو یہ کام صرف اللہ (کی رضا) کے لئے کیا ہے اور میرا اجر و ثواب اللہ پر ہے۔ عمرؓ نے کہا جو کچھ تجھے دیا جا رہا ہے وہ لے لے اس لئے کہ میں نے بھی عہدِ رسالت میں ایک کام کیا تھا آپؐ نے مجھے اس کی اجرت دینا چاہی تو میں نے بھی تجھ جیسا جواب دیا تھا۔ اس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تجھے بلا سوال کچھ میسر آئے تو اسے حاصل کر اور اس کا صدقہ کر (ابوداؤد)

١٨٥٥ - (١٩) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ يَوْمَ عَرَفَةَ رَجُلًا يَسْأَلُ النَّاسَ. فَقَالَ: أَفِيْ هٰذَا الْيَوْمِ، وَفِيْ هٰذَا الْمَكَانِ تَسْأَلُ مِنْ غَيْرِ اللّٰهِ؟! فَخَفَقَهُ بِالدِّرَّةِ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

www.muhammadilibrary.com

۱۸۵۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے عرفہ کے دن ایک شخص کو لوگوں سے سوال کرتے ہوئے سنا (اس پر) علیؓ نے فرمایا' کیا اس جیسے عظیم دن اور (اس جیسی قبولیتِ دعا والی) جگہ پر غیر اللہ سے سوال کر رہا ہے چنانچہ انہوں نے اس کو کوڑے کے ساتھ مارا (رزین)

۱۸۵٦ ـ (۲۰) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَعْلَمُنَّ أَيُّهَا النَّاسُ! أَنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ، وَأَنَّ الْإِيَاسَ غِنىً، وَأَنَّ الْمَرْءَ إِذَا يَئِسَ عَنْ شَيْءٍ اسْتَغْنَى عَنْهُ. رَوَاهُ رَزِينٌ.

۱۸۵٦: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا' اے لوگو! سمجھ لو لالچ فقیری ہے اور لوگوں سے ناامید رہنا غنا ہے اور (یہ حقیقت ہے) جب کوئی شخص لوگوں سے امیدیں وابستہ نہیں رکھتا تو وہ ان سے مستغنی ہو جاتا ہے (رزین)

وضاحت: دونوں حدیثیں رزین میں بلا سند ہیں دونوں کا ذکر کسی اصل ماخذ میں نہیں ہے' نہ ہی ان کی سند معلوم ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۳۶)

۱۸۵۷ ـ (۲۱) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يَتَكَفَّلُ لِي أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئاً، فَأَتَكَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ؟» فَقَالَ ثَوْبَانُ: أَنَا؛ فَكَانَ لَا يَسْأَلُ أَحَداً شَيْئاً. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۸۵۷: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مجھے ضمانت دیتا ہے کہ وہ لوگوں سے بالکل سوال نہیں کرے گا' میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ ثوبان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں (ضمانت دیتا ہوں) چنانچہ ثوبانؓ کسی شخص سے کبھی سوال نہیں کرتے تھے۔
(نسائی' ابوداؤد)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عہد کے بعد اگر ثوبانؓ سواری پر سوار ہوتے اور ان کا کوڑا گر جاتا تو وہ کسی شخص کو نہ کہتے کہ وہ انہیں اٹھا کر دے بلکہ خود گھوڑے سے اتر کر کوڑا اٹھاتے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۳۷)

۱۸۵۸ ـ (۲۲) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ: «أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئاً». قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «وَلَا سَوْطَكَ إِنْ سَقَطَ مِنْكَ حَتَّى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۸۵۸: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیعت کے لئے) بلایا۔ آپؐ نے مجھ پر شرط لگائی کہ تو لوگوں سے کچھ سوال نہ کرنا۔ میں نے اقرار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تیرا کوڑا گر جائے تو تب بھی تو اس کے اٹھانے کا سوال نہ کرنا بلکہ خود اس کی طرف اتر کر اس کو اٹھانا۔ (احمد)

(۵) بَابُ الْإِنْفَاقِ وَكَرَاهِيَةِ الْإِمْسَاكِ

(خرچ کرنا اور بخل کو مکروہ جاننا)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۸۵۹ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَباً، لَسَرَّنِي أَنْ لَا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ، إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۸۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر میرے پاس احد (پہاڑ) کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھ پر تین راتیں نہ گزریں کہ میرے پاس اس میں سے کوئی چیز (موجود) ہو البتہ اس قدر مال کا کچھ حرج نہیں جس کو میں نے (ادائیگی) قرض کے لئے محفوظ رکھا ہوا ہے (بخاری)

۱۸۶۰ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ؛ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ اعْطِ مُنْفِقاً خَلَفاً، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ اعْطِ مُمْسِكاً تَلَفاً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' روزانہ جب لوگ صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے (آسمان سے) نازل ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ دعا کرتا ہے' اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما اور دوسرا یہ دعا کرتا ہے' اے اللہ! بخیل کے مال کو برباد کر (بخاری' مسلم)

۱۸۶۱ - (۳) وَعَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَنْفِقِي وَلَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ، اِرْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۱: اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا' تم خرچ کرو اور شمار نہ کرو ورنہ اللہ بھی تمہیں شمار کر کے دے گا اور بخل نہ کرو (وگرنہ) اللہ بھی تم سے روک لے گا۔ استطاعت کے مطابق خرچ کرتی رہو (بخاری' مسلم)

١٨٦٢ - (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ارشاد ربانی ہے' آدم کے بیٹے! خرچ کر' میں تجھے (اس کے عوض) عطا کروں گا(بخاری' مسلم)

١٨٦٣ - (٥) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا ابْنَ آدَمَ! اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَكَ، وَاَنْ تُمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ، وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۶۳: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کے بیٹے! اگر تو (ضرورت سے) زائد خرچ کرے تو تیرے لئے (دنیا اور آخرت میں) بہتر ہے اور اگر تو اس کو روک لے تو (وہ) تیرے لئے برا ہے اور بقدر ضرورت مال پر تجھے ملامت نہیں کی جا سکتی اور مال خرچ کرتے وقت اپنے اہل و عیال سے آغاز کر (مسلم)

١٨٦٤ - (٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ، كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ، قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلٰى ثُدِيِّهِمَا وَتَرَاقِيهِمَا، فَجَعَلَ الْمُتَصَدِّقُ كُلَّمَا تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ انْبَسَطَتْ عَنْهُ، [وَجَعَلَ] الْبَخِيلُ كُلَّمَا هَمَّ بِصَدَقَةٍ قَلَصَتْ، وَأَخَذَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ بِمَكَانِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بخیل اور صدقہ دینے والے کی مثال ان دو انسانوں کی ہے جنہوں نے زرہ پہن رکھی ہے' ان کے ہاتھوں کو ان کی چھاتیوں اور ان کے سینوں کی جانب جکڑ دیا گیا ہے۔ صدقہ دینے والا جب صدقہ عطا کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور بخیل جب صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر حلقہ اپنی اپنی جگہ پر کس جاتا ہے (بخاری' مسلم)

۱۸٦٥ - (۷) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اتَّقُوا الظُّلْمَ؛ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَاتَّقُوا الشُّحَّ؛ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ: حَمَلَهُمْ عَلٰى أَنْ سَفَكُوْا دِمَاءَهُمْ، وَاسْتَحَلُّوْا مَحَارِمَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸٦۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ظلم سے کنارہ کش رہو اس لئے کہ ظلم قیامت کے دن (ظلم کرنے والوں کے لئے باعث) عذاب ہو گا اور بخل سے بھی دور رہو اس لئے کہ بخل نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ بخل نے انہیں اس بات پر ابھارا کہ انہوں نے مسلمانوں کا (ناحق) خون گرایا اور ان کی حرمت والی چیزوں کو حلال سمجھا (مسلم)

۱۸٦٦ - (۸) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَصَدَّقُوْا فَإِنَّهُ يَأْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُوْلُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِيْ بِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸٦٦: حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صدقہ دیا کرو (اس سے پہلے) کہ تم پر ایسا دور آئے کہ ایک شخص صدقہ لے کر (تقسیم کرنے کے لئے) جائے گا وہ ایسے شخص کو نہ پائے گا جو صدقہ قبول کرے۔ وہ کہے گا' اگر تو کل صدقہ لاتا تو میں لے لیتا آج مجھے صدقہ کی ضرورت نہیں ہے (بخاری' مسلم)

۱۸٦۷ - (۹) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: «أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيْحٌ شَحِيْحٌ، تَخْشَى الْفَقْرَ، وَتَأْمُلُ الْغِنٰى، وَلَا تُمْهِلَ؛ حَتّٰى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸٦۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کس پر صدقہ کا ثواب زیادہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو اس حالت میں صدقہ کرے کہ تو تندرست اور مال کو جمع رکھنے کا خواہش مند ہو' تجھے محتاجی سے ڈر لگتا ہو اور تو امیری کا آرزومند ہو۔ نیز صدقہ دینے میں دیر نہ کر' یہاں تک کہ جب (روح) حلق کے قریب پہنچ جائے تب تو وصیت کرے کہ فلاں کے لئے اتنا مال ہے اور فلاں کیلئے اتنا ہے جب کہ مال فلاں کا ہو چکا ہے (بخاری' مسلم)

١٨٦٨ - (١٠) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَلَمَّا رَآنِي قَالَ: «هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ». فَقُلْتُ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي، مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «هُمُ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالاً، إِلَّا مَنْ قَالَ: هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ، وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۶۸: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا۔ آپؐ کعبہ (مکرمہ) کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ جب آپؐ نے مجھے دیکھا تو آپؐ نے فرمایا "کعبہ کے رب کی قسم! وہ لوگ خسارے میں ہیں" میں نے دریافت کیا' آپؐ پر میرے ماں باپ قربان ہوں' وہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس فراوانی کے ساتھ مال ہے البتہ وہ (خسارے والے) نہیں جنہوں نے مال کو اس اس طرح آگے' پیچھے' دائیں' بائیں جانب بکھیر دیا ہے جب کہ ایسے لوگ کم ہیں (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

١٨٦٩ - (١١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلسَّخِيُّ قَرِيبٌ مِّنَ اللهِ، قَرِيبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ، قَرِيبٌ مِّنَ النَّاسِ، بَعِيدٌ مِّنَ النَّارِ. وَالْبَخِيلُ بَعِيدٌ مِّنَ اللهِ، بَعِيدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ، بَعِيدٌ مِّنَ النَّاسِ، قَرِيبٌ مِّنَ النَّارِ. وَلَجَاهِلٌ سَخِيٌّ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيلٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۱۸۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سخی (انسان) اللہ کی رحمت کے قریب' جنت کے قریب' لوگوں کے قریب (اور) دوزخ سے دور ہوتا ہے جب کہ بخیل (انسان) اللہ سے دور' جنت سے دور' لوگوں سے دور (اور) دوزخ کے قریب ہوتا ہے اور سخی عبادت گزار' بخیل عبادت گزار سے اللہ کو زیادہ محبوب ہوتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعید بن خالد الوراق راوی ضعیف اور متفرد ہے (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ ۲۶۰' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۱۵۶' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۴۳' الاحادیث الضعیفہ علامہ البانی صفحہ ۱۵۳)

١٨٧٠ - (١٢) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ [الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِي حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۸۷۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنی زندگی میں ایک درہم صدقہ کرتا ہے یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنی موت کے وقت سو درہم صدقہ کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شرحبیل بن سعد انصاری راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۶۶' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۴۴)

۱۸۷۱ - (۱۳) **وَعَنْ** أَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ أَوْ یُعْتِقُ، کَالَّذِیْ یُهْدِیْ إِذَا شَبِعَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالنَّسَائِیُّ. وَالدَّارِمِیُّ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ.

۱۸۷۱: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کی مثال جو بوقت موت صدقہ کرتا ہے یا (غلام) آزاد کرتا ہے اس شخص کی طرح ہے جو سیر ہونے کے بعد عطیہ دیتا ہے (احمد' نسائی' دارمی' ترمذی) امام ترمذیؒ نے حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۱۸۷۲ - (۱٤) **وَعَنْ** أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ: اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۱۸۷۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مومن (انسان) میں دو خصلتیں اکٹھی نہیں ہوتیں بخل اور اخلاق بدتگی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صدقہ بن موسیٰ راوی متفرد اور ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۱۲' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۴۵)

۱۸۷۳ - (۱۵) **وَعَنْ** أَبِیْ بَکْرٍ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِیْلٌ وَلَا مَنَّانٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

۱۸۷۳: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فساد مچانے والا' بخل کرنے والا اور احسان جتانے والا جنت میں نہیں جائیں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صدقہ بن موسیٰ راوی ضعیف اور فرقد سبخی راوی لین الحدیث ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۵' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۰۸' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۴۵)

١٨٧٤ - (١٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «شَرُّ مَا فِي الرَّجُلِ شُحٌّ هَالِعٌ، وَجُبْنٌ خَالِعٌ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ أَبِي هُرَيْرَةَ: «لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيْمَانُ». فِي «كِتَابِ الْجِهَادِ» إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۱۸۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص میں بدترین وصف ایسا بخل ہے جس میں شدید حرص اور انتہا درجہ کی بزدلی ہو (ابوداؤد) ہم انشاء اللہ کتاب الجہاد میں ابوہریرہؓ سے مروی حدیث ذکر کریں گے کہ بخل اور ایمان دونوں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٨٧٥ - (١٧) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقاً؟ قَالَ: أَطْوَلُكُنَّ يَداً، فَأَخَذُوْا قَصَبَةً يَذْرَعُوْنَهَا، وَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَداً، فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَ طُوْلُ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوْقاً بِهِ زَيْنَبُ، وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقاً بِي أَطْوَلُكُنَّ يَداً». قَالَتْ: وَكَانَتْ يَتَطَاوَلْنَ أَيَّتُهُنَّ أَطْوَلُ يَداً؟ قَالَتْ: فَكَانَتْ أَطْوَلُنَا يَداً زَيْنَبُ، لِأَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَتَصَدَّقُ.

تیسری فصل

۱۸۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیویوں نے آپؐ سے دریافت کیا کہ ہم میں سے کون سی بیوی آپؐ سے جلد آ ملے گی؟ آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جس کے ہاتھ لمبے ہیں چنانچہ انہوں نے بانس کے ساتھ ہاتھوں کو ناپنا شروع کر دیا تو سودہؓ کے ہاتھ سب سے زیادہ لمبے تھے (لیکن) ہمیں بعد میں پتہ چلا کہ ہاتھوں کی لمبائی سے مقصود زیادہ صدقہ دینا تھا چنانچہ ہم میں سے بہت جلد جو بیوی آپؐ کو ملی وہ زینبؓ تھی اور وہ صدقہ خیرات کرنے کو محبوب جانتی تھی (بخاری) اور مسلم کی روایت میں ہے' عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے میرے ساتھ جلد ملنے والی وہ عورت ہے جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ عائشہؓ نے بیان کیا' آپؐ کی بیویاں اندازہ لگاتی تھیں کہ کس کے ہاتھ لمبے ہیں چنانچہ ہم میں سے زینبؓ کے ہاتھ لمبے ثابت ہوئے اس لئے کہ وہ دستی کام کرتی تھیں اور صدقہ خیرات کیا کرتی تھیں۔

وضاحت: زینب چمڑا رنگتیں اور اسے فروخت کرتیں اور صدقہ خیرات کرتی تھیں (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۴۷)

١٨٧٦ - (١٨) **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى سَارِقٍ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى سَارِقٍ؟! لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ. فَقَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى زَانِيَةٍ؟! لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَةٍ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى غَنِيٍّ. قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلَى سَارِقٍ وَزَانِيَةٍ وَغَنِيٍّ؟ فَأُتِيَ، فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، ولفظه للبخاري.

۱۸۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک شخص نے کہا کہ میں (آج رات) صدقہ کروں گا (چنانچہ) وہ صدقہ لے کر نکلا اس نے چور کے ہاتھ میں صدقے کا مال رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کر رہے تھے آج رات ایک چور کو صدقہ ملا ہے۔ صدقہ کرنے والے نے کہا' اے اللہ! تیرے لئے تعریف ہے کہ (میں نے) چور کو (صدقہ) دے دیا؟ میں ضرور اور صدقہ کروں گا (چنانچہ) وہ صدقہ لے کر نکلا اور اسے زانیہ عورت کے ہاتھ میں دے دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کر رہے تھے آج رات زانیہ عورت کو صدقہ ملا ہے۔ اس پر صدقہ کرنے والے نے کہا' اے اللہ! تیرے لئے تعریف ہے کہ (میں نے) زانیہ عورت کو (صدقہ) دے دیا؟ میں ضرور اور صدقہ کروں گا (چنانچہ) وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک مال دار (شخص) کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگ باتیں کر رہے تھے کہ آج رات مالدار (شخص) کو صدقہ ملا ہے۔ اس نے کہا' اے اللہ! تیرے لئے تعریف ہے (کہ میں نے) چور' زانیہ عورت اور مالدار شخص کو (صدقہ) دیا اس کو خواب میں کہا گیا' چور (شخص) کو تیرا صدقہ دینا (قبول ہو گیا) شائد وہ چوری سے باز رہے اور زانیہ عورت شائد وہ زناکاری سے (دور ہو کر) پاک دامنی اختیار کرے اور مالدار (شخص) شائد وہ عبرت حاصل کرے اور اللہ کے عطا کردہ مال سے خرچ کرے (بخاری' مسلم) الفاظ بخاری کے ہیں۔

١٨٧٧ - (١٩) **وعنه**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتاً فِي سَحَابَةٍ: اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ؛ فَتَنَحَّى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ، فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ، فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ، يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ، فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللهِ مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: فُلَانٌ؛ الْإِسْمُ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ؛ فَقَالَ لَهُ: يَا عَبْدَ اللهِ! لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ

صَوْتاً فِی السَّحَابِ الَّذِیْ هٰذَا مَاؤُهُ، وَیَقُوْلُ: اسْقِ حَدِیْقَةَ فُلَانٍ لِاِسْمِكَ، فَمَا تَصْنَعُ فِیْهَا؟ قَالَ: اَمَّا إِذَا قُلْتَ هٰذَا؛ فَإِنِّیْ أَنْظُرُ إِلٰی مَا یَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِیَالِیْ ثُلُثاً، وَأَرُدُّ فِیْهَا ثُلُثَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص چٹیل میدان میں تھا۔ اس نے ایک بادل سے آواز سنی کہ فلاں (شخص) کے باغ کو پانی پلاؤ چنانچہ بادل اس طرف رواں دواں ہوا اور پتھریلی وادی میں بارش برسی تو ایک نالے میں تمام پانی اکٹھا ہو گیا چنانچہ وہ شخص نالے کے (پانی) کے پیچھے چل نکلا (کیا دیکھتا ہے) کہ وہاں ایک شخص باغیچے میں کھڑا ہے اور "کسّی" کے ساتھ ایک کھیت سے دوسرے کھیت میں پانی کو پھیر رہا ہے۔ اس نے کہا' اے اللہ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟ اس نے کہا' میرا نام فلاں ہے۔ یہ وہی نام تھا جس نام کو اس نے بادل سے سنا تھا۔ اس نے اس سے دریافت کیا' اے اللہ کے بندے! تو مجھ سے میرا کیوں پوچھ رہا ہے؟ اس نے کہا' میں نے اس بادل سے آواز سنی جس سے یہ پانی (برسا) ہے (کوئی) کہہ رہا تھا کہ فلاں نام کے انسان کے باغیچے کو پانی سے سیراب کر (آپ مجھے بتائیں) کہ آپ اس کا (نظام) کیسے چلاتے ہیں۔ اس نے کہا' تیری اس بات پر میں وضاحت کرتا ہوں کہ میں اس کی آمدن کا جائزہ لیتا ہوں ایک تہائی صدقہ کرتا ہوں' ایک تہائی سے میرے اور میرے اہل و عیال کے اخراجات پورے ہوتے ہیں اور بقیہ تہائی باغ پر صرف کرتا ہوں (مسلم)

۱۸۷۸ - (۲۰) **وَعَنْهُ**، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: «إِنَّ ثَـلَاثَةً مِّنْ بَنِیْ إِسْرَائِیْلَ: أَبْرَصَ، وَأَقْرَعَ، وَأَعْمٰی، فَأَرَادَ اللّٰهُ أَنْ یَبْتَلِیَهُمْ فَبَعَثَ إِلَیْهِمْ مَلَكاً، فَأَتَی الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَیْكَ؟ قَالَ: لَوْنٌ حَسَنٌ، وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَیَذْهَبُ عَنِّی الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِیَ النَّاسُ» قَالَ: «فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ، وَأُعْطِیَ لَوْناً حَسَناً وَجِلْداً حَسَناً. قَالَ فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَیْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ - أَوْ قَالَ: الْبَقَرُ - شَكَّ إِسْحٰقُ «إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ وَالْأَقْرَعَ، قَالَ أَحَدُهُمَا: الْإِبِلُ، وَقَالَ الْآخَرُ: الْبَقَرُ. قَالَ: فَأُعْطِیَ نَاقَةً عُشَرَاءَ، فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْهَا». قَالَ: «فَأَتَی الْأَقْرَعَ، فَقَالَ: أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَیْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ، وَیَذْهَبُ عَنِّیْ هٰذَا الَّذِیْ قَدْ قَذِرَنِی النَّاسُ». قَالَ: «فَمَسَحَهُ؛ فَذَهَبَ عَنْهُ»، قَالَ: «وَأُعْطِیَ شَعْراً حَسَناً. قَالَ: فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَیْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ. فَأُعْطِیَ بَقَرَةً حَامِلاً، قَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِیْهَا». قَالَ: «فَأَتَی الْأَعْمٰی، فَقَالَ: أَیُّ شَیْءٍ أَحَبُّ إِلَیْكَ؟ قَالَ: أَنْ یَرُدَّ اللّٰهُ إِلَیَّ بَصَرِیْ، فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ»، قَالَ: «فَمَسَحَهُ؛ فَرَدَّ اللّٰهُ إِلَیْهِ بَصَرَهُ. قَالَ: فَأَیُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَیْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ. فَأُعْطِیَ شَاةً وَالِداً. فَأُنْتِجَ هٰذَانِ، وَوَلَّدَ هٰذَا؛ فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْإِبِلِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ

الْبَقَرِ، وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الغَنَمِ». قَالَ: «ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ. أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ، بَعِيراً أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي. فَقَالَ: الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ. فَقَالَ: إِنَّهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ، فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللهُ مَالاً؟ فَقَالَ: إِنَّمَا وُرِّثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِراً عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِباً، فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ». قَالَ: «وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا، وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هٰذَا، فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ كَاذِباً فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ». وَقَالَ: «وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مِّسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ، انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي؛ فَلَا بَلَاغَ لِيَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ. أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ، شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي. فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ؛ فَوَاللهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلّٰهِ. فَقَالَ: أَمْسِكْ مَالَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ؛ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ، وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۷۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے۔ برص والا' گنجا اور اندھا۔ چنانچہ اللہ نے ان کو آزمانا چاہا پس ایک فرشتے کو (انسانی شکل میں) ان کے پاس بھیجا۔ فرشتہ برص والے کے پاس گیا۔ فرشتے نے برص والے کو کہا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا' اچھا رنگ اور خوبصورت جسم اور جس بیماری کی وجہ سے لوگ مجھے برا جانتے ہیں وہ ختم ہو جائے۔ چنانچہ اس نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بیماری جاتی رہی اور اسے خوبصورت رنگ عطا ہو گیا۔ فرشتے نے پوچھا' کون سا مال پسند کرو گے؟ اس نے کہا' اونٹ یا گائے (اسحاق راوی کو شک ہے) البتہ برص والے یا گنجے شخص میں سے ایک شخص نے اونٹ اور دوسرے نے گائے کہا۔ اس نے بیان کیا' چنانچہ اس کو دس ماہ کی حاملہ اونٹنی عطا کی گئی۔ فرشتے نے دعا کی کہ اللہ تیرے مال میں برکت عطا فرمائے۔ پھر وہ گنجے کے پاس آیا' اس سے پوچھا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا' خوب صورت بال اور جس بیماری کی وجہ سے لوگ مجھے معیوب جانتے ہیں مجھ سے دور ہو جائے۔ راوی نے بیان کیا کہ فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا' اس کی بیماری جاتی رہی اور اسے خوبصورت بال مل گئے۔ فرشتے نے پوچھا' تجھے کون سا مال پسند ہے؟ اس نے کہا' گائے۔ چنانچہ اسے ایک حاملہ گائے عطا ہوئی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی۔ (اس کے بعد) فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تجھے کون سی چیز زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا' اللہ پاک میری نظر واپس کر دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ چنانچہ فرشتے نے اس کی آنکھ پر ہاتھ پھیرا تو اللہ نے اس کو نظر عطا کر دی۔ فرشتے نے پوچھا' تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا' بکریاں۔ اس کو بچہ جننے والی ایک بکری دے دی گئی۔ چنانچہ ان دونوں (یعنی اونٹنی اور گائے)

نے بھی اپنے بچے جنے اور بکری نے بھی اپنے بچے جنے۔ چنانچہ اس برص والے کے اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور اس گنجے کا گائے کی نسل سے جنگل بھر گیا اور اس اندھے کا بکریوں سے جنگل بھر گیا۔ اس کے بعد فرشتہ برص والے کے پاس اپنی اصلی شکل اور ہیت میں (آزمائش کے لئے) آیا۔ کہنے لگا' میں مسکین شخص ہوں' سفر میں میرے وسائل ختم ہوگئے اب میرے لئے اللہ کی کرم نوازی اور تیری مدد کے بغیر گھر پہنچنا ممکن نہیں۔ میں تجھ سے اس ذات کے نام سے سوال کرتا ہوں جس نے تجھے سنہری رنگت اور مال دیا ہے کہ تو مجھے ایک اونٹ عطا کرتا کہ میں اس سفر میں اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاؤں۔ اس نے جواب دیا' مجھ پر ذمہ داریوں کا انبار ہے۔ فرشتے نے کہا' شائد میں تجھے جانتا ہوں' کیا تو پہلے برص زدہ نہیں تھا؟ تجھ سے لوگ نفرت کرتے تھے' تو فقیر تھا اللہ نے تجھے مالدار بنا دیا۔ اس نے کہا' میں تو جدی پشتی مالدار ہوں۔ فرشتے نے کہا' اگر تو جھوٹ کہتا ہے تو اللہ تجھے ویسا ہی کر دے جیسا تو (پہلے) تھا (اس کے بعد فرشتہ) گنجے کے پاس آیا اور اس سے وہی باتیں کیں جو پہلے سے کی تھیں اور اس نے وہی جواب دیا جو پہلے نے دیا تھا۔ فرشتے نے کہا' اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے تو اللہ تجھے پہلے کی طرح کر دے۔ پھر فرشتہ اندھے کے پاس اپنی اصل شکل اور ہیئت کے ساتھ آیا اور کہا' میں ایک مفلس نادار (انسان) ہوں سفر میں میرے وسائل ختم ہو گئے (اب) میں اللہ کی مدد اور تیری کرم نوازی کے بغیر منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا (اس لئے) میں تجھ سے اللہ کے واسطے کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس نے تجھے دوبارہ نظر عطا کی کہ تو ایک بکری میرے حوالے کر دے تاکہ میں منزل مقصود پر پہنچ سکوں۔ اس نے کہا' واقعی میں اندھا تھا اللہ نے مجھے نظر عطا کی جتنا مال چاہو اٹھا لو اور جتنا چاہو چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! آج میں تمہیں نہیں روکوں گا۔ تم جتنا بھی مال اللہ کے نام پر چاہو اٹھا لو۔ فرشتے نے کہا' اپنا مال اپنے پاس رکھو بلاشبہ تمہاری آزمائش مقصود تھی پس تجھ پر اللہ راضی ہوا اور تمہارے دونوں ساتھیوں پر ناراض ہوا (بخاری، مسلم)

۱۸۷۹ - (۲۱) وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقِفُ عَلٰى بَابِيْ حَتّٰى أَسْتَحْيِيَ، فَلَا أَجِدُ فِيْ بَيْتِيْ مَا أَدْفَعُ فِيْ يَدِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِدْفَعِيْ فِيْ يَدِهٖ وَلَوْ ظِلْفًا مُّحَرَّقًا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۸۷۹: اُمّ بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! غریب مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے مجھے (اس وقت) شرم لاحق ہوتی ہے جب میں گھر میں اس کے ہاتھ میں تھمانے کیلئے کچھ نہیں پاتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کے ہاتھ میں کچھ رکھو اگرچہ معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو (احمد' ابوداؤد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۸۰ - (۲۲) وَعَنْ مَوْلًى لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَ لِأُمِّ سَلَمَةَ بُضْعَةٌ مِّنْ

لَحْمٍ ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ اللَّحْمُ ، فَقَالَتْ لِلْخَادِمِ : ضَعِيهِ فِي الْبَيْتِ لَعَلَّ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُهُ ، فَوَضَعَتْهُ فِي كُوَّةِ الْبَيْتِ . وَجَاءَ سَائِلٌ فَقَامَ عَلَى الْبَابِ ، فَقَالَ : تَصَدَّقُوا ، بَارَكَ اللهُ فِيكُمْ . فَقَالُوا : بَارَكَ اللهُ فِيكَ . فَذَهَبَ السَّائِلُ ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ : «يَا أُمَّ سَلَمَةَ ! هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ أُطْعِمُهُ ؟» فَقَالَتْ : نَعَمْ ، قَالَتْ لِلْخَادِمِ : اذْهَبِي فَأْتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ بِذَلِكَ اللَّحْمِ . فَذَهَبَتْ ، فَلَمْ تَجِدْ فِي الْكُوَّةِ إِلَّا قِطْعَةَ مَرْوَةٍ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «فَإِنَّ ذَلِكَ اللَّحْمَ عَادَ مَرْوَةً لِمَا لَمْ تُعْطُوهُ السَّائِلَ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ» .

۱۸۸۰: عثمان رضی اللہ عنہ کے ایک غلام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اُمِّ سَلَمہؓ کو کچھ (پکا ہوا) گوشت ہدیہ دیا گیا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت مرغوب تھا۔ اُمِّ سَلَمہؓ نے خادمہ سے کہا' اسے گھر کے طاق میں رکھ دو شائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے تناول فرمائیں۔ چنانچہ خادمہ نے اسے طاق میں رکھ دیا۔ ایک سائل دروازے پر آیا۔ اس نے کہا صدقہ دو' اللہ تمہارے (مال میں) برکت فرمائے۔ گھر والوں نے (جواب میں) کہا' اللہ تیرے لئے برکت فرمائے چنانچہ سائل چلا گیا (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا' اُمِّ سلمہؓ! تمہارے پاس کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اُمِّ سَلَمہؓ نے اثبات میں جواب دیا اور خادمہ سے کہا کہ جاؤ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پکا ہوا گوشت پیش کرو چنانچہ وہ گوشت لانے گئی لیکن اس نے طاق میں صرف سفید پتھر دیکھا (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم نے سائل پر گوشت کا صدقہ نہ کیا تو گوشت سفید پتھر کی شکل اختیار کر گیا (بیہقی فی دلائل النبوۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی۔ بظاہر حدیث میں انقطاع ہے' اس لئے کہ عثمانؓ کا غلام اس واقعہ میں موجود نہیں تھا اور اس شخص کا بھی ذکر نہیں جس کو عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام نے واقعہ بتایا۔
(مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۵۴)

۱۸۸۱ - (۲۳) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ مَنْزِلًا ؟» قِيلَ : نَعَمْ ، قَالَ : «الَّذِي يُسْأَلُ بِاللهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۱۸۸۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں بدترین مقام والے شخص کے بارے میں خبر نہ دوں؟ آپ سے عرض کیا گیا؟ ضرور! آپؐ نے فرمایا' وہ شخص جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں دیتا (احمد)

۱۸۸۲ - (۲٤) **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى عُثْمَانَ ، فَأَذِنَ لَهُ وَبِيَدِهِ عَصَاهُ ، فَقَالَ عُثْمَانُ : يَا كَعْبُ ! إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ مَالًا ، فَمَا تَرَى فِيهِ : فَقَالَ : إِنْ

كَانَ يَصِلُ فِيهِ حَقَّ اللهِ، فَلاَ بَأْسَ عَلَيْهِ. فَرَفَعَ أَبُو ذَرٍّ عَصَاهُ فَضَرَبَ كَعْباً، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا أُحِبُّ لَوْ أَنَّ لِيَ هٰذَا الْجَبَلَ ذَهَباً أُنْفِقُهُ وَيُتَقَبَّلُ مِنِّي أَذَرُ خَلْفِي مِنْهُ سِتَّ أَوَاقِيَّ»، أَنْشُدُكَ بِاللهِ يَا عُثْمَانُ! أَسَمِعْتَهُ؟! ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۸۸۲: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اجازت لے کر عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گیا' ان کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ عثمانؓ نے کعبؓ کو (مخاطب کرتے ہوئے) کہا' اے کعب! عبد الرحمٰن بن عوف فوت ہو گئے اور کثرت کے ساتھ مال چھوڑا' اس کے بارے میں تیری کیا رائے ہے؟ کعبؓ نے کہا' اگر وہ مال سے حقوق اللہ کی ادائیگی کرتا رہا تو کچھ عیب نہیں (اس جواب پر) ابوذرؓ نے لاٹھی کعبؓ کو دے ماری اور کہا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے کہ مجھے پسند نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو' میں اسے (فی سبیل اللہ) خرچ کروں اور میرا خرچ کرنا عنداللہ قبول بھی ہو جائے پھر میں اس میں سے اپنے پیچھے چھ اوقیہ (یعنی ... درہم) چھوڑ جاؤں! (کعب نے کہا) اے عثمانؓ! میں تجھ سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں' تین بار کہا کہ کیا تو نے اس حدیث کو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) سنا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (احمد)

وضاحت: یہ ابوذر رضی اللہ عنہ کا انفرادی نظریہ ہے' اُمتِ مسلمہ کا نظریہ اس کے خلاف ہے جب کہ قرآنِ پاک میں مسئلہ وراثت کا ذکر ہے (واللہ اعلم)

۱۸۸۳ - (۲۵) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَآءَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ مُسْرِعاً، فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ، فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَرَأَى أَنَّهُمْ قَدْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ؛ قَالَ: «ذَكَرْتُ شَيْئاً مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي، فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ، قَالَ: «كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْراً مِنَ الصَّدَقَةِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ»

۱۸۸۳: عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی۔ آپؐ سلام پھیرنے کے بعد جلدی سے اٹھے' لوگوں کی گردنوں کو پھلانگتے ہوئے ایک بیوی کے حجرے کی جانب گئے۔ صحابہ کرامؓ آپؐ کی جلدی دیکھ کر گھبرا اٹھے۔ آپؐ گھر سے نکل کر ان کی جانب گئے۔ آپؐ نے محسوس کیا کہ صحابہ کرامؓ کو آپ کی جلدی پر تعجب ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے یاد آیا کہ ہمارے ہاں سونے کی ڈلی ہے میں نے ناپسند جانا کہ سونے کی ڈلی مجھے (اللہ کی جانب توجہ کرنے سے) روکے۔ اس لئے میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا (بخاری) اور اس کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میں نے گھر میں صدقہ کے سونے کی ڈلی رکھ چھوڑی تھی۔ میں نے پسند نہ کیا کہ وہ رات بھر گھر میں رہے۔

١٨٨٤ - (٢٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ عِنْدِي فِي مَرَضِهِ سِتَّةُ دَنَانِيْرَ أَوْ سَبْعَةٌ، فَأَمَرَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ أُفَرِّقَهَا، فَشَغَلَنِي وَجَعُ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، ثُمَّ سَأَلَنِي عَنْهَا «مَا فَعَلَتِ السِّتَّةُ أَوِ السَّبْعَةُ؟» قُلْتُ: لَا وَاللهِ، لَقَدْ كَانَ شَغَلَنِي وَجَعُكَ. فَدَعَا بِهَا، ثُمَّ وَضَعَهَا فِي كَفِّهِ، فَقَالَ: «مَا ظَنُّ نَبِيِّ اللهِ لَوْ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهٰذِهِ عِنْدَهُ؟!». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۸۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے عالم میں میرے پاس چھ یا سات دینار تھے۔ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں انہیں تقسیم کروں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری نے مجھے مشغول رکھا پھر آپؐ نے مجھ سے ان کے بارے میں دریافت کیا کہ چھ یا سات دینار کا کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا' اللہ کی قسم! میں نے انہیں تقسیم نہیں کیا' مجھے آپؐ کی بیماری نے مشغول رکھا۔ آپؐ نے انہیں منگوایا اور انہیں اپنی ہتھیلی پر رکھتے ہوئے فرمایا' اللہ کا پیغمبر کیا گمان کرے کہ اگر اس کی اللہ سے ملاقات ہو جاتی اور یہ دینار اس کے پاس ہوتے؟ (احمد)

١٨٨٥ - (٢٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى بِلَالٍ، وَعِنْدَهُ صُبْرَةٌ مِنْ تَمْرٍ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا بِلَالُ؟» قَالَ: شَيْءٌ ادَّخَرْتُهُ لِغَدٍ. فَقَالَ: «أَمَا تَخْشَى أَنْ تَرٰى لَهُ غَداً بُخَاراً فِي نَارِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ أَنْفِقْ بِلَالُ! وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلَالاً»

۱۸۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلالؓ کے پاس گئے (آپؐ کیا دیکھتے ہیں) کہ بلال کے پاس کھجوروں کا ڈھیر ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے بلال! یہ کیا ہے؟ بلالؓ نے کہا' اس کو میں نے کل کے لئے ذخیرہ بنایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تجھے ڈر نہیں لگتا کہ قیامت کے دن جہنم میں تجھے اس کا بخار پہنچے۔ اے بلال! خرچ کر اور عرش والے (یعنی اللہ) سے خوف نہ کر کہ وہ تجھے فقیر بنا دے گا۔

وضاحت: یہ حکم ان لوگوں کے لئے ہیں جو تقویٰ کے لحاظ سے بلند مقام پر فائز ہیں وگرنہ اہل و عیال کے لئے سال کا ذخیرہ کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ شروع اسلام میں ذخیرہ کرنا ممنوع تھا بعد ازاں اس کی اجازت دے دی گئی (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۵۴)

١٨٨٦ - (٢٨) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلسَّخَاءُ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ، فَمَنْ كَانَ سَخِيّاً أَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. وَالشُّحُّ شَجَرَةٌ فِي النَّارِ، فَمَنْ كَانَ شَحِيْحاً أَخَذَ بِغُصْنٍ مِّنْهَا، فَلَمْ يَتْرُكْهُ الْغُصْنُ حَتّٰى يُدْخِلَهُ النَّارَ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ

فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» .

۱۸۸۶ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سخاوت جنت کا ایک درخت ہے جو شخص سخی ہے وہ اس درخت کی شاخ کو پکڑے گا چنانچہ وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو جنت میں پہنچا دے گی اور بخل دوزخ کا ایک درخت ہے جو شخص بخیل ہے وہ اس درخت کی شاخ کو پکڑے گا چنانچہ وہ شاخ اس کو نہیں چھوڑے گی یہاں تک کہ اس کو دوزخ میں پہنچا دے گی۔
(ان دو احادیث کو بیہقی نے شُعَبِ الایمان میں ذکر کیا ہے)

۱۸۸۷ - (۲۹) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَادِرُوْا بِالصَّدَقَةِ، فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا يَتَخَطَّاهَا» . رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۸۸۷ : علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صدقہ کرنے میں جلدی کرو کیونکہ صدقہ بلا کو روک دیتا ہے (رزین)
وضاحت : یہ حدیث طبرانی میں بھی موجود ہے نیز اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن محمد بن عبداللہ راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۲۲' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۵۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۵۹۱))

(٦) بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ

(صدقہ کرنے کی فضیلت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٨٨٨ - (١) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

١٨٨٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے حلال کمائی سے (ایک) کھجور کے برابر صدقہ کیا جب کہ اللہ تعالیٰ صرف حلال (مال) سے صدقہ قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتے ہوئے شرف قبولیت عطا فرماتا ہے بعد ازاں اس میں زیادتی کرتا ہے جیسا کہ تم اپنے بچھڑے کی پرورش کر کے اسے بڑا کرتے ہو۔ اسی طرح کھجور کا ثواب پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے (بخاری،مسلم)

١٨٨٩ - (٢) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ شَيْئاً، وَمَا زَادَ اللهُ عَبْداً بِعَفْوٍ إِلَّا عِزّاً، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٨٨٩: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صدقہ خیرات کرنے سے مال میں کچھ کمی نہیں آتی اور معاف کرنے میں اللہ تعالیٰ' (معاف کرنے والے) بندے کو ہی مزید عزت و اکرام سے نوازتے ہیں اور جو شخص بھی اللہ کی رضا کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ اس شخص کو (لوگوں کی نگاہوں میں) اونچا کر دیتے ہیں (مسلم)

١٨٩٠ - (٣) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللهِ؛ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ. فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ

www.muhammadilibrary.com

دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ» فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی چیز سے دو چیزیں اللہ کے راستہ میں خرچ کیں تو اسے جنت کے تمام دروازوں سے (جنت میں داخل ہونے کے لئے) بلایا جائے گا جب کہ جنت کے (آٹھ) دروازے ہیں پس جو شخص کثرت کے ساتھ نوافل ادا کرنے والوں میں سے ہے تو اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص کثرت کے ساتھ جہاد (فی سبیلِ اللہ) میں مصروف رہا تو اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص کثرت کے ساتھ صدقہ خیرات کرتا رہا تو اسے صدقات کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص (کثرت کے ساتھ) روزے رکھتا رہا تو اسے ریان کے دروازے سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر صدیقؓ نے دریافت کیا (اگرچہ) کچھ ضرورت نہیں کہ کسی شخص کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے (لیکن) کیا کوئی ایسا شخص ہو گا جسے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' مجھے امید ہے کہ تو ان میں سے ہے (بخاری' مسلم)

۱۸۹۱ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِماً؟» قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟» قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِيناً؟» قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَا. قَالَ: «فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضاً؟» قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: أَنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے آج کس شخص نے صبح کی (جب کہ) وہ روزے سے تھا؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' آج تم میں سے کون شخص جنازے کے ساتھ گیا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپؐ نے دریافت کیا' آج تم میں سے کس شخص نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تم میں سے آج کس شخص نے کسی بیمار کی عیادت کی؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں ہوں (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص میں بھی یہ خصلتیں جمع ہو گئیں وہ جنت میں داخل ہوا (مسلم)

۱۸۹۲ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ! لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسَنَ شَاةٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو ہدیہ دینے کو حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کے کھر ہی کیوں نہ ہوں (یعنی نہایت معمولی چیز ہی کیوں نہ ہو) (بخاری' مسلم)

١٨٩٣ - (٦) وَعَنْ جابِرٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قالاَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۳: جابر اور حذیفہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر نیک کام صدقہ ہے (بخاری' مسلم)

١٨٩٤ - (٧) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ شَيْئاً، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلِيْقٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۴: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی اچھے عمل کو معمولی نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی کے ساتھ ملاقات ہو (مسلم)

١٨٩٥ - (٨) وَعَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ». قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ، وَيَتَصَدَّقُ». قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ؟ - أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ -. قَالَ: «فَيُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ». قَالُوْا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْهُ؟ قَالَ: «فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ». قَالُوْا: فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: «فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ، فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۵: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر مسلمان پر صدقہ لازم ہے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اگر اس کے پاس صدقہ (دینے کو کچھ) نہیں۔ آپؐ نے فرمایا' پھر وہ اپنے ہاتھ سے کام کرے خود کو بھی فائدہ پہنچائے اور صدقہ خیرات کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اگر اس میں اس کی طاقت نہ ہو یا وہ یہ کام نہ کرے۔ آپؐ نے فرمایا' کسی ضرورت مند' مصیبت زدہ کی مدد کرے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا' اگر وہ یہ کام نہ کر سکے؟ آپؐ نے فرمایا' نیکی کا حکم دے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے۔ آپؐ نے فرمایا' برائی سے رک جائے یہ بھی اس کیلئے صدقہ ہے (بخاری' مسلم)

١٨٩٦ - (٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ سُلَامَى

مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ: يَعْدِلُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ صَدَقَةٌ، وَيُعِينُ الرَّجُلَ عَلَى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلُ عَلَيْهَا أَوْ يَرْفَعُ عَلَيْهَا مَتَاعَهُ صَدَقَةٌ، وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا إِلَى الصَّلَاةِ صَدَقَةٌ، وَيُمِيطُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر شخص کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ لازم ہے۔ دو انسانوں کے درمیان عدل و انصاف کرنا صدقہ ہے' کسی شخص کو اس کی سواری پر سوار کرانے میں مدد دینا یا سواری پر اس کا سامان رکھنا صدقہ ہے' اچھی بات کہنا صدقہ ہے' جو قدم نماز کیلئے اٹھتا ہے وہ صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا صدقہ ہے (بخاری' مسلم)

۱۸۹۷ - (۱۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «خُلِقَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِي آدَمَ عَلَى سِتِّينَ وَثَلَاثِمِائَةِ مَفْصِلٍ؛ فَمَنْ كَبَّرَ اللّٰهَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ، وَهَلَّلَ اللّٰهَ، وَسَبَّحَ اللّٰهَ، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ، وَعَزَلَ حَجَراً عَنْ طَرِيقِ النَّاسِ، أَوْ شَوْكَةً، أَوْ عَظْماً، أَوْ أَمَرَ بِمَعْرُوفٍ، أَوْ نَهَى عَنْ مُنْكَرٍ، عَدَدَ تِلْكَ السِّتِّينَ وَالثَّلَاثِمِائَةِ، فَإِنَّهُ يَمْشِي يَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهُ عَنِ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کی اولاد میں سے ہر شخص تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے' جس شخص نے اللہ کی کبریائی کے کلمات کہے' اللہ کی حمد و ثناء کی' لاالٰہ الااللہ کہا' سبحان اللہ کہا' اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کی اور لوگوں کے راستہ سے پتھر' کانٹا یا ہڈی کو ہٹایا یا اچھے کام کا حکم دیا یا برے کام سے روکا' تین سو ساٹھ کی گنتی کے برابر (یہ کام کئے) وہ اس دن زمین پر اس حال میں چل رہا ہو گا کہ اس نے خود کو دوزخ سے دور کر لیا (مسلم)

۱۸۹۸ - (۱۱) **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةً، وَكُلِّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةً، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَفِي بُضْعِ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَيَأْتِي أَحَدُنَا شَهْوَتَهُ وَيَكُونُ لَهُ فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ: «أَرَأَيْتُمْ لَوْ وَضَعَهَا فِي حَرَامٍ، أَكَانَ عَلَيْهِ فِيهِ وِزْرٌ؟! فَكَذٰلِكَ إِذَا وَضَعَهَا فِي الْحَلَالِ كَانَ لَهُ أَجْرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۸۹۸: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سُبحانَ اللہ کہنا صدقہ ہے' اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے' الحمدللہ کہنا صدقہ ہے' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہنا صدقہ ہے' اچھی بات کا حکم دینا

صدقہ ہے' بُرے کام سے روکنا صدقہ ہے' (حلال) شرمگاہ صدقہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے ایک شخص جب اپنی شہوت (حلال راستے سے) پوری کرتا ہے تو کیا اس میں اس کو ثواب ملتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' مجھے بتاؤ کہ اگر وہ اپنی خواہش حرام طریقہ سے پوری کرتا تو کیا اس کی وجہ سے اس پر گناہ نہ ہوتا؟ (یعنی ضرور ہوتا) اسی طرح جب وہ حلال طریقہ سے اپنی خواہش پوری کرے گا تو اس کو ثواب حاصل ہوگا (مسلم)

۱۸۹۹ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نِعْمَ الصَّدَقَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً تَغْدُو بِإِنَاءٍ وَتَرُوحُ بِآخَرَ» متفق عَلَيْهِ.

۱۸۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دودھ دینے والی عمدہ اونٹنی کو بطور عطیہ دینا بہترین صدقہ ہے اور عمدہ قسم کی بکری کا عطیہ دینا جو صبح و شام دودھ سے الگ الگ برتن بھرتی ہے بہترین صدقہ ہے (بخاری' مسلم)

۱۹۰۰ -(۱۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْيَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْطَيْرٌ أَوْبَهِيمَةٌ؛ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۰۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان درخت لگاتا ہے یا زمین کی کاشت کرتا ہے اس میں سے جو انسان' پرندہ یا چارپایہ کھاتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں صدقہ (لکھا جاتا) ہے (بخاری' مسلم)

۱۹۰۱ - (۱٤) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ: «وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهُ صَدَقَةٌ».

۱۹۰۱: اور مسلم کی روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور جو اس میں سے چوری ہو جاتا ہے وہ اس کے نامہ اعمال میں صدقہ (لکھا جاتا) ہے۔

۱۹۰۲ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «غُفِرَ لِامْرَأَةٍ مُوْمِسَةٍ مَرَّتْ بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ، يَلْهَثُ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ، فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا، فَنَزَعَتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ، فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِكَ». قِيلَ: إِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: «فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس زانیہ عورت کو معاف کر دیا گیا جس کا گزر ایک کتے کے پاس سے ہوا جو ایک ایسے کنویں کے قریب تھا جس کی منڈیر نہیں تھی۔ وہ (پیاس کی وجہ سے) زبان نکالے ہوئے تھا' قریب تھا کہ مرجائے۔ اس عورت نے اپنا موزہ اتارا' اس کو اپنے دوپٹے کے ساتھ مضبوطی سے باندھا اور کتے کے لیئے کنویں سے پانی نکالا تو اس کی وجہ سے زانیہ کو معاف کر دیا گیا۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' (بھلا) ہمارے لئے چارپایوں (کی خدمت کرنے) میں ثواب ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ہر زندہ جاندار کی خدمت میں ثواب ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ پیاسے جاں بہ لب کتے کو دیکھ کر اس عورت کا دل بے قرار ہو گیا اور وہ اپنے گناہوں پر نادم ہوئی تو اس کی ندامت کی وجہ سے اللہ نے اس کو معاف کر دیا (واللہ اعلم)

۱۹۰۳ - (۱۶) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ أَمْسَكَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ مِنَ الْجُوعِ، فَلَمْ تَكُنْ تُطْعِمُهَا، وَلَا تُرْسِلُهَا فَتَأْكُلَ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۰۳: ابن عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک عورت اس وجہ سے عذاب میں مبتلا کی گئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی' اس نے اس کو نہ کھانا کھلایا اور نہ اس کو (قید سے) رہائی دی کہ وہ زمین کے جانور (چوہے وغیرہ) کھا کر زندگی بچا لیتی (بخاری' مسلم)

۱۹۰۴ - (۱۷) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ، فَقَالَ: لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ، فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک شخص کا گزر ایک درخت کی شاخ کے پاس سے ہوا (جس نے راستے کو روک رکھا تھا) اس شخص نے عزم کیا کہ میں مسلمانوں کے راستے سے اس شاخ کو ضرور ہٹا دوں گا تاکہ انہیں اس سے ایذاء نہ پہنچے (اس کے اس عمل کی وجہ سے) اس کو جنت میں داخل کیا گیا (بخاری' مسلم)

۱۹۰۵ - (۱۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے جنت میں ایک شخص کو (ناز و نعمت کے ساتھ) چلتے پھرتے دیکھا' اس کا سبب یہ تھا کہ اس نے لوگوں کی آمدورفت کی جگہ سے لوگوں کو اذیت پہنچانے والے درخت کو کاٹ دیا تھا (مسلم)

۱۹۰۶ - (۱۹) وَعَنْ أَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللّٰهِ! عَلِّمْنِیْ شَیْئًا أَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ: «اِعْزِلِ الْأَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَذْکُرُ حَدِیْثَ عَدِیِّ ابْنِ حَاتِمٍ: «اِتَّقُوا النَّارَ» فِیْ «بَابِ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ» إِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی.

۱۹۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو میرے لئے نفع بخش ہو؟ آپؐ نے فرمایا' مسلمانوں کی آمدورفت کی جگہ سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کر (مسلم) عنقریب ہم عدیؓ بن حاتم سے مروی حدیث "دوزخ سے بچاؤ اختیار کرو" کو انشاء اللہ "علامات النبوۃ" کے باب میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۹۰۷ - (۲۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِیْنَةَ، جِئْتُ، فَلَمَّا تَبَیَّنْتُ وَجْهَهٗ، عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهٗ لَیْسَ بِوَجْهِ کَذَّابٍ. فَکَانَ أَوَّلُ مَا قَالَ: «یَا أَیُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصِلُوا الْأَرْحَامَ، وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ؛ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِیُّ.

دوسری فصل

۱۹۰۷: عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں نے آپؐ کے چہرہ (مبارک) کو غور سے دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپؐ کا (مبارک) چہرہ (ان لوگوں جیسا) چہرہ نہیں ہے جو جھوٹے ہوتے ہیں۔ آپؐ نے پہلے پہل جو باتیں ارشاد فرمائیں وہ یہ تھیں' اے لوگو! السلام علیکم ورحمتہ اللہ کے کلمات کو عام کرو' کھانا کھلاؤ' صلہ رحمی کرو' رات (کے اوقات) میں نوافل ادا کرو جبکہ لوگ نیند میں ہوں تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

۱۹۰۸ - (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

«اعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَأَفْشُوا السَّلَامَ، تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۹۰۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (اللہ) رحمٰن کی عبادت کرو' کھانا کھلاؤ' السلام علیکم کو عام کرو تو تم جنّت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے (ترمذی' ابن ماجہ)

۱۹۰۹ - (۲۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِىءُ غَضَبَ الرَّبِّ، وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السَّوْءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۹۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ صدقہ کرنا اللہ کی ناراضگی کو ختم کر دیتا ہے اور بری (حالت والی) موت سے بچاتا ہے (ترمذی)

وضاحت: بری حالت والی موت سے مراد خاتمہ کے وقت دین سے روگردانی اور ایمانی حالت کا بگڑ جانا ہے۔ علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف سند کے ساتھ ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۵۶۶)

۱۹۱۰ - (۲۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ، وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۹۱۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر اچھا کام صدقہ ہے اور یہ بھی اچھے کام میں داخل ہے کہ آپ اپنے (مسلمان) بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کریں اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالیں (احمد' ترمذی)

۱۹۱۱ - (۲۴) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَإِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِي أَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَنَصْرُكَ الرَّجُلَ الرَّدِيءَ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَإِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِي دَلْوِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۹۱۱: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرا اپنے (مسلمان) بھائی کے ساتھ مسکرانا صدقہ ہے اور تیرا اچھے کاموں کا حکم دینا صدقہ ہے اور تیرا بری باتوں سے روکنا صدقہ ہے اور تیرا کسی شخص کی ایسے علاقے میں رہنمائی کرنا صدقہ ہے جہاں اس کے گم ہو جانے کا اندیشہ ہو اور تیرا کسی کم نظروالے شخص کی مدد کرنا صدقہ ہے اور تیرا راستے سے پتھر' کانٹے اور ہڈی کو دور کرنا صدقہ ہے اور تیرا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا صدقہ ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۱۹۱۲ - (۲۵) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ، فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَلْمَاءُ» فَحَفَرَ بِئْراً، وَقَالَ: هٰذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ .

۱۹۱۲: سعد بن عُبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ام سعدؓ فوت ہو گئی ہیں' ان کی طرف سے کون سا صدقہ کرنا زیادہ بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' (پینے کے) پانی کا انتظام کرنا چنانچہ سعدؓ نے پانی کا کنواں کھدوایا اور دعا کی کہ اس (کنوئیں) کا ثواب اس کی ماں کے لئے ہو۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' سعید بن مسیّبؒ کی سعد رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔
(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۶۸)

۱۹۱۳ - (۲۶) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِماً ثَوْباً عَلٰى عُرًى ؛ كَسَاهُ اللهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ. وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ أَطْعَمَ مُسْلِماً عَلٰى جُوْعٍ ؛ أَطْعَمَهُ اللهُ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ. وَأَيُّمَا مُسْلِمٍ سَقَا مُسْلِماً عَلٰى ظَمَإٍ؛ سَقَاهُ اللهُ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ .

۱۹۱۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان کسی مسلمان کو اس کے پاس لباس نہ ہونے کی صورت میں لباس پہناتا ہے تو اللہ اس کو جنت میں سبز رنگ کا لباس پہنائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو اس کے بھوکے ہونے کے وقت کھانا کھلاتا ہے تو اللہ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی مسلمان کو اس کے پیاسے ہونے کے وقت پانی پلاتا ہے تو اللہ اس کو مہر زدہ نفیس شراب پلائے گا (ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالجارود کوفی راوی رافضی ہے' امام یحیٰی بن معینؒ نے اس کو کذّاب کہا ہے۔
(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۶۸)

١٩١٤ - (٢٧) وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقّاً سِوَى الزَّكَاةِ» ثُمَّ تَلا: ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾ الآية. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۱۴: فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی حق ہے بعد ازاں آپؐ نے ذیل کی آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "نیکی صرف یہ نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی جانب کرو" (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو میمون حمزہ اعور راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۶۹)

١٩١٥ - (٢٨) وَعَنْ بُهَيْسَةَ، عَنْ أَبِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ: «الْمَاءُ». قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ: «الْمِلْحُ» قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِي لَا يَحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ: «أَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۹۱۵: بُہیسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کون سی چیز ہے جس کا نہ دینا جائز نہیں؟ آپ نے فرمایا پانی ہے۔ اس نے عرض کیا اے اللہ کے پیغمبر! وہ کون سی چیز ہے جس کا نہ دینا جائز نہیں؟ آپؐ نے فرمایا' نمک ہے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! وہ کون سی چیز ہے جس کا نہ دینا جائز نہیں؟ آپؐ نے فرمایا ہر قسم کا اچھا عمل کر یہ تیرے لئے بہتر ہے۔

(ابوداؤد)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۴۔۵ صفحہ ۵۶۸)

١٩١٦ - (٢٩) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحْيَى أَرْضاً مَيْتَةً فَلَهُ فِيهَا أَجْرٌ، وَمَا أَكَلَتِ الْعَافِيَةُ مِنْهُ فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۱۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بے آباد زمین کو آباد کیا تو اسے اس کے آباد کرنے کی وجہ سے ثواب ملے گا اور جس قدر اس میں سے چارپائے پرندے کھا جائیں وہ اس کے حق میں صدقہ ہے (دارمی' نسائی)

۱۹۱۷ - (۳۰) **وَعَنِ** الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ مَنَحَ مِنْحَةَ لَبَنٍ أَوْ وَرِقٍ، أَوْ هَدٰى زُقَاقاً، كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ»، كَانَ لَهُ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۹۱۷: براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دودھ یا دراہم کا عطیہ دیا یا راستہ دکھایا تو اس کو گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب ہو گا (ترمذی)

۱۹۱۸ - (۳۱) **وَعَنْ** أَبِيْ جُرَيٍّ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَرَأَيْتُ رَجُلاً يَّصْدُرُ النَّاسُ عَنْ رَّأْيِهِ، لَا يَقُوْلُ شَيْئاً إِلَّا صَدَرُوْا عَنْهُ. قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: هٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ: قُلْتُ: عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَرَّتَيْنِ. قَالَ: «لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ. عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ، قُلِ: السَّلَامُ عَلَيْكَ» قُلْتُ: أَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: «أَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ، الَّذِيْ إِنْ أَصَابَكَ ضُرٌّ فَدَعَوْتَهُ كَشَفَهُ عَنْكَ، وَإِنْ أَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ، فَدَعَوْتَهُ أَنْبَتَهَا لَكَ، وَإِذَا كُنْتَ بِأَرْضٍ قَفْرٍ أَوْ فَلَاةٍ فَضَلَّتْ رَاحِلَتُكَ فَدَعَوْتَهُ رَدَّهَا عَلَيْكَ»: قُلْتُ: اِعْهَدْ إِلَيَّ. قَالَ: «لَا تَسُبَّنَّ أَحَداً». قَالَ: فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرّاً وَّلَا عَبْداً وَّلَا بَعِيْراً وَّلَا شَاةً. قَالَ: «وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئاً مِّنَ الْمَعْرُوْفِ، وَأَنْ تُكَلِّمَ أَخَاكَ وَأَنْتَ مُنْبَسِطٌ إِلَيْهِ وَجْهُكَ؛ إِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ، فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ، وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ؛ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيْلَةِ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيْلَةَ، وَإِنِ امْرُؤٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيْكَ، فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيْهِ، فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مِنْهُ حَدِيْثَ السَّلَامِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَيَكُوْنُ لَكَ أَجْرُ ذٰلِكَ وَوَبَالُهُ عَلَيْهِ».

۱۹۱۸: ابو جری جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ گیا (وہاں) میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس کی رائے کے مطابق عمل پیرا ہیں وہ جو کچھ کہتا ہے لوگ اس کی بات کو قبول کر لیتے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ شخص کون ہے ؟ (اس شخص کے گرد جمع) لوگوں نے بتایا' یہ شخص اللہ کے پیغمبر ہیں۔ ابو جری کہتے ہیں میں نے دوبار کہا' اے اللہ کے رسول! آپؐ پر سلام ہو۔ آپؐ نے فرمایا' تجھے علیکَ السلام کے کلمات نہیں کہنے چاہئیں (اس لئے) کہ علیکَ السلام (دور جاہلیت میں) فوت شدہ کو سلام کہنے کا طریقہ تھا۔ تجھے کہنا چاہیے' السلام علیک (یعنی السلام کا لفظ پہلے کہا جائے) میں نے دریافت کیا' آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' میں اس اللہ کا پیغمبر ہوں کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف لاحق ہو تو تم اس کی بارگاہ میں دعا کرو تو اللہ تمہاری تکلیف کو دور فرما دے گا اور اگر تمہیں قحط سالی کا سامنا ہو تب تم اس سے دعا کرو تو وہ (بے آب وگیاہ) زمین پر تمہارے لئے

سبزہ اگائے اور اگر تم کسی چٹیل جنگل میں ہو اور تمہاری اونٹنی گم ہو جائے تب تم اللہ سے دعا کرو تو اللہ تم پر تمہاری اونٹنی واپس کر دے۔ میں نے عرض کیا' مجھے وصیت فرمائیں؟ آپؐ نے فرمایا' کسی شخص بلکہ کسی اونٹ یا بکری کو بھی گالی نہ دینا (راوی نے بیان کیا) اس کے بعد میں نے کسی شخص کو خواہ وہ آزاد تھا یا غلام تھا گالی نہیں دی۔ آپؐ نے فرمایا' کسی نیکی کو معمولی نہ سمجھنا اور خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے بھائی سے گفتگو کرنا' یہ بھی نیکی کا کام ہے اور اپنے تہ بند کو نصف پنڈلی تک اٹھا کر رکھنا۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو ٹخنوں سے اونچا رکھنا اور چادر نیچے لٹکانے سے پرہیز کرنا اس لئے کہ چادر لٹکانا فخر میں داخل ہے اور اللہ فخر اور تکبر کو اچھا نہیں جانتا اور اگر کوئی شخص تجھے گالیاں دے اور تجھے تیرے ان عیوب کی وجہ سے عار دلائے جن کے بارے میں اس کو علم ہے کہ تجھ میں ہیں تو جواباً" تو اس کے ان عیوب کا ذکر کر کے عار نہ دلانا جن کے بارے میں تجھے علم ہے کہ اس میں وہ عیوب ہیں اس لئے کہ اس کے گناہ کا وبال اسی پر ہو گا (ابوداؤد) اور ترمذی نے اس حدیث سے (شروع کا) سلام والا حصہ بیان کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ تجھے اس پر ثواب ہو گا اور اس پر وبال ہو گا۔

١٩١٩ - (٣٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا بَقِيَ مِنْهَا؟» قَالَتْ: مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَتِفُهَا، قَالَ: «بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَتِفِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۱۹۱۹ : عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے ایک بکری ذبح کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' اس میں سے کچھ باقی ہے؟ عائشہؓ نے جواب دیا' اس سے صرف دستی (کا گوشت) باقی ہے (جس کا ابھی تک صدقہ نہیں کیا گیا) آپؐ نے فرمایا' دستی کے علاوہ سب باقی ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

١٩٢٠ - (٣٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ كَسَا مُسْلِماً ثَوْباً؛ إِلَّا كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ مِنْهُ خِرْقَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۹۲۰ : ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو لباس پہناتا ہے وہ اس وقت تک اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک اس کے جسم پر اس میں سے کوئی ٹکڑا ہے (احمد' ترمذی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں خالد بن طہمان راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۳۲' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۷۲)

۱۹۲۱ - (۳٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَرْفَعُهُ، قَالَ: «ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: رَجُلٌ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتْلُوْ كِتَابَ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا ـ أُرَاهُ قَالَ: مِنْ شِمَالِهِ ـ، وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَانْهَزَمَ أَصْحَابُهُ، فَاسْتَقْبَلَ الْعَدُوَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ، أَحَدُ رُوَاتِهِ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ كَثِيْرُ الْغَلَطِ.

۱۹۲۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تین شخص ہیں جن کو اللہ محبوب جانتا ہے (ایک) وہ شخص جو رات قیام کرتا ہے اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے (دوسرا) وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اس کو بائیں ہاتھ سے مخفی رکھتا ہے اور (تیسرا) وہ شخص جو لشکر میں ہے' اس کے رفقاء تو شکست کھا گئے لیکن اس نے دشمن کا مقابلہ کیا (ترمذی)

امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے' اس کا ایک راوی ابوبکر بن عیاش کثرت کے ساتھ غلطیاں کرتا ہے۔

۱۹۲۲ - (۳۵) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ، وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ؛ فَأَمَّا الَّذِيْنَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ: فَرَجُلٌ أَتَى قَوْماً فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ لِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ، فَمَنَعُوْهُ، فَتَخَلَّفَ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ، فَأَعْطَاهُ سِرًّا، لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ وَالَّذِيْ أَعْطَاهُ. وَقَوْمٌ سَارُوْا لَيْلَتَهُمْ حَتّٰى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ، فَوَضَعُوْا رُؤُوْسَهُمْ، فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ وَيَتْلُوْ آيَاتِيْ . وَرَجُلٌ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ، فَلَقِيَ الْعَدُوَّ، فَهُزِمُوْا، فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتّٰى يُقْتَلَ أَوْ يُفْتَحَ لَهُ. وَالثَّلَاثَةُ الَّذِيْنَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ: «الشَّيْخُ الزَّانِيْ ، وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالُ ، وَالْغَنِيُّ الظَّلُوْمُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ [مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ]

۱۹۲۲: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ محبوب جانتا ہے اور تین شخص ایسے ہیں جن کو اللہ برا سمجھتا ہے۔ جن کو وہ محبوب جانتا ہے (ان میں سے) ایک شخص وہ ہے کہ ایک آدمی کسی قوم کے ہاں گیا' اس نے ان سے اللہ کے نام پر سوال کیا کسی قرابت داری کی وجہ سے سوال نہیں کیا جو اس کے اور ان کے درمیان ہے لیکن انہوں نے اس کے سوال کو پورا نہیں کیا لیکن ایک شخص نے ان سے الگ ہو کر اس کو درپردہ دیا' اس کے دینے کو وہ شخص اور اللہ جانتا ہے جس کو اس نے دیا۔ دوسرا وہ شخص ہے کہ کچھ لوگ رات بھر سفر کرتے رہے یہاں تک کہ جب نیند ان کو ہر چیز سے زیادہ پیاری ہو گئی تو انہوں نے اپنے سر زمین پر رکھے (اور نیند میں چلے گئے' ان میں سے) ایک شخص کھڑا ہوا وہ مجھ سے تضرع و زاری کے ساتھ دعائیں کرتا اور میری آیات کی تلاوت کرتا رہا جب کہ تیسرا وہ شخص ہے جو لشکر میں ہے

اس کی دشمن سے لڑائی ہوئی اس کے ساتھی شکست کھا گئے لیکن اس نے جرات کے ساتھ مقابلہ کیا اور سینہ تان کر لڑتا رہا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا یا اسے فتح نصیب ہوئی اور وہ تین شخص جنہیں اللہ برا سمجھتا ہے ان میں سے ایک وہ بوڑھا ہے جو زنا کرتا ہے اور دوسرا وہ فقیر ہے جو تکبر کرتا ہے اور تیسرا وہ مالدار ہے جو ظلم کرتا ہے (ترمذی' نسائی) امام نسائیؒ نے تین ناپسندیدہ افراد کا ذکر نہیں کیا۔

١٩٢٣ - (٣٦) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ، فَخَلَقَ الْجِبَالَ، فَقَالَ بِهَا عَلَيْهَا؛ فَاسْتَقَرَّتْ، فَعَجِبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ. فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ؟ قَالَ: نَعَمْ، الْحَدِيْدُ. فَقَالُوْا: يَارَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيْدِ؟ قَالَ: نَعَمْ، النَّارُ. فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: نَعَمْ، الْمَاءُ. فَقَالُوْا: يَارَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ اَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، الرِّيْحُ. فَقَالُوْا: يَا رَبِّ! هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ صَدَقَةً بِيَمِيْنِهِ يُخْفِيْهَا مِنْ شِمَالِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ مُعَاذٍ: «الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ» فِيْ «كِتَابِ الْإِيْمَانِ».

۱۹۲۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ نے زمین کو پیدا کیا تو زمین حرکت کرنے لگی (پھر) اللہ نے پہاڑ پیدا فرما کر انہیں زمین پر رکھا اس سے زمین کو قرار حاصل ہوا تو فرشتوں نے پہاڑوں کی قوت پر تعجب کا اظہار کیا اور سوال کیا' پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی مخلوق پہاڑوں سے زیادہ قوت والی ہے؟ اللہ نے فرمایا' ہاں! لوہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا' پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی مخلوق لوہے سے بھی زیادہ قوت والی ہے' اللہ نے فرمایا' ہاں! آگ ہے۔ پھر انہوں نے سوال کیا' پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی مخلوق آگ سے بھی زیادہ قوت والی ہے؟ اللہ نے فرمایا' ہاں! پانی ہے۔ پھر انہوں نے سوال کیا' پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی چیز پانی سے بھی زیادہ قوت والی ہے؟ اللہ نے فرمایا' ہاں! ہوا ہے۔ انہوں نے پھر سوال کیا' پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی چیز ہوا سے بھی زیادہ قوت والی ہے؟ اللہ نے فرمایا' ہاں! آدم کا بیٹا جو دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اس کو بائیں ہاتھ سے پوشیدہ رکھتا ہے (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ اور معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث "کہ صدقہ گناہ کو ختم کر دیتا ہے" کا ذکر کتاب الایمان میں گزر چکا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن ابی سلیمان راوی معروف نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۱۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۶۰۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٩٢٤ - (٣٧) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَّهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ، كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ إِلٰى مَا عِنْدَهُ». قُلْتُ: وَكَيْفَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ، وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً فَبَقَرَتَيْنِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۱۹۲۴: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان (ہرقسم کے) مال میں سے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کرتا ہے تو جنّت کے دربان (فرشتے) اس کا استقبال کریں گے۔ ہر فرشتہ اس کو (ان انعامات کی جانب) دعوت دے گا جو اس کے پاس ہوں گے۔ میں نے دریافت کیا' دو عدد خرچ کرنے سے کیا مقصود ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر اونٹ ہیں تو دو اونٹ اور اگر گائے ہے تو دو گائے۔
(نسائی)

١٩٢٥ - (٣٨) وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۹۲۵: مرثد بن عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن ایماندار شخص پر اس کا صدقہ سایہ کرے گا (احمد)

١٩٢٦ - (٣٩) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهِ فِي النَّفَقَةِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ سَائِرَ سَنَتِهِ». قَالَ سُفْيَانُ: «إِنَّا قَدْ جَرَّبْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ كَذٰلِكَ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۹۲۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص محرم کی دسویں تاریخ کو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے میں فراخی کرے گا اللہ سال بھر اس پر فراخی فرمائے گا۔ سفیان ثوریؒ کہتے ہیں کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا اور اسی طرح پایا ہے (رزین)

١٩٢٧ - (٤٠) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنْهُ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيْدٍ، وَجَابِرٍ، وَضَعَّفَهُ

۱۹۲۷: اور بیہقی نے شُعَبِ الایمان میں ابن مسعود' ابوہریرہ' ابو سعید اور جابر رضی اللہ عنہم سے حدیث بیان کی ہے اور اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں' شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے اور سفیان ثوریؒ کا یہ قول کہ ہم نے اس کا تجربہ کیا ہے درست نہیں ہے' اس لئے کہ شریعت کے مقابلہ میں تجربہ پیش نہیں کیا جا سکتا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۶۰۱)

۱۹۲۸ - (٤١) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ الصَّدَقَةَ مَاذَا هِيَ؟ قَالَ: «أَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ، وَعِنْدَ اللّٰهِ الْمَزِيْدُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۹۲۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے پیغمبر! آپؐ بتائیں کہ صدقہ کا ثواب کتنا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' دس گنا سے سات سو گنا تک ہے جب کہ اللہ کے پاس اس کے علاوہ اور زیادہ ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید الالہانی راوی متکلّم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۱۹۲۹' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۰۶' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۱۳۰' مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۱۷۶)

(٧) بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

(بہتر صدقہ کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٩٢٩ - (١) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ، وَحَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ حَکِیْمٍ وَحْدَهُ.

پہلی فصل

١٩٢٩: ابوہریرہؓ اور حکیمؓ بن حزام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہتر صدقہ وہ ہے جو غنا کے بعد ہو (یعنی زائد مال سے ہو) اور خرچ کرنے میں اہل و عیال سے آغاز کریں (بخاری) اور مسلم نے صرف حکیمؓ سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: اہل و عیال کے حقوق پورا کرنے کے بعد جو مال صدقہ کیا جائے وہ بہتر صدقہ ہے۔
(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۷۶)

١٩٣٠ - (٢) وَعَنْ أَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی أَهْلِهٖ، وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا، کَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

١٩٣٠: ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب مسلمان اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہے اور اللہ کی رضا جوئی چاہتا ہے تو یہ خرچ کرنا بھی اس کا صدقہ ہے۔
(بخاری' مسلم)

١٩٣١ - (٣) وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «دِیْنَارٌ أَنْفَقْتَهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ، وَدِیْنَارٌ أَنْفَقْتَهٗ فِیْ رَقَبَةٍ، وَدِیْنَارٌ تَصَدَّقْتَ بِهٖ عَلٰی مِسْکِیْنٍ، وَدِیْنَارٌ أَنْفَقْتَهٗ عَلٰی أَهْلِكَ؛ أَعْظَمُهَا أَجْرًا الَّذِیْ أَنْفَقْتَهٗ عَلٰی أَهْلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (ایک) دینار وہ ہے جس کو تو نے اللہ کے راستے میں خرچ کیا اور (ایک) دینار وہ ہے جس کو تو نے گردن آزاد کرنے میں خرچ کیا اور (ایک) دینار وہ ہے جس کو تو نے کسی مسکین پر صدقہ کیا اور (ایک) دینار وہ ہے جس کو تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا۔ ان میں سے زیادہ ثواب اِس دینار پر ہے جس کو تو نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا (مسلم)

١٩٣٢ - (٤) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى عِيَالِهٖ، وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى دَآبَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، وَدِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ عَلٰى أَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۳۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زیادہ ثواب والا دینار وہ ہے جس کو (کوئی شخص) اپنے اہل و عیال پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جس کو اپنے اس چارپائے پر خرچ کرتا ہے جس کو اللہ کی راہ میں (لڑائی کرنے کے لئے باندھ رکھا ہے) اور وہ دینار ہے جس کو کوئی شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں پر خرچ کرتا ہے (مسلم)

١٩٣٣ - (٥) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَلِيْ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلٰى بَنِيْ أَبِيْ سَلَمَةَ ؟ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ. فَقَالَ: «أَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۳۳: امِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا مجھے ثواب ملے گا اگر میں ابو سلمہ کی اولاد پر خرچ کروں کیونکہ وہ میرے بھی تو بیٹے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تو ان پر خرچ کر تجھے ان پر خرچ کرنے کا ثواب ملے گا (بخاری' مسلم)

١٩٣٤ - (٦) وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ! وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ» قَالَتْ: فَرَجَعْتُ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ: إِنَّكَ رَجُلٌ خَفِيْفُ ذَاتِ الْيَدِ ، وَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ؛ فَأْتِهٖ فَاسْأَلْهُ، فَإِنْ كَانَ ذٰلِكَ يُجْزِىءُ عَنِّيْ وَإِلَّا صَرَفْتُهَا إِلٰى غَيْرِكُمْ؟ قَالَتْ: فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ: بَلِ ائْتِيْهِ أَنْتِ. قَالَتْ: فَانْطَلَقْتُ، فَإِذَا امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِبَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، حَاجَتِيْ حَاجَتُهَا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ أُلْقِيَتْ عَلَيْهِ الْمَهَابَةُ. فَقَالَتْ: فَخَرَجَ عَلَيْنَا بِلَالٌ، فَقُلْنَا لَهُ:

اِئْتِ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ بِالْبَابِ تَسْأَلَانِكَ: أَتُجْزِىءُ الصَّدَقَةُ عَنْهُمَا عَلٰى أَزْوَاجِهِمَا وَعَلٰى أَيْتَامٍ فِيْ حُجُوْرِهِمَا ؟ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ. قَالَتْ: فَدَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ هُمَا؟» قَالَ: امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ وَزَيْنَبُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَيُّ الزَّيَانِبِ؟» قَالَ: امْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ، وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

۱۹۳۴: زینبؓ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے خواتین! تم صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیور سے دو۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ میں عبداللہؓ بن مسعود کے پاس گئی۔ میں نے ان سے کہا' آپ فقیر ہیں' آپ کے پاس مال بہت کم ہے (جبکہ) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جائیں اور آپ سے دریافت کریں کہ اگر میرا آپ پر صدقہ کرنا کفایت کرتا ہے (تو میں آپ پر صدقہ کرتی ہوں) وگرنہ آپ کے علاوہ مستحق لوگوں پر خرچ کرتی ہوں۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ مجھے عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ آپ خود جائیں (زینبؓ) کہتی ہیں کہ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہاں ایک انصاری عورت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر تھی جو میرا مقصد تھا وہی اس کا مقصد تھا۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیبت و عظمت والے تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ بلالؓ باہر آئے ہم نے اس سے کہا' آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائیں کہ دو عورتیں آپ کے دروازے پر ہیں۔ آپؐ سے دریافت کرتی ہیں کہ ان کا صدقہ ان کے خاوندوں اور ان کی سرپرستی میں جو یتیم بچے ہیں ان پر خرچ کرنا کفایت کرتا ہے؟ اور آپؐ کو نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔ زینبؓ کہتی ہیں کہ بلالؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے استفسار کیا کہ دونوں عورتیں کون ہیں؟ بلالؓ نے بتایا' ایک انصاری عورت ہے اور دوسری زینبؓ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کون سی زینب؟ بلالؓ نے جواب دیا کہ عبداللہؓ بن مسعود کی بیوی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان کے لئے دو ثواب ہیں صلہ رحمی کا ثواب اور صدقہ کا ثواب (بخاری' مسلم) جب کہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

١٩٣٥ - (٧) وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيْدَةً فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۳۵: میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک لونڈی کو آزاد کیا اور اس کا تذکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا'

اگر تو اپنے ماموؤں کو بطور عطیہ دیتی تو تجھے (آزاد کرنے سے) زیادہ ثواب ملتا (بخاری' مسلم)

۱۹۳۶ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِيْ جَارَيْنِ فَإِلٰى أَيِّهِمَا أُهْدِيْ؟ قَالَ: «إِلٰى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَاباً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۹۳۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں۔ میں ان دونوں میں سے (پہلے) کس کو ہدیہ دوں؟ آپؐ نے فرمایا' ان میں سے اس کو دے جس کا دروازہ تیرے قریب ہے (بخاری)

۱۹۳۷ - (۹) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا، وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۳۷: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب آپ گوشت پکائیں تو اس کا شوربا زیادہ بنائیں اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھیں (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۹۳۸ - (۱۰) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «جُهْدُ الْمُقِلِّ، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۹۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تھوڑے مال والے کا' جس کا خرچ بمشکل چلے اور خرچ کرنے کا آغاز اپنے اہل و عیال سے کر (ابوداؤد)

۱۹۳۹ - (۱۱) وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ، وَهِيَ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ: صَدَقَةٌ وَّصِلَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۳۹: سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

مسکین پر صدقہ کرنا (صرف) صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنے کا دوہرا ثواب ہے' ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحمی کا (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

١٩٤٠ - (١٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: عِنْدِي دِينَارٌ فَقَالَ: «أَنْفِقْهُ عَلَى نَفْسِكَ». قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: «أَنْفِقْهُ عَلَى وَلَدِكَ» قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: «أَنْفِقْهُ عَلَى أَهْلِكَ» قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: «أَنْفِقْهُ عَلَى خَادِمِكَ». قَالَ: عِنْدِي آخَرُ. قَالَ: «أَنْتَ أَعْلَمُ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

۱۹۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا' میرے پاس ایک دینار ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اسے اپنے آپ پر خرچ کر۔ اس نے کہا' میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اپنی اولاد پر خرچ کر۔ اس نے کہا' میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اپنی بیوی پر خرچ کر۔ اس نے کہا' میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اپنے خادم پر خرچ کر۔ اس نے کہا' میرے پاس ایک اور دینار ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اب تو جیسے چاہے خرچ کر (ابوداؤد' نسائی)

١٩٤١ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ؟ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ؟ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ فِيهَا. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ؟ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

۱۹۴۱: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں ایسے شخص کے بارے میں خبر نہ دوں جو سب سے بہتر ہے؟ وہ شخص ہے جس نے اپنے گھوڑے کی لگام کو اللہ کے راستے میں تھام رکھا ہے۔ کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے نہ بتاؤں جو اس کے بعد ہے؟ وہ شخص ہے جو چند بکریاں لے کر (لوگوں سے) الگ تھلگ رہتا ہے اور وہ ان بکریوں میں سے اللہ کے حقوق ادا کرتا ہے۔ کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ بدترین شخص کون ہے؟ وہ شخص ہے جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا جاتا ہے لیکن وہ نہیں دیتا (ترمذی' نسائی' دارمی)

١٩٤٢ - (١٤) وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ» . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ

۱۹۴۲ : اُمِ بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سائل کو (کچھ دے کر) واپس بھیجو اگرچہ جلا ہوا کھر ہی کیوں نہ ہو (مالک' نسائی) ترمذی اور ابوداؤد نے اس کی ہم معنیٰ روایت بیان کی ہے۔

١٩٤٣ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللهِ فَأَعِيْذُوْهُ، وَمَنْ سَأَلَ بِاللهِ فَأَعْطُوْهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيْبُوْهُ، وَمَنْ صَنَعَ إِلَيْكُمْ مَعْرُوْفاً فَكَافِئُوْهُ؛ فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ فَادْعُوْا لَهُ حَتّٰى تَرَوْا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

۱۹۴۳ : ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص تم سے اللہ کی پناہ طلب کرے تم اسے پناہ عطا کرو اور جو شخص اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرے اس کا سوال پورا کرو اور جو شخص تمہیں دعوت دے اس کی دعوت کو قبول کرو اور جو شخص تمہارے ساتھ احسان کرے تم اس کے احسان کا بدلہ دو۔ اگر تم بدلہ نہ دے سکو تو اس کے حق میں دعا کرو یہاں تک کہ تم محسوس کرو کہ تم نے اس کو بدلہ دے دیا ہے (احمد' ابوداؤد' نسائی)

١٩٤٤ - (١٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. «لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللهِ إِلَّا الْجَنَّةَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

۱۹۴۴ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر صرف جنت کا سوال کیا جائے (ابوداؤد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں سلیمان بن قرم بن معاذ راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۱۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۶۰۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٩٤٥ - (١٧) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَبُوْ طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِيْنَةِ مَالاً مِّنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيْهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ: فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ، قَامَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ اللهَ

تَعَالٰی يَقُوْلُ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ، وَإِنَّ أَحَبَّ مَالِيْ إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى ، أَرْجُوْ بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللّٰهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَخْ بَخْ ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِيْنَ» . فَقَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَسَمَهَا أَبُوْ طَلْحَةَ فِيْ أَقَارِبِهِ وَبَنِيْ عَمِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۹۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تمام انصار سے زیادہ کھجوروں کے مالک تھے اور ان کے نزدیک ان کا محبوب ترین مال "حاء" نامی کنواں تھا اور یہ زمین مسجد نبویؐ کے بالکل سامنے تھی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں داخل ہوتے اور وہاں سے عمدہ پانی پیتے۔ انسؓ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "تم ہرگز نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک تم اپنے محبوب مال سے خرچ نہ کرو" تو ابو طلحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ اللہ پاک فرماتا ہے تم جنت حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ تم بہترین مال خرچ نہ کرو اور میرا سب سے نفیس مال "حاء" نامی کنواں ہے میں اس کو اللہ کی رضا کیلئے صدقہ کرتا ہوں اور اس سے خیر و برکت کا امیدوار ہوں اور اللہ کے نزدیک اس کا ذخیرہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ کے رسول! آپ جہاں چاہیں اس کو صرف کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہت خوب! بہت خوب! یہ مال فائدہ دینے والا ہے' میں نے تیری باتیں سن لی ہیں' میری رائے یہ ہے کہ تم اس مال کو قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرو۔ اس پر ابو طلحہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ ابو طلحہؓ نے اس کو اپنے قرابت داروں اور اپنے چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا (بخاری' مسلم)

۱۹۴۶ - (۱۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۱۹۴۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہترین صدقہ یہ ہے کہ آپ بھوکے جاندار کو پیٹ بھر کر کھلائیں (بیہقی فی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زربی بن عبداللہ ازدی راوی منکر الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۹' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۱۸۶)

(۸) بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ مَالِ الزَّوْجِ

(عورت کا خاوند کے مال سے صدقہ کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۹۴۷ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ ؛ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ کرے (لیکن صدقہ کرنے میں) اسراف نہ کرے تو اس کو اس کے خرچ کرنے کی وجہ سے ثواب حاصل ہو گا اور اس کے خاوند کو بھی ثواب حاصل ہو گا کیونکہ اس نے مال کمایا نیز خزانچی کو بھی ثواب ملے گا' ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کرے گا (بخاری' مسلم)

۱۹۴۸ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِ ؛ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱۹۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ کرتی ہے تو عورت کو نصف ثواب ملے گا۔
(بخاری' مسلم)

۱۹۴۹ - (۳) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبَةً بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ؛ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۴۹: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

مسلمان امانت دار خزانچی جسے جس چیز کے دینے کا حکم دیا جاتا ہے وہ اسے مکمل طور پر پورا پورا خوش دلی سے دیتا ہے اور جس شخص کے بارے میں اسے بتایا جائے اس کے پاس پہنچا دیتا ہے تو وہ خزانچی بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے یعنی اجر و ثواب میں مال والے کے ساتھ شریک ہو گا (بخاری، مسلم)

١٩٥٠ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا ، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہیں اور میرا خیال ہے کہ اگر وہ کلام کر سکتی تو وہ صدقہ کرتی (اب) اگر میں اس کی جانب سے صدقہ کروں تو کیا اس کو ثواب ہو گا؟ آپؐ نے فرمایا، ضرور ہو گا (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

١٩٥١ - (٥) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَلَا الطَّعَامَ ؟ قَالَ: «ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۱۹۵۱: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ حجتہ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں فرما رہے تھے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر خرچ نہ کرے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا، اے اللہ کے رسولؐ! کھانا بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا، یہ تو ہمارا عمدہ قسم کا مال ہے (ترمذی)

١٩٥٢ - (٦) وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا بَايَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النِّسَاءَ قَامَتِ امْرَأَةٌ جَلِيلَةٌ كَأَنَّهَا مِنْ نِسَاءِ مُضَرَ، فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! إِنَّا كَلٌّ عَلَى آبَائِنَا وَأَبْنَائِنَا وَأَزْوَاجِنَا، فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنْ أَمْوَالِهِمْ؟ قَالَ: «الرَّطْبُ تَأْكُلْنَهُ وَتُهْدِينَهُ» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۹۵۲: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عورتوں

سے بیعت لی تو ایک جلیل القدر عورت کھڑی ہوئی شاید وہ مضر (قبیلہ) کی عورتوں میں سے تھی۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! ہم تو اپنے والدین' اپنے بیٹوں اور اپنے خاوندوں پر بوجھ ہیں' ہمارے لئے ان کے مال میں سے کس قدر حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تر و تازہ چیز جس کو تم خود بھی کھا سکتی ہو اور ہدیہ بھی دے سکتی ہو (ابوداؤد)

وضاحت : تر و تازہ سے مقصود دودھ' پھل' ترکاریاں' پکا ہوا سالن اور شوربا وغیرہ ہیں' یہ اشیاء جلد خراب ہو جاتی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ہر شہر اور علاقے کے مخصوص حالات کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ اسی طرح خاوند کے مزاج کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔ (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۱۸۹)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۹۵۳ - (۷) عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْماً، فَجَاءَنِي مِسْكِينٌ، فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ، فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ، فَضَرَبَنِي، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَدَعَاهُ، فَقَالَ: «لِمَ ضَرَبْتَهُ؟» قَالَ: يُعْطِي طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ. فَقَالَ: «الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: كُنْتُ مَمْلُوكاً، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: «أَتَصَدَّقُ مِنْ مَالِ مَوَالِيَّ بِشَيْءٍ؟» قَالَ: «نَعَمْ، وَالْأَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۹۵۳: عمیر مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے آقا نے مجھے حکم دیا کہ میں گوشت کے ٹکڑے کروں چنانچہ ایک مسکین میرے پاس آیا میں نے اس کو اس گوشت میں سے کھلایا۔ جب میرے آقا کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے مجھے سزا دی (اس کے بعد) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچا۔ میں نے آپؐ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے اس کو بلایا اور اس سے کہا کہ تو نے اس کو کیوں مارا؟ اس نے کہا' اس نے میرا کھانا میری اجازت کے بغیر دے دیا۔ آپؐ نے فرمایا' ثواب تم دونوں میں تقسیم ہو گا اور ایک روایت میں ہے' اس نے بیان کیا کہ میں غلام تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے آقا کے مال میں سے کچھ مال صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! (کر سکتا ہے) اور ثواب تم دونوں میں تقسیم ہو گا (مسلم)

(۹) بَابُ مَنْ لَّا يَعُوْدُ فِي الصَّدَقَةِ

(اس شخص کا ذکر جو صدقہ کر کے واپس نہیں لیتا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۹۵٤ ـ(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيْعُهُ بِرُخْصٍ ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَشْتَرِهِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ» . وَفِي رِوَايَةٍ: «لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ. فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۵۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے فی سبیل اللہ ایک شخص کو گھوڑے پر سوار کرا دیا (یعنی اس پر صدقہ کر دیا) لیکن اس شخص نے گھوڑے کو (اس کی صحیح خدمت نہ کرنے کی وجہ سے) لاغر کر دیا۔ میں نے چاہا کہ میں گھوڑا اس سے خرید لوں اور میرا خیال تھا کہ وہ مجھے سستے داموں فروخت کر دے گا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اسے نہ خریدنا اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لینا اگرچہ وہ تجھے ایک درہم کے عوض دے کیونکہ وہ شخص جو صدقہ کو واپس لیتا ہے اس کتے کی مانند ہے جو اپنی قے کو چاٹتا ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' اپنے صدقے کو واپس نہ لینا اس لئے کہ صدقہ واپس لینے والا اس شخص کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹنے والا ہے (بخاری' مسلم)

۱۹۵۵ ـ (۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّي بِجَارِيَةٍ، وَإِنَّهَا مَاتَتْ. قَالَ: «وَجَبَ أَجْرُكِ، وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ». قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّهُ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا؟ قَالَ: «صُوْمِي عَنْهَا». قَالَتْ: إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۵۵: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپؐ کے ہاں ایک عورت آئی۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی والدہ پر لونڈی کا صدقہ کیا ہے اور والدہ فوت ہو گئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تیرا ثواب ثابت ہو گیا اور وراثت میں وہ لونڈی تجھے واپس مل گئی۔ اس نے (مزید) دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس کے ذمّہ ایک ماہ کے روزے تھے' کیا میں اس کی طرف سے (نیابت کرتے ہوئے) روزے رکھ سکتی ہوں؟ آپؐ نے اسے روزے رکھنے کی اجازت دی۔ اس نے (مزید) دریافت کیا' اس نے حج نہیں کیا تھا' کیا میں اس کی جانب سے (نیابت کرتے ہوئے) حج کر سکتی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! تو حج کر سکتی ہے (مسلم)

[وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِىْ وَالثَّالِثُ]

كِتَابُ الصَّوْمِ

(روزے کے مختلف مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۹۵۶ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ». وَفِي رِوَايَةٍ: «فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ» . وَفِي رِوَايَةٍ: «فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیطان جکڑے جاتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

۱۹۵۷ - (۲) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ، مِنْهَا: بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۵۷: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازے کا نام "ریان" (سیراب کرنے والا) ہے اس دروازے سے صرف روزے داروں کا داخلہ ہوگا (بخاری، مسلم)

۱۹۵۸ - (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَاناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس

www.muhammadilibrary.com

شخص نے رمضان کے روزے (اللہ پر) ایمان رکھتے ہوئے اور طلب ثواب کے لئے رکھے تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس شخص نے رمضان میں (اللہ پر) ایمان رکھتے ہوئے اور طلبِ ثواب کے لئے قیام کیا اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس شخص نے شبِ قدر کا قیام (اللہ پر) ایمان رکھتے ہوئے اور طلبِ ثواب کے لئے کیا اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

۱۹۵۹ - (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: إِلا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ، وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ ، وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ ــــــــ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ . فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم کے بیٹے کے تمام نیک اعمال کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یعنی حدیثِ قدسی ہے کہ "سوائے روزہ کے بلاشبہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ انسان اپنی شہوت اور کھانے پینے کو میری رضامندی کے لئے چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک خوشی جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی جب اس کی اس کے پروردگار سے ملاقات ہوگی اور روزے دار کے منہ کی مہک اللہ کے ہاں کستوری کی مہک سے بہتر ہے اور روزہ (گناہوں سے) محفوظ رکھتا ہے اور جب تم نے روزہ رکھا ہو تو فحش گفتگو سے احتراز کیا جائے اور نہ جھگڑا کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اسے گالیاں دے یا اس سے لڑائی کرے تو اسے (معذرت کرتے ہوئے) کہے' میں روزے سے ہوں" (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۱۹۶۰ - (٥) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ، وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ، وَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، وَلِلهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ

دوسری فصل

۱۹۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں ہوتا اور جب کہ جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں' اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور آواز دینے والا آواز لگاتا ہے' خیر طلب کرنے والو! نیک کام کے لئے آگے بڑھو اور برے کام کی طلب رکھنے والو! برے کاموں سے رک جاؤ اور ہر رات اللہ دوزخ سے (کثرت کے ساتھ لوگوں کو) آزاد کرتا ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

۱۹۶۱ - (٦) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۱۹۶۱: نیز امام احمدؒ نے اس حدیث کو ایک آدمی سے بیان کیا ہے جب کہ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۹۶۲ - (٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ، فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَآءِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ، لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۱۹۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے پاس رمضان کا برکت والا مہینہ آگیا ہے اللہ نے تم پر اس کے روزے فرض کر دیئے ہیں۔ اس ماہ میں دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اللہ کے لئے اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیرو برکت سے محروم ہوا وہ ہر قسم کی خیرو برکت سے محروم رہا (احمد' نسائی)

۱۹۶۳ - (٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «الصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ، يَقُولُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ! إِنِّي مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ، فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، فَيُشَفَّعَانِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ»

۱۹۶۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' روزہ اور قرآن مومن انسان کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا' اے میرے پروردگار! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے اور شہوت رانی سے روکے رکھا' اس لئے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ رات کو میں نے اسے نیند سے باز رکھا اس لئے اس کے بارے میں میری سفارش کو شرفِ قبولیت عطا فرما چنانچہ دونوں کی سفارش قبول ہو گی (بیہقی شعب الایمان)

١٩٦٤ - (٩) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ، وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، مَّنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ، وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كل مَحْرُوْمٍ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۹۶۴: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رمضان (کا مہینہ) آیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ (برکت والا) مہینہ آیا ہے (اس کو غنیمت جانو) اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر و برکت سے محروم رہا اور اس کی خیر و برکت سے صرف وہی شخص محروم رہتا ہے جو (ہر قسم کی سعادتوں سے) محروم ہے (ابن ماجہ)

١٩٦٥ - (١٠) وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ، شَهْرٌ مُّبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهُ فَرِيْضَةً، وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعاً، مَّنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ. وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ، وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ، مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِماً كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهِ، وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ، وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ» قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَيْسَ كُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِهِ الصَّائِمَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِماً عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ ، أَوْ تَمْرَةٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ، وَّمَنْ أَشْبَعَ صَائِماً؛ سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَّا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ. وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ، وَّأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَّآخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ. وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْكِهِ فِيْهِ؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَأَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ».

۱۹۶۵: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کی آخری تاریخ کو آپؐ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا' اے لوگو! عظمت والا مہینہ تم پر سایہ فگن ہونے والا ہے' وہ برکت والا مہینہ ہے اس

میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ نے اس کے روزوں کو فرض اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے۔ جو شخص اس میں کسی قسم کی نیکی کر کے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے گویا اس نے رمضان کے علاوہ میں فرض ادا کیا اور جس شخص نے رمضان میں فرض ادا کیا گویا اس نے رمضان کے سوا میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے جب کہ صبر کا بدلہ جنت ہے اور ہمدردی کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں اضافہ ہوتا ہے جو شخص اس ماہ میں کسی روزے دار کا روزہ افطار کرائے گا اس کے گناہ معاف ہونگے اور اس کی گردن کو دوزخ سے نجات حاصل ہوگی اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب حاصل ہوگا لیکن روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سب روزہ دار کے روزے کے افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتے (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس شخص کو بھی یہ ثواب عطا کرے گا جو روزہ دار کے روزے کو دودھ کے گھونٹ یا کھجور یا پانی کے گھونٹ سے افطار کراتا ہے اور جس شخص نے روزہ دار کو سیر ہو کر کھانا کھلایا اللہ اس کو میرے حوض سے پانی پلائے گا جس سے جنت میں داخل ہونے تک وہ پیاس محسوس نہیں کرے گا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کے آغاز میں رحمتِ الٰہی کا نزول ہوتا ہے اور درمیان میں مغفرت ہوتی ہے اور آخر میں دوزخ سے آزادی ملتی ہے اور جو شخص اس ماہ میں اپنے ماتحت پر تخفیف کرتا ہے اللہ اس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کو دوزخ سے نجات عطا کرتا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایاس بن ابی ایاس راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۸۲' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۰۱)

۱۹۶۶ - (۱۱) **وَعَن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيْرٍ وَأَعْطَى كُلَّ سَائِلٍ.

۱۹۶۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آجاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو عطا کرتے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر ہذلی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۰۲)

۱۹۶۷ - (۱۲) **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ إِلَى حَوْلٍ قَابِلٍ» قَالَ: «فَإِذَا كَانَ أَوَّلُ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ، فَيَقُلْنَ: يَا رَبِّ؛ اجْعَلْ لَنَا مِنْ عِبَادِكَ أَزْوَاجاً تَقَرُّ بِهِمْ أَعْيُنُنَا، وَتَقَرُّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا».

رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»

۱۹۶۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آغاز سال سے آئندہ سال تک رمضان (کی آمد) کے لئے جنت کو مزین کیا جاتا ہے۔ جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے جنت کے درختوں کے پتوں سے حورعین پر (لطیف) ہوا چلنے لگتی ہے۔ وہ کہتی ہیں، اے پروردگار! ہمیں اپنے بندوں میں سے ایسے خاوند عطا کر جن کو دیکھ کر ہماری آنکھیں ٹھنڈک محسوس کریں اور ہمیں دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈک محسوس کریں (بیہقی نے تینوں احادیث کو شُعَب الایمان میں ذکر کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولید بن ولید قلانسی دمشقی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۴۹، مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۰۲)

۱۹٦٨ - (١٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «يُغْفَرُ لِأُمَّتِهِ فِيْ آخِرِ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنَّ الْعَامِلَ إِنَّمَا يُوَفّٰى أَجْرَهُ إِذَا قَضٰى عَمَلَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۹۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، رمضان المبارک کی آخری رات میں تمام روزے داروں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ عرض کیا گیا، اے اللہ کے رسول! کیا وہ لیلۃُ القدر ہے؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا، البتہ عمل کرنے والے کو مکمل ثواب عطا ہوتا ہے جب وہ عمل کو پورا کرتا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہشام بن زیاد ابوالمقدام راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۹۸، مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۰۳)

(۱) بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

(چاند دیکھنے کے احکام)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۹۶۹ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوْا لَهٗ». وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً، فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۶۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو اور تم جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ افطار نہ کرو۔ اگر چاند نظر نہ آئے تو تمیں کی گنتی پوری کرو اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے اس لئے تم جب تک چاند نہ دیکھو روزہ نہ رکھو اگر چاند پوشیدہ ہو جائے تو تمیں دن کی مدت پوری کرو (بخاری' مسلم)

وضاحت: اختلافِ مطالع کی صورت میں جب ایک جگہ چاند نظر آ جائے تو دوسری جگہ پر اس کا اعتبار نہیں ہو گا جیسا کہ کریبؒ سے مروی حدیث میں ہے کہ اُمُّ الْفَضْل نے اس کو ملک شام کی جانب معاویہؓ کے پاس بھیجا۔ کریبؒ نے ذکر کیا ہے کہ میں شام میں تھا کہ ہم نے رمضان کا چاند جمعہ کی رات کو دیکھا اور اس ماہ کے آخر میں جب میں مدینہ منورہ آیا تو عبداللہ بن عباسؓ نے مجھ سے دریافت کیا کہ تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے بتایا کہ وہاں جمعہ کی رات کو چاند دیکھا گیا تھا۔ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا ہم نے ہفتہ کی رات چاند دیکھا ہے۔ ہم شام والوں کی رؤیت کا اعتبار نہیں کریں گے' اس لئے کہ شام کا ملک مدینہ منورہ سے کافی مسافت پر واقع ہے اور ان کے مطالع مختلف ہیں۔ خیال رہے کہ شام کا علاقہ مدینہ منورہ سے شمالی جہت یا مشرق کی ایک جانب ہے' ان کے درمیان سات سو میل کی مسافت ہے۔ معلوم ہوا کہ اتنی مسافت سے مطالع کا اختلاف ہوتا ہے نیز دور جدید کے جغرافیہ دان اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کسی شہر میں چاند افق سے غروبِ شمس کے وقت آٹھ درجات کی بلندی پر ہے تو اس صورت میں سورج غروب ہونے کے بعد تمیں منٹ تک چاند غروب نہیں ہوگا۔ اس صورت میں وہاں مشرق کی جانب واقع تمام

شہروں میں جو پانچ سو ساٹھ میل کی مسافت پر ہیں ان میں چاند متصور ہوگا' اگر بادل وغیرہ کی رکاوٹ نہ ہو گویا کہ ہر ستر میل کی مسافت پر ایک درجہ کی کمی یا زیادتی ہوتی ہے پس جب ایک شہر میں رؤیتِ ہلال ثابت ہے تو ان شہروں میں بھی رؤیت ثابت ہوگی جو اس سے مغرب میں واقع ہیں۔ یہ قاعدہ علم ہیئت کے اصولوں میں سے ہے اور یہ بات بھی درست ہے کہ جب کسی مغربی شہر میں چاند دیکھا جائے تو مشرق کی جانب میں پانچ سو ساٹھ میل تک رؤیت کا اعتبار ہوگا اور مغربی شہروں میں تو بلا کسی قید کے رؤیت کا اعتبار ہوگا۔

(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۰۶)

١٩٧٠ - (٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۷۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ اگر چاند پوشیدہ ہو جائے تو شعبان کے تیس دن مکمل کرو۔

(بخاری' مسلم)

١٩٧١ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ، الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ. ثُمَّ قَالَ: «الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا» يَعْنِي تَمَامَ الثَّلَاثِينَ، يَعْنِي مَرَّةً تِسْعاً وَعِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۷۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم (عرب کے لوگ) ایسی جماعت ہیں جو لکھنے پڑھنے سے ناآشنا ہیں اور نہ ہی ہم حساب کا علم رکھتے ہیں۔ مہینہ اس طرح ہے' اس طرح ہے اور تیسری بار میں انگوٹھے کو بند رکھا بعد ازاں فرمایا' مہینہ اس طرح ہے' اس طرح ہے' اس طرح ہے یعنی مکمل تیس دن ہے یعنی کبھی انتیس دن اور کبھی تیس دن مہینہ ہوتا ہے۔

(بخاری' مسلم)

وضاحت: دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں کو تین بار پھیلا کر بتایا کہ مہینہ تیس دن کا ہے اور ایک بار میں ایک انگوٹھے کو بند رکھا' اس سے مقصود یہ ہے کہ کبھی مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے (واللہ اعلم)

١٩٧٢ - (٤) وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ: رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۷۲: ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عید کے دو مہینے (ثواب میں) کم نہیں ہوتے۔ اس سے رمضان اور ذوالحجہ (کے مہینے مراد) ہیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: مطلب یہ ہے کہ اگر یہ مہینے انتیس دن کے ہوں تب بھی ثواب تیس کے برابر حاصل ہو گا۔

(واللہ اعلم)

۱۹۷۳ - (۵) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لاَ يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلاَّ أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوماً؛ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص رمضان سے پہلے ایک دن یا دو دن کے روزے نہ رکھے البتہ اگر کوئی شخص پہلے سے اس دن کا روزہ رکھتا تھا تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: شک کے دن روزہ رکھنا، استقبال رمضان کے لئے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ رکھنا منع ہے۔

(واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۱۹۷٤ - (٦) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا انْتَصَفَ شَعْبَانُ؛ فَلاَ تَصُومُوا». رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۱۹۷٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب آدھا شعبان گزر جائے تو تم روزے نہ رکھو (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: روزے رکھنے سے منع کرنے کی وجہ یہ ہے تاکہ روزے رکھنے سے ضعف لاحق نہ ہو جائے۔ مقصود یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کے لئے جسم میں قوت کا ہونا ضروری ہے۔

۱۹۷۵ - (۷) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحْصُوا هِلاَلَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۹۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، رمضان کے لئے شعبان کے چاند (کی تاریخوں) کا شمار رکھو (ترمذی)

۱۹۷۶ - (۸) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۹۷۶: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپؐ سوائے شعبان اور رمضان کے پے درپے دو ماہ کے روزے رکھتے ہوں۔
(ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۱۹۷۷ - (۹) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۷۷: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے شک والے دن کا روزہ رکھا اس نے ابوالقاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)
وضاحت: شک والے دن سے مقصود تیس شعبان کا دن ہے جس کے بارے میں شک ہو سکتا ہے کہ شاید اس کی رات کو چاند نظر آیا ہو۔ اس خیال کی وجہ سے اس دن کا روزہ رکھنا کہ شاید یہ دن رمضان کا ہو' روزہ رکھنا جائز نہیں (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۱۳)

۱۹۷۸ - (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّيْ رَأَيْتُ الْهِلَالَ - يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ - فَقَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «يَا بِلَالُ! أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَّصُوْمُوْا غَدًا» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۹۷۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی (دیہاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا' میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے۔ آپؐ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ ہی معبود حق ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)
وضاحت: خبرِ واحد حجت ہے اس پر عمل کیا جائے۔ اس حدیث کو عموم پر رکھا جائے گا' اس لئے کہ حدیث میں مطلع ابر آلود ہونے کے بارے میں الفاظ نہیں ہیں پس عموم کو چھوڑ کر مطلع ابر آلود ہونے کی حالت پر محمول کرنا درست نہیں ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۱۵)

۱۹۷۹ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَرَآءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ، فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ

۱۹۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے چاند دیکھا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے تو آپ نے بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا (ابوداؤد' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۹۸۰ - (۱۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ. ثُمَّ يَصُومُ لِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْماً ثُمَّ صَامَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

تیسری فصل

۱۹۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان کی وجہ سے) شعبان (کے دنوں کے شمار) میں جس قدر احتیاط فرماتے تھے' اس قدر اس کے علاوہ مہینہ میں نہیں فرماتے تھے پھر رمضان (کا چاند) دیکھتے ہی روزہ رکھتے۔ اگر چاند پوشیدہ ہو جاتا تو تیس دن شمار کرتے بعد ازاں روزے رکھتے (ابوداؤد)

۱۹۸۱ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ ، تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ. فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ. وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ، فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْنَا: إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ. فَقَالَ: أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ؟ قُلْنَا: لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ [قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ] مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، قَالَ: أَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ ، فَأَرْسَلْنَا رَجُلاً إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۱۹۸۱: ابوالبختری رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرہ کرنے نکلے جب ہم بطنِ نخلہ (مقام) میں اترے تو ہم نے چاند دیکھا۔ بعض نے کہا' یہ تو تیسری رات کا ہے اور بعض نے کہا دوسری رات کا ہے۔ پس ہم

ابنِ عباسؓ سے ملے ہم نے انہیں بتایا کہ ہم نے چاند دیکھا تو بعض نے کہا کہ یہ تیسری رات کا ہے جب کہ بعض نے کہا کہ دوسری رات کا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا' تم نے کس رات چاند دیکھا؟ ہم نے بتایا کہ فلاں رات دیکھا۔ اس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند دیکھنے کے وقت کو رمضان قرار دیا ہے پس وہ رات رمضان کی ہے جس رات تم نے چاند دیکھا (یعنی چاند کے بڑے دکھائی دینے کی کچھ بات نہیں ہے) ابوالبختری رحمہ اللہ کی ایک روایت میں ہے کہ ہم نے ذاتِ عرق (مقام) میں رمضان کا چاند دیکھا۔ ہم نے ایک شخص کو ابن عباسؓ کی جانب بھیجا کہ وہ ان سے استفسار کرے۔ ابنِ عباسؓ نے فرمایا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے "بلاشبہ اللہ نے چاند دیکھنے تک مہینے کو بڑھا دیا ہے اگر چاند تم پر پوشیدہ ہو جائے تو (شعبان کے تیس دن) مکمل کرو (مسلم)

(۲) بَابُ فِی السُّحُورِ

(روزے کے بارے میں متفرق مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۹۸۲ - (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۹۸۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سحری کھاؤ بلاشبہ سحری کھانے میں برکت ہے (بخاری' مسلم)

۱۹۸۳ - (۲) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحَرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۸۳: عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمارے اور اہلِ کتاب کے روزوں میں فرق سحری کھانا ہے (مسلم)

۱۹۸٤ - (۳) وَعَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۸۴: سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ ہمیشہ خیر کے ساتھ رہیں گے جب تک کہ وہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے (بخاری' مسلم)

۱۹۸۵ - (٤) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

www.muhammadilibrary.com

۱۹۸۵: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب (مشرق کی جانب سے) رات آ جائے اور (مغرب کی جانب) دن چلا جائے اور سورج ڈوب جائے تو روزہ دار (روزہ) افطار کر دیں (بخاری' مسلم)

١٩٨٦ - (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ. فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «وَأَيُّكُمْ مِثْلِيْ، إِنِّيْ أَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۹۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے میں وصال (پے درپے روزے رکھنے اور رات کو افطار نہ کرنے) سے روک دیا۔ اس پر ایک شخص نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ وِصَال کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم میں کون میرے جیسا ہے؟ میری حالت یہ ہے کہ مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: وِصَال صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے' اُمّت کے لوگوں کو اس کی اجازت نہیں ہے اور اللہ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے سے مقصود قوت ہے' حقیقی کھانا پلانا نہیں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مجھے وصال سے روحانی قوت حاصل ہوتی ہے اور دل و دماغ کو خاص کیف و سرور حاصل ہوتا ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۲۰)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٩٨٧ - (٦) عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: وَقَفَهُ عَلٰى حَفْصَةَ مَعْمَرٌ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَيُوْنُسُ الْأَيْلِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

دوسری فصل

۱۹۸۷: حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح صادق سے پہلے پختہ نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی) امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں کہ معمرؒ زبیدی' ابنِ عُیَیْنَہ' یونس ایلی رواۃ نے اس حدیث کو زہری سے' انہوں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے موقوف بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی روشنی میں یہ کہنا درست ہے کہ فرض اور نفل روزوں میں نیت رات کو صبح صادق

سے پہلے کی جائے تب روزہ درست ہوگا لیکن عائشہؓ سے مروی حدیث میں نفلی روزے کے بارے میں اجازت ہے کہ اگر دن میں نفلی روزے کی نیت کر لی جائے تو بھی روزہ صحیح ہے۔ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لاتے اور دریافت فرماتے' کیا کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اگر کچھ نہ ہوتا تو آپؐ روزہ کی نیت کر لیتے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۲۱)

۱۹۸۸ - (۷) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِنَاءُ فِي يَدِهِ، فَلَا يَضَعْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۹۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اذان کے کلمات سنے اور (کھانے پینے کا) برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو برتن نہ رکھے جب تک کہ (کھانے پینے کی) ضرورت پوری نہ کر لے (ابوداؤد)

وضاحت: چونکہ صبح کی اذان فجر کے طلوع ہوتے ہی کہہ دی جاتی ہے' اس لئے اذان کے وقت کھانے پینے کی گنجائش ہوتی ہے البتہ جب فجر اچھی طرح واضح ہو جائے تو کھانا پینا جائز نہیں ہوتا اور فجر کے واضح ہونے تک کھانے پینے سے فراغت ہو جاتی ہے یا اس حدیث کا تعلق اذان بلال سے ہے جسے سن کر لوگ سحری کھانے کے لئے بیدار ہوتے تھے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۲۴)

۱۹۸۹ - (۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ تَعَالَى: أَحَبُّ عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْراً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۹۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ارشاد ربانی ہے کہ "مجھے میرے بندوں میں سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔" (ترمذی)

۱۹۹۰ - (۹) **وَعَنْ** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ، فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ، فَإِنَّهُ طَهُورٌ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ. وَلَمْ يَذْكُرْ «فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ» غَيْرُ التِّرْمِذِيِّ.

۱۹۹۰: سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور سے افطار کرے اس لئے کہ کھجور برکت والی ہے' اگر کھجور

دستیاب نہ ہو تو پانی سے افطار کرے اس لئے کہ پانی پاک ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) البتہ امام ترمذیؒ کے علاوہ دوسروں نے اس کا ذکر نہیں کیا کہ کھجور برکت والی ہے۔

١٩٩١ - (١٠) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفطِرُ قَبلَ أَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٍ فَتُمَيْرَاتٌ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّآءٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوٗدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

۱۹۹۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز (ادا کرنے) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے۔ اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے افطار کرتے اور اگر خشک کھجوریں نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ نوش کرتے (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

١٩٩٢ - (١١) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ فَطَّرَ صَائِماً، أَوْ جَهَّزَ غَازِياً، فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»، وَمُحْيِي السُّنَّةِ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَقَالَ: صَحِيْحٌ.

۱۹۹۲: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی شخص نے کسی روزے دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو سامان دیا تو اس کو اس کے برابر ثواب ملے گا۔ امام بیہقیؒ نے شعب الایمان میں اور امام محی السنہؒ نے شرح السنۃ میں بیان کیا اور حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

١٩٩٣ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: «ذَهَبَ الظَّمَأُ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَآءَ اللهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

۱۹۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کرتے تو دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "پیاس دور ہو گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو ثواب لکھا گیا" (ابوداؤد)

١٩٩٤ - (١٣) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ زُهْرَةَ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ، وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ مُرْسِلاً

۱۹۹۴: معاذ بن زہرۃ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے' اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا (ابوداؤد نے مرسل بیان کیا)

وضاحت: روزہ افطار کرنے کی دُعا میں "وَبِکَ آمَنْتُ" کے الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں' اگرچہ عوام الناس میں یہ الفاظ مشہور ہیں۔ اسی طرح زبان سے نیت کرنا اور "وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ" کے کلمات کہنا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں (مرعات جلد ۴ صفحہ ۲۲۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۹۹۵ - (۱٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِراً مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ؛ لِأَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ

تیسری فصل

۱۹۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دین اسلام (ہمیشہ) غالب رہے گا جب تک لوگ افطار میں جلدی کریں گے۔ جب کہ یہودی اور عیسائی افطار میں تاخیر کرتے ہیں (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۱۹۹٦ - (۱۵) وَعَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقُلْنَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ! رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ: أَحَدُهُمَا: يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ، وَالْآخَرُ: يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ. قَالَتْ: أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ؟ قُلْنَا: عَبْدُ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَتْ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. وَالْآخَرُ أَبُوْ مُوْسٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۹٦: ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مسروقؒ کی معیت میں میرا جانا عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ہوا۔ ہم نے عرض کیا' اے اُمّ المؤمنین! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے دو شخص ہیں ایک افطار میں جلدی کرتا ہے اور نماز (مغرب) بھی جلدی پڑھتا ہے اور دوسرا افطار میں تاخیر کرتا ہے اور نماز بھی تاخیر سے ادا کرتا ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا' ان میں کون افطار میں جلدی کرتا ہے اور نماز بھی جلدی ادا کرتا ہے؟ ہم نے بتایا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔ دوسرے صحابی ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ تھے (مسلم)

١٩٩٧ - (١٦) وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى السُّحُوْرِ فِيْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: «هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۹۹۷: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رمضان میں سحری (کے کھانے) پر مدعو کیا۔ آپؐ نے فرمایا' صبح کے بابرکت کھانے میں شریک ہو جاؤ۔

(ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۴۵' مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۲۷)

١٩٩٨ - (١٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نِعْمَ سَحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۹۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کھجور مومن کی سحری کا بہترین کھانا ہے (ابوداؤد)

(۳) بَابُ تَنْزِيهِ الصَّوْمِ

(روزہ کی حالت میں کن چیزوں سے دُور رہا جائے)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۹۹۹ - (۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۹۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص جھوٹ بولنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کو نہیں چھوڑتا تو اللہ کو کچھ پرواہ نہیں کہ وہ (روزے میں) کھانا پینا چھوڑ رکھے (بخاری)

۲۰۰۰ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرَبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں بوسہ لیتے، مباشرت کرتے اور آپ تم سب (لوگوں) سے زیادہ اپنی خواہش پر قابو پانے والے تھے۔ (بخاری، مسلم)

۲۰۰۱ - (۳) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَيْرِ حُلْمٍ، فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں صبح صادق کے وقت احتلام کی وجہ سے نہیں بلکہ جماع کی وجہ سے جنبی ہوتے بعدازاں آپ غسل کرتے اور روزہ رکھتے (بخاری، مسلم)

٢٠٠٢ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں سینگیاں لگوائیں اور روزے کی حالت میں سینگیاں لگوائیں (بخاری، مسلم)

٢٠٠٣ - (٥) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ، فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے روزے کی حالت میں بھول کر کھا پی لیا وہ اپنا روزہ مکمل کرے اس لئے کہ اس کو اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔ (بخاری، مسلم)

٢٠٠٤ - (٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: بَيْنَما نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكْتُ. قَالَ: «مَا لَكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِيناً؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «اجْلِسْ» وَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ، أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ - قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» قَالَ: أَنَا. قَالَ: «خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ». فَقَالَ الرَّجُلُ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَوَاللهِ، مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا - يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ - أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص آیا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں برباد ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا' تجھے کیا ہو گیا ہے؟ اس نے بتایا' میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تو گردن آزاد کرنے کی طاقت پاتا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تو دو ماہ کے پے درپے روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی طاقت پاتا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم بیٹھ جاؤ اور نبی صلی اللہ علیہ

وسلم (کچھ دیر) رکے رہے۔ ہم اسی حالت میں تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوروں کا بڑا ٹوکرا لایا گیا' آپؐ نے دریافت کیا' سائل کہاں ہے؟ وہ بول اٹھا' میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تو ٹوکرا اٹھا اور کھجوروں کا صدقہ کر۔ اس شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا اپنے سے زیادہ فقیر پر (صدقہ کروں) اللہ کی قسم! مدینہ کے دونوں سنگلاخوں کے درمیان میرے گھر والوں سے زیادہ محتاج کوئی گھر نہیں ہے (اس کی یہ بات سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے یہاں تک کہ آپؐ کی ڈاڑھیں نمایاں نظر آنے لگیں۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' جا! اپنے گھر والوں کو کھلا دے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۰۰۵ - (۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ، وَيَمَصُّ لِسَانَهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

دوسری فصل

۲۰۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزے کی حالت میں اس کا بوسہ لیتے اور اس کی زبان چوس لیتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو یحییٰ محمد دینار الطاحی البصری راوی ضعیف ہے۔
(مرعاۃ جلد ۴-۵ صفحہ ۲۴۱' تلخیص الحبیر لابن حجر جلد ۲ صفحہ ۱۹۴)

۲۰۰۶ - (۸) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ، فَرَخَّصَ لَهُ، وَأَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَنَهَاهُ، فَإِذَا الَّذِيْ رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ، [وَإِذَا] الَّذِيْ نَهَاهُ شَابٌّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۲۰۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے دار کیلئے مباشرت کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے اس کو اجازت دے دی اور ایک دوسرا شخص آیا اس نے آپؐ سے دریافت کیا۔ آپؐ نے اس کو اجازت نہ دی تو جس شخص کو آپؐ نے اجازت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جس شخص کو اجازت نہ دی وہ جوان تھا (ابوداؤد)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں ابو العنبس کوفی راوی مقبول ہے (مرعاۃ جلد ۴-۵ صفحہ ۲۴۱)

وضاحت ۲: روزے دار کا بوسہ لینا اور مباشرت کرنا اس کے روزے کو فاسد نہیں کرتا' حدیث ۱۹۹۹ صحیح حدیث ہے اور اس میں وضاحت موجود ہے لیکن اس حدیث میں جواں اور بوڑھے انسان کے درمیان فرق کر دیا ہے اس لئے کہ جواں انسان اپنی شہوت پر کنٹرول نہیں کر سکے گا جبکہ بوڑھا انسان کنٹرول کر سکتا ہے' اس لئے اجازت دے دی گئی (واللہ اعلم)

۲۰۰۷ - (۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ، فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ، وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْداً؛ فَلْيَقْضِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ. وَقَالَ مُحَمَّدٌ - يَعْنِي الْبُخَارِيَّ -: لَا أَرَاهُ مَحْفُوْظاً.

۲۰۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص پر قے غالب آگئی اور اس نے قے کر دی جب کہ وہ روزے سے تھا تو اس پر قضا نہیں اور جس شخص نے ارادتاً" قے کی تو وہ روزے کی قضا دے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث کو صرف عیسیٰ بن یونس راوی سے جانتے ہیں اور امام بخاریؒ کا قول ہے کہ میں اس حدیث کو محفوظ نہیں سمجھتا (یعنی یہ حدیث منکر ہے)

۲۰۰۸ - (۱۰) **وَعَنْ** مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ. قَالَ: فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ. قَالَ: صَدَقَ، وَأَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۰۰۸: معدان بن طلحہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابُودَرداء رضی اللہ عنہ نے اس سے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور آپ نے (روزہ) افطار کر دیا۔ اس نے بیان کیا' میں دمشق میں ثوبانؓ سے ملا اور میں نے ذکر کیا کہ ابوالدرداءؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور آپ نے روزہ افطار کیا۔ ثوبانؓ نے کہا' ابوالدرداءؓ نے درست کہا ہے اور میں نے آپؐ کیلئے وضو کا پانی ڈالا (یعنی وضو کروایا) (ابوداؤد' ترمذی' دارمی)

وضاحت: روزے کی حالت میں ارادتاً" قے کرنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے لیکن اگر قے غالب ہو تو روزہ نہیں ٹوٹتا اور "قَاءَ فَأَفْطَرَ" کا مطلب یہ ہے کہ قے کرنے سے آپؐ کمزور ہو گئے اس لئے آپؐ نے روزہ ترک کر دیا۔ دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ روزہ نفلی تھا' کسی سبب کی وجہ سے روزہ ترک کرنا درست ہے۔

۲۰۰۹ - (۱۱) **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا لَا أُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ

۲۰۰۹: عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو ان گنت بار دیکھا کہ آپؐ روزے کی حالت میں مسواک کرتے تھے (ترمذی' ابوداؤد)

۲۰۱۰ - (۱۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اشْتَكَيْتُ عَيْنِي، أَفَأَكْتَحِلُ وَأَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَأَبُو عَاتِكَةَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ.

۲۰۱۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ذکر کیا کہ میری آنکھوں میں درد ہے' کیا میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں (لگا سکتے ہو) (ترمذی)
امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور ابو عاتکہ راوی کو ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۰۱۱ - (۱۳) وَعَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَرْجِ يُصَبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَآءُ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۰۱۱: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو "عرج" (مقام) میں دیکھا۔ آپؐ اپنے سر پر پیاس یا گرمی کی وجہ سے پانی بہا رہے تھے جبکہ آپؐ روزہ دار تھے (مالک' ابوداؤد)

۲۰۱۲ - (۱٤) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى رَجُلًا بِالْبَقِيعِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي لِثَمَانِي عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ، فَقَالَ: «أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ. قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ: وَتَأَوَّلَهُ بَعْضُ مَنْ رَخَّصَ فِي الْحِجَامَةِ: أَيْ تَعَرَّضَا لِلْإِفْطَارِ: الْمَحْجُومُ لِلضَّعْفِ، وَالْحَاجِمُ، لِأَنَّهُ لَا يَأْمَنُ مِنْ أَنْ يَصِلَ شَيْءٌ إِلَى جَوْفِهِ بِمَصِّ الْمَلَازِمِ

۲۰۱۲: شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے قریب سے گزرے جو بقیع (قبرستان) میں تھا اور سینگیاں لگوا رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ کو پکڑا ہوا تھا' رمضان کے اٹھارہ دن گزر چکے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' سینگیاں لگانے والا اور جس کو سینگیاں لگائی

گئی ہیں (دونوں کا) روزہ ٹوٹ گیا (ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)
امام محیُ السنّہؒ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ بعض علماء جو روزہ دار کو سینگیاں لگوانے کی اجازت دیتے ہیں' نے اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ انہوں نے ایسا کام کیا ہے جس سے ہوسکتا ہے کہ روزہ ٹوٹنے کی نوبت آجائے۔ سینگیاں لگوانے والے کیلئے تو کمزوری کی وجہ سے اور سینگیاں لگانے والے کو اس خطرے کے پیش نظر کہ اس کے پیٹ میں کہیں سینگیاں چوسنے کی وجہ سے خون نہ چلا جائے۔
وضاحت: یہ حدیث منسوخ ہے' اس کی ناسخ حدیث وہ ہے جس میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے دار کو سینگیاں لگانے کی اجازت دی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۶۲۶)

۲۰۱۳ ـ (۱۵) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَفْطَرَ يَوْماً مِّنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَّلَا مَرَضٍ لَّمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبُخَارِيُّ فِي تَرْجَمَةِ بَابٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ مُحَمَّداً. يَعْنِي الْبُخَارِيَّ ـ يَقُوْلُ: أَبُو الْمُطَوِّسِ الرَّاوِيْ لَا أَعْرِفُ لَهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ.

۲۰۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بغیر کسی رخصت (سفر وغیرہ) کے اور بغیر بیماری کے رمضان کے ایک دن کا روزہ افطار کر دیا تو زمانہ بھر کے روزے اس کے ثواب کو پورا نہیں کر سکتے اگرچہ وہ زمانہ بھر روزے رکھے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) امام بخاریؒ نے ترجمۃ الباب میں اس کو ذکر کیا ہے اور امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا انہوں نے فرمایا (اس کی سند میں مذکور) ابو المطوس (راوی) کا ذکر اس حدیث کے علاوہ کسی حدیث میں نہیں ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالمطوس راوی مجہول اور متفرد ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۴۹)

۲۰۱٤ ـ (۱٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَمْ مِنْ صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ صِيَامِهِ إِلَّا الظَّمأُ، وَكَمْ مِنْ قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِنْ قِيَامِهِ إِلَّا السَّهَرُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ فِي «بَابِ سُنَنِ الْوُضُوْءِ».

۲۰۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کتنے روزے دار ہیں جن کو ان کے روزوں سے صرف پیاس حاصل ہوتی ہے اور کتنے رات کو قیام کرنے والے ہیں کہ ان کو ان کے قیام سے صرف بیداری حاصل ہوتی ہے (دارمی)

اور لقیط بن صبرة (راوی) سے مروی حدیث کا ذکر باب "سُنَنِ الوضو" میں ہو چکا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۰۱۵ - (۱۷) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ [الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ] ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لَا یُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ: الْحِجَامَةُ، وَالْقَیْءُ، وَالْاِحْتِلَامُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَیْرُ مَحْفُوْظٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَیْدٍ الرَّاوِی یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ.

تیسری فصل

۲۰۱۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین چیزیں ہیں جو روزہ دار کے روزے کو نہیں توڑتیں' سینگی لگوانا' قے کرنا اور احتلام کا ہونا (ترمذی)
امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے اور عبدالرحمان بن زید حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۰۱۶ - (۱۸) وَعَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: کُنْتُمْ تَکْرَهُوْنَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: لَا؛ إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضُّعْفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۰۱۶: ثابت بُنانی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انس بن مالکؓ سے دریافت کیا گیا کہ تم روزہ دار کیلئے سینگی لگوانے کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مکروہ سمجھتے تھے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا (اور فرمایا) ہاں! ضُعف کے اندیشہ کی وجہ سے (مکروہ سمجھتے تھے) (بخاری)

۲۰۱۷ - (۱۹) وَعَنِ الْبُخَارِیِّ تَعْلِیْقًا، قَالَ: کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَرَکَهُ فَکَانَ یَحْتَجِمُ بِاللَّیْلِ.

۲۰۱۷: بخاری رحمہُ اللہ سے معلّق روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما روزے کی حالت میں سینگی لگواتے بعد ازاں (روزے کے ساتھ بوجہ ضعف کے) سینگی لگوانا چھوڑ دیا چنانچہ (پھر) رات کو سینگی لگواتے تھے۔

۲۰۱۸ - (۲۰) وَعَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِنْ مَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِیْهِ مِنَ الْمَاءِ، لَا یَضِیْرُهُ أَنْ

www.muhammadilibrary.com

يَزْدَرِدَ رِيقَهُ وَمَا بَقِيَ فِيْ فِيْهِ، وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ، فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيْقَ الْعِلْكِ لَا أَقُوْلُ: إِنَّهُ يُفْطِرُ، وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ.

۲۰۱۸: عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص منہ میں پانی ڈالے پھر منہ کے پانی کو گرا دے تو کوئی حرج نہیں' اگرچہ وہ تھوک اور منہ میں باقی تری کو نگل لے۔ البتہ مصطگی رومی نہ چبائے اگر مصطگی رومی کے لعاب کو نگل لیا تو میں نہیں کہتا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا البتہ اس سے لوگوں کو منع کرنا چاہیے' امام بخاریؒ نے ترجمہ الباب میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔

وضاحت: عطاء رحمہ اللہ کا قول صحیح نہیں ہے اس لئے کہ جو چیز بھی روزہ دار منہ میں ڈالتا ہے' اگرچہ چباتا نہیں ہے صرف چوستا ہے تو چوسنے سے اس کا لعاب نکلتا ہے اور لعاب نگل لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا (واللہ اعلم)

(٤) بَابُ صَوْمِ الْمُسَافِرِ

(مسافر کے روزہ رکھنے کے بارے میں حکم)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٠١٩ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ. فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۰۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا' کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ (وہ کثرت کے ساتھ روزے رکھتے تھے) آپؐ نے فرمایا' اگر چاہو تو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو (بخاری' مسلم)

٢٠٢٠ - (٢) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۲۰: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ماہِ رمضان کی سولہ تاریخ کو (فتح مکہ) جنگ لڑی (جب کہ) ہم میں سے کچھ لوگ روزہ دار تھے اور کچھ لوگ روزہ دار نہ تھے چنانچہ روزہ داروں نے نہ روزہ رکھنے والوں کو (کچھ) ملامت نہ کی اور روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ رکھنے والوں پر (کچھ) اعتراض نہ کیا (مسلم)

٢٠٢١ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالُوا: صَائِمٌ. فَقَالَ: «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي

السَّفَرِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۲۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے آپؐ نے دیکھا' اژدہام ہے اور ایک شخص پر (روزے کی وجہ سے) سایہ کیا گیا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' یہ (اژدہام اور سایہ) کیسا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ یہ شخص روزہ دار ہے۔ آپؐ نے فرمایا' سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ (بخاری' مسلم)

۲۰۲۲ - (٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ، فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلاً فِي يَوْمٍ حَارٍّ؛ فَسَقَطَ الصَّوَّامُوْنَ، وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْأَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۲۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے' ہم میں سے کچھ لوگ روزہ دار تھے اور کچھ روزہ دار نہ تھے چنانچہ ایک گرم دن میں ہم ایک منزل پر اترے تو روزہ دار (کام کرنے سے) رک گئے اور آرام کرنے لگے جب کہ جو روزہ دار نہ تھے وہ (کام کرنے کیلئے) اٹھ کھڑے ہوئے انہوں نے خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آج روزہ نہ رکھنے والے اجر و ثواب لے گئے (بخاری' مسلم)

۲۰۲۳ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلَى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ. فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَفْطَرَ. فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۲۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ (کی جانب) روانہ ہوئے۔ آپؐ روزے سے تھے۔ آپؐ عسفان (جگہ میں) پہنچے تو آپؐ نے پانی منگوایا اور اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر اونچا کیا تاکہ حاضرین آپؐ کو دیکھ سکیں کہ آپؐ نے روزہ افطار کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ آپؐ مکہ مکرمہ پہنچے۔ یہ واقعہ رمضان کا ہے چنانچہ ابنِ عباسؓ کہا کرتے تھے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا اور نہیں بھی رکھا پس جو شخص چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کر لے (بخاری' مسلم)

۲۰۲٤ - (٦) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ شَرِبَ بَعْدَ الْعَصْرِ.

۲۰۲۴: اور مسلم کی روایت میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے رمضان میں عصر کے بعد پانی پیا (یعنی روزہ افطار کردیا)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۰۲٥ - (٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ ، وَالصَّوْمَ عَنِ الْمُسَافِرِ وَعَنِ الْمُرْضِعِ وَالْحُبْلٰى». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ ، وَالتِّرْمِذِي، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۲۰۲۵: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے مسافر کو نصف نماز معاف کر دی ہے، دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو روزہ معاف کر دیا ہے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: مسافر روزوں کی قضا دیں گے' فدیہ کھانا کھلانا کفایت نہیں کرے گا۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی قضاء اور فدیہ دونوں میں سے جو چاہے دے دے (واللہ اعلم)

۲۰۲٦ - (٨) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ لَهُ حَمُوْلَةٌ تَأْوِيْ إِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ مِنْ حَيْثُ أَدْرَكَهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۰۲۶: سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے پاس سواری ہے جو اسے ایسے مقام پر پہنچا دیتی ہے جہاں کھانے پینے کی فراوانی ہے تو وہ رمضانُ المبارک کے روزے رکھے جہاں بھی اس پر رمضان آئے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں امر وجوب کیلئے نہیں ہے بلکہ استحباب کیلئے ہے' سفر میں روزہ چھوڑنا درست ہے۔ (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۰۲۷ - (٩) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ إِلٰى مَكَّةَ فِيْ

رَمَضَانَ، فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الغَمِيْمِ ، فَصَامَ النَّاسُ، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهُ، حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ، فَقِيْلَ لَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ: إِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ. فَقَالَ: «أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ، أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۰۲۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضانُ المبارک میں مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے چنانچہ آپؐ نے روزہ رکھا۔ صحابہ کرامؓ نے بھی روزہ رکھا ہوا تھا' یہاں تک کہ آپؐ "کُرَاعُ الْغَمِیْم" (مقام) پہنچے۔ وہاں آپؐ نے پانی کا پیالہ منگوایا۔ اسے اونچا کیا تاکہ صحابہ کرامؓ دیکھ پائیں پھر آپؐ نے پانی پیا (پھر) آپؐ کو بتایا گیا کہ کچھ صحابہ کرامؓ کا روزہ ہے (انہوں نے افطار نہیں کیا) اس پر آپؐ نے فرمایا' یہ لوگ نافرمان ہیں' یہ لوگ نافرمان ہیں (مسلم)

وضاحت: جب سفر میں روزہ رکھنے سے تکلیف ہو تو رخصت پر عمل کرتے ہوئے روزہ افطار کر لینا چاہیے۔ اس سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مشقت کو بھانپ لیا تھا اور جب انہوں نے روزہ افطار نہ کیا تو آپؐ نے انہیں رخصت پر عمل نہ کرنے اور مشقت برداشت کرنے کی وجہ سے نافرمان قرار دیا۔

(مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۵۹)

۲۰۲۸ - (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَائِمُ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۲۰۲۸: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' روزہ دار رمضان کے سفر میں اس طرح ہے جیسے (گھر میں) مقیم بغیر روزہ کے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' ابو سلمہ بن عبدالرحمان راوی نے اپنے والد سے نہیں سنا ہے۔

(مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۶۰)

۲۰۲۹ - (۱۱) وَعَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ؟ قَالَ: «هِيَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۲۹: حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میں

سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں، کیا (روزہ رکھنے سے) مجھے گناہ ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا، سفر میں (روزہ نہ رکھنے کی) اللہ عزّوجل کی جانب سے اجازت ہے پس جو شخص رخصت پر عمل کرے اس کیلئے بہتر ہے اور جو شخص روزہ رکھنا پسند کرے اس پر کچھ گناہ نہیں (مسلم)

(۵) بَابُ الْقَضَاءِ

(روزوں کی قضا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۰۳۰ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِيْ شَعْبَانَ. قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ: تَعْنِي الشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ أَوْ بِالنَّبِيِّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۰۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رمضان کے روزوں کی قضا دینی ہوتی تھی' مجھے شعبان میں ہی قضا دینے کا وقت ملتا تھا۔ یحیٰی بن سعید (راوی) نے بیان کیا ان کا مقصود یہ تھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مشغول رہتیں (اس وجہ سے قضا نہ دے سکتیں) (بخاری' مسلم)

وضاحت: عائشہ رضی اللہ عنہا اور دیگر ازواجِ مطہرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے روزے رکھتیں چونکہ شعبان میں آپؐ کثرت سے روزے رکھتے تھے' اس لئے ازواجِ مطہراتؓ کو بھی موقع مل جاتا اور وہ بھی روزے رکھ لیتی تھیں (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۶۱)

۲۰۳۱ - (۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ، وَلَا تَأْذَنَ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" عورت کیلئے جب اس کا خاوند گھر میں موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے اور اس کی اجازت کے بغیر وہ کسی شخص کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دے (مسلم)

۲۰۳۲ - (۳) وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ لِعَائِشَةَ: مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۲: مُعاذہؔ عَدَوِیّہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ حیض والی عورت روزوں کی قضا دیتی ہے' نماز کی قضا نہیں دیتی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا' ہمیں حیض کا معاملہ درپیش آتا تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا لیکن نمازوں کی قضا کا حکم نہ دیا جاتا (مسلم)

وضاحت: عائشہ رضی اللہ عنہا کے جواب سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کس قدر احکامِ الٰہیہ کے نفاذ اور تسلیم میں پیش پیش ہیں' وہ صرف یہ توجیہ پیش کرتی ہیں کہ ہمیں جو حکم ملتا ہے ہم اس کا اتباع کرتی تھیں۔
(مرعات جلد۴۔۵ صفحہ ۲۶۴)

٢٠٣٣ - (٤) **وعن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۳۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص فوت ہوا اور اس پر روزے تھے تو اس کا ولی اس کی جانب سے روزے رکھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: روزہ بھی عبادت ہے اور عبادات میں نیابت جائز نہیں لیکن جس عمل میں نیابت شرعاً ثابت ہے اس کو تسلیم کیا جائے اور جہاں ثابت نہیں مثلاً نماز وغیرہ وہاں نیابت جائز نہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٢٠٣٤ - (٥) **عن** نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

دوسری فصل

۲۰۳۴: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص فوت ہوا اور اس کے ذمّہ رمضان کے روزے تھے تو اس کی طرف سے ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے (ترمذی) امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ حدیث ابنِ عمرؓ پر موقوف ہے۔

وضاحت: یہ حدیث صحیح نہیں ہے' اس کی سند میں محمد بن ابی لیلٰی راوی کثیر الوہم اور سیئُ الحفظ ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۶۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٠٣٥ - (٦) **عن** مَالِكٍ، بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، كَانَ يُسْأَلُ: هَلْ يَصُومُ

أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ، أَوْ يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ؟ فَيَقُولُ: لَا يَصُومُ أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ. وَلَا يُصَلِّي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ. رَوَاهُ فِي «الْمُوَطَّا»

تیسری فصل

۲۰۳۵: مالک رحمہ اللہ کو یہ خبر پہنچی کہ ابن عمرؓ سے دریافت کیا گیا کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی جانب سے روزہ رکھ سکتا ہے یا نماز ادا کر سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی جانب سے نہ روزہ رکھے اور نہ نماز ادا کرے (موطا امام مالک)

(٦) بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

(نفلی روزے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۰۳٦ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ: لَا يَصُوْمُ، وَمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَاماً فِي شَعْبَانَ.

وَفِي رِوَايَةٍ، قَالَتْ: كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۰۳٦: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پے درپے نفلی روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے (اب) آپؐ افطار نہیں کریں گے اور پے درپے نفلی روزے) نہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے (اب) آپؐ روزے نہیں رکھیں گے اور میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک ماہ مکمل سوائے رمضان کے روزے رکھے ہوں اور میں نے آپؐ کو نہیں دیکھا کہ آپؐ شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزے رکھتے ہوں اور ایک روایت میں ہے عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ آپؐ شعبان کے اکثر دنوں کے روزے رکھتے تھے اور شعبان کے صرف چند دنوں کے روزے نہیں رکھتے تھے (بخاری، مسلم)

۲۰۳۷ - (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، قَالَ: قُلْتُ: لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهُ؟ قَالَتْ: مَا عَلِمْتُهُ صَامَ شَهْراً كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ، وَلَا أَفْطَرَهُ كُلَّهُ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ، حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۷: عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے بتایا' مجھے علم نہیں کہ آپؐ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے مکمل روزے رکھے ہوں اور کسی مہینے میں بالکل روزے نہ رکھے ہوں بلکہ کچھ

دنوں کے روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ آپؐ فوت ہو گئے (مسلم)

۲۰۳۸ - (۳) وَعَنْ عِمْرَانَ بنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ سَأَلَهُ، أَوْ سَأَلَ رَجُلاً وَعِمْرَانُ يَسْمَعُ، فَقَالَ: «يَا أَبَا فُلَانٍ! أَمَا صُمْتَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۳۸: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا یا آپؐ نے کسی دوسرے شخص سے دریافت کیا اور عمران رضی اللہ عنہ سن رہے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے ابو فلاں! کیا تو نے شعبان کے آخری دنوں کے روزے رکھے ہیں؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' جب تو (رمضان کے روزوں سے) فارغ ہو جائے تو (عید کے بعد) شعبان کے آخری دو دنوں کی قضا کے روزے رکھنا (بخاری' مسلم)

۲۰۳۹ - (۴) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رمضان کے بعد زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے (نزدیک) محرم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد افضل نماز رات کی نفل نماز ہے (مسلم)

۲۰۴۰ - (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلَى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ: يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ، وَهٰذَا الشَّهْرَ، يَعْنِيْ شَهْرَ رَمَضَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۴۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نہیں دیکھا کہ آپؐ ایسے دن کے روزے کیلئے کوشاں ہوں جس کو اللہ نے دوسرے دنوں پر فضیلت عطا کی ہے' سوائے عاشورہ کے دن اور ماہ رمضان المبارک کے روزوں کے (بخاری)

۲۰۴۱ - (۶) وَعَنْهُ، قَالَ: حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوْا:

يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّهُ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَئِنْ بَقِيْتُ إِلٰى قَابِلٍ، لَأَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۱: ابنِ عباس رضیُ اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عاشورہ کے دن کا روزہ رکھا اور اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہ ایسا دن ہے جس کی یہودی اور عیسائی بھی تعظیم کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو ۹ محرم کا روزہ رکھوں گا (مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نو محرم کا روزہ رکھوں گا لیکن آئندہ سال آپؐ وفات پا گئے اور نو محرم کا روزہ نہ رکھ سکے۔ معلوم ہوا کہ نو اور دس محرم دو دن روزہ رکھنا چاہیے۔

۲۰۴۲ - (۷) وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صِيَامِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى بَعِيْرِهِ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۴۲: اُمُّ الفضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ چند صحابہ کرامؓ نے ان کے پاس عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا۔ بعض صحابہ کرامؓ نے کہا کہ آپؐ نے روزہ رکھا ہوا ہے جب کہ بعض دوسروں نے کہا کہ آپؐ نے روزہ نہیں رکھا۔ چنانچہ میں نے آپؐ کی جانب دودھ کا پیالہ بھیجا' آپؐ عرفہ میں اپنے اونٹ پر سوار تھے آپؐ نے دودھ پی لیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: حج کرنے والا شخص عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے جب کہ حج کرنے والے کے علاوہ لوگوں کیلئے عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا مستحب ہے چنانچہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (نمبر۲۰۴۴) میں روزہ رکھنے کی فضیلت کا ذکر ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ ۲۷۳)

۲۰۴۳ - (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں' میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذوالحجہ کے پہلے) دس روز کے روزے رکھے ہوں (مسلم)

وضاحت: عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے علم کی بنا پر نفی کر رہی ہیں جب کہ دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کی نو تاریخ کا روزہ رکھتے تھے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ ۲۷۴)

٢٠٤٤ - (٩) **وَعَنْ** أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلاً أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: كَيْفَ تَصُومُ؟ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهِ، فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ غَضَبَهُ، قَالَ: رَضِينَا بِاللهِ رَبّاً، وَبِالْإِسْلَامِ دِيناً، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيّاً، نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ، وَغَضَبِ رَسُولِهِ، فَجَعَلَ عُمَرُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهُ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ مَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ؟ قَالَ: «لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ» أَوْ قَالَ: «لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ». قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْماً؟ قَالَ: «وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ؟» قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْماً وَيُفْطِرُ يَوْماً؟ قَالَ: «ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ». قَالَ: كَيْفَ مَنْ يَصُومُ يَوْماً وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ: «وَدِدْتُ أَنِّي طُوِّقْتُ ذٰلِكَ». ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ، وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے دریافت کیا' آپ کیسے روزے رکھتے ہیں؟ اس کے دریافت کرنے پر آپ ناراض ہو گئے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی ناراضگی کو دیکھا تو انہوں نے کہا کہ ہم راضی ہیں۔ اللہ ہمارا رب ہے' اسلام ہمارا دین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پیغمبر ہیں' ہم اللہ کے ساتھ اللہ کی ناراضگی اور اس کے رسول کی ناراضگی سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ عمرؓ اس کلام کو دہراتے رہے یہاں تک کہ آپؐ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ عمرؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس شخص کا حال کیسا ہے جو زمانہ بھر روزے رکھتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' نہ اس نے روزے رکھے نہ اس نے روزے چھوڑے یا آپؐ نے فرمایا' نہ اس نے روزے رکھے نہ اس نے روزے افطار کئے۔ عمرؓ نے دریافت کیا' اس شخص کا کیا حال ہے جو دو دن روزے رکھتا ہے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتا؟ آپؐ نے استفسار کیا' کس شخص میں اس کی طاقت ہے؟ عمرؓ نے دریافت کیا' اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور ایک دن افطار کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ عمرؓ نے دریافت کیا' اس شخص کا کیا حال ہے جو ایک دن روزہ رکھتا ہے اور دو دن افطار کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت میسر آ جائے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر ماہ کے تین دن کے روزے اور (ایک) رمضان سے (دوسرے) رمضان تک زمانے بھر کے روزے ہیں۔ عرفہ کے دن کا روزہ' مجھے اللہ سے امید ہے کہ اس سے پہلے سال اور اس کے بعد کے سال کا کفارہ ہے اور عاشورہ (محرم کی دسویں) کا روزہ' میں اللہ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ اس سے پہلے سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہے (مسلم)

٢٠٤٥ - (١٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ. فَقَالَ: «فِيهِ

وُلِدْتُّ، وَفِيهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۵: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے دن کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس دن میں پیدا ہوا اور اس دن مجھ پر وحی نازل کی گئی (مسلم)

٢٠٤٦ - (١١) وَعَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. فَقُلْتُ لَهَا؟ مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۶: مُعاذہ عَدَوِیَّہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرماہ تین دن کے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ مہینے میں کون سے دنوں کے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے بتایا' آپؐ کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے کہ مہینے کے کن دنوں کے روزے رکھیں (مسلم)

٢٠٤٧ - (١٢) وَعَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴۷: ابو ایّوب انصاری رضی اللہ عنہ نے عمر بن ثابت رحمہ اللہ کو بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے گویا اس نے زمانہ بھر روزے رکھے (مسلم)

٢٠٤٨ - (١٣) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر اور عید قربان کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا (بخاری' مسلم)

٢٠٤٩ - (١٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۴۹: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دو دنوں کے روزے نہیں ہیں (بخاری' مسلم)

۲۰۵۰ ـ (۱۵) وَعَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَيَّامُ التَّشْرِيْقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۵۰: نُبَیْشَہ ہُذَلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایامِ تشریق (۱۱' ۱۲' ۱۳ ذوالحجہ کے دن) کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں (مسلم)

۲۰۵۱ ـ (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَصُوْمُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن کا روزہ نہ رکھے ہاں البتہ جب اس سے پہلے یا اس کے بعد والے دن کا روزہ رکھے۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنے کی ممانعت ہے اس لئے کہ جمعہ کا دن مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے البتہ کسی شخص کی عادت کسی معیّنہ تاریخ کو نفل روزہ رکھنے کی ہے اور وہ دن جمعہ کا آ جائے تب روزہ رکھنے میں کوئی ممانعت نہیں (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۸۴)

۲۰۵۲ ـ (۱۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ، وَلَا تَخْتَصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِّنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ؛ إِلَّا أَنْ يَّكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَّصُوْمُهُ أَحَدُكُمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' راتوں میں سے جمعہ کی رات کو قیام کے ساتھ اور دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ خاص نہ کیا کرو۔ ہاں! اگر اس تاریخ کو تم میں سے کوئی شخص روزہ رکھتا تھا (مسلم)

۲۰۵۳ ـ (۱۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' جس شخص نے ایک دن اللہ کے راستے میں روزہ رکھا تو اللہ اس شخص کے چہرے کو دوزخ سے ستر سال کی مسافت کے بقدر دور کرے گا (بخاری' مسلم)

٢٠٥٤ - (١٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللّٰهِ! أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ؟» فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ. صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. صُمْ كُلَّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ». قُلْتُ: إِنِّيْ أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: «صُمْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمَ دَاوُدَ: صِيَامُ يَوْمٍ، وَإِفْطَارُ يَوْمٍ. وَاقْرَأْ فِيْ كُلِّ سَبْعِ لَيَالٍ مَرَّةً، وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۵۴: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے عبداللہ! کیا مجھے بتایا نہیں گیا ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات بھر قیام کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا' درست ہے' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' ایسا نہ کر روزے رکھ' افطار کر' قیام کر اور نیند کر۔ اس لئے کہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے' تیری آنکھ کا تجھ پر حق ہے' تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔ اس شخص کا روزہ نہیں ہے جس نے زمانہ بھر روزے رکھے۔ ہر ماہ سے تین دن کے روزے زمانہ بھر روزے رکھنے کے برابر ہیں۔ ہر ماہ سے تین روزے رکھ اور ہر ماہ میں (ایک بار) قرآن پاک کی تلاوت کیا کر۔ میں نے عرض کیا' میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تم افضل روزہ رکھو (وہ) داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے' ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا اور سات راتوں میں ایک بار قرآن پاک کی تلاوت ختم کر اور اس پر زیادتی نہ کر (بخاری' مسلم)

وضاحت: ایک حدیث میں وارد ہے کہ تین دن سے کم میں قرآنِ پاک ختم نہ کیا جائے' اس لیے تین دن سے کم عرصہ میں قرآنِ پاک ہرگز ختم نہ کیا جائے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٠٥٥ - (٢٠) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنَ وَالْخَمِيْسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۲۰۵۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور

جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے (ترمذی، نسائی)

٢٠٥٦ ـ (٢١) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ، فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۰۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سوموار اور جمعرات کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں، میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل پیش ہو تو میرا روزہ ہو۔ (ترمذی)

٢٠٥٧ ـ (٢٢) **وَعَنْ** أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۰۵۷: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے ابوذر! جب تو نے مہینے کے تین دن کے روزے رکھنے ہوں تو چاند کی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے روزے رکھ۔ (ترمذی، نسائی)

٢٠٥٨ ـ (٢٣) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ. وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ إِلَى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ.

۲۰۵۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کے آغاز میں تین دن روزہ رکھتے اور جمعہ کے دن کم ہی روزہ چھوڑتے تھے (ترمذی، نسائی) اور ابوداؤد کی روایت میں تین دن تک مذکور ہے۔

وضاحت: پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ اکیلے جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا درست نہیں پس جمعہ کے ساتھ جمعرات کا یا ہفتے کا روزہ رکھنا چاہیے (واللہ اعلم)

٢٠٥٩ ـ (٢٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَالِاثْنَيْنَ، وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۰۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں ہفتہ' اتوار اور سوموار کے روزے رکھتے اور دوسرے ماہ میں منگل' بدھ اور جمعرات کے دن کے روزے رکھتے تھے۔

(ترمذی)

۲۰۶۰ - (۲۵) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَصُوْمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، أَوَّلُهَا الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۰۶۰: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیتے کہ میں ہر ماہ تین روزے رکھوں۔ پہلا روزہ سوموار اور دوسرا جمعرات کا ہوتا تھا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: بعض احادیث میں تیسرے روزے کے بارے میں دوسرے جمعہ کا ذکر ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۸۹)

۲۰۶۱ - (۲۶) وَعَنْ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ - أَوْسُئِلَ - رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ: «إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيْهِ، وَكُلَّ إِرْبِعَاءَ وَخَمِيْسٍ، فَإِذَا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۰۶۱: مسلم قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمانہ بھر کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے (البتہ) رمضان کے روزے رکھ اور اس ماہ کے جو رمضان سے ملتا ہے (مقصود شوال کے چھ روزے ہیں) نیز ہر بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھ اس وقت گویا تو نے زمانہ بھر کے روزے رکھے (ابوداؤد' ترمذی)

۲۰۶۲ - (۲۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۰۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ میں عرفہ کے دن کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا (ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مہدی ہجری راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۹۰)

۲۰۶۳ - (۲۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَّاءِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ، أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ،

وَالدَّارِمِيُّ .

۲۰۶۳: عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنی بہن صماء سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر روزہ جو تم پر فرض ہے اگر تم میں سے کوئی شخص کھانے کو کچھ نہیں پاتا سوائے انگور کے چھلکے کے یا کسی درخت کی ٹہنی کے تو اسے ہی چبا لے تاکہ ہفتہ کا روزہ ثابت نہ ہو۔
(احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اکیلے ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا ممنوع ہے البتہ اس کے ساتھ اس سے پہلے دن یا اس کے بعد کے دن کو ملا کر روزہ رکھنا درست ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۹۰)

٢٠٦٤ - (٢٩) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ يَوْماً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقاً، كَمَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۲۰۶۴: عامر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موسم سرما میں روزے رکھنا غنیمت باردہ ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

٢٠٦٥ - (٣٠) **وَعَنْ** عَامِرِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْغَنِيمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَآءِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ: مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ فِي «بَابِ الْأُضْحِيَةِ»

۲۰۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث (جس میں ہے) کہ "جو دن اللہ کے ہاں زیادہ محبوب ہیں" باب الاُضحیۃ میں ذکر کی گئی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٠٦٦ - (٣١) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَوَجَدَ الْيَهُودَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُورَآءَ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِي تَصُومُونَهُ؟» فَقَالُوا: هٰذَا يَوْمٌ عَظِيمٌ: أَنْجَى اللّٰهُ فِيهِ مُوسٰى وَقَوْمَهُ، وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ؛ فَصَامَهُ مُوسٰى شُكْرًا، فَنَحْنُ نَصُومُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «فَنَحْنُ أَحَقُّ وَأَوْلٰى بِمُوسٰى مِنْكُمْ». فَصَامَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۰۶۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ آپؐ نے دیکھا کہ یہودی محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا کہ یہ کیا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' یہ عظمت والا دن ہے' اس دن اللہ نے موسیٰ علیہ السلام اور اس کی قوم کو نجات عطا کی۔ فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کا روزہ اللہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے رکھا' اس لئے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور تم سے موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں' چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھا اور آپؐ نے اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا (بخاری' مسلم)

۲۰۶۷ - (۳۲) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ أَكْثَرَ مَا يَصُومُ مِنَ الْأَيَّامِ، وَيَقُولُ: «إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيدٍ لِلْمُشْرِكِينَ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أُخَالِفَهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۰۶۷: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ اور اتوار کے روز دوسرے دنوں سے زیادہ روزے رکھتے تھے اور آپؐ فرمایا کرتے کہ یہ دونوں دن مشرکین کی عید کے دن ہیں پس میں اس بات کو اچھا جانتا ہوں کہ ان کی مخالفت کروں (احمد)

۲۰۶۸ - (۳۳) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْمُرُ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ، وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا، وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُ، وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۶۸: جابر بن سَمُرَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن کے روزے کا حکم دیتے' روزہ رکھنے کی رغبت دلاتے اور خیال رکھتے لیکن جب رمضان کے (روزے) فرض ہوئے تو پھر آپؐ نے ہمیں نہ عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دیا اور نہ منع کیا اور نہ ہی ہمارا خیال رکھا۔

(مسلم)

۲۰۶۹ - (۳٤) وَعَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ: صِيَامُ عَاشُورَاءَ، وَالْعَشْرِ، وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۰۶۹: حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ کا روزہ' (ذوالحجہ) کے دس روزے' ہر ماہ سے تین دن کے روزے اور فجر (کے فرض) سے پہلے دو رکعت (نسائی)

وضاحت: علامہ ناصرالدین البانی کی تحقیق کے مطابق یہ حدیث ضعیف ہے (ارواء الغلیل جلد ۴ صفحہ ۱۱)

۲۰۷۰ - (۳۵) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا فِيْ سَفَرٍ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۰۷۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر اور حضر میں چاند کی ۱۳' ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے روزے نہیں چھوڑتے تھے (نسائی)

۲۰۷۱ - (۳۶) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ وَّزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۲۰۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر چیز کو پاک کرنے والی چیز (موجود) ہے اور جسم کو پاک کرنے والا روزہ ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۹۴)

۲۰۷۲ - (۳۷) **وَعَنْهُ،** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّكَ تَصُوْمُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ. فَقَالَ: «إِنَّ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ يَغْفِرُ اللّٰهُ فِيْهِمَا لِكُلِّ مُسْلِمٍ إِلَّا مُتَهَاجِرَيْنِ، يَقُوْلُ: دَعْهُمَا حَتّٰى يَصْطَلِحَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۰۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کے دنوں کا روزہ رکھتے تھے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ سوموار اور جمعرات کے دنوں کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' سوموار اور جمعرات کے دن اللہ ہر مسلمان کو (سوائے ان دو انسانوں کے جن کے درمیان قطع تعلق ہے) معاف فرماتے ہیں' اللہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں کو رہنے دو جب تک کہ یہ دونوں صلح نہیں کرتے (احمد' ابن ماجہ)

۲۰۷۳ - (۳۸) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ، بَعَّدَهُ

اللہُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَّهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِماً». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۰۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کی رضا جوئی کے لئے ایک دن کا روزہ رکھا اللہ اس کیلئے جہنّم کا فاصلہ اتنا دور کر دیتے ہیں جتنا ایک کوا بچپن سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک طے کرتا ہے (احمد)

وضاحت: عام طور پر کوّے کی عمر ہزار سال ہوتی ہے گویا کہ وہ جہنّم سے ہزار سال کی مسافت کے بقدر دور ہو جاتا ہے' البتہ اس حدیث کی سند میں ضعف ہے' اس میں عبداللہ بن لہیعہ راوی متکلم فیہ ہے۔
(مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۹۴)

۲۰۷٤ - (۳۹) وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللہُ عَنْهَا.

۲۰۷۴: اور بیہقی نے شُعَبِ الایمان میں سَلَمَہ بن قیس سے روایت کی ہے۔

وضاحت: سَلَمَہ بن قیس درست نہیں ہے البتہ سَلَمَہ بن قیصر درست ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۹۵)

(۷) بَابٌ [فِی الْإِفْطَارِ مِنْ صِيَامِ التَّطَوُّعِ]

(نفلی روزوں کا افطار کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۰۷۵ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ؟» فَقُلْنَا: لَا، قَالَ: «فَإِنِّی إِذاً صَائِمٌ». ثُمَّ أَتَانَا يَوْماً آخَرَ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اُهْدِیَ لَنَا حَيْسٌ، فَقَالَ: «أَرِينِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِماً». فَأَكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۰۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے۔ آپؐ نے دریافت کیا' تمہارے ہاں کچھ ہے؟ ہم نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' پھر میں روزے سے ہوں۔ بعد ازاں آپؐ ایک دوسرے دن ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمیں حلوہ ہدیہ دیا گیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے دکھاؤ (یعنی میرے قریب کرو) میں روزے سے تھا۔ آپؐ نے (روزہ) افطار کر دیا۔

وضاحت: بلا عذر نفل روزہ چھوڑنا درست ہے اور اس کی قضا بھی نہیں ہے۔ (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۹۵)

۲۰۷۶ - (۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی اُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ، فَقَالَ: «أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِی سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِی وِعَائِهِ، فَإِنِّی صَائِمٌ». ثُمَّ قَامَ إِلٰی نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلّٰی غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لِاُمِّ سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۰۷۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے۔ انہوں نے آپؐ کی خدمت میں (بطور ضیافت کے) کھجور اور گھی پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تم گھی کو مشکیزے میں اور کھجوروں کو اس کے برتن میں لوٹاؤ' اس لئے کہ میرا روزہ ہے۔ بعد ازاں آپؐ گھر کے کونے کی جانب گئے وہاں آپؐ نے نفل نماز ادا کی اور اُمِّ سُلَیم اور اس کے گھر والوں کے لئے دعا کی (بخاری)

۲۰۷۷ - (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ». وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: «إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ، فَإِنْ كَانَ صَائِماً فَلْيُصَلِّ، وَإِنْ كَانَ مُفْطِراً فَلْيُطْعِمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو کھانے کی دعوت دی جائے اور اس نے روزہ رکھا ہوا ہو تو وہ کہے کہ میں روزے سے ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو وہ دعوت قبول کرے اگر وہ روزے دار ہو تو (گھر والوں کیلئے برکت کی) دعا کرے اور اگر روزے دار نہ ہو تو کھانا کھائے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۰۷۸ - (٤) عَنْ أُمِّ هَانِىءٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ، جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسَتْ عَلَى يَسَارِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَأُمُّ هَانِىءٍ عَنْ يَمِينِهِ، فَجَاءَتِ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ، فَنَاوَلَتْهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِىءٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ لَهَا: «أَكُنْتِ تَقْضِينَ شَيْئاً؟» قَالَتْ: لَا. قَالَ: «فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعاً» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ . وَفِي رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ؛ وَالتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهُ. وَفِيهِ: فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ: «الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِيرُ نَفْسِهِ؛ إِنْ شَاءَ صَامَ، وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ» .

دوسری فصل

۲۰۷۸: اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب بیٹھ گئیں جب کہ اُمِّ ہانیؓ آپؐ کے دائیں جانب تھیں۔ ایک لونڈی برتن میں پانی لائی اس نے آپؐ کو پانی پیش کیا' آپؐ نے اس سے پانی پیا۔ بعدازاں آپؐ نے برتن اُمِّ ہانیؓ کو دیا تو انہوں نے اس سے پانی پیا۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے روزہ افطار کر دیا جب کہ میں روزے سے تھی۔ آپؐ نے اس سے دریافت کیا' تیرا قضا کا روزہ تھا؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تیرا نفلی روزہ تھا تو تجھے (افطار کرنے میں) کچھ حرج نہیں (ابوداؤد' ترمذی' دارمی)

احمد اور ترمذی کی روایت اس کی مثل ہے اور اس میں (اضافہ) ہے کہ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں تو روزے دار تھی۔ آپؐ نے فرمایا' نفل روزہ رکھنے والا صاحبِ اختیار ہے۔ اگر چاہے تو وہ روزہ پورا کرے اور اگر چاہے تو روزہ افطار کرے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے' سماک بن حرب راوی پر اختلاف کیا گیا ہے' ابو صالح راوی ضعیف اور جعدۃ راوی مجہول ہے' نیز جعدۃ نے اُمِّ ہانیؓ سے نہیں سنا اور ہارون راوی مجہول ہے' مزید برآں فتح مکہ کا واقعہ رمضان المبارک کا ہے' اس میں اُمِّ ہانیؓ کا روزہ قضا کا ہو یا نفل کا ہو فتح مکہ کی مناسبت سے بعید از قیاس ہے اور ام ہانیؓ فتح مکہ کے موقع پر اسلام لائیں تو کیسے تصور کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے قضا کا روزہ رکھا ہوا تھا البتہ آپؐ فتح مکہ کے بعد پندرہ روز وہاں مقیم رہے گویا کہ آپؐ شوال کے کچھ دن بھی مکہ مکرمہ میں اقامت پذیر رہے اس لحاظ سے ممکن ہے کہ شوال میں اُمِّ ہانیؓ کا روزہ نفلی ہو (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۹۸)

٢٠٧٩ - (٥) **وَعَنِ** الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ، فَعَرَضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ، فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ. قَالَ: «أَقْضِيَا يَوْماً آخَرَ مَكَانَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَذَكَرَ جَمَاعَةً مِنَ الْحُفَّاظِ رَوَوْا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلاً، وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيهِ عَنْ عُرْوَةَ، وَهٰذَا أَصَحُّ.

۲۰۷۹: زُہری رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ عروہؓ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں اور حفصہ رضی اللہ عنہا روزے سے تھیں' ہمیں ایسا کھانا پیش کیا گیا جو ہمیں مرغوب تھا ہم نے اس میں سے تناول کیا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم روزے سے تھیں ہمیں کھانا پیش کیا گیا جو ہمیں مرغوب تھا ہم نے اس سے تناول کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس کے بدل کسی دن روزے کی قضا دو (ترمذی) نیز ترمذی نے حفاظ کی ایک جماعت کا ذکر کیا جنہوں نے زُہری رحمہ اللہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل بیان کیا' انہوں نے اس میں عُروہؓ کا ذکر نہیں کیا اور یہ سند زیادہ صحیح ہے۔

٢٠٨٠ - (٦) وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ زُمَيْلٍ مَوْلَى عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ .

۲۰۸۰: نیز ابوداؤد نے اس حدیث کو عُروہؓ کے غلام زمیل سے اس نے عُروہؓ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔

وضاحت: امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ زہری عن عُروہؓ عن عائشہؓ صحیح نہیں ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۹۹)

٢٠٨١ - (٧) **وَعَنْ** أُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ ، فَقَالَ لَهَا: «كُلِي» فَقَالَتْ: إِنِّي صَائِمَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ، صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرَغُوْا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ،

وَالدَّارِمِیُّ

۲۰۸۱: اُمِّ عُمَارَہ بنت کعب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے' انہوں نے آپ کیلئے کھانا منگوایا۔ آپ نے اس سے کہا' آپ (بھی) کھائیں۔ ام عمارہؓ نے کہا' میں روزے سے ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب روزے دار کے پاس کھانا تناول کیا جائے تو فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہتے ہیں' جب تک کہ کھانے والے فارغ نہ ہو جائیں (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٠٨٢ - (٨) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ بِلَالٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَتَغَدّٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْغَدَاءَ يَا بِلَالُ!» قَالَ: إِنِّيْ صَائِمٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَأْكُلُ رِزْقَنَا، وَفَضْلُ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ؛ أَشَعَرْتَ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ، وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أُكِلَ عِنْدَهُ؟». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۲۰۸۲: بُریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ چاشت کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے بلالؓ! کھانا تناول کرنے میں شریک ہو جا۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں روزے سے ہوں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلالؓ کا بہترین رزق جنت میں ہے۔ اے بلالؓ تجھے معلوم نہیں کہ روزے دار کی ہڈیاں سُبحان اللہ کہتی ہیں اور فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے ہیں جب تک اس کے پاس کھانا تناول کیا جاتا ہے (بیہقی نے شعبِ الایمان میں ذکر کیا)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان راوی مجہول اور باقی رواۃ مدلّس ہیں۔
(العلل و معرفۃُ الرجال جلد۱ صفحہ ۱۳۴' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸۴' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۰۰)

(۸) بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

(شبِ قدر کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۰۸۳ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۰۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو (بخاری)

۲۰۸٤ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رِجَالاً مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَرٰى رُؤْيَاكُمْ، قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۸٤: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کرامؓ کو خواب میں رمضان کے آخری سات دنوں میں شبِ قدر دکھائی گئی۔ (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں جانتا ہوں کہ تمہارا خواب آخری سات راتوں کے بارے میں توافق اختیار کر گیا ہے۔ پس جو شخص شب قدر کو تلاش کرنے والا ہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے (بخاری' مسلم)

۲۰۸۵ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، لَيْلَةَ الْقَدْرِ: فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى، فِيْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى، فِيْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۰۸۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شب

قدر کو رمضان کی آخری دس راتوں میں تلاش کرو (جب) نو راتیں باقی رہ جائیں' سات راتیں باقی رہ جائیں' پانچ راتیں باقی رہ جائیں (بخاری)

وضاحت: شبِ قدر کو رمضان کی اکیسویں' تیئسویں اور پچیسویں رات میں تلاش کیا جائے (واللہ اعلم)

۲۰۸۶ - (٤) **وَعَنْ** أَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فِیْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ ، ثُمَّ أَطْلَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «إِنِّیْ أَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ أَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ، ثُمَّ أُتِيْتُ فَقِيْلَ لِیْ: «إِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِیْ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَقَدْ أُرِيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ، ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِیْ أَسْجُدُ فِیْ مَاءٍ وَطِيْنٍ مِنْ صَبِيْحَتِهَا ، فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ وَالْتَمِسُوْهَا فِیْ كُلِّ وِتْرٍ» قَالَ: فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلٰى عَرِيْشٍ ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ ، فَبَصُرَتْ عَيْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مِنْ صَبِيْحَةِ إِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ فِی الْمَعْنٰى. وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ إِلٰى قَوْلِهِ: «فَقِيْلَ لِیْ: إِنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ» وَالْبَاقِیْ لِلْبُخَارِیِّ.

۲۰۸۶: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے پہلے عشرے میں اعتکاف بیٹھے بعد ازاں درمیانے عشرہ میں ترکی خیمہ میں اعتکاف بیٹھے بعدازاں آپؐ نے اپنا سر مبارک خیمے سے باہر نکالا اور آپؐ نے فرمایا' میں پہلے عشرہ میں اعتکاف بیٹھا' میں شبِ قدر کا متلاشی تھا پھر میں دوسرے عشرہ میں اعتکاف بیٹھا' پھر میرے پاس فرشتہ آیا اور مجھے بتایا گیا کہ شبِ قدر آخری دس راتوں میں ہے پس جو شخص میرے ساتھ اعتکاف بیٹھنا چاہتا ہے وہ آخری دس روز اعتکاف بیٹھے۔ مجھے یہ رات دکھائی گئی تھی' بعدازاں مجھے فراموش کرا دی گئی جب کہ میں خیال کرتا ہوں کہ میں اس رات کی صبح کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں پس تم شبِ قدر کو آخری دس راتوں میں تلاش کرو اور ہر طاق رات میں تلاش کرو (راوی نے بیان کیا) اس رات بارش ہوئی اور مسجد کی چھت چھپر کی تھی چنانچہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی میری آنکھوں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر اکیسویں رات کی صبح کو کیچڑ کا نشان تھا (بخاری' مسلم) دونوں میں یہ مضمون موجود ہے البتہ یہ الفاظ کہ "مجھے بتایا گیا کہ وہ رات آخری دس راتوں میں ہے" یہاں تک الفاظ مسلم کے ہیں اور باقی الفاظ بخاری کے ہیں۔

۲۰۸۷ - (٥) وَفِیْ رِوَايَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ: «لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۰۸۷: اور عبداللہ بن انیس کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا، تیئسویں رات ہے (مسلم)

۲۰۸۸ - (٦) وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ: إِنَّ أَخَاكَ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: مَنْ يَّقِمِ الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ. فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ، أَرَادَ أَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ أَمَا إِنَّهُ قَدْ عَلِمَ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ، وَأَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ، ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِي أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ. فَقُلْتُ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذٰلِكَ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ؟ قَالَ: بِالْعَلَامَةِ - أَوْ بِالْآيَةِ - الَّتِي أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَّا شُعَاعَ لَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۸۸: زرّ بن حُبیش رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے دریافت کرتے ہوئے کہا کہ تیرا بھائی ابنِ مسعودؓ کہتا ہے کہ جو شخص سال بھر قیام کرے گا وہ شب قدر پا لے گا۔ اُبَیّ بن کعبؓ نے کہا (اللہ اس پر رحم فرمائے) اس کا مقصد یہ تھا کہ لوگ اعتماد کر کے بیٹھ نہ جائیں ورنہ اس کو خوب علم ہے کہ یہ رات رمضان میں ہے اور آخری دس دنوں میں ہے، بلکہ ستائیسویں کی رات ہے۔ پھر اُبَیّ بن کعب نے قسم کھا کر کہا اور انشاءَ اللہ بھی نہیں کہا کہ وہ ستائیسویں کی رات ہے۔ میں نے کہا، اے ابو المنذر! کس بنیاد پر تو یہ بات کہتا ہے؟ اس نے کہا، اس علامت کی بنیاد پر جس کے بارے میں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کیا ہے کہ اس روز سورج طلوع ہوتا ہے (لیکن) اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں (مسلم)

۲۰۸۹ - (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رمضانُ المبارک کی) آخری دس راتوں میں جس قدر کوشش کے ساتھ عبادت کرتے اس قدر دوسری راتوں میں کوشش نہیں کرتے تھے (مسلم)

۲۰۹۰ - (۸) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب (رمضانُ المبارک کا) آخری عشرہ ہوتا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے، رات بیدار رہتے اور اپنے اہلِ خانہ کو جگاتے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۰۹۱ - (۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! أَرَأَیْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَیُّ لَیْلَةٍ لَیْلَةُ الْقَدْرِ، مَا أَقُوْلُ فِیْهَا؟ قَالَ: «قُوْلِیْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهُ.

دوسری فصل

۲۰۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے بتائیں کہ اگر مجھے علم ہو جائے کہ فلاں رات شب قدر ہے تو اس میں مجھے کیا کہنا چاہئے؟ آپؐ نے فرمایا' تو کہے' "اے اللہ! بلاشبہ تو معاف کرنے والا ہے' معاف کرنے کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کر (احمد' ابن ماجہ' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

۲۰۹۲ - (۱۰) وَعَنْ أَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «اِلْتَمِسُوْهَا - یَعْنِیْ لَیْلَةَ الْقَدْرِ - فِیْ تِسْعٍ یَبْقِیْنَ، أَوْ فِیْ سَبْعٍ یَبْقِیْنَ، أَوْ فِیْ خَمْسٍ یَبْقِیْنَ، أَوْ ثَلَاثٍ، أَوْ آخِرِ لَیْلَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۲۰۹۲: ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' شب قدر کو (رمضان المبارک کے آخری عشرے کی) ۹ باقی راتوں یا ۷ باقی راتوں یا ۳ باقی راتوں یا آخری رات میں تلاش کرو (ترمذی)

۲۰۹۳ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ، فَقَالَ: «هِیَ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ: رَوَاهُ سُفْیَانُ وَشُعْبَةُ، عَنْ أَبِیْ إِسْحٰقَ مَوْقُوْفًا عَلَى ابْنِ عُمَرَ.

۲۰۹۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا گیا' آپؐ نے فرمایا' وہ پورے رمضان میں ہے (ابوداؤد)
امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو سُفیانؒ اور شعبہ نے ابو اسحاق (راوی) سے ابن عمرؓ پر موقوف بیان کیا ہے۔

۲۰۹۴ - (۱۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! إِنَّ لِیْ بَادِیَةً أَكُوْنُ فِیْهَا، وَأَنَا أُصَلِّیْ فِیْهَا بِحَمْدِ اللّٰهِ، فَمُرْنِیْ بِلَیْلَةٍ أَنْزِلُهَا إِلٰى هٰذَا

الْمَسْجِدِ. فَقَالَ: «انْزِلْ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ». قِيْلَ لِابْنِهِ : كَيْفَ كَانَ أَبُوْكَ يَصْنَعُ؟ قَالَ : كَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ، فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ لِحَاجَةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ، فَإِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَجَدَ دَابَّتَهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ ، فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَلَحِقَ بِبَادِيَتِهٖ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۲۰۹۴: عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں جنگل میں سکونت پذیر ہوں اور میں وہاں اللہ کی مہربانی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہوں آپؐ مجھے ایسی رات کے بارے میں بتائیں کہ جس کے لیے میں مسجد نبوی میں آ جاؤں؟ آپؐ نے فرمایا' تیئسویں کی رات آ جاؤ۔ اس کے بیٹے سے دریافت کیا گیا کہ تمہارے والد کیسے کیا کرتے تھے؟ اس نے بیان کیا' وہ مسجدِ نبویؐ جاتے اور جب نمازِ عصر ادا کرتے تو پھر وہاں سے صبح کی نماز ادا کرنے تک نہیں نکلتے تھے جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تو سواری کو مسجدِ نبویؐ کے دروازے پر پاتے اور اس پر سوار ہو کر چلے جاتے (ابو داؤد)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن انیس کو لیلۃُ القدر کے بارے میں صرف اسی سال کیلئے کہا تھا کہ وہ تیئسویں کی رات ہے' انہوں نے ازخود اسے عام سمجھ لیا کہ ہر سال تیئسویں کی رات لیلۃُ القدر ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۲۰۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۰۹۵ - (۱۳) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحٰى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقَالَ: «خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ ، فَتَلَاحٰى فُلَانٌ وَّفُلَانٌ فَرُفِعَتْ، وَعَسٰى أَنْ يَّكُوْنَ خَيْرًا لَّكُمْ ، فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ، وَالسَّابِعَةِ، وَالْخَامِسَةِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۲۰۹۵: عُبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اپنے حجرے سے) باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں شبِ قدر کے بارے میں بتائیں (لیکن) دو صحابہ کرامؓ آپس میں جھگڑا کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' میں اس لئے باہر نکلا تھا تاکہ تمہیں شبِ قدر کے بارے میں مطلع کروں لیکن فلاں اور فلاں جھگڑنے لگے تو (اس کا علم) میرے دل سے اٹھا لیا گیا اور ممکن ہے یہ تمہارے لئے بہتر ہو پس تم شبِ قدر کو (رمضان کے آخری عشرے کی) نو' سات' پانچ اور باقی راتوں میں تلاش کرو (بخاری)

وضاحت: شبِ قدر رمضانُ المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے اور گھوم پھر کر آتی ہے۔ شبِ قدر کو طاق راتوں میں عبادت اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہ کر تلاش کیا جائے اور گناہوں سے بخشش طلب کی جائے'

اس رات کو پوشیدہ رکھنے سے مقصود یہ ہے کہ لوگ صرف ایک ہی رات کی عبادت میں منہمک نہ ہو جائیں بلکہ رمضان کے آخری عشرہ کی پانچ راتوں میں عبادتِ الٰہی میں نہایت ذوق و شوق سے مصروف رہیں (واللہ اعلم)

۲۰۹۶ - (١٤) **وعن** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كُبْكُبَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُصَلُّونَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ أَوْ قَاعِدٍ يَذْكُرُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ؛ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدِهِمْ - يَعْنِي يَوْمَ فِطْرِهِمْ - بَاهَى بِهِمْ مَلَائِكَتَهُ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِي! مَا جَزَاءُ أَجِيرٍ وَفَّى عَمَلَهُ؟ قَالُوا: رَبَّنَا جَزَاؤُهُ أَنْ يُوَفَّى أَجْرَهُ. قَالَ: مَلَائِكَتِي! عَبِيدِي وَإِمَائِي قَضَوْا فَرِيضَتِي عَلَيْهِمْ، ثُمَّ خَرَجُوا يَعُجُّونَ إِلَى الدُّعَاءِ، وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكَرَمِي وَعُلُوِّي وَارْتِفَاعِ مَكَانِي لَأُجِيبَنَّهُمْ. فَيَقُولُ: ارْجِعُوا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، وَبَدَّلْتُ سَيِّئَاتِكُمْ حَسَنَاتٍ. قَالَ: فَيَرْجِعُونَ مَغْفُوراً لَهُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۰۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شبِ قدر میں جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی جماعت میں اترتے ہیں' وہ ہر اس شخص کیلئے مغفرت طلب کرتے ہیں جو قیام اور قعدہ میں اللہ عزّ و جل کے ذکر میں محو ہوتا ہے' جب عیدالفطر کا دن ہوتا ہے تو اللہ ان کے سبب اپنے فرشتوں پر فخر کرتے ہیں اور فرماتے ہیں' اے میرے فرشتو! اس مزدور کو کیا بدلہ دیا جائے جو مکمل مزدوری کرتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں' پروردگار! اس کی مزدوری کا اسے مکمل بدلہ دیا جائے۔ اللہ فرماتا ہے' اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری بندیوں نے اس فریضہ کو پورا کیا جو ان پر عائد تھا پھر وہ عیدگاہ کی طرف نکل کر تضرع و زاری سے دعا کر رہے ہیں۔ مجھے میری عزت' میرے جلال' میرے کرم' میرے بلند ہونے اور میرے مقام کے بلند ہونے کی قسم ہے کہ میں ان کی دعا قبول کروں گا (چنانچہ) اللہ اعلان فرماتے ہیں کہ واپس لوٹ جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ واپس جاتے ہیں انہیں معاف کر دیا جاتا ہے (بیہقی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اصرم بن حوشب راوی کو امام یحییٰ بن معین نے کذّاب قرار دیا ہے جب کہ امام بخاریؒ' امام مسلمؒ' امام نسائیؒ اور امام ابو حاتمؒ نے اسے متروکُ الحدیث کہا ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۳۴۷' ۱۲' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۱۸۱' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۷۲' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۱۰)

(۹) بَابُ الْاِعْتِکَافِ

(اعتکاف کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۰۹۷ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَکَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۰۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے آپؐ کو فوت کر لیا۔ آپؐ کی وفات کے بعد آپ کی بیویاں اعتکاف بیٹھا کرتی تھیں (بخاری، مسلم)

۲۰۹۸ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ ، وَکَانَ أَجْوَدَ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ، وَکَانَ جِبْرَئِیْلُ یَلْقَاهُ کُلَّ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ، یَعْرِضُ عَلَیْهِ النَّبِیُّ ﷺ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِیَهُ جِبْرَئِیْلُ کَانَ أَجْوَدَ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۰۹۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی کے لحاظ سے سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ سب سے زیادہ رمضان میں سخاوت کرتے تھے، جبرائیل رمضان میں آپؐ سے ملاقات کرتے تو آپؐ انہیں قرآن سناتے۔ جب آپؐ سے جبرائیل ملاقات کرتے تو آپؐ نیکی میں تیز آندھی سے زیادہ سخی ہوتے تھے (بخاری، مسلم)

۲۰۹۹ - (۳) وَعَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ یُعْرَضُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ الْقُرْآنُ کُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعُرِضَ عَلَیْهِ مَرَّتَیْنِ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ ، وَکَانَ یَعْتَکِفُ کُلَّ عَامٍ عَشْرًا، فَاعْتَکَفَ عِشْرِیْنَ فِی الْعَامِ الَّذِیْ قُبِضَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۰۹۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر سال ایک مرتبہ قرآنِ پاک پیش کیا جاتا لیکن جس سال آپؐ فوت ہوئے آپؐ پر دوبار قرآنِ پاک پیش کیا گیا اور آپؐ ہر سال دس دن اعتکاف بیٹھتے تھے لیکن جس سال آپؐ فوت ہوئے آپؐ بیس دن اعتکاف بیٹھے (بخاری)

۲۱۰۰ - (٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اعْتَكَفَ أَدْنٰى إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۱۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف بیٹھتے، آپؐ مسجد میں ہوتے اور میری جانب اپنا سر مبارک نکالتے۔ میں آپ کے (بالوں میں) کنگھی کرتی اور آپ گھر میں صرف انسانی ضرورت کے لئے تشریف لاتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع حاجت کیلئے تشریف لاتے، کھانا وغیرہ مسجد میں پہنچا دیا جاتا تھا (واللہ اعلم)

۲۱۰۱ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؟ قَالَ: «فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۰۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں نے جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ میں مسجدِ الحرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا، اپنی نذر پوری کر (بخاری، مسلم)

وضاحت: اعتکاف ایک دن یا ایک رات کا بھی درست ہے رمضانُ المبارک کے اعتکاف کے علاوہ دوسرے دنوں میں اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا ضروری نہیں ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۱۵)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۱۰۲ - (٦) **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَاماً. فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۲۱۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے' ایک سال آپؐ اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو آئندہ سال آپؐ بیس روز اعتکاف بیٹھے۔
(ترمذی)

۲۱۰۳ - (۷) وَرَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

۲۱۰۳: نیز ابوداؤد اور ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو اُبیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۲۱۰٤ - (۸) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهٖ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ

۲۱۰۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ فرماتے تو صبح کی نماز ادا کرکے اعتکاف خانہ میں تشریف فرما ہو جاتے (ابوداؤد' ابنِ ماجہ)
وضاحت: مُعتکف انسان اکیسویں کی رات مسجد میں بسر کرے سورج ڈوبنے کے ساتھ ہی مسجد میں آجائے لیکن جو جگہ مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کیلئے تیار کی گئی ہے اس میں صبح کی نماز ادا کر کے جائے' جیساکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔ مغرب کے وقت ہی اعتکاف خانے میں جانا سنّتِ نبوی کے خلاف ہے۔
(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۱۷)

۲۱۰۵ - (۹) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

۲۱۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں بیمار کی عیادت فرماتے البتہ چلتے چلتے بیمار پرسی کرتے' مریض کے پاس ٹھہرتے نہیں تھے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲۱۰٦ - (۱۰) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا، وَّلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً، وَّلَا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ، وَلَا يُبَاشِرَهَا، وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ، إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ ، وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ، وَّلَا اِعْتِكَافَ إِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۲۱۰۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اعتکاف بیٹھنے والے کے لئے سنّت یہ ہے کہ وہ

بیمار کی بیمار پرسی نہ کرے' نہ کسی جنازے میں جائے' نہ عورت سے مجامعت کرے' نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ ضروری حاجت کے سوا باہر جائے اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہے اور اعتکاف صرف اس مسجد میں بیٹھا جائے جہاں نماز باجماعت ہوتی ہو (ابوداؤد)

وضاحت: حافظ ابنِ حجر رحمہٗ اللہ نے بلوغُ المرام میں ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کے راوی متکلّم فیہ نہیں ہیں' البتہ یہ جملہ کہ اعتکاف روزے کے بغیر صحیح نہیں اس کا موقوف ہونا راجح ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۲۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۱۰۷ - (۱۱) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ، أَوْ يُوْضَعُ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَآءَ أُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

تیسری فصل

۲۱۰۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ جب اعتکاف بیٹھتے تو آپؐ کے لئے بچھونا بچھایا جاتا یا آپؐ کیلئے (مسجدِ نبویؐ میں) توبہ کے ستون کے پیچھے چارپائی بچھائی جاتی (ابن ماجہ)

۲۱۰۸ - (۱۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ: «هُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۲۱۰۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معتکف کے بارے میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے اور اس کیلئے نیک اعمال کا ثواب جاری رہتا ہے' گویا وہ تمام نیک اعمال کر رہا ہے (جن کو وہ پہلے کیا کرتا تھا) (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیدہ عمّی راوی مجہولُ الحال اور فرقد سُبخی راوی متکلّم فیہ ہے۔
(الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۴۶۴' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۵' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۲۱)

كِتَابُ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ

(قرآن پاک کے فضائل کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢١٠٩ - (١) عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۱۰۹: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں وہ شخص سب سے اچھا ہے جو قرآنِ پاک پڑھتا ہے اور پڑھاتا ہے (بخاری)

٢١١٠ - (٢) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: «أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يَغْدُوَ كُلَّ يَوْمٍ إِلَى بُطْحَانَ أَوِ الْعَقِيقِ فَيَأْتِيَ بِنَاقَتَيْنِ كُومَاوَيْنِ فِي غَيْرِ إِثْمٍ وَلَا قَطْعِ رَحِمٍ؟» فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! [كُلُّنَا يُحِبُّ ذٰلِكَ]. فقال: «أَفَلَا يَغْدُو أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَيُعَلِّمُ أَوْ يَقْرَأُ آيَتَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ نَاقَتَيْنِ، وَثَلَاثٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثٍ، وَأَرْبَعٌ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَرْبَعٍ، وَمِنْ أَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْإِبِلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۱۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' ہم صُفّہ (مقام) میں تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' تم میں سے کون شخص پسند کرتا ہے کہ روزانہ بطحان یا وادیِ عقیق میں جائے اور وہاں سے دو بلند کوہان والی اونٹنیاں بغیر چوری اور قطع رحمی کے لائے۔ ہم نے عرض کیا' ہم میں سے ہر شخص اس بات کو پسند کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص علی الصبح مسجد کی جانب جائے' وہ دو آیتیں اللہ کی کتاب سے سیکھے یا پڑھے' یہ اس کیلئے دو اونٹنیوں سے بہتر ہے اور تین آیات تین اونٹنیوں اور چار آیات چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیات سے زیادہ علیٰ ہٰذا القیاس شمار کرتے جائیں ان کی تعداد کے برابر اونٹنیوں سے بہتر ہیں (مسلم)

٢١١١ - (٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟» قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: «فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۱۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بھلا تم میں سے کوئی شخص اچھا جانتا ہے کہ جب وہ اپنے گھر جائے اور وہاں تین حاملہ بھاری بھرکم موٹی تازہ اونٹنیاں پائے؟ ہم نے عرض کیا' (ہم) ضرور (پسند کرتے ہیں) آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص تین آیات نماز میں تلاوت کرتا ہے تو (یہ) اس کے حق میں تین حاملہ بھاری بھرکم اونٹنیوں سے بہتر ہے (مسلم)

٢١١٢ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک (کے حفظ اور عمدہ قرأت) میں مہارت رکھنے والا انسان' معزز لکھنے والے اطاعت گزار فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص قرآنِ پاک اٹک کر پڑھتا ہے اور وہ قرأت اس پر دشوار ہے تو اس کے لئے دُہرا ثواب ہے (بخاری' مسلم)

٢١١٣ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَى اثْنَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۱۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رشک صرف دو انسانوں کے حق میں درست ہے۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ نے قرآن (کے حفظ کی دولت) سے نوازا ہے تو وہ رات اور دن کے اوقات میں قیام میں اس کی تلاوت کرتا رہتا ہے اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے مال و دولت سے نوازا ہے پس وہ رات اور دن کے اوقات میں اس سے خرچ کرتا رہتا ہے (بخاری' مسلم)

٢١١٤ - (٦) وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلُ الْأُتْرُجَّةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ، وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ؛ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ

الْقُرْآنَ مَثَلَ التَّمْرَةِ، لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ؛ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ، لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ؛ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَثَلَ الرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ: «الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالْأُتْرُجَّةِ، وَالْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ كَالتَّمْرَةِ».

۲۱۱۴: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ایمان دار شخص کی مثال جو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہے' نارنگی جیسی ہے جس کی مہک عمدہ اور ذائقہ بھی عمدہ ہے اور اس ایمان دار شخص کی مثال جو قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کرتا' کھجور کی طرح ہے جس میں مہک نہیں البتہ اس کا ذائقہ شیریں ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کرتا' حنظل جیسی ہے جس کی مہک نہیں اور جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہے ناز بُو کے پھول جیسی ہے جس کی مہک عمدہ ہے البتہ ذائقہ کڑوا ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ وہ ایمان دار شخص جو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتا ہے اور اس کے مطابق عمل پیرا ہے اس کی مثال نارنگی کے پھل جیسی ہے اور وہ ایماندار شخص جو قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کرتا البتہ قرآنِ پاک (کے تقاضوں) کے مطابق عمل کرتا ہے اس کی مثال کھجور جیسی ہے۔

۲۱۱۵ - (۷) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَاماً وَيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۱۵: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اس کتاب کی بدولت کچھ لوگوں کو بلند فرماتا ہے اور کچھ لوگوں کو اس کی بدولت ذلیل کرتا ہے (مسلم)

۲۱۱۶ - (۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، قَالَ. بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، وَفَرَسُهُ مَرْبُوْطَةٌ عِنْدَهُ، إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ، فَقَرَأَ فَجَالَتْ، فَسَكَتَ فَسَكَنَتْ، ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَانْصَرَفَ، وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيٰى قَرِيْباً مِنْهَا، فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيْبَهُ، وَلَمَّا أَخَّرَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ، فِيْهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: «اِقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ! اِقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ!» قَالَ: فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنْ تَطَأَ يَحْيٰى، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيْباً، فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ، وَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ، فِيْهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيْحِ، فَخَرَجْتُ حَتّٰى لَا أَرَاهَا. قَالَ: «وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ

لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِيِّ، وَفِي مُسْلِمٍ: عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ، بَدَلَ: فَخَرَجْتُ عَلَى صِيغَةِ الْمُتَكَلِّمِ.

۲۱۱۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اسیدؓ بن حضیر نے بیان کیا کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ وہ رات کے وقت سورت بقرہ کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کا گھوڑا اس کے قریب بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑا کودنے لگا تو اسیدؓ بن حضیر خاموش ہو گیا۔ اس پر گھوڑا بھی کودنے سے رک گیا پھر اس نے تلاوت شروع کی تو گھوڑا کودنے لگا جب وہ خاموش ہوا تو گھوڑا بھی کودنے سے رک گیا پھر اس نے پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا کودنے لگا چنانچہ اسیدؓ (نفل) نماز سے فارغ ہوا اور اس کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا۔ وہ خوفزدہ ہو گیا کہ (گھوڑے کے کودنے سے) بچے کو کچھ تکلیف نہ پہنچ جائے اور جب بچے کو (گھوڑے سے) دور ہٹا دیا تو اس نے آسمان کی جانب سر بلند کیا تو وہاں سائبان سا نظر آیا جس میں چراغ سے دکھائی دے رہے تھے۔ جب صبح ہوئی تو اس نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ سنایا۔ آپؐ نے فرمایا' اے ابنِ حضیر! تم پڑھتے رہتے۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو روند نہ ڈالے اور وہ اس سے بالکل نزدیک تھا چنانچہ میں (نماز روک کر) اس کی طرف گیا اور میں نے آسمان کی جانب سر اٹھایا تو وہاں سائبان سا نظر آیا جس میں روشنیاں سی دکھائی دے رہی تھیں' جب میں (گھر سے) باہر نکلا تو مجھے روشنیاں نظر نہ آئیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' تجھے معلوم ہے یہ روشنیاں کیا تھیں؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ فرشتے تھے' تیری قرأت سننے کیلئے اترے تھے اور اگر تو قرأت جاری رکھتا تو صبح ہونے پر لوگ انہیں دیکھتے' فرشتے ان سے نہ چھپتے (بخاری' مسلم) البتہ الفاظ بخاری کے ہیں اور مسلم شریف میں ان الفاظ کہ "میں باہر نکلا" بصیغہ متکلم کے بدل یہ الفاظ ہیں کہ وہ سائبان فضا میں بلند ہو گیا۔

۲۱۱۷ - (۹) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ، وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطْنَيْنِ، فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ، فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو، وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: «تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۱۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص سورت کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پہلو میں ایک گھوڑا دو رسوں سے بندھا ہوا تھا۔ اچانک اس شخص پر بادل سایہ فگن ہو گیا' بادل قریب سے قریب تر ہوتا جا رہا تھا اور گھوڑا بدکنے لگا۔ صبح ہونے پر وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ واقعہ کہہ سنایا آپؐ نے فرمایا' یہ (اللہ کی جانب سے) سکینت تھی جو قرآنِ پاک کی تلاوت کے سبب نازل ہوئی تھی (بخاری' مسلم)

۲۱۱۸ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي. قَالَ: «أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ: ﴿اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ﴾» ثُمَّ قَالَ: «أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟» فَأَخَذَ بِيَدِي، فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّكَ قُلْتَ لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ. قَالَ: «﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي، وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُه». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۱۸: ابو سعید بن معلّیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجدِ نبوی میں نماز ادا کر رہا تھا کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ میں آپؐ کے بلانے پر نہ گیا' بعدازاں میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نماز ادا کر رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا اللہ کا فرمان نہیں ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر آؤ جب وہ تمہیں بلائے؟ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' کیا میں تجھے اس سے پہلے کہ تو مسجد سے باہر نکلے قرآنِ پاک کی نہایت عظمت والی سورت کے بارے میں آگاہ نہ کروں چنانچہ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا جب ہم نے باہر نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا تھا کہ میں تجھے قرآنِ پاک کی نہایت عظمت والی سورت سے آگاہ کروں گا آپؐ نے فرمایا' وہ سورت "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْن" ہے۔ اس سورت کی سات آیات ہیں جن کی بار بار تلاوت ہوتی ہے اور "قرآنِ عظیم" ہے جو مجھے عطا ہوا ہے (بخاری)

وضاحت: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بلانے پر صحابی نماز ادا کرتا رہا۔ اسے معلوم تھا کہ نماز میں کلام کرنا ممنوع ہے' اس لئے وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر نہ ہوا بعدازاں جب وہ آپؐ کی خدمت میں پہنچا تو آپؐ نے اسے آگاہ کیا کہ قرآنِ پاک کی آیت کی روشنی میں جب بھی میں تمہیں بلاؤں اسی وقت تمہارا آنا ضروری ہے اگرچہ تم نماز ادا کرنے میں مصروف ہو' حقوقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال رکھنا ضروری ہے (واللہ علم)

۲۱۱۹ - (۱۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ. إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ (یاد رکھو) شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے جس میں سورت بقرہ تلاوت کی جاتی ہے۔ (مسلم)

۲۱۲۰ - (۱۲) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «اقْرَأُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعًا لِأَصْحَابِهِ، اقْرَأُوا الزَّهْرَاوَيْنِ: الْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ

عِمْرَانَ، فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ، أَوْ غَيَايَتَانِ أَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا، اِقْرَأُوْا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ، فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ، وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ، وَّلَا يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢١٢٠: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' قرآنِ پاک کی تلاوت کیا کرو اس لئے کہ قرآنِ پاک قیامت کے دن ان لوگوں کی سفارش کرے گا جو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے رہے' دو روشن سورتوں (سورتِ بقرہ اور آلِ عمران) کی تلاوت کیا کرو وہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سایہ دار بادلوں یا ہلکے بادلوں یا پرندوں کی دو ٹولیوں کی شکل میں ہوں گی جنہوں نے اپنے پروں کو پھیلایا ہوا ہوگا وہ اپنے پڑھنے والوں کی جانب سے جھگڑا کریں گی۔ سورتِ بقرہ کی تلاوت کیا کرو اس لئے کہ سورتِ بقرہ کی تلاوت باعث برکت ہے اور اس کی تلاوت نہ کرنا باعث افسوس ہے اور سورتِ بقرہ کی تلاوت کی توفیق ان لوگوں کو حاصل نہیں ہو گی جو سُستی کا شکار ہیں (مسلم)

٢١٢١ - (١٣) وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «يُؤْتَىٰ بِالْقُرْآنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَهْلِهِ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بِهٖ، تَقْدُمُهُ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ، كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ ظُلَّتَانِ سَوْدَاوَانِ بَيْنَهُمَا شَرْقٌ، أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَآفَّ تُحَاجَّانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢١٢١: نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن قرآنِ پاک اور اس کے پڑھنے والوں کو لایا جائے گا جو قرآنِ پاک پر عمل پیرا رہے' قرآنِ پاک (کی سورتوں) میں سے آگے آگے سورتِ بقرہ اور آلِ عمران ہوں گی گویا کہ وہ دو بادل ہیں یا دو سیاہ بادل ہیں ان کے درمیان روشنی ہے یا گویا کہ وہ پرندوں کی دو قطاریں ہیں جنہوں نے پَر پھیلائے ہوئے ہیں' وہ اپنے ساتھی کی جانب سے جھگڑا کریں گی (مسلم)

٢١٢٢ - (١٤) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِيْ أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ أَعْظَمُ؟» قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ أَعْلَمُ. قَالَ: «يَا أَبَا الْمُنْذِرِ! أَتَدْرِيْ أَيُّ آيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَعَكَ أَعْظَمُ؟» قُلْتُ: ﴿اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾. قَالَ: فَضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ: «لِيَهْنِكَ الْعِلْمُ يَا أَبَا الْمُنْذِرِ!». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢١٢٢: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

اے ابو المُنذر! تجھے معلوم ہے کہ اللہ کی کتاب میں سے کون سی آیت تیرے پاس زیادہ عظمت اور شان والی ہے؟ میں عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اے ابو المُنذر! اللہ کی کتاب سے کون سی آیت تیرے ہاں زیادہ عظمت اور شان والی ہے؟ میں نے عرض کیا "اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" (اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے وہ ذات زندہ قائم رہنے والی ہے) اُبَیّ بن کعبؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے میرے سینے پر (ہاتھ) مارتے ہوئے فرمایا' اے ابو المُنذر! تجھے علم مبارک ہو (مسلم)

٢١٢٣ - (١٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ، فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، وَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ، وَعَلَيَّ عِيَالٌ، وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؛ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالاً فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. قَالَ: أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ. وَسَيَعُودُ»؛ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ سَيَعُودُ»؛ فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: «لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ، لَا أَعُودُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً، وَعِيَالاً فَرَحِمْتُهُ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ. فَقَالَ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُودُ» فَرَصَدْتُهُ، فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ إِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ. قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: ﴿اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾؛ حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟» قُلْتُ: زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللهُ بِهَا. قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ صَدَقَكَ، وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ؟» قُلْتُ: لَا. قَالَ: «ذَاكَ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقہ کی حفاظت پر مقرر فرمایا چنانچہ میرے پاس ایک شخص آیا وہ (دونوں ہاتھوں کے ساتھ) کھجوریں اٹھانے لگ گیا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور میں نے کہا کہ میں تجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پیش کروں گا۔ اس نے (منت سماجت کرتے ہوئے) کہا' میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر اہل و عیال (کے اخراجات) کی ذمہ داری ہے اور مجھے شدید ضرورت ہے۔ ابوہریرہؓ نے بیان کیا' میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے

ابوہریرہ! گزشتہ رات کا تیرا قیدی کہاں ہے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس نے اپنے حاجت مند ہونے اور کثرتِ عیال کا زور دار انداز میں شکوہ کیا چنانچہ میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ آپؐ نے آگاہ کیا' خبردار! اس نے تم سے جھوٹ کہا ہے اور وہ عنقریب پھر آئے گا (ابوہریرہؓ نے کہا کہ) مجھے یقین ہو گیا کہ وہ ضرور آئے گا اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ عنقریب پھر آئے گا چنانچہ میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا اور وہ آیا اور کھجوروں (کے ڈھیر) سے (دونوں ہاتھوں کے ساتھ) اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا' میں تیرا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ضرور لے جاؤں گا۔ اس نے (منت سماجت کرتے ہوئے) کہا' مجھے چھوڑ دیں اس لئے کہ میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر اہل و عیال کا بوجھ ہے' اب میں دوبارہ نہیں آؤں گا چنانچہ میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا' اے ابوہریرہ! تیرے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول اس نے اپنی ضرورت مندی اور اہل و عیال کے بوجھ کا زور دار الفاظ میں ذکر کیا چنانچہ میں نے اس پر ترس کھایا اور اس کو چھوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس نے تیرے ساتھ جھوٹ کہا ہے وہ عنقریب پھر آئے گا چنانچہ میں اس کی گھات میں بیٹھ گیا۔ وہ آیا اور کھجوروں (کے ڈھیر) سے (دونوں ہاتھوں کے ساتھ) اٹھانے لگا۔ میں نے اسے گرفتار کر لیا اور کہا کہ میں ضرور تیرا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ اب یہ تیسری بار اور آخری بار ہے' تم کہتے رہے کہ میں واپس نہیں آؤں گا لیکن تم پھر آتے رہے۔ اس نے کہا' مجھے چھوڑ دے' میں تجھے ایسے کلمات بتاتا ہوں جن سے تجھے فائدہ ہو گا جب تو اپنے بستر پر لیٹے تو آیتُ الکرسی پڑھ' یہاں تک کہ ختم کرے' اس کی تلاوت سے ہمیشہ تجھ پر اللہ کی جانب سے محافظ مقرر ہو گا اور صبح ہونے تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا۔ اس پر میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا' تیرے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا' اس نے مجھے کہا کہ وہ مجھے چند کلمات سکھلاتا ہے جن کے پڑھنے سے مجھے اللہ فائدہ عطا کرے گا۔ آپؐ نے فرمایا' اس نے تجھے سچی بات بتائی ہے' اگرچہ وہ جھوٹا ہے اور تجھے معلوم ہے کہ تین راتوں سے تیرا کس کے ساتھ رابطہ رہا ہے۔ میں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' وہ شیطان تھا (بخاری)

۲۱۲٤ - (۱٦) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا جِبْرَئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيضاً مِنْ فَوْقِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «هٰذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ، لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ، فَقَالَ: هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الْأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلَّا الْيَوْمَ، فَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ: فَاتِحَةُ الْكِتَابِ، وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلَّا أُعْطِيتَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲٤: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما تھے۔ اچانک جبرائیلؑ نے آسمان کی جانب سے زور دار آواز سنی تو اپنا سر

اٹھایا اور بتایا یہ (آواز) آسمان کے اس دروازے کے کھلنے کی ہے جو کبھی نہیں کھلا۔ آج کھلا ہے' اس دروازے سے ایک فرشتہ نازل ہوا (جبرائیل علیہ السلام نے) بتایا' یہ فرشتہ جو زمین کی جانب نازل ہوا ہے پہلے کبھی نازل نہیں ہوا' آج ہی نازل ہوا ہے۔ فرشتے نے سلام کہا اور خوشخبری دی کہ آپ ایسی دو روشنیوں کے عطا کئے جانے پر خوش ہو جائیں کہ آپ سے پہلے کسی پیغمبر کو ایسی دو روشنیاں عطا نہیں ہوئیں۔ وہ سورتِ فاتحہ اور سورتِ بقرہ کی آخری آیات ہیں۔ آپ' ان دونوں میں سے جس دعائیہ جملہ کی تلاوت کریں گے تو وہ عطا کیا جائے گا (مسلم)

۲۱۲۵ - (۱۷) **وَعَنْ** أَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الْآیَتَانِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَ بِهِمَا فِیْ لَیْلَةٍ كَفَتَاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۱۲۵: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص سورت بقرہ کی آخری دو آیات کی رات (کے لحات) میں تلاوت کرے گا تو ان کا تلاوت کرنا اسے (رات کے قیام سے) کفایت کرے گا یا ہر نقصان سے محفوظ رکھے گا (بخاری' مسلم)

۲۱۲۶ - (۱۸) **وَعَنْ** أَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آیَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ سُوْرَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سورت کہف کی شروع سے دس آیات حفظ کیں وہ دجال کے شر سے محفوظ رہے گا (مسلم)

۲۱۲۷ - (۱۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَیَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ یَّقْرَأَ فِیْ لَیْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟» قَالُوْا: وَكَیْفَ یَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ یَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۲۷: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم میں کوئی شخص قرآنِ پاک کا تیسرا حصہ تلاوت نہیں کر سکتا؟ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' قرآنِ پاک کا تیسرا حصہ کیسے پڑھا جاسکتا ہے؟ آپ' نے واضح فرمایا "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" آخر تک پڑھنا قرآن پاک کے تیسرے حصے کے برابر ہے (مسلم)

۲۱۲۸ - (۲۰) رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ **عَنْ** أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۲۱۲۸: اور بخاریؒ نے اس حدیث کو ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۲۱۲۹ - (۲۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهٖ فِيْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «سَلُوْهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ» فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ، وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۲۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ایک چھوٹے لشکر پر امیر مقرر فرمایا۔ وہ شخص نماز میں (امامت کراتے ہوئے) اپنی تلاوت کو "قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ" سورت کے ساتھ ختم کرتا تھا' جب (لشکر میں شریک) لوگ واپس آئے تو انہوں نے اس کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس سے دریافت کرو کہ وہ کس لئے کرتا ہے؟ انہوں نے اس سے دریافت کیا۔ اس نے جواب دیا' اس سورت میں اللہ کی صفات (اوراسماء) کا ذکر ہے' اس لئے میں اس سورت کی تلاوت کو محبوب جانتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' اسے اطلاع کر دو کہ اللہ بھی اس کو محبوب جانتا ہے (بخاری' مسلم)

۲۱۳۰ - (۲۲) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، قَالَ: «إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مَعْنَاهُ.

۲۱۳۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" سورت کو محبوب جانتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' اس سورت کے ساتھ تیری محبت تجھے جنت میں داخلہ دلوائے گی (ترمذی) امام بخاریؒ نے اس کی ہم معنی روایت ذکر کی ہے۔

۲۱۳۱ - (۲۳) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَمْ تَرَ آيَاتٍ أُنْزِلَتِ اللَّيْلَةَ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قَطُّ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، وَ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۳۱: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آج رات جو آیات نازل ہوئی ہیں (شیطان سے پناہ طلب کرنے کے باب میں) ان کی مثل دیگر آیات نہیں ہیں۔ وہ "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" (آخر سورت تک) اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" (آخر سورت تک) ہیں (مسلم)

٢١٣٢ ـ (٢٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوٰى إِلٰى فِرَاشِهٖ كُلَّ لَيْلَةٍ، جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، فَقَرَأَ فِيهِمَا ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، وَ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، وَ﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهٖ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلٰى رَأْسِهٖ وَوَجْهِهٖ، وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهٖ، يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي «بَابِ الْمِعْرَاجِ» إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۱۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو اپنے بستر پر (سونے کیلئے) جاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے ان میں پھونک مارتے ہوئے "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" (آخر تک سورتیں) تلاوت کرتے بعد ازاں دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ممکن ہوتا پھیرتے تھے۔ آغاز سر' چہرے اور جسم کے سامنے والے حصے سے کرتے۔ تین بار یہ عمل دہراتے (بخاری' مسلم) اور ابن مسعود سے مروی حدیث کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسراء کرایا گیا' انشاء اللہ بابُ المعراج میں ذکر کریں گے۔

الفَصْلُ الثَّانِي

٢١٣٣ ـ (٢٥) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْقُرْآنُ يُحَاجُّ الْعِبَادَ، لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ، وَالْأَمَانَةُ، وَالرَّحِمُ تُنَادِيْ: أَلَا مَنْ وَصَلَنِيْ وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَنِيْ قَطَعَهُ اللّٰهُ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل

۲۱۳۳: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن (اللہ کے) عرش کے نیچے تین چیزیں بندوں سے جھگڑا کریں گی۔ ایک قرآن' اس کے الفاظ اور معانی ہیں دوسری امانت (یعنی حقوق اللہ) اور تیسری قرابت داری۔ وہ آواز لگائے گی' خبردار! جس نے مجھے ملایا اللہ اس کو ملائے اور جس نے میرا خیال نہ رکھا اللہ بھی اس کا خیال نہ رکھے (شرحُ السُّنَّۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن عبداللہ راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۳۷)

٢١٣٤ ـ (٢٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

«يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اقْرَأْ وَارْتَقِ، وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ

۲۱۳۴: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآن پاک کے ساتھ وابستگی رکھنے والے شخص سے کہا جائے گا کہ تم قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے جنت کے درجات کی جانب بلند ہوتے جاؤ البتہ قرآنِ پاک کی تلاوت آہستہ آہستہ کرنا جیسا کہ تم دنیا میں آہستہ آہستہ کرتے تھے۔ تمہارا مقام وہ ہے جہاں تم اپنی آخری آیت کی تلاوت کرو گے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۲۱۳۵ - (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

۲۱۳۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے دل میں قرآنِ پاک سے کچھ حصہ نہیں ہے وہ بے آباد گھر کی مانند ہے (ترمذی' دارمی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۲۱۳۶ - (۲۸) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْأَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ. وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلَى خَلْقِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۱۳۶: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآنِ پاک نے مجھ سے دعا اور سوال کرنے سے مشغول رکھا میں اس شخص کو (ان سے) بہت افضل عطیہ دوں گا جو سوال کرنے والوں کو عطا کیا گیا اور اللہ کے کلام کو تمام کلاموں پر ایسی فضیلت ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی مخلوق پر ہے (ترمذی' دارمی' بیہقی شُعَبِ الایمان) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حسن ہمدانی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۱۴' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۳۹)

۲۱۳۷ - (۲۹) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ

حَرْفاً مِّنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ: (آلٓمٓ) حَرْفٌ. أَلِفٌ حَرْفٌ، وَّلَامٌ حَرْفٌ، وَمِيمٌ حَرْفٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، غَرِيبٌ إِسْنَاداً

۲۱۳۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کتابُ اللہ سے ایک حرف کی تلاوت کی اس کو اس کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔ میں نہیں کہتا ہوں۔ "الم" ایک حرف ہے بلکہ الف (ایک) حرف ہے' لام (دوسرا) حرف ہے اور میم (تیسرا) حرف ہے (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے اور نیز سند کے لحاظ سے غریب کہا ہے۔

۲۱۳۸ - (۳۰) وَعَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِؒ، قَالَ: مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ، فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: أَوَقَدْ فَعَلُوهَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ». قُلْتُ: مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «كِتَابُ اللهِ، فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ، وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ، وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ، هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ، مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللهُ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللهُ، وَهُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِينُ، وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ، وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ؛ هُوَ الَّذِي لَا يَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ، وَلَا يَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ، وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ. وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلَا يَنْقَضِي عَجَائِبُهُ؛ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ إِذْ سَمِعَتْهُ حَتَّى قَالُوا: ﴿إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآناً عَجَباً يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ﴾ مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ، وَمَنْ عَمِلَ بِهِ اجِرَ، وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ، وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ مَجْهُولٌ، وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ.

۲۱۳۸: حارث اعور رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں گیا وہاں لوگ گفتگو میں مشغول تھے چنانچہ میں علی رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا تو میں نے انہیں بتایا۔ انہوں نے پوچھا' کیا واقعی وہ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ علیؓ نے فرمایا' خبردار! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' خبردار! عظیم فتنے ہوں گے۔ میں عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ان سے نجات کی صورت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ کی کتاب (کے ساتھ مکمل وابستگی اختیار کرنا) ہے' اس میں گزشتہ اقوام کے واقعات ہیں اور مستقبل کی پیشین گوئیاں ہیں اور تمہارے درمیان وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے فیصلے ہیں۔ یہ کتاب حق اور باطل کے درمیان فیصلہ کرنے والی ہے (اس میں) باطل (کا شائبہ تک) نہیں ہے جو متکبر شخص قرآنِ پاک پر عمل نہیں کرتا اللہ اس کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اور جو شخص قرآن پاک کے علاوہ کسی دوسری کتاب سے ہدایت طلب کرے اللہ اس کو

ہدایت کی راہ سے گمراہ کر دیتے ہیں۔ قرآن پاک تو اللہ کی مضبوط رسی ہے' وہ نصیحت ہے اور حکمت کی باتوں سے بھرا ہوا ہے اور سیدھے راستے کی راہنمائی کرتا ہے۔ وہ ایسی کتاب ہے کہ اس کی تابعداری کرتے ہوئے خواہشات راہ حق سے دور نہیں کر سکتیں اور زبانیں اس کی ادائیگی میں وقت محسوس نہیں کرتیں اور علماء اس سے سیر نہیں ہوتے اور بار بار تلاوت کرنے سے لذت میں کچھ کمی نہیں آتی اور اس کے معارف ختم نہیں ہوتے۔ قرآنِ پاک اللہ کا وہ کلام ہے کہ جب جنوں نے سنا تو وہ اس اظہار سے نہ رک سکے کہ "ہم نے ایسا قرآن سنا ہے جو عجیب ہے وہ حق کی جانب راہنمائی کرتا ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔" جو شخص قرآنِ پاک کے حوالے سے بات کرتا ہے اس کی باتیں سچی ہیں اور جو شخص قرآنِ پاک پر عمل پیرا رہتا ہے اسے ثواب دیا جاتا ہے اور جو شخص اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اس کے فیصلے عادلانہ ہوتے ہیں اور جو شخص اس کی جانب دعوت دیتا ہے وہ لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہے (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی سند کو مجہول قرار دیا ہے اور حارث (راوی) متکلم فیہ ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث اعور راوی غایت درجہ ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلدا صفحہ۴۳۵' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ۱۴۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۶۵۹) البتہ حدیث مفہوم کے لحاظ سے صحیح ہے (واللہ اعلم)

۲۱۳۹ - (۳۱) **وَعَنْ** مُعَاذٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ، أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ضَوْءُهُ أَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ؛ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا؟!». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ

۲۱۳۹: معاذ الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قرآن کو حفظ کیا اس کے مطابق عمل کیا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج کی اس روشنی سے زیادہ اور عمدہ ہو گی جو تمہارے گھروں میں ہوتی ہے پس تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو قرآن پاک پر عمل پیرا ہے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زبان راوی قوی نہیں ہے نیز سہل بن معاذ راوی ضعیف ہے۔
(مرعات جلد۴-۵ صفحہ۳۴۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۶۶۰)

۲۱۴۰ - (۳۲) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَوْ جُعِلَ الْقُرْآنَ فِيْ إِهَابٍ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ مَا احْتَرَقَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۲۱۴۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اگر قرآنِ پاک کو چمڑے میں رکھا جائے پھر چمڑے کو آگ میں ڈال دیا جائے تو چمڑا نہیں جلے گا (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۴۱)

۲۱٤۱ - (۳۳) **وَعَنْ** عَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَهُ، فَأَحَلَّ حَلَالَهُ، وَحَرَّمَ حَرَامَهُ؛ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، وَشَفَّعَهُ فِي عَشْرَةٍ مِّنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّاوِي لَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ، يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيْثِ.

۲۱۴۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قرآن پاک کو حفظ کیا اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام گردانا تو اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے خاندان کے ان دس انسانوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کرے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی تھی (احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے اور حفص بن سلیمان راوی قوی نہیں ہے' حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۱٤۲ - (۳٤) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلَاةِ؟» فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِي الزَّبُوْرِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا، وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِي أُعْطِيْتُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى الدَّارِمِيُّ مِنْ قَوْلِهِ: «مَا أُنْزِلَتْ» وَلَمْ يَذْكُرْ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۱۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعبؓ سے کہا کہ تو نماز میں کیا تلاوت کرتا ہے؟ اس نے سورت فاتحہ تلاوت کی (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تورات' انجیل' زبور اور قرآنِ پاک میں اس جیسی سورت نازل نہیں ہوئی ہے بلاشبہ اس سورت کی سات آیات ہیں جن کی بار بار تلاوت ہوتی ہے اور "قرآنِ عظیم" ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے (ترمذی) اور دارمی نے اس قول "اس جیسی سورت نازل نہیں ہوئی" کا ذکر کیا ہے جب کہ ابی بن کعبؓ کے واقعہ کا ذکر نہیں کیا (جو آغاز حدیث میں ہے) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۲۱٤۳ - (۳۵) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ فَاقْرَأُوْهُ، فَإِنَّ مَثَلَ

الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَ فَقَرَأَ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكاً. تَفُوحُ رِيحُهُ كُلَّ مَكَانٍ، وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَرَقَدَ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ أُوكِيَ عَلَى مِسْكٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۱۴۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرو (اس کے بعد) اس کی تلاوت کرتے رہو۔ یاد رکھو! قرآنِ پاک کی مثال' جب کوئی شخص اس کی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر تلاوت کرتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس تھیلے کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے' اس کی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہے اور اس شخص کی مثال جس نے قرآنِ پاک کی تعلیم حاصل کی پھر وہ (غافل ہو کر) سویا رہا حالانکہ قرآن پاک اس کے دل میں اس تھیلے کی مانند ہے جس میں کستوری بھری ہے (لیکن) اس کا منہ (رسی کے ساتھ) باندھا گیا ہے (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۲۱۴۴ - (۳۶) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ ﴿حٰمٓ﴾ الْمُؤْمِنَ إِلَى ﴿إِلَيْهِ الْمَصِيرُ﴾، وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمْسِيَ. وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِينَ يُمْسِي حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُصْبِحَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۱۴۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے "حم' المؤمن" سورت کی "اِلَیْہِ الْمَصِیْر" تک اور آیتُ الکرسی کی صبح کے وقت تلاوت کی تو ان دونوں (کی تلاوت کی برکت) سے شام تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا اور جس شخص نے ان دونوں کی شام کے وقت تلاوت کی تو ان دونوں (کی تلاوت کی برکت) سے وہ صبح تک (اللہ کی) حفاظت میں رہے گا (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن ابوبکر راوی متفرد' ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۵۰' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۴۳)

۲۱۴۵ - (۳۷) **وَعَنِ** النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «إِنَّ اللهَ كَتَبَ كِتَاباً قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ، أَنْزَلَ مِنْهُ آيَتَيْنِ خَتَمَ بِهِمَا سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَلَا تُقْرَآنِ فِي دَارٍ ثَلَاثَ لَيَالٍ فَيَقْرَبُهَا الشَّيْطَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

۲۱۴۵: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے سے دو ہزار سال قبل ایک کتاب کو تحریر فرمایا' اس میں سے دو آیتیں نازل فرمائیں جن کے ساتھ سورت بقرہ کو ختم کیا گیا ہے جب بھی کسی گھر میں یہ دونوں آیتیں تین رات تلاوت کی جائیں تو شیطان اس گھر کے نزدیک نہیں جائے گا (ترمذی' دارمی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا۔

٢١٤٦ - (٣٨) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِّنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۱۴۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سورت کہف کی شروع کی تین آیات کی تلاوت کی وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

٢١٤٧ - (٣٩) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا، وَقَلْبُ الْقُرْآنِ ﴿يٰسٓ﴾ وَمَنْ قَرَأَ ﴿يٰسٓ﴾ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۱۴۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآنِ پاک کا دل (سورۃ) یٰسین ہے جس شخص نے سورۃ یٰسین کی تلاوت کی' اس کی تلاوت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس بار قرآنِ پاک تلاوت کرنے کے برابر (ثواب) ثبت فرمائے گا (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ اور ترمذی نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہارون ابو محمد راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۴۴)

٢١٤٨ - (٤٠) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَرَأَ ﴿طٰهٰ﴾ وَ﴿يٰسٓ﴾ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفِ عَامٍ، فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلَائِكَةُ الْقُرْآنَ قَالَتْ: طُوبَى لِأُمَّةٍ يُنْزَلُ هٰذَا عَلَيْهَا، وَطُوبَى لِأَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا، وَطُوبَى لِأَلْسِنَةٍ تَتَكَلَّمُ بِهٰذَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۲۱۴۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے سے ایک ہزار سال پہلے سورت طٰہٰ اور یٰسین کی تلاوت کی۔ جب فرشتوں نے قرآن پاک کو سنا تو انہوں نے کہا (وہ) امت خوش قسمت ہے جس پر اس قرآن کا نزول ہو گا اور وہ سینے خوش قسمت ہیں جو اس قرآن کو محفوظ کریں گے نیز وہ زبانیں خوش قسمت ہیں جو اس کی تلاوت کریں گی (دارمی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن مہاجر راوی منکرالحدیث ہے

(میزان الاعتدال جلدا صفحہ ۶۸' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۴۵)

٢١٤٩ - (٤١) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ ﴿حٰمٓ﴾ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ، أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَعُمَرُ بْنُ أَبِي خَثْعَمٍ الرَّاوِي يُضَعَّفُ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ - يَعْنِي الْبُخَارِيَّ - : هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۲۱۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سورت "حم' الدّخان" کی (کسی) رات میں تلاوت کی وہ صبح کرے گا تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کریں گے (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن ابی خثعم راوی کو حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے نیز امام بخاری نے اس کو منکر الحدیث کہا ہے۔

٢١٥٠ - (٤٢) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ ﴿حٰمٓ﴾ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَهِشَامٌ أَبُو الْمِقْدَامِ الرَّاوِي يُضَعَّفُ.

۲۱۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے جمعتہ المبارک کی رات میں سورت "حم' الدّخان" کی تلاوت کی اس کے (صغائر) گناہ معاف ہو جاتے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے نیز ہشام ابوالمقدام راوی ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

٢١٥١ - (٤٣) **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْقُدَ، يَقُولُ: «إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ آيَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۱۵۱: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے

پہلے مسبحات (سورتوں) کی تلاوت فرماتے تھے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ ان سورتوں میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیات سے بہتر ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہ بن ولید راوی مدلّس ہے اور وہ لفظ عن کے ساتھ روایت کرتا ہے۔
(الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸' تقریب ا لتہذیب جلد ا صفحہ ۱۰۵' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۴۶)

۲۱۵۲ - (٤٤) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ مُرْسَلاً.
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۵۲: نیز دارمی نے اس حدیث کو خالد بن معدان سے مرسل بیان کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

۲۱۵۳ - (٤٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ سُوْرَةً فِي الْقُرْآنِ، ثَلَاثُوْنَ آيَةً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ: ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۱۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآن پاک میں ایک ایسی سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں وہ اس شخص کے حق میں سفارش کرے گی (جو اس کی تلاوت کرتا رہا) یہاں تک کہ اس کو معاف کر دیا جائے گا۔ وہ سورت "تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ" ہے۔
(احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

۲۱۵٤ - (٤٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِبَاءَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيْهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُوْرَةَ ﴿تَبَارَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هِيَ الْمَانِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيْهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۱۵٤: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی نے ایک قبر پر خیمہ لگایا۔ اسے معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے۔ اچانک اس جگہ (آواز آئی کہ) ایک شخص سورت "تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ" آخر تک تلاوت کر رہا ہے۔ وہ صحابی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا' اس نے آپؐ کو بتایا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ سورت (عذابِ قبر سے) محفوظ رکھنے والی ہے'

یہ سورت اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن عمرو بن مالک راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۴۷)

۲۱۵۵ - (۴۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ: ﴿آلٓمٓ تَنْزِيلُ﴾ وَ﴿تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ﴾ . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ. وَكَذَا فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ». وَفِي «الْمَصَابِيحِ»: غَرِيبٌ.

۲۱۵۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب تک "الم تنزیل" اور "تبارک الذی" (سورتیں) تلاوت نہ کرتے سوتے نہیں تھے (احمد' ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ اسی طرح شرح السنۃ اور مصابیح میں حدیث غریب ہے۔

۲۱۵۶ - (۴۸) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ، وَ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ، وَ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۱۵۶: ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سورت "اِذَا زُلْزِلَتْ" نصف قرآن پاک کے برابر ہے اور سورت "قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ" قرآن پاک کے تیسرے حصے کے برابر ہے اور سورت "قُلْ یَاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ" قرآن کے چوتھے حصے کے برابر ہے (ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یمان بن مغیرہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۹ صفحہ ۳۴۲' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۶۰' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷۹' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۴۸)

۲۱۵۷ - (۴۹) **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، فَقَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِّنْ آخِرِ سُورَةِ (الْحَشْرِ) وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَإِنْ مَّاتَ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا. وَّمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمْسِي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۱۵۷: معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے صبح کے وقت تین بار "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" کے کلمات کہے اس کے بعد

سورت حشر کی آخری تین آیات تلاوت کیں تو اللہ اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے مقرر فرماتے ہیں' وہ شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اگر وہ اسی دن فوت ہوا تو اس کی موت شہادت کی ہے اور جس شخص نے یہ کلمات شام کے وقت کہے تو وہ بھی اسی درجہ میں ہے (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٢١٥٨ - (٥٠) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَيْ مَرَّةً ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً؛ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَفِي رِوَايَتِهِ: «خَمْسِينَ مَرَّةً». وَلَمْ يَذْكُرْ: «إِلاَّ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِ دَيْنٌ».

۲۱۵۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے روزانہ دو سو بار (سورت) "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" کی تلاوت کی اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں بشرطیکہ اس پر قرض نہ ہو (ترمذی' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حاتم بن میمون راوی ضعیف اور منکرالحدیث ہے۔
(میزان الاعتدال جلدا صفحہ ۴۲۸' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۴۸)

٢١٥٩ - (٥١) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَنَامَ عَلَى يَمِينِهِ، ثُمَّ قَرَأَ مِائَةَ مَرَّةٍ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾، إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ: يَا عَبْدِي! ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۱۵۹: انس رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے تو وہ دائیں جانب لیٹ کر سو بار "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" تلاوت کرے تو قیامت کے دن پروردگار اس سے کہے گا' اے میرے بندے! تو جنت میں دائیں جانب سے داخل ہو جا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حدیث حسن غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حاتم بن میمون راوی ضعیف اور منکرالحدیث ہے۔ (میزان الاعتدال جلدا صفحہ ۴۲۸' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۴۹)

٢١٦٠ - (٥٢) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلاً يَقْرَأُ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾، فَقَالَ: «وَجَبَتْ». قُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: «الْجَنَّةُ». رَوَاهُ مَالِكٌ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۱۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا کہ وہ (سورت) "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" کی تلاوت کر رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' (تجھ پر) واجب ہو گئی۔ میں نے پوچھا' کیا واجب ہو گئی؟ آپؐ نے فرمایا' جنت واجب ہو گئی (مالک' ترمذی' نسائی)

٢١٦١ - (٥٣) وَعَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! عَلِّمْنِيْ شَيْئاً أَقُوْلُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى فِرَاشِيْ. فَقَالَ: «اقْرَأْ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾، فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ

۲۱۶۱: فروۃ بن نوفل رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ پڑھنے کے لئے بتائیں کہ جب میں بستر پر لیٹوں تو اسے پڑھا کروں؟ آپؐ نے فرمایا' "قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" پڑھا کر اس لئے کہ یہ سورت شرک سے دور کرتی ہے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

٢١٦٢ - (٥٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْجُحْفَةِ وَالْأَبْوَاءِ، إِذْ غَشِيَتْنَا رِيْحٌ وَظُلْمَةٌ شَدِيْدَةٌ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ بِـ ﴿أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، وَيَقُوْلُ: «يَا عُقْبَةُ! تَعَوَّذْ بِهِمَا، فَمَا تَعَوَّذَ مُتَعَوِّذٌ بِمِثْلِهِمَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۱۶۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں جحفہ اور ابواء مقام کے درمیان چل رہا تھا تاگہاں ہمیں سخت آندھی نے گھیر لیا اور اندھیرا چھا گیا۔ اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" (سورتوں) کو پڑھنا شروع کر دیا اور فرمایا' اے عقبہ! تم بھی ان دونوں سورتوں کے ساتھ پناہ طلب کرو' کسی پناہ طلب کرنے والے کے لئے ان دو سورتوں جیسی اور کوئی چیز نہیں (ابوداؤد)

٢١٦٣ - (٥٥) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خُبَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا فِيْ لَيْلَةِ مَطَرٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيْدَةٍ نَطْلُبُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَدْرَكْنَاهُ، فَقَالَ: «قُلْ». قُلْتُ: مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ: «﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ، حِيْنَ تُصْبِحُ وَحِيْنَ تُمْسِيْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۱۶۳: عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بارش اور سخت آندھی والی

رات میں باہر نکلے۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر رہے تھے چنانچہ ہم آپ سے جا ملے۔ آپ نے فرمایا' تم پڑھو۔ میں نے عرض کیا' میں کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا' تم "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" اور معوذتین (سورتیں) صبح و شام تین بار پڑھو' تمہیں ہر چیز سے کفایت کریں گی (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

٢١٦٤ - (٥٦) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَقْرَأُ سُوْرَةَ ﴿هُوْدٍ﴾ أَوْ سُوْرَةَ ﴿يُوْسُفَ﴾؟ قَالَ: «لَنْ تَقْرَأَ شَيْئاً أَبْلَغَ عِنْدَ اللهِ مِنْ ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۱۶۴: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں سورت ہود یا سورت یوسف کی تلاوت کروں؟ آپ نے فرمایا' "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" سے زیادہ موثر سورت اللہ کے نزدیک کوئی دوسری سورت نہیں جس کی تو تلاوت کرے (احمد' نسائی' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢١٦٥ - (٥٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَعْرِبُوا الْقُرْآنَ ، وَاتَّبِعُوْا غَرَآئِبَهُ، وَغَرَائِبُهُ فَرَائِضُهُ وَحُدُوْدُهُ».

تیسری فصل

۲۱۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآن پاک (کے معانی) واضح کرو اور اس کے فرائض کی اتباع کرو۔ اس کے غرائب سے مقصود فرائض اور حدود ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن مقبری راوی ضعیف ہے۔ (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۵۲)

٢١٦٦ - (٥٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ مِنَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ، وَالتَّسْبِيْحُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ، وَالصَّدَقَةُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّوْمِ، وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ».

۲۱۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا نماز کے علاوہ میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے سے افضل ہے اور نماز کے علاوہ میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہنے سے افضل ہے اور سبحان اللہ کہنا صدقہ کرنے سے افضل ہے اور صدقہ کرنا روزہ رکھنے سے افضل ہے اور روزہ دوزخ سے محفوظ کرنے والا ہے۔

٢١٦٧ - (٥٩) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَوْسٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قِرَاءَةُ الرَّجُلِ فِي غَيْرِ الْمُصْحَفِ أَلْفُ دَرَجَةٍ، وَقِرَاءَتُهُ فِي الْمُصْحَفِ تُضَعَّفُ عَلَى ذٰلِكَ إِلَى أَلْفَيْ دَرَجَةٍ».

۲۱۶۷: عثمان بن عبداللہ بن اوس ثقفی سے روایت ہے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بغیر مصحف کے قرآن پاک کی تلاوت کرنے سے ہزار درجہ ثواب ہے اور مصحف سے دیکھ کر تلاوت کرنے سے دوہزار درجہ تک ثواب ملتا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رجاء بن حارث راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۶' مرعات جلد۴-۵ صفحہ۳۵۲)

٢١٦٨ - (٦٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوبَ تَصْدَأُ كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا جِلَاؤُهَا؟ قَالَ: «كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ، وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيثَ الْأَرْبَعَةَ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۱۶۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ دل زنگ آلود ہو جاتے ہیں جیسا کہ لوہا زنگ آلود ہو جاتا ہے جب اس پر پانی لگے۔ آپؐ سے عرض کیا گیا' اے اللہ کے رسول! زنگ دور کرنے کا آلہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کثرت کے ساتھ موت کو یاد کرنا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا۔ بیہقی نے چاروں احادیث کو شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔

٢١٦٩ - (٦١) وَعَنْ أَيْفَعَ بْنِ عَبْدِ الْكَلَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ سُورَةِ الْقُرْآنِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: «﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾». قَالَ: فَأَيُّ آيَةٍ فِي الْقُرْآنِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: «آيَةُ الْكُرْسِيِّ ﴿اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾». قَالَ: فَأَيُّ آيَةٍ يَا نَبِيَّ اللهِ! تُحِبُّ أَنْ تُصِيبَكَ وَأُمَّتَكَ؟ قَالَ: «خَاتِمَةُ سُورَةِ (الْبَقَرَةِ). فَإِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللهِ تَعَالَى مِنْ تَحْتِ عَرْشِهِ، أَعْطَاهَا هٰذِهِ الْأُمَّةَ، لَمْ تَتْرُكْ خَيْراً مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۶۹: اَیفع بن عبدالکلاعی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! قرآنِ پاک کی کون سی سورت زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' "قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ" اس نے عرض کیا'

قرآنِ پاک کی کون سی آیت زیادہ عظمت والی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' آیتُ الکرسی "اَللّٰہُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ" ہے۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! کون سی آیت ہے جس کو آپؐ محبوب جانتے ہیں کہ وہ آپؐ کو اور آپؐ کی امت کو حاصل ہو (یعنی اس کی برکت حاصل ہو) آپؐ نے فرمایا' وہ سورت بقرۃ کی آخری دو آیات ہیں' وہ اللہ کی رحمت کے خزانوں سے ہیں' اس کا نزول عرش کے نیچے سے ہوا ہے' اللہ نے اس امت کو اس کا عطیہ دیا ہے اور یہ دنیا اور آخرت کی تمام برکتوں پر مشتمل ہے (دارمی)

۲۱۷۰ - (٦٢) وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلاً، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»

۲۱۷۰: عبدالملک بن عمیر مرسل روایت بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فاتحۃ الکتاب کی تلاوت ہر بیماری سے شفا بخش ہے (دارمی' بیہقی شُعَبِ الایمان)

۲۱۷۱ - (٦٣) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ آخِرَ ﴿آلِ عِمْرَانَ﴾ فِيْ لَيْلَةٍ كُتِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ

۲۱۷۱: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے (سورت) آلِ عمران کی آخری آیات کی رات کے لمحات میں تلاوت کی تو اس کے لئے رات کا قیام ثبت ہو جاتا ہے (دارمی)

۲۱۷۲ - (٦٤) وَعَنْ مَكْحُوْلٍ، قَالَ: مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ ﴿آلِ عِمْرَانَ﴾ يَوْمَ الْجُمُعَةِ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى اللَّيْلِ.

رَوَاهُمَا الدَّارِمِيُّ.

۲۱۷۲: مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے جمعہ کے دن سورت آلِ عمران کی تلاوت کی' فرشتے رات بھر اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں (دارمی)

۲۱۷۳ - (٦٥) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِآيَتَيْنِ، أُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِيْ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَكُمْ، فَإِنَّهَا صَلَاةٌ وَّقُرْبَانٌ وَّدُعَاءٌ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلاً.

۲۱۷۳: جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے سورت بقرہ کو ایسی دو آیتوں کے ساتھ ختم کیا ہے جو عرش کے نیچے اللہ کے خزانے سے مجھے عطا ہوئی ہیں۔ تم خود بھی ان کے کلمات کا علم حاصل کرو اور اپنی عورتوں کو بھی ان کی تعلیم دو اس لئے کہ ان کے کلمات رحمت' تقرب الٰہی کا باعث اور دعائیہ کلمات ہیں (دارمی نے مرسل بیان کیا ہے)

۲۱۷٤ - (٦٦) وَعَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اقْرَأُوا سُورَةَ ﴿هُودٍ﴾ يَوْمَ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلاً.

۲۱۷٤: کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ کے دن سورتِ ہود کی تلاوت کیا کرو (دارمی نے اس حدیث کو مرسل بیان کیا ہے)

۲۱۷٥ - (٦٧) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ سُورَةَ ﴿الْكَهْفِ﴾ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّورُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ».

۲۱۷٥: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے جمعہ کے دن سورتِ کہف کی تلاوت کی تو اس کی روشنی دو جمعوں کے درمیان باقی رہتی ہی

(بیہقی فی الدعوات الکبیر)

۲۱۷٦ - (٦٨) وَعَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: اقْرَأُوا الْمُنْجِيَةَ وَهِيَ ﴿الٓمٓ تَنْزِيلُ﴾، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلاً كَانَ يَقْرَأُهَا، مَا يَقْرَأُ شَيْئاً غَيْرَهَا، وَكَانَ كَثِيرَ الْخَطَايَا، فَنَشَرَتْ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ، قَالَتْ: رَبِّ! اغْفِرْ لَهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ قِرَاءَتِي، فَشَفَّعَهَا الرَّبُّ تَعَالَى فِيهِ، وَقَالَ: اكْتُبُوا لَهُ بِكُلِّ خَطِيئَةٍ حَسَنَةً، وَارْفَعُوا لَهُ دَرَجَةً». وَقَالَ أَيْضاً: «إِنَّهَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِهَا فِي الْقَبْرِ، تَقُولُ: «اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ مِنْ كِتَابِكَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ، وَإِنْ لَمْ أَكُنْ مِنْ كِتَابِكَ فَامْحُنِي عَنْهُ، وَإِنَّهَا تَكُونُ كَالطَّيْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَهَا عَلَيْهِ فَتَشْفَعُ لَهُ، فَتَمْنَعُهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». وَقَالَ فِي (تَبَارَكَ) مِثْلَهُ. وَكَانَ خَالِدٌ لَا يَبِيتُ حَتَّى يَقْرَأَهُمَا. وَقَالَ طَاوُوسٌ: فُضِّلَتَا عَلَى كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسِتِّينَ حَسَنَةً. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۷٦: خالد بن معدان رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (عذابِ قبر سے) نجات دینے والی

سورت "الٓمّٓ تَنزِیل" کی تلاوت کرو۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ایک شخص اس سورت کی تلاوت کیا کرتا تھا اس کے علاوہ کسی سورت کی تلاوت نہیں کرتا تھا اور وہ بہت خطاکار تھا چنانچہ اس سورت نے (پرندے کی شکل میں) اپنے پروں کو اس پر پھیلا دیا اس نے زبانِ حال سے کہا' پروردگار! اس کو معاف فرما اس لئے کہ وہ کثرت کے ساتھ مجھے پڑھا کرتا تھا تو اللہ نے اس کی شفاعت کو اس کے بارے میں قبول کیا اور فرمایا' اس کے ہر ہر گناہ کے بدلے ایک ایک نیکی ثبت کرو اور ایک ایک درجہ بلند کرو نیز (حدیث کی راوی) نے بیان کیا کہ یہ سورت اس کی تلاوت کرنے والے کی جانب سے قبر میں جھگڑا کرے گی۔ یہ سورت کہے گی' اے اللہ! اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما اور اگر میں تیری کتاب سے نہیں ہوں تو مجھے کتاب سے محو فرما نیز خالد بن معدان " نے بیان کیا کہ یہ سورت قبر میں پرندے کی شکل اختیار کرے گی' وہ اپنے پر اس پر پھیلائے گی اور اس کے حق میں شفاعت کرے گی اور اسے عذابِ قبر سے محفوظ کرے گی نیز اس شخص نے "تَبَارَکَ الَّذِیْ" سورت کے بارے میں اس طرح کی باتیں ذکر کیں چنانچہ خالد بن معدان" رات کے لمحات میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے نیز طاؤس نے بیان کیا کہ ان دونوں سورتوں کو قرآنِ پاک کی دیگر سورتوں پر ساٹھ درجہ فضیلت ہے (دارمی)

۲۱۷۷ - (۶۹) **وَعَنْ** عَطَاءِ بْنِ أَبِیْ رَبَاحٍ ، قَالَ: بَلَغَنِیْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ ﴿یٰسٓ﴾ فِیْ صَدْرِ النَّهَارِ قُضِیَتْ حَوَائِجُهٗ». رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ مُرْسَلًا.

۲۱۷۷: عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے شروع دن میں سورت یٰسین کی تلاوت کی اس کی تمام ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں (دارمی نے مرسل بیان کیا)

۲۱۷۸ - (۷۰) **وَعَنْ** مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ ، قَالَ: «مَنْ قَرَأَ ﴿یٰسٓ﴾ ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ، فَاقْرَأُوْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ» رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْإِیْمَانِ».

۲۱۷۸: معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے سورت یٰسین کی تلاوت کی اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں پس تم اپنے فوت ہونے والوں کے پاس سورت یٰسین کی تلاوت کیا کرو (بیہقی فی شعب الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۶۶۸)

۲۱۷۹ - (۷۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، أَنَّهٗ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ شَیْءٍ

سَنَاماً ، وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُوْرَةُ ﴿الْبَقَرَةِ﴾، وَإِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ لُبَاباً وَإِنَّ لُبَابَ الْقُرْآنِ الْمُفَصَّلُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۷۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہر چیز کی بلندی ہوتی ہے اور قرآنِ پاک کی بلندی سورت بقرہ ہے اور ہر چیز کا خلاصہ ہوتا ہے اور قرآنِ پاک کا خلاصہ مفصل سورتیں ہیں (دارمی)
وضاحت: سورت حجرات سے آخر قرآن تک مفصّل سورتیں ہیں (واللہ اعلم)

۲۱۸۰ - (۷۲) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لِكُلِّ شَيْءٍ عُرُوْسٌ، وَعُرُوْسُ الْقُرْآنِ ﴿الرَّحْمٰنُ﴾».

۲۱۸۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ہر چیز کا حسن و جمال ہوتا ہے اور قرآنِ پاک کا حسن و جمال سورتِ رحمٰن ہے (بیہقی شُعَب الایمان)

۲۱۸۱ - (۷۳) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ ﴿الْوَاقِعَةِ﴾ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَداً». وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَأْمُرُ بَنَاتِهِ يَقْرَأْنَ بِهَا فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ.

رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۲۱۸۱: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ہر رات سورت واقعہ کی تلاوت کی وہ کبھی محتاج نہیں ہو گا اور ابنِ مسعودؓ اپنی بیٹیوں کو حکم دیتے کہ وہ ہر رات اس کی تلاوت کیا کریں (بیہقی شعب الایمان)
وضاحت: علی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی سند نہیں مل سکی ہے البتہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث حسن درجہ کی ہے۔ علامہ ناصرُالدین البانی نے مذکورہ احادیث دونوں کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ ۳۵۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۶۶۹)

۲۱۸۲ - (۷٤) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّوْرَةَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۱۸۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی" سورت کو محبوب جانتے تھے (احمد)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ثویر بن ابی فاختہ راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۲۱۳۶، تقریب التہذیب، رجال القوسی صفحہ ۱۴۱، مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۵۷)

۲۱۸۳ - (۷۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: أَقْرِئْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَقَالَ: «اقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ ﴿الٓر﴾». فَقَالَ: كَبُرَتْ سِنِّي، وَاشْتَدَّ قَلْبِي، وَغَلُظَ لِسَانِي. قَالَ: «فَاقْرَأْ ثَلَاثًا مِنْ ذَوَاتِ (حٰمٓ)». فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ، قَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَقْرِئْنِي سُورَةً جَامِعَةً، فَأَقْرَأَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا. فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِ أَبَدًا، ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَفْلَحَ الرُّوَيْجِلُ» مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۲۱۸۳ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے تعلیم دیں۔ آپؐ نے فرمایا' جن سورتوں کے شروع میں "الٓر" ان میں سے تین سورتوں کی تلاوت کر۔ اس نے عرض کیا' میری عمر زیادہ ہو چکی ہے اور میرے دل پر نسیان کا غلبہ ہے اور میری زبان سخت ہو چکی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' پھر جن سورتوں کے شروع میں "حٰمٓ" ہے ان میں سے تین سورتوں کی تلاوت کر۔ اس پر اس شخص نے پہلی بات کہی۔ اس شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے کسی جامع سورت کی تعلیم دیں۔ آپؐ نے اس کو سورت "اِذَا زُلْزِلَت" کی تلاوت کا حکم دیا یہاں تک کہ آپؐ نے اس سورت کو ختم کیا (یہ سن کر) اس شخص نے عرض کیا' اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق و صداقت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں اس پر کچھ زیادتی نہیں کروں گا۔ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار فرمایا' یہ عظیم شخص کامیاب ہے (احمد' ابوداؤد)

۲۱۸٤ - (۷٦) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ؟» قَالُوا: وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقْرَأَ أَلْفَ آيَةٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ؟ قَالَ: «أَمَا يَسْتَطِيعُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ﴿أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ﴾؟». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۱۸۴ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم میں سے کوئی شخص استطاعت نہیں رکھتا کہ وہ روزانہ ایک ہزار آیات تلاوت کرے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' کس شخص میں استطاعت ہے کہ وہ روزانہ ہزار آیات کی تلاوت کرے؟ آپؐ نے فرمایا' کیا تم میں سے کسی میں یہ استطاعت نہیں کہ وہ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُر" (سورت) کی تلاوت کرے (بیہقی شعب الایمان)

٢١٨٥ - (٧٧) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، مُرْسَلاً، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ عَشَرَ مَرَّاتٍ بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرٌ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا قَصْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَرَأَهَا ثَلَاثِيْنَ مَرَّةً بُنِيَ لَهُ بِهَا ثَلَاثَةُ قُصُوْرٍ فِي الْجَنَّةِ». فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِذاً لَنُكْثِرَنَّ قُصُوْرَنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَللهُ أَوْسَعُ مِنْ ذٰلِكَ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۸۵: سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص دس بار "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" (سورت) کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے اس کے سبب جنت میں ایک محل تعمیر ہو جاتا ہے اور جس شخص نے بیس بار تلاوت کی اس کے لئے اس کی وجہ سے جنت میں دو محل تعمیر ہو جاتے ہیں اور جو شخص تیس بار تلاوت کرتا ہے اس کے لئے اس کے سبب جنت میں تین محل تعمیر ہو جاتے ہیں۔ اس پر عمرؓ بن خطاب نے عرض کیا' اللہ کی قسم! اللہ کے رسول! اس طرح تو ہم کثرت کے ساتھ محل تعمیر کر لیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس سے زیادہ وسعتوں والا ہے (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی متکلم فیہ اور زبان (نامی) راوی ضعیف ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۵۹)

٢١٨٦ - (٧٨) وَعَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلاً: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْآنُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَتَيْ آيَةٍ كُتِبَ لَهُ قُنُوْتُ لَيْلَةٍ، وَمَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ خَمْسَمِائَةٍ إِلَى الْأَلْفِ أَصْبَحَ وَلَهُ قِنْطَارٌ مِنَ الْأَجْرِ». قَالُوْا: وَمَا الْقِنْطَارُ؟ قَالَ: «اِثْنَا عَشَرَ أَلْفاً». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۱۸۶: حسن بصری رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ایک رات میں (قرآنِ پاک سے) سو آیات تلاوت کیں تو قرآنِ پاک اس رات اس سے جھگڑا نہیں کرے گا اور جس شخص نے ایک رات میں (قرآن پاک سے) دو سو آیات تلاوت کیں تو اس کے (نامہ اعمال میں) ایک رات کے قیام کا ثواب ثبت ہو جاتا ہے اور جس شخص نے ایک رات میں (قرآن پاک سے) پانچ سو آیات سے ایک ہزار آیات تک تلاوت کیں تو وہ صبح کرے گا تو "قنطار" کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' "قنطار" سے مقصود کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' بارہ ہزار دینار ہیں (دارمی)

وضاحت: حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی مرسل روایات بے اصل ہیں (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۳۵۹)

(۱) بَابٌ [آدَابُ التِّلَاوَةِ وَدُرُوسِ الْقُرْآنِ]

(تلاوتِ قرآنِ پاک کے آداب اور قرآنِ پاک کے دروس)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۱۸۷ - (۱) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصِّياً مِنَ الْإِبِلِ فِي عُقُلِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۱۸۷: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک کا خیال رکھو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اونٹ رسی کھل جانے کے بعد اس قدر تیزی کے ساتھ نہیں بھاگتے جس قدر تیزی کے ساتھ قرآن (سینوں سے) نکل جاتا ہے (بخاری' مسلم)

۲۱۸۸ - (۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «بِئْسَ مَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ؛ بَلْ نُسِّيَ، وَاسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَشَدُّ تَفَصِّياً مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ مُسْلِمٌ: «بِعُقُلِهَا».

۲۱۸۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کا یہ کہنا کہ میں فلاں فلاں آیت کو بھول گیا ہوں بہت ہی برا ہے بلکہ وہ (افسوس کے ساتھ) کہے کہ اسے فلاں فلاں آیت بھلا دی گئی ہے۔ قرآنِ پاک کا مذاکرہ رکھو اس لئے کہ اونٹ اتنی تیزی کے ساتھ رسی کھلنے کے بعد نہیں بھاگتے جس تیزی کے ساتھ قرآنِ پاک سینوں سے نکل جاتا ہے (بخاری' مسلم) مسلم میں رسی کا لفظ زائد ہے۔

۲۱۸۹ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۸۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک کے حافظ کی مثال اس شخص کی ہے جس نے اونٹوں کے گھٹنوں کو رسیوں سے باندھ رکھا ہے اگر وہ ان کی نگرانی رکھے گا تو ان کو روکے رکھے گا اور اگر انہیں چھوڑ دے گا تو وہ چلے جائیں گے (بخاری' مسلم)

٢١٩٠ - (٤) وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۱۹۰: جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس وقت تک قرآن پاک کی تلاوت کرو جب تک تمہارے دل تلاوت سے مانوس رہیں جب تمہارے دل (زبان کے ساتھ) موافقت نہ کریں تو قرآنِ پاک کی تلاوت چھوڑ دو (بخاری' مسلم)

٢١٩١ - (٥) وَعَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَتْ مَدّاً [مَدّاً] ، ثُمَّ قَرَأَ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، يَمُدُّ بِبِسْمِ اللهِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحْمٰنِ، وَيَمُدُّ بِالرَّحِيمِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۹۱: قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قرآنِ پاک کی تلاوت کس کیفیت کے ساتھ فرماتے تھے۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپؐ الفاظ کو لمبا فرما کر تلاوت کرتے پھر انہوں نے (عملاً) تلاوت کر کے بتایا "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کی تلاوت کرتے ہوئے بِسْمِ اللّٰہ کو لمبا کیا' الرَّحْمٰن کو لمبا کیا اور الرَّحِیْم کو لمبا کیا (بخاری)

٢١٩٢ - (٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ يَتَغَنَّى بِالْقُرْآنِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ پاک کسی (آواز) پر اتنا کان نہیں لگاتے جس قدر پیغمبر علیہ السلام کی (آواز) پر کان لگاتے ہیں جب وہ خوبصورت آواز کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہیں (بخاری' مسلم)

٢١٩٣ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا أَذِنَ اللهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ، يَجْهَرُ بِهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ پاک کسی (آواز) پر اتنا کان نہیں لگاتے جس قدر پیغمبر علیہ السلام کی آواز پر کان لگاتے ہیں جو خوبصورت آواز کے ساتھ بلند آواز سے تلاوت فرماتے ہیں (بخاری' مسلم)

۲۱۹٤ - (۸) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۱۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو خوبصورت آواز کے ساتھ قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کرتا (بخاری)

۲۱۹٥ - (۹) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: «اِقْرَأْ عَلَيَّ». قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ؟ قَالَ: «إِنِّيْ أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِيْ». فَقَرَأْتُ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰى أَتَيْتُ إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾، قَالَ: «حَسْبُكَ الْآنَ»، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا' جبکہ آپؐ منبر پر تشریف فرما تھے (اے عبداللہ!) تو مجھے تلاوتِ قرآن سنا۔ میں نے عرض کیا' میں آپؐ کو پڑھ کر سناؤں! جب کہ آپؐ پر قرآنِ پاک نازل ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے پسند ہے کہ میں کسی دوسرے سے قرآنِ پاک سنوں چنانچہ میں نے سورت نساء کی تلاوت شروع کر دی جب میں اس آیت پر پہنچا (جس کا ترجمہ ہے) "اس وقت کیا حال ہو گا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور تجھے ہم ان پر (بطور) گواہ لائیں گے" تو آپؐ نے فرمایا' اب بس کر۔ اچانک میں نے آپؐ کی جانب نظر اٹھائی تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(بخاری' مسلم)

۲۱۹٦ - (۱۰) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ». قَالَ: آللهُ سَمَّانِيْ لَكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: وَقَدْ ذُكِرْتُ عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: «إِنَّ اللهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ ﴿لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾» قَالَ: وَسَمَّانِيْ؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَبَكٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۱۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابیؓ بن کعب

سے کہا' مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں قرآنِ پاک کی تلاوت کر کے تجھے سناؤں۔ انہوں نے دریافت کیا' اللہ نے آپؐ کو میرا نام لے کر فرمایا ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے دریافت کیا' اچھا! تو میرا ذکر ربّ العالمین کے پاس ہوا ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر (خوشی سے) ان کی دونوں آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں "لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا" سورت کی تجھ پر تلاوت کروں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا (یہ سن کر) ابی بن کعبؓ خوشی سے رو پڑے (بخاری' مسلم)

٢١٩٧ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلٰی أَرْضِ الْعَدُوِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: «لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْآنِ، فَإِنِّیْ لَا آمَنُ أَنْ يَّنَالَهُ الْعَدُوُّ».

۲۱۹۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کے ساتھ دشمن کے علاقوں کی جانب سفر کرنے سے منع فرمایا (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ قرآن پاک کے ساتھ سفر نہ کرو اس لئے کہ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں یہ دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے (اور وہ اسے ضائع کر دیں یا اس کی توہین کریں)

وضاحت: معلوم ہوا کہ اگر اہانت کا خطرہ نہ ہو اور اسلامی لشکر کی تعداد دشمن کو مرعوب کر رہی ہو تو ایسی صورت میں قرآنِ پاک کو ساتھ لے جایا جا سکتا ہے (مرعات جلد ۷ صفحہ ۳۶۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢١٩٨ - (١٢) عَنْ أَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَسْتُ فِیْ عِصَابَةٍ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ، وَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَسْتَتِرُ بِبَعْضٍ مِّنَ الْعُرْیِ وَقَارِیءٌ يَّقْرَأُ عَلَيْنَا، إِذْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَامَ عَلَيْنَا، فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَكَتَ الْقَارِیءُ، فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: «مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ؟» قُلْنَا: كُنَّا نَسْتَمِعُ إِلٰی كِتَابِ اللّٰهِ. فَقَالَ: «الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ مِنْ أُمَّتِیْ مَنْ أُمِرْتُ أَنْ أَصْبِرَ نَفْسِیْ مَعَهُمْ». قَالَ: فَجَلَسَ وَسَطَنَا لِيَعْدِلَ بِنَفْسِهٖ فِيْنَا، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا، فَتَحَلَّقُوْا وَبَرَزَتْ وُجُوْهُهُمْ لَهٗ، فَقَالَ: «أَبْشِرُوْا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ! بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ، وَّذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ سَنَةٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۱۹۸: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں کمزور مہاجرین (اصحابِ صُفّہ) میں بیٹھا ہوا تھا ان میں سے کچھ مہاجرین (بوجہ جسم پر) لباس نہ ہونے کے (دیگر) رفقاء کی اوٹ میں بیٹھے ہوئے تھے اور ایک قاری تلاوت قرآنِ پاک کر رہا تھا۔ اچانک رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو قاری ادباً" خاموش ہو گیا۔ آپؐ نے السلام علیکم کہا۔ پھر آپؐ نے دریافت کیا کہ تم کیا پڑھ رہے تھے؟ ہم نے عرض کیا' ہم اللہ کی کتاب (کی تلاوت) سن رہے تھے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا' تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری اُمّت میں ایسے لوگوں کو بنایا جن کے بارے میں مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خود کو ان کے ساتھ شامل کروں۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے بعد ازاں آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا' اس طرح (حلقہ بندی کر کے) بیٹھیں چنانچہ وہ آپؐ کے سامنے حلقہ بنا کر بیٹھ گئے اور ان کے چہرے آپؐ کے سامنے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' اے غریب مہاجرین کی جماعت! تم خوش ہو جاؤ کہ قیامت کے دن تمہیں مکمل روشنی عطا ہو گی اور تم جنت میں مال دار لوگوں سے آدھا دن پہلے یعنی پانچ سو سال پہلے داخل ہو جاؤ گے (ابوداؤد)

۲۱۹۹ ـ (۱۳) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «زَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ .

۲۱۹۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآن پاک کو خوش الحانی کے ساتھ تلاوت کر کے اس کے حسن میں اضافہ کرو (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

۲۲۰۰ ـ (۱٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنِ امْرِئٍ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ ثُمَّ يَنْسَاهُ إِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَجْذَمَ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ .

۲۲۰۰: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص قرآنِ پاک کو پڑھتا ہو پھر اس کو بھلا دے تو وہ قیامت کے دن اللہ سے کوڑھی بن کر ملاقات کرے گا (ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی سے مروی حدیث قابلِ حجت نہیں ہے اور عیسیٰ بن فائد راوی مجہول ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۱۲۱' الجرح والتعدیل جلد۹ صفحہ۱۱۴' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۳۶۵' مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۳۶۸)

۲۲۰۱ - (۱۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۲۰۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قرآنِ پاک تین دنوں سے کم میں پڑھا اس نے اس (کے معانی) کو نہ سمجھا۔
(ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

۲۲۰۲ - (۱۶) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ، وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۰۲: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلند آواز سے قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو علی الاعلان خیرات کرنے والا ہے اور پوشیدہ قرآن پاک کی تلاوت کرنے والا اس شخص کی مانند ہے جو پوشیدہ خیرات کرنے والا ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

۲۲۰۳ - (۱۷) وَعَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مَنِ اسْتَحَلَّ مَحَارِمَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

۲۲۰۳: صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قرآنِ پاک کے محرمات کو حلال گردانا اس کا قرآن پر ایمان نہیں ہے (ترمذی)
امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

۲۲۰۴ - (۱۸) وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُمْلَكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفاً حَرْفاً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۲۰۴: لیث بن سعد بن ابی ملیکہ سے روایت ہے وہ یعلی بن مملک سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوتِ قرآن کے بارے میں دریافت کیا' انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ کی تلاوت واضح ہوتی تھی' ایک ایک حرف الگ کر کے تلاوت فرماتے تھے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۲۲۰۵ - (۱۹) وَعَن ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ، يَقُولُ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ثُمَّ يَقِفُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ ثُمَّ يَقِفُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، لِأَنَّ اللَّيْثَ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ. وَحَدِيْثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ.

۲۲۰۵: ابنِ جریج سے روایت ہے وہ ابنِ ابی ملیکہ سے وہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک ایک آیت کو) الگ الگ کر کے تلاوت فرماتے چنانچہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ" تلاوت فرما کر رک جاتے پھر "الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" تلاوت فرماتے پھر رک جاتے (ترمذی) امام ترمذی" کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہیں' اس لئے کہ لیث نے اس حدیث کو ابنِ ابی ملیکہ سے اس نے یعلیٰ بن مملک سے اس نے اُمّ سلمہؓ سے بیان کیا اور لیث سے مروی حدیث (اگر متصل ہے) زیادہ صحیح ہے۔
غور کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو اور اس کے ثواب کو (دنیا میں) جلدی طلب نہ کرو اس لئے کہ قرآنِ پاک کا (وہ) ثواب (جو آخرت میں حاصل ہونے والا ہے) نہایت عظیم ہے (بیہقی فی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: علامہ ناصر الدّین البانی فرماتے ہیں کہ ابن جریجؒ سے مروی حدیث زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ اس کی سند کی نافع بن عمر جمحی نے مطابقت کی ہے اور وہ ثقہ ثبت راوی ہے نیز ابنِ جریجؒ کی حدیث کو دار قطنی اور دیگر محدثین نے بھی صحیح قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۶۷۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۲۰۶ - (۲۰) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَفِيْنَا الْأَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ قَالَ: «اقْرَأُوا فَكُلٌّ حَسَنٌ؛ وَسَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَامُ الْقِدْحُ، يَتَعَجَّلُوْنَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُوْنَهُ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۲۲۰۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے ہم میں دیہاتی اور غیر عربی بھی تھے۔ آپؐ نے فرمایا' تم جس طرح قرآن پاک کی تلاوت کر رہے ہو کرتے رہو تم سب کی تلاوت درست ہے (البتہ) مستقبل میں کچھ لوگ ہوں گے جو قرآنِ پاک (کے حروف) تکلف کے ساتھ (ان کے مخارج سے نکال کر) پڑھیں گے جیسا کہ تیر کو سیدھا (کرنے

میں تکلف) کیا جاتا ہے۔ وہ قرآنِ پاک (کی تلاوت) کا بدلہ دنیا میں جلد حاصل کرنا چاہیں گے آخرت کا اجر ان کا مقصود نہ ہو گا (ابوداؤد' بیہقی فی شُعَبِ الایمان)

۲۲۰۷ - (۲۱) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا، وَإِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْعِشْقِ . وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ ، وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»، وَرَزِيْنٌ فِيْ «كِتَابِهِ».

۲۲۰۷: حُذَیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک کی تلاوت عرب کے لحن اور مخرج میں کرو اور تم فساق اور اہلِ کتاب کے لحن سے بچو اور میرے بعد کچھ لوگ آئیں گے جو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے ہوئے الفاظ کو دہرائیں گے جیسے گانے والے اور نوحہ خوانی کرنے والے بار بار الفاظ دہراتے ہیں جب کہ ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گی' ان کے دل فتنے میں مبتلا ہوں گے اور جن کو ان کا طریقہ پسند ہو گا ان کے دل بھی فتنے میں مبتلا ہوں گے (بیہقی نے شُعَبِ الایمان میں اور رزین نے اپنی کتاب میں بیان کیا)

وضاحت: گانے کی سروں میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا اور وعظ میں وہی اسلوب اختیار کرنا قبیح فعل ہے۔
(واللہ اعلم)

۲۲۰۸ - (۲۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «حَسِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ ، فَإِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْآنَ حُسْناً». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۲۰۸: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' خوبصورت آواز کے ساتھ قرآن پاک تلاوت کیا کرو اس لئے کہ خوب صورت آواز سے قرآنِ پاک کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے (دارمی)

۲۲۰۹ - (۲۳) وَعَنْ طَاوُوْسٍ ، مُرْسَلاً، قَالَ: «سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتاً لِلْقُرْآنِ؟ وَأَحْسَنُ قِرَاءَةً؟ قَالَ: «مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أُرِيْتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللهَ» . قَالَ طَاوُوْسٌ: وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۲۰۹: طاؤس رحمہ اللہ سے مرسل روایت ہے انہوں نے بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون شخص قرآن پاک کی تلاوت خوبصورت آواز سے کرتا ہے اور اس کی تلاوت میں حسن بھی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص ہے کہ جب تو اس کی تلاوت سنے تو تجھے محسوس ہو کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے۔ طاؤسؒ نے بیان کیا کہ طلقؒ میں یہ وصف پایا جاتا تھا (دارمی)

۲۲۱۰ - (۲٤) **وَعَنْ** عُبَيْدَةَ الْمُلَيْكِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ! لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْآنَ، وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ، مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَأَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ، وَلَا تُعَجِّلُوْا ثَوَابَهُ، فَإِنَّ لَهُ ثَوَابًا». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۲۲۱۰: عُبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ شخص صحابی رسول تھے' انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک کے حفاظ! تم قرآنِ پاک کو تکیہ نہ بناؤ بلکہ قرآنِ پاک کی دن رات صحیح انداز میں تلاوت کرو نیز قرآنِ پاک کو پھیلاؤ اور خوبصورت آواز کے ساتھ اس کی تلاوت کرو اور اس کے معانی میں غور و فکر کرو شائد کہ تم فلاح پاجاؤ اور اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب (آخرت میں بڑا) ہے۔
(بیہقی شعب الایمان)

(٢) بَابُ [الْقِرَاءَاتِ وَجَمْعِ الْقُرْآنِ]

(اختلافِ قرأت اور قرآنِ پاک کو جمع کرنے کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٢١١ -(١) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُوْرَةَ ﴿الْفُرْقَانِ﴾ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأُهَا. وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَنِيْهَا، فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتّٰى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُوْرَةَ ﴿الْفُرْقَانِ﴾ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيْهَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَرْسِلْهُ، اقْرَأْ» فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِيْ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ» ثُمَّ قَالَ لِيْ: «اقْرَأْ»، فَقَرَأْتُ. فَقَالَ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ؛ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ.

پہلی فصل

۲۲۱۱: عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ہشام بن حکیم بن حزام کو سنا' وہ سورت فرقان کی تلاوت میری تلاوت سے ہٹ کر کسی اور طرح کر رہے تھے جب کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس سورت کی تلاوت بتائی تھی۔ قریب تھا کہ میں ان سے اُلجھ جاتا لیکن میں نے ان کو مہلت دی حتیٰ کہ وہ تلاوت سے فارغ ہو گئے پھر میں ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر انہیں کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آیا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے اس شخص کو سنا کہ وہ سورت فرقان کی تلاوت اس کیفیت کے ساتھ نہیں کر رہا تھا جس کیفیت کے ساتھ آپؐ نے مجھے تلاوت کرنے کا فرمایا ہے (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو چھوڑ دوں اور اس سے کہا' اے ہشام! تلاوت کر چنانچہ اس نے اسی طرح تلاوت کی جس طرح میں اس سے سن چکا تھا (اس کی تلاوت سن کر) آپؐ نے فرمایا (یہ سورت) اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے مجھے حکم فرمایا' کہ (اب) تم تلاوت کرو چنانچہ میں نے تلاوت کی (میری تلاوت سن کر بھی) آپؐ نے فرمایا' اسی طرح یہ سورت نازل ہوئی ہے بلاشبہ قرآنِ پاک سات قرأتوں پر نازل ہوا ہے پس ان میں سے جسے آسان جانو تلاوت کرو (بخاری' مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

وضاحت: قرآنِ پاک کی سات قراُتوں سے مقصود یہ نہیں ہے کہ ہر ہر لفظ کو سات مختلف قراُتوں سے پڑھا جائے بلکہ سات قراُتوں سے مراد عرب کے سات قبیلوں کا بعض الفاظ کو اپنے انداز پر تلاوت کرنا ہے جب کہ قرآنِ پاک قریش کی لغت پر نازل ہوا ہے۔ سات قبائل کی لغت پر بعض الفاظ کی تلاوت کی اجازت دی گئی ہے تاکہ کوئی دشواری نہ پیش آئے البتہ معانی میں اختلاف نہیں ہے۔ صرف الفاظ و حروف کی قراُت میں اختلاف ہے جیسے "وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ" میں ایک قرات (را) کی زبر کے ساتھ اور دوسری قرات (را) کی پیش کے ساتھ ہے۔ اب موجودہ قرآنِ پاک قریش کی لغت پر ہے جسے قراُت حفص بھی کہتے ہیں جب کہ بعض تفاسیر میں دیگر لغات کو بیان کیا گیا ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۳۷۶، ۳۷۷)

۲۲۱۲ - (۲) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ، وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ خِلَافَهَا، فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَعَرَفْتُ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ، فَقَالَ: «كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ، فَلَا تَخْتَلِفُوْا، فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوْا فَهَلَكُوْا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۱۲: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ایک شخص کی تلاوت کو سنا جب کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تلاوت کے خلاف تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا چنانچہ میں اس کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپؐ کو مطلع کیا (اس پر) میں نے آپؐ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کی علامات پائیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم دونوں کی تلاوت درست ہے پس تم اختلاف نہ کرو تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا وہ برباد ہو گئے (بخاری)

۲۲۱۳ - (۳) **وَعَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ، فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ، دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوٰى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ، فَأَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَأَ. فَحَسَّنَ شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ، ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ، فَفِضْتُ عِرْقًا، وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ فَرَقًا، فَقَالَ لِيْ: «يَا أُبَيُّ! أُرْسِلَ إِلَيَّ: أَنِ اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلٰى حَرْفٍ. فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ: أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّانِيَةَ: اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ، فَرَدَدْتُ إِلَيْهِ أَنْ هَوِّنْ عَلٰى أُمَّتِيْ، فَرَدَّ إِلَيَّ الثَّالِثَةَ: اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْأَلَةٌ تَسْأَلُنِيْهَا، فَقُلْتُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأُمَّتِيْ، وَأَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ إِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۱۳: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں مسجد میں تھا کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور نماز ادا کرنے لگا۔ اس نے تلاوت کی' میں نے اس کی تلاوت کو صحیح نہ سمجھا۔ اس کے بعد ایک اور شخص مسجد میں آیا اس نے پہلے شخص کی تلاوت کے خلاف تلاوت کی جب ہم نے نماز ادا کر لی تو ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ میں نے عرض کیا' اس شخص نے تلاوت کی جس کو میں نے صحیح نہ سمجھا پھر دوسرا شخص مسجد میں آیا اس نے اس کی تلاوت کے خلاف تلاوت کی چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو حکم دیا کہ وہ تلاوت کریں۔ آپؐ نے دونوں کی تلاوت کو مستحسن قرار دیا۔ اس پر میرے دل میں آپؐ کی تکذیب کا ایسا خیال نمودار ہوا کہ زمانہ کفر میں بھی ایسا خیال نہ آیا تھا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وسوسہ میں مبتلا پایا تو آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اس سے میں پسینے میں تربتر ہو گیا گویا کہ میں خوف کے عالم میں اللہ کا مشاہدہ کر رہا ہوں۔ آپؐ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے اُبَیّ! مجھے (اللہ کی جانب سے) پیغام دیا گیا کہ میں ایک تلاوت پر قرآنِ پاک کی تلاوت کروں۔ میں نے عرض کیا (اے اللہ!) میری اُمّت پر آسانی فرما تو دوبارہ میری جانب پیغام بھیجا گیا کہ آپؐ دو قراتوں پر تلاوت کریں۔ پھر میں نے عرض کیا (اے اللہ!) میری امت پر مزید آسانی فرما تو تیسری بار مجھے پیغام دیا گیا کہ آپؐ سات قرأتوں پر تلاوت کریں اور آپؐ کے ہر جواب کے بدلے جو میں نے آپؐ کی جانب بھیجا اس پر آپؐ کی ایک ایک دعا قبول ہو گی تو میں نے دعا کی' اے اللہ! میری امت کو بخش دے۔ اے اللہ! میری امت کو بخش دے اور تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لئے مؤخر کر دیا جس دن تمام مخلوق میری جانب رغبت کرے گی یہاں تک کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری شفاعت کے محتاج ہوں گے (مسلم)

٢٢١٤ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «أَقْرَأَنِي جِبْرَئِيلُ عَلَى حَرْفٍ، فَرَاجَعْتُهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ وَيَزِيدُنِي، حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ». قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: بَلَغَنِي أَنَّ تِلْكَ السَّبْعَةَ الْأَحْرُفَ إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَمْرِ تَكُونُ وَاحِداً لَا تَخْتَلِفُ فِي حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۱۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ایک قرأت پر تلاوت کرائی (لیکن) میں نے اس سے تکرار کی۔ میں مزید قرأتوں کا مطالبہ کرتا رہا اور وہ مجھے (اللہ کی اجازت سے) مزید عطا کرتا رہا یہاں تک کہ سات قرأتوں تک بات پہنچ گئی۔ ابنِ شہاب رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ ساتوں قرأتیں (معنی کے لحاظ سے) ایک ہیں' قرأتوں کے اختلاف سے حلال اور حرام میں کچھ فرق نہیں ہوتا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٢١٥ - (٥) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جِبْرَئِيلَ

فَقَالَ: «يَا جِبْرَئِيْلُ ! إِنِّيْ بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيِّيْنَ، مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ، وَالشَّيْخُ الْكَبِيْرُ، وَالْغُلَامُ، وَالْجَارِيَةُ، وَالرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يَقْرَأْ كِتَاباً قَطُّ. قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَحْمَدَ، وَأَبِيْ دَاوُدَ: قَالَ: «لَيْسَ مِنْهَا إِلَّا شَافٍ كَافٍ». وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ، قَالَ: «إِنَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ أَتَيَانِيْ، فَقَعَدَ جِبْرَئِيْلُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَسَارِيْ، فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ : اقْرَأِ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ، قَالَ مِيْكَائِيْلُ: اسْتَزِدْهُ، حَتَّى بَلَغَ سَبْعَةَ أَحْرُفٍ، فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ»

دوسری فصل

۲۲۱۵: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ آپؐ نے (جرائیل علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اے جرائیل! مجھے ایسی امت کی طرف بھیجا گیا ہے جو پڑھے لکھے نہیں ہیں ان میں بوڑھی عورتیں' بوڑھے مرد' لڑکے اور لڑکیاں ہیں اور وہ لوگ بھی ہیں جو بالکل نہیں پڑھ سکتے۔ جرائیل نے کہا' اے محمدؐ! بلاشبہ قرآن پاک سات قرأتوں پر نازل ہوا ہے (ترمذی) اور احمد' ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ جرائیل نے واضح کیا کہ ان میں ہر قرأت شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے اور نسائی کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جرائیل اور میکائیل دونوں میرے پاس آئے۔ جرائیل میری دائیں جانب اور میکائیل میری بائیں جانب تشریف فرما ہوئے۔ جرائیل نے کہا' آپ ایک قرأت پر تلاوت فرمائیں۔ میکائیل نے کہا' اس میں اضافہ کا مطالبہ کریں یہاں تک کہ وہ سات قرأتوں تک پہنچ گئے اور ہر قرأت شفا دینے والی اور کفایت کرنے والی ہے۔

۲۲۱۶ - (٦) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَاصٍّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يَسْأَلُ . فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْيَسْأَلِ اللهَ بِهِ، فَإِنَّهُ سَيَجِيْءُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُوْنَ بِهِ النَّاسَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ

۲۲۱۶: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ایک وعظ کہنے والے شخص کے پاس سے گزرے جو لوگوں کو قرآن پاک سنا رہا تھا پھر (سامعین سے) مانگ رہا تھا (یہ دیکھ کر) عمرانؓ بن حُصَین نے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ" کے کلمات کہے۔ بعد ازاں انہوں نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' جو شخص قرآنِ پاک کی تلاوت کرے وہ اللہ سے سوال کرے (یاد رکھو) مستقبل میں کچھ لوگ آئیں گے جو قرآنِ پاک کی تلاوت کر کے لوگوں سے سوال کریں گے (احمد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۲۱۷ - (۷) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ يَتَأَكَّلُ بِهِ النَّاسَ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَوَجْهُهُ عَظْمٌ لَيْسَ عَلَيْهِ لَحْمٌ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۲۲۱۷: بُریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص قرآنِ پاک سنا کر لوگوں سے مال طلب کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ ہڈی (کی شکل میں) ہو گا اس پر گوشت نہیں ہو گا (بیہقی فی شُعَبِ الایمان)

۲۲۱۸ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَعْرِفُ فَصْلَ السُّوْرَةِ حَتّٰى يَنْزِلَ عَلَيْهِ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۲۱۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سورت کے ختم ہونے اور دوسری سورت کے شروع ہونے کا اس وقت علم ہوتا تھا جب آپؐ پر "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" (آیت) نازل ہوتی (ابوداؤد)

۲۲۱۹ - (۹) وَعَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: كُنَّا بِحِمْصَ، فَقَرَأَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سُوْرَةَ ﴿يُوْسُفَ﴾، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هٰكَذَا أُنْزِلَتْ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَاللّٰهِ لَقَرَأْتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَحْسَنْتَ». فَبَيْنَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ وَجَدَ مِنْهُ رِيْحَ الْخَمْرِ. فَقَالَ: أَتَشْرَبُ الْخَمْرَ وَتُكَذِّبُ بِالْكِتَابِ؟! فَضَرَبَهُ الْحَدَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۱۹: علقمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حمص شہر میں تھے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سورت یوسف کی تلاوت کی۔ ایک شخص نے کہا' یہ سورت اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ عبداللہؓ بن مسعود نے کہا' اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس سورت کی تلاوت کی تھی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا تھا کہ تو نے درست قرأت کی ہے' جب عبداللہؓ بن مسعود کے ساتھ وہ شخص گفتگو کر رہا تھا تو انہیں اس سے شراب کی بو آئی۔ عبداللہؓ بن مسعود نے اس سے کہا' تو شراب پیتا ہے اور کتاب اللہ کی تکذیب کرتا ہے؟ چنانچہ اس پر شراب پینے کی حد نافذ کی (بخاری' مسلم)

۲۲۲۰ - (۱۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ، قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِيْ فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ، وَإِنِّيْ أَخْشٰى إِنِ اسْتَحَرَّ الْقَتْلُ بِالْقُرَّاءِ بِالْمَوَاطِنِ فَيَذْهَبَ كَثِيْرٌ مِّنَ الْقُرْآنِ، وَإِنِّيْ أَرٰى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قُلْتُ لِعُمَرَ: كَيْفَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هٰذَا وَاللهِ خَيْرٌ. فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللهُ صَدْرِيْ لِذٰلِكَ، وَرَأَيْتُ فِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ رَأٰى عُمَرُ. قَالَ زَيْدٌ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ لَا نَتَّهِمُكَ، وَقَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ. فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفُوْنِيْ نَقْلَ جَبَلٍ مِّنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِيْ بِهٖ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ. قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلُوْنَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ. فَلَمْ يَزَلْ أَبُوْ بَكْرٍ يُرَاجِعُنِيْ حَتّٰى شَرَحَ اللهُ صَدْرِيْ لِلَّذِيْ شَرَحَ لَهٗ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ. فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهٗ مِنَ الْعُسُبِ وَاللِّخَافِ وَصُدُوْرِ الرِّجَالِ، حَتّٰى وَجَدْتُّ آخِرَ سُوْرَةِ ﴿التَّوْبَةِ﴾ مَعَ أَبِيْ خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهٖ: ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ﴾ حَتّٰى خَاتِمَةِ ﴿بَرَآءَةَ﴾، فَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهٗ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۲۰: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میری جانب (جنگ یمامہ میں) اہلِ یمامہ کے قتل ہونے کے موقع پر پیغام بھیجا (چنانچہ میں ان کے ہاں گیا) تو وہاں ان کے پاس عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے (مجھے دیکھ کر) ابوبکرؓ نے فرمایا' میرے ہاں عمرؓ آئے۔ انہوں نے (نہایت افسوس کے عالم میں مجھے مشورہ دیتے ہوئے) کہا' یمامہ کی جنگ میں کثرت کے ساتھ قرآنِ پاک کے حفاظ قتل ہو چکے ہیں اگر جنگوں میں اسی طرح کثرت کے ساتھ حفاظ قتل ہوتے رہے تو مجھے ڈر ہے (کہ قرآنِ پاک کے حفاظ کے قتل ہونے کی وجہ سے) قرآنِ پاک کا اکثر و بیشتر حصہ ضائع ہو جائے گا۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ کاتبینِ وحی کو قرآنِ پاک کے جمع کرنے کا حکم دیں۔ میں نے عمرؓ سے کہا کہ آپ وہ کام کیسے کر سکتے ہیں جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا۔ عمرؓ نے (زور دے کر) کہا' اللہ کی قسم! قرآنِ پاک کو جمع کرنے کا کام بہتر کام ہے چنانچہ عمرؓ (قرآنِ پاک جمع کرنے کے بارہ میں) مجھ سے بار بار کہتے رہے یہاں تک کہ اس کام کے لئے اللہ نے میرا سینہ کشادہ فرمایا اور میری رائے عمرؓ کی رائے کے موافق ہو گئی۔ زیدؓ بن ثابت نے بیان کیا کہ (اس کے بعد) ابوبکرؓ نے (مجھ سے) کہا' آپ جواں سال اور ہوش مند ہیں آپ کی عدالت پر ہمیں کچھ شک نہیں مزید برآں آپ کو وحی کے لکھنے کا شرف حاصل رہا ہے اس لئے قرآنِ پاک کی آیات کو تلاش کریں اور انہیں ایک مصحف میں جمع کریں۔ (زیدؓ بن ثابت نے بیان کیا) اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے کسی پہاڑ کے منتقل کرنے کا حکم دیتے تو یہ کام اتنا مشکل نہ ہوتا جتنا کہ مجھے قرآن پاک

جمع کرنے کا کام دشوار معلوم ہوا۔ زیدؓ نے بیان کیا' میں نے ان سے کہا' آپ وہ کام کیسے کر سکتے ہیں جس کام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انجام نہیں دیا۔ ابوبکرؓ نے (پراعتماد لہجہ میں) فرمایا' اللہ کی قسم! یہ کام نہایت مبارک ہے (زیدؓ بن ثابت نے بیان کیا) چنانچہ ابوبکرؓ مجھے بار بار کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے مجھے انشراح صدر عطا فرمایا جیسا کہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو انشراح صدر عطا فرمایا تھا چنانچہ میں نے جمع قرآن پاک کے لئے (اس کی آیات) کھجور کی شاخوں' سفید پتھروں اور حُفاظِ قرآن کے سینوں سے تلاش کرنا شروع کیا یہاں تک کہ سورت توبہ کی آخری آیت مجھے ابوخُزیمہ انصاری کے ہاں سے دستیاب ہوئی' ان کے علاوہ کسی کے ہاں میں نے اس آیت کو نہ پایا۔ وہ آیت یہ تھی "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ" (آخر سورت تک) پس یہ جمع شدہ مصحف ابوبکر صدیقؓ کے پاس رہا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گئے ان کے بعد زندگی بھر عمرؓ کے پاس رہا بعد ازاں حفصہؓ بنتِ عمر کے پاس رہا (بخاری)

۲۲۲۱ - (۱۱) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ، وَكَانَ يُغَازِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فَتْحِ اَرْمِينِيَّةَ وَآذَرْبِيجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَأَفْزَعَ حُذَيْفَةَ اخْتِلَافُهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ لِعُثْمَانَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! أَدْرِكْ هٰذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوْا فِي الْكِتَابِ اخْتِلَافَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى، فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى حَفْصَةَ: أَنْ أَرْسِلِيْ إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ، نَنْسَخُهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ نَرُدُّهَا إِلَيْكِ، فَأَرْسَلَتْ بِهَا حَفْصَةُ إِلَى عُثْمَانَ، فَأَمَرَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنَ هِشَامِ، فَنَسَخُوْهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّيْنَ الثَّلَاثِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ [أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنِ ثَابِتٍ] فِي شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوْهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ، فَفَعَلُوْا، حَتّٰى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلَى حَفْصَةَ، وَأَرْسَلَ إِلَى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوْا، وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيْفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ أَنْ يُّحْرَقَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ: فَقَدْتُ آيَةً مِّنَ ﴿الْأَحْزَابِ﴾ حِيْنَ نَسَخْنَا الْمُصْحَفَ، قَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا، فَالْتَمَسْنَاهَا، فَوَجَدْنَاهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ: ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ﴾، فَأَلْحَقْنَاهَا فِي سُوْرَتِهَا فِي الْمُصْحَفِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۲۱: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حذیفہؓ بن یمان عثمانؓ کے پاس (جب وہ خلیفہ تھے) مدینہ منورہ میں آئے' وہ آرمینیہ' آذر بائیجان کو فتح کرنے کے لئے شامیوں اور عراقیوں کے لئے جنگی سامان مہیا کر رہے تھے چنانچہ قرآن پاک کی قرات میں عراقیوں اور شامیوں کے اختلاف نے حذیفہؓ کو پریشان کر دیا۔ انہوں نے عثمانؓ سے کہا' اس سے پہلے کہ اُمّتِ مسلمہ کتابُ اللہ کی قرأت میں اختلاف کرے جیسا کہ یہودیوں اور

عیسائیوں نے اختلاف کیا (اور کمی بیشی کی) آپ اُمّتِ مسلمہ کی خبرلیں چنانچہ عثمانؓ نے حفصہؓ کی جانب پیغام بھیجا کہ آپ ہمیں مصحف عطا کریں (تاکہ) ہم اس کی مختلف نقلیں تیار کر سکیں بعد ازاں ہم آپ کی جانب اس کو بھجوا دیں گے چنانچہ حفصہؓ نے عثمانؓ کی جانب مصحف بھیجا۔ عثمانؓ نے زیدؓ بن ثابت' عبداللہؓ بن زبیر' سعیدؓ بن عاص اور عبدالرحمٰنؓ بن حارث بن ہشام کو حکم دیا جس پر انہوں نے نقلیں تیار کیں۔ عثمانؓ نے تینوں قریشیوں سے کہا تھا کہ جب قرآن پاک کے کسی لفظ میں تمہارا اور زیدؓ بن ثابت کا اختلاف ہو تو اس لفظ کو قریش کی زبان میں تحریر کرنا اس لئے کہ قرآنِ پاک قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے چنانچہ انہوں نے ان کے حکم کے مطابق تمام معاملہ سرانجام دیا۔ جب انہوں نے متعدد نقول تیار کر لیں تو عثمانؓ نے اصل مصحف حفصہؓ کی جانب بھجوا دیا اور ہر علاقہ کی جانب نقل شدہ ایک مصحف بھجوا دیااور اس کے علاوہ دیگر مصاحف کے بارے میں حکم دیا کہ ان کو جلا دیا جائے (تاکہ اختلاف نہ ہو) ابنِ شہابؒ نے بیان کیا کہ مجھے خارجہ بن زید بن ثابت نے خبردی کہ اس نے زیدؓ بن ثابت سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ جب ہم نے مصحف کو نقل کیا تو سورت احزاب کی ایک آیت ہمیں نہ مل سکی جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے سنا تھا کہ آپؐ اس کی تلاوت فرماتے تھے چنانچہ ہم نے اس کو تلاش کیا تو ہم نے اس آیت کو خزیمہؓ بن ثابت انصاری کے پاس پایا۔ وہ آیت یہ ہے "مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ" تو ہم نے اس آیت کو اس سورت میں مصحف میں شامل کر دیا (بخاری)

٢٢٢٢ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ: مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى أَنْ عَمَدْتُّمْ إِلَى ﴿الْأَنْفَالِ﴾، وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ، وَإِلٰى ﴿بَرَاءَةٍ﴾ ، وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ، فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا سَطْرَ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾، وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ؟ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ؟ قَالَ عُثْمَانُ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِمَّا يَأْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ، وَهُوَ تَنْزِلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ، وَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ شَيْءٌ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ: «ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا» فَإِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُوْلُ: «ضَعُوْا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا». وَكَانَتِ ﴿الْأَنْفَالُ﴾ مِنْ أَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ، وَكَانَتْ ﴿بَرَاءَةُ﴾ مِنْ آخِرِ الْقُرْآنِ نُزُوْلًا، وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا، فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا، وَلَمْ أَكْتُبْ سَطْرَ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۲۲۲۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عثمانؓ بن عفان سے پوچھا کہ کیا وجہ ہوئی کہ سورتِ انفال جو مثانی سے ہے اور سورتِ براءۃ جو مئین سے ہے ان دونوں کو تم نے جمع کر دیا اور تم

نے سورت براءۃ کے آغاز میں "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کو تحریر نہ کیا اور تم نے اس کو سات لمبی سورتوں میں شمار کیا تھا' عثمانؓ نے جواب دیا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسی سورتیں نازل ہوتیں جن کی متعدّد آیات ہوتیں اور جب بھی آپؐ پر کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ کاتبین وحی سے کسی ایک کو بلاتے' اسے کہتے کہ ان آیات کو فلاں سورت میں رکھو جس میں فلاں فلاں بات کا ذکر ہے پھر جب آپؐ پر کوئی آیت نازل ہوتی تو آپؐ فرماتے اس آیت کو اس سورت میں رکھو جس میں فلاں فلاں بات کا ذکر ہے جب کہ سورتِ انفال کا مضمون سورت براءۃ کے مضمون کے ساتھ ملتا جلتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے انہوں نے ہمیں نہ بتایا کہ سورتِ انفال سورت براءۃ میں داخل ہے یا نہیں ہے۔ اس وجہ سے میں نے ان دونوں سورتوں کو یکجا کر دیا' بسم اللہِ الرحمٰنِ الرحیم کو تحریر نہ کیا اور اس کو سات لمبی سورتوں میں شامل کر دیا (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت : قرآنِ پاک کو سورتوں کے لحاظ سے چار گروہوں میں تقسیم کیا گیا ہے چنانچہ قرآنِ پاک کی پہلی سات لمبی سورتوں کو "سبع طوال" کہتے ہیں' دوسری قسم "مِئِین" سورتیں ہیں جن کی آیات سو یا سو سے زیادہ ہیں' تیسری قسم "مثانی" ہیں جن کی آیات سو سے کم ہیں اور چوتھی قسم "مفصل" سورتیں ہیں جن کی تین قسمیں طِوال مفصل' اوساطِ مفصل اور قصارِ مفصل ہیں چنانچہ قرآنِ پاک کی پہلی سات سورتیں "سبع طوال" ہیں' وہ سورہ بقرہ سے سورہ اعراف تک ہیں ان میں ساتویں سورہ فاتحہ ہے اور ان کے بعد گیارہ سورتیں "مئین" ہیں اور ان کے بعد بیس سورتیں "مثانی" ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے الاتقان فی علوم القرآن کا مطالعہ کریں نیز قرآنِ پاک کی سورتوں کی تمام آیات کی ترتیبِ توقیفی ہے' جبرائیل علیہ السلام نے اللہ پاک کی جانب سے آپؐ کو اس ترتیب پر مطلع فرمایا ہے (واللہ اعلم)

كِتَابُ الدَّعَوَاتِ

(دعاؤں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۲۲۳ - (۱) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَاِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِاُمَّتِي اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ اُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَلِلْبُخَارِيِّ اَقْصَرُ مِنْهُ

پہلی فصل

۲۲۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر پیغمبر کی ایک دعا (یقیناً) قبول ہوتی ہے چنانچہ ہر پیغمبر نے اپنی (یقینی) قبولیت والی دعا کو جلد طلب کر لیا لیکن میں نے اپنی قبولیت والی دعا کو اپنی اُمّت کی شفاعت کے لئے قیامت کے دن کے لئے چھپا لیا ہے۔ میری شفاعت انشاء اللہ ہر اس شخص کو پہنچے گی جو میری امت سے اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں سمجھتا تھا (مسلم) جب کہ بخاری میں مسلم سے کم الفاظ ہیں۔

وضاحت: ہر پیغمبر کی امت کے حق میں اس کی ایک دعا یقیناً قبول ہوتی ہے خواہ وہ امت کی نجات کے لئے کرے یا اُمّت کی ہلاکت کے لئے کرے۔ اس کے علاوہ کچھ دعائیں قبول ہوتی ہیں اور کچھ قبول نہیں ہوتیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمّت کے حق میں بے حد شفیق ہیں کہ انہوں نے اپنی اُمّت کی نجات کے لئے دُعا کو مؤخر کر رکھا ہے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ ۳۹۵)

۲۲۲۴ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْداً لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ، فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، فَاَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ آذَيْتُهُ: شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَّزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ!

میں تجھ سے ایک عہد کا طالب ہوں تو ہرگز اس عہد کی خلاف ورزی نہیں کرے گا اور میں تو بس انسان ہوں' اگر میں نے کسی مومن کو اذیت پہنچائی' اس کو برا بھلا کہا' اس پر لعنت کی' اس کو مارا تو (اے اللہ) تو اس اذیت وغیرہ کو اس کے لئے رحمت' پاکیزگی اور تقرب کا ذریعہ بنا جس کی وجہ سے قیامت کے دن اس کو تیرا قرب حاصل ہو سکے (بخاری' مسلم)

۲۲۲۵ ـ (۳) **وَعَنْهُ،** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ اِنْ شِئْتَ، ارْحَمْنِيْ اِنْ شِئْتَ، ارْزُقْنِيْ اِنْ شِئْتَ؛ وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ، اِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ، لَا مُكْرِهَ لَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۲۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اللہ سے دعا کرے تو یوں دعا نہ مانگے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر' اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر' اگر تو چاہے تو مجھ کو رزق عطا کر (بلکہ) عزم کے ساتھ سوال کرے اس لئے کہ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس کو کوئی مجبور کرنے والا نہیں ہے (بخاری)

۲۲۲۶ ـ (٤) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ اِنْ شِئْتَ؛ وَلٰكِنْ لِيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ اَعْطَاهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص دعا مانگے تو (یوں) دعا نہ مانگے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف کر دے البتہ عزم کے ساتھ دعا کرے اور بڑی سے بڑی چیز مانگے کیونکہ اللہ کے لئے کسی چیز کا عطا کرنا مشکل نہیں ہے (مسلم)

۲۲۲۷ ـ (۵) **وَعَنْهُ،** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ، مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: «يَقُوْلُ: قَدْ دَعَوْتُ، وَقَدْ دَعَوْتُ، فَلَمْ اَرَ يُسْتَجَابُ لِيْ، فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَآءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بندے کی دعا (اس وقت تک) قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی نہ کرے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! جلدی کرنے سے مقصود کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' دعا کرنے والا یوں کہے کہ

www.muhammadilibrary.com

مین نے (باربار) دعا کی، میں نے (باربار) دعا کی لیکن مجھے قبولیت کے آثار دکھائی نہیں دیئے پھر وہ اکتا کر دعا کرنا چھوڑ دے (مسلم)

۲۲۲۸ - (٦) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعْوَةُ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ، كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ: آمِينَ، وَلَكَ بِمِثْلٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۲۸: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان کے حق میں اس کی عدم موجودگی میں دعا قبول ہوتی ہے۔ دعا کرنے والے شخص کے سر کے پاس فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے خیروبرکت کی دعا کرتا ہے تو مقرر فرشتہ دعا پر آمین کہتا ہے نیز کہتا ہے کہ تجھے بھی اس کی مثل حاصل ہو (مسلم)

۲۲۲۹ - (٧) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ، وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ، لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ: «اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ». فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ.

۲۲۲۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنے لئے بد دعا نہ کرو، تم اپنی اولاد کے حق میں بد دعا نہ کرو، تم اپنے مال کے حق میں بد دعا نہ کرو کہ کہیں اللہ کی جانب سے وہ وقت ایسا نہ ہو کہ اس ساعت میں جو مانگا جائے اللہ تمہیں وہی دے دے (مسلم) اور ابنِ عباسؓ سے مروی حدیث کہ "تم مظلوم کی بد دعا سے بچو" کتابُ الزکوۃ میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۲۳۰ - (٨) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۲۲۳۰: نُعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

دعا ہی عبادت ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اور تمہارے پروردگار نے اعلان فرمایا ہے کہ مجھ سے سوال کرو میں تمہارا سوال پورا کروں گا" (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

٢٢٣١ - (٩) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۲۳۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دعا عبادت کا مغز ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی سئی الحفظ ہے (المجروحین جلد۲ صفحہ۱۱' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۴۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۶۹۳)

٢٢٣٢ - (١٠) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الدُّعَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ہاں دعا سے زیادہ کسی چیز کو شرف حاصل نہیں ہے (ترمذی' ابن ماجہ)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

٢٢٣٣ - (١١) **وَعَنْ** سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ، وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳۳: سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تقدیر کو دعا ہی ٹال سکتی ہے اور نیک اعمال سے ہی عمر میں اضافہ ہوتا ہے (ترمذی)

٢٢٣٤ - (١٢) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيْكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ بِالدُّعَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۲۳۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دعا اس بلا کو بھی دور کرتی ہے جو اتر چکی ہے اور اس بلا کو بھی ٹال دیتی ہے جو ابھی نہیں آئی۔ اے اللہ کے بندو! تم دعا

کرتے رہو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن ابوبکر قرشی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۲)

۲۲۳۵ - (۱۳) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۲۲۳۵: نیز اس حدیث کو امام احمدؒ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ہے۔ امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ اس کی حدیث اہل حجاز سے ضعیف ہوتی ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۰' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۳' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۲)

۲۲۳۶ - (۱۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْعُوْ بِدُعَاءٍ اِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ مَا سَاَلَ، اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ مِثْلَهُ، مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳۶: جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بھی دعا کرتا ہے تو اللہ اس کو جو اس نے طلب کیا عطا کرتا ہے یا اس کے بدلے میں اس سے کسی بلا کو رد کرتا ہے بشرطیکہ معصیت یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۳)

۲۲۳۷ - (۱۵) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّسْاَلَ، وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۳۷: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو بلاشبہ اللہ پسند کرتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے اور افضل عبادت (صبر کے ساتھ مصیبت کے) دور ہونے کا انتظار ہے (ترمذی) اس نے حدیث کو غریب کہا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حماد بن واقد عیشی صفار راوی ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۰۰' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۳)

۲۲۳۸ - (۱۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَّمْ يَسْاَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا اللہ اس پر ناراض ہوتا ہے (ترمذی)

۲۲۳۹ - (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ، وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا - يَعْنِيْ اَحَبَّ اِلَيْهِ - مِنْ اَنْ يُّسْأَلَ الْعَافِيَةَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۲۳۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے اور اللہ سے جتنی چیزوں کا سوال ہوتا ہے ان میں سے اللہ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس سے (دنیا و آخرت کی تمام آفات سے) بچاؤ کا سوال کیا جائے (ترمذی)

۲۲۴۰ - (۱۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۴۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کہ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ مصائب کے وقت اللہ اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ وہ فراخی کی حالت میں اللہ سے کثرت کے ساتھ دعا کرے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۲۲۴۱ - (۱۹) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ، وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۴۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اللہ سے اس طرح دعا کرو کہ تمہیں اس کی قبولیت کا یقین ہو اور اس بات کا یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو و لعب والے دل کی دعا قبول نہیں کرتا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن بشیر راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ۱۷۳۰، میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۸۹، تقریب التہذیب جلد۱ صفحہ۳۵۸، مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۴۰۴)

۲۲۴۲ - (۲۰) **وَعَنْ** مَالِكِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْاَلُوْهُ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ، وَلاَ تَسْاَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا»

۲۲۴۲: مالک بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم اللہ سے سوال کرو تو ہتھیلیوں کی اندر کی جانب (آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے) دعا کرو' ہتھیلیوں کی باہر کی جانب (آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے) دعا نہ کرو۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یعقوب بن اسحاق راوی مجہول الحال ہے۔
(میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ۵۲۷، مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۴۰۵)

۲۲۴۳ - (۲۱) **وَفِيْ** رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: «سَلُوا اللّٰهَ بِبُطُوْنِ اَكُفِّكُمْ وَلاَ تَسْاَلُوْهُ بِظُهُوْرِهَا، فَاِذَا فَرَغْتُمْ فَامْسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۲۴۳: نیز ابنِ عباسؓ کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' تم اللہ سے ہتھیلیوں کے باطن کو پھیلا کر سوال کرو' ان کے ظاہر سے سوال نہ کرو جب دعا کر چکو تو ہتھیلیوں کو چہروں پر پھیرو (ابوداؤد)

وضاحت: نماز میں دعائے قنوت پڑھنے کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو دعا کے بعد نیچے کر لیا جائے اور منہ پر نہ پھیرا جائے (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۴۰۵)

۲۲۴۴ - (۲۲) **وَعَنْ** سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ، يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۲۴۴: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تمہارا پروردگار بہت حیا والا اور کرم کرنے والا ہے جب اس کا بندہ اس کی جانب ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے (ترمذی' ابوداؤد' بیہقی فی الدعواتِ الکبیر)

۲۲۴۵ - (۲۳) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۴۵: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان کی جانب ہاتھ اٹھاتے تو انہیں چہرے پر پھیرنے کے بعد نیچے کرتے تھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حماد راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۰۶)

۲۲۴٦ - (۲٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ ، وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۲۴٦: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جامع کلمات والی دعاؤں کو مستحب جانتے تھے اور دیگر دعاؤں کو چھوڑ دیتے تھے (ابوداؤد)

۲۲٤۷ - (۲٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَسْرَعَ الدُّعَاءِ اِجَابَةً دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۲۲۴۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے جو غائب شخص دوسرے غائب کے لئے کرتا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵٦۱' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۸۰' تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۰٦)

۲۲٤۸ - (۲٦) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَاَذِنَ لِيْ، وَقَالَ: «اَشْرِكْنَا يَا اُخَيَّ! فِيْ دُعَائِكَ وَلَا تَنْسَنَا» . فَقَالَ كَلِمَةً مَا يَسُرُّنِيْ اَنَّ لِيْ بِهَا الدُّنْيَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: «وَلَا تَنْسَنَا».

۲۲۴۸: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ (کرنے) کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے مجھے اجازت دیتے ہوئے فرمایا' اے میرے چھوٹے بھائی! ہمیں اپنی دعاؤں میں شامل رکھنا' ہمیں فراموش نہ کرنا (عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا) آپؐ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا کہ مجھے پسند نہیں کہ مجھے اس کے بدلے دنیا ملے (ابوداؤد' ترمذی) جب کہ ترمذی کی روایت آپؐ کے اس فرمان تک ہے "کہ ہمیں فراموش نہ کرنا"

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عاصم بن عبیداللہ بن عاصم العدوی راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۹۹' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۳' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۳۸۴' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۰۷)

۲۲۴۹ - (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: اَلصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ، وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُهَا اللّٰهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ، وَیَقُوْلُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۲۲۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ہیں جن کی دعا رد نہیں ہوتی (ایک شخص) روزے دار ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے (دوسرا شخص) وہ امام ہے جو عدل و انصاف کرنے والا ہے (تیسرا شخص) وہ مظلوم ہے کہ جب وہ دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتا ہے اور آسمانوں کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں اور پروردگار عالم فرماتا ہے کہ مجھے میرے غلبہ و اقتدار کی قسم! میں لازمی طور پر تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ عرصہ کے بعد کروں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث میں زیاد طائی راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۰۷)

۲۲۵۰ - (۲۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثُ دَعْوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِیْهِنَّ: دَعْوَةُ الْوَالِدِ، وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۲۵۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین دعائیں بلاشبہ قبول ہوتی ہیں۔ والد کا (اپنی اولاد کے لئے) دعا کرنا یا بد دعا کرنا' مسافر کا (بحالتِ سفر) دعا کرنا اور مظلوم کا (ظالم کے حق میں) بد دعا کرنا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۲۵۱ - (۲۹) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِیَسْأَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا، حَتّٰی یَسْأَلَهٗ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ»

تیسری فصل

۲۲۵۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے ہر شخص اپنے پروردگار سے اپنی تمام حاجات طلب کرے یہاں تک کہ اگر جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اللہ سے طلب کرے (ترمذی)

٢٢٥٢ - (٣٠) زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ مُرْسَلًا: «حَتّٰى يَسْأَلَهُ الْمِلْحَ، وحَتّٰى يَسْأَلَهُ شِسْعَهُ إِذَا انْقَطَعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۵۲: ثابت بنانی رحمہ اللہ سے مرسل روایت میں اضافہ ہے یہاں تک کہ نمک بھی اللہ سے طلب کرے اور جوتے کا تسمہ بھی اللہ سے طلب کرے جب وہ ٹوٹ جائے (ترمذی)

٢٢٥٣ - (٣١) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ.

۲۲۵۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دعا کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبالغہ کے ساتھ اپنے ہاتھ بلند فرماتے یہاں تک کہ آپؐ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔
(بیہقی الدعوات الکبیر)

وضاحت: دعاءِ استسقاء کی طرح عام دعاؤں میں بھی مبالغہ آرائی کے ساتھ ہاتھ اٹھانے ثابت ہیں (واللہ اعلم)

٢٢٥٤ - (٣٢) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: كَانَ يَجْعَلُ إِصْبَعَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَيَدْعُوْا.

۲۲۵۴: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ دعا کرتے وقت اپنی انگلیوں کو کندھوں کے برابر بلند کرتے تھے (بیہقی الدّعوات الکبیر)

٢٢٥٥ - (٣٣) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيْهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا دَعَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهُ بِيَدَيْهِ.
رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْأَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۲۵۵: سائب بن یزید سے روایت ہے وہ اپنے سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر پھیرتے (بیہقی الدعوات الکبیر)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں سائب بن یزید اور عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہیں نیز دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنے کی حدیث صحیح نہیں ہے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲، میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵، تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴، ارواء الغلیل حدیث ۴۲۶ ـ ۴۲۷)

٢٢٥٦ ـ (٣٤) وَعَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَلْمَسْأَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ اَوْ نَحْوَهُمَا ، وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَّاحِدَةٍ، وَالْاِبْتِهَالُ اَنْ تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيْعاً.

وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: وَالْاِبْتِهَالُ هٰكَذَا، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَجَعَلَ ظُهُوْرَهُمَا مِمَّا يَلِيْ وَجْهَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۲۵۶: عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں انہوں نے فرمایا' سوال کرنا یہ ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر یا ان سے قریب بلند کرے اور استغفار (کا اسلوب) یہ ہے کہ تو انگشت (شہادت) کے ساتھ اشارہ کرے اور (دعا میں) مبالغہ آرائی یہ ہے کہ تو اپنے دونوں ہاتھوں کو یک بارگی دراز کرے اور ایک روایت میں ہے فرمایا' اور مبالغہ آرائی کے ساتھ دعا کرنا اس طرح ہے اور دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور دونوں ہتھیلیوں کے اندرونی حصے کو چہرے کی جانب کیا (ابوداؤد)

٢٢٥٧ ـ (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّهٗ يَقُوْلُ: اِنَّ رَفْعَكُمْ اَيْدِيَكُمْ بِدْعَةٌ، مَا زَادَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى هٰذَا ـ يَعْنِيْ اِلَى الصَّدْرِ ـ رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۲۵۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جیسے تم ہاتھ اٹھاتے ہو یہ بدعت ہے' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھوں کو سینے سے بلند نہیں کیا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بشر بن حرب راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ۵۸' الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۳۴۴' المجروحین جلد۱ صفحہ۹۸' مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۲۱۰)

٢٢٥٨ ـ (٣٦) وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ.

۲۲۵۸: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے لئے دعا (کا ارادہ) فرماتے تو پہلے اپنے لئے دعا کرتے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔

٢٢٥٩ ـ (٣٧) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ بِدَعْوَةٍ لَيْسَ فِيْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِيْعَةُ رَحِمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللهُ بِهَا اِحْدٰى ثَلَاثٍ: اِمَّا اَنْ يُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ ، وَاِمَّا اَنْ يَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِي الْآخِرَةِ ، وَاِمَّا اَنْ يَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السُّوْءِ

مِثْلَهَا». قَالُوْا: إِذًا نُكْثِرُ. قَالَ: «اَللّٰهُ اَكْثَرُ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

٢٢٥٩: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں نافرمانی اور قطع رحمی نہ ہو تو اللہ اس کو تین چیزوں میں سے ایک چیز عطا کرتا ہے یا تو (دنیا میں) اس کی دعا کو جلد قبولیت عطا کرتا ہے یا آخرت میں اس کے لئے اس دعا کو ذخیرہ فرماتا ہے یا اس سے اس کے برابر کسی مصیبت کو دور فرماتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' پھر تو ہم کثرت کے ساتھ دعائیں کریں گے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ (کا فضل) بہت وسیع ہے (احمد)

٢٢٦٠ - (٣٨) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَمْسُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ: دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ حَتّٰى يَنْتَصِرَ ، وَدَعْوَةُ الْحَاجِّ حَتّٰى يَصْدُرَ ، وَدَعْوَةُ الْمُجَاهِدِ حَتّٰى يَقْعُدَ ، وَدَعْوَةُ الْمَرِيْضِ حَتّٰى يَبْرَأَ، وَدَعْوَةُ الْأَخِ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ»، ثُمَّ قَالَ: «وَأَسْرَعُ هٰذِهِ الدَّعَوَاتِ إِجَابَةً دَعْوَةُ الْأَخِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ».

٢٢٦٠: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ پانچ دعاؤں کو شرفِ قبولیت عطا ہوتا ہے۔ مظلوم کا دعا کرنا یہاں تک کہ وہ (ظالم سے) انتقام لے' حج کرنے والے کا دعا کرنا یہاں تک کہ وہ (اپنے گھر) واپس آئے' جہاد کرنے والے کا دعا یہاں تک کہ وہ جہاد سے فارغ ہو' بیمار کا دعا کرنا یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے اور کسی مسلمان کا اپنے بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنا بعد ازاں واضح کیا کہ ان تمام دعاؤں میں سے سب سے زیادہ جلد قبولیت حاصل کرنے والی دعا کسی بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرنا ہے (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں ہو سکی (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۱۱)

(۱) بَابُ ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَالتَّقَرُّبِ اِلَيْهِ

(اللہ کے ذکر اور اس کا تقرب حاصل کرنے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٢٦١ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَاَبِيْ سَعِيْدٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا] ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ ، وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۲۶۱: ابوہریرہ اور ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کچھ لوگ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں تو فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت ان پر سایہ فگن رہتی ہے اور طمانیت کا ان پر نزول ہوتا رہتا ہے اور (ان پر فخر کرتے ہوئے) اللہ تعالےٰ ان کا تذکرہ اپنے مقرب فرشتوں میں کرتے ہیں (مسلم)

٢٢٦٢ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ، فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهٗ: جُمْدَانُ، فَقَالَ: «سِيْرُوْا، هٰذَا جُمْدَانُ، سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ» . قَالُوْا: وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «اَلذَّاكِرُوْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَّالذَّاكِرَاتُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے راستہ میں سفر کر رہے تھے۔ آپؐ کا گزر جمدان (پہاڑ) پر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' چلتے رہو' یہ جمدان (پہاڑ) ہے۔ وہ لوگ سبقت لے گئے جو ذکرِ الٰہی میں (لوگوں سے) کنارہ کش رہتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' وہ کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' وہ مرد اور عورتیں جو کثرت کے ساتھ ذکرِ الٰہی میں محو رہتے ہیں۔ (مسلم)

٢٢٦٣ - (٣) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ، وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ، مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۲۶۳: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ کے ذکر میں مشغول رہتا ہے وہ زندہ ہے اور جو شخص اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔
(بخاری' مسلم)

٢٢٦٤ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ، وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ، فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِهٖ ذَکَرْتُهٗ فِیْ نَفْسِیْ، وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاٍ، ذَکَرْتُهٗ فِیْ مَلَاٍ خَیْرٍ مِّنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۲۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ میں اپنے مومن بندے کے اس خیال کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں (یعنی اس کی مدد کرتا ہوں) اگر وہ میرا ذکر پوشیدہ کرتا ہے تو میں اس کا ذکر پوشیدہ کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر کسی جماعت میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت میں کرتا ہوں (یعنی فرشتوں میں کرتا ہوں) (بخاری' مسلم)

٢٢٦٥ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا، وَاَزِیْدُ؛ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَجَزَاؤُهٗ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ؛ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ شِبْرًا، تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا؛ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا؛ وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً؛ وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَةً لَا یُشْرِكُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُهٗ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۶۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ارشاد ربانی ہے "جس شخص نے ایک نیکی کی اس کو دس گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب ملے گا اور جس شخص نے ایک برائی کی تو برائی کا بدلہ اس کے برابر ہو گا یا میں معاف کر دوں گا اور جس شخص نے (اطاعت کر کے) ایک بالشت کے برابر میرا تقرب حاصل کیا تو میں ایک ہاتھ کے برابر اس کے قریب ہوں گا اور جس شخص نے (اطاعت کر کے) ایک ہاتھ کے برابر میرا تقرب حاصل کیا تو میں دو ہاتھ کے برابر اس کے قریب ہو جاؤں گا اور جو شخص میرے پاس چلتا ہوا آئے گا تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آؤں گا اور جو شخص زمین کے برابر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آیا لیکن

میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا تو میں اتنی ہی مغفرت کے ساتھ اس سے ملوں گا" (مسلم)

٢٢٦٦ - (٦) وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ تَعَالٰی قَالَ: مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ؛ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی أُحِبَّهُ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ، وَيَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا، وَاِنْ سَأَلَنِیْ لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَأُعِيْذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ، وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ» . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۲۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس شخص نے میرے دوست کو دشمن سمجھا میرا اس کے ساتھ اعلان جنگ ہے اور میرا (مومن) بندہ کسی اطاعت کے ساتھ میرا تقرب حاصل نہیں کرپاتا جو میں نے ان پر فرض کیا اور میرا مومن بندہ ہمیشہ نوافل ادا کر کے میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس کو محبوب جانتا ہوں تو میں اس کا کان ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اس کا سوال پورا کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو میں اس کو پناہ دیتا ہوں اور میں نے کبھی کسی فعل کے کرنے میں اتنا تردد نہیں کیا جس قدر میں اپنے مومن بندے کی روح قبض کرنے میں کرتا ہوں (اس لئے) کہ وہ موت کو مکروہ جانتا ہے اور میں اس کو تکلیف پہنچانے کو مکروہ جانتا ہوں حالانکہ موت سے ہرگز چارہ نہیں ہے (بخاری)

٢٢٦٧ - (٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوْفُوْنَ فِی الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْماً يَذْكُرُوْنَ اللهَ تَنَادَوْا: هَلُمُّوْا اِلٰی حَاجَتِكُمْ» قَالَ: «فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْيَا» قَالَ: «فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ: مَا يَقُوْلُ عِبَادِیْ؟» قَالَ: «يَقُوْلُوْنَ: يُسَبِّحُوْنَكَ وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ وَيُمَجِّدُوْنَكَ» قَالَ: «فَيَقُوْلُ: هَلْ رَاَوْنِیْ؟» قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللهِ مَا رَاَوْكَ» قَالَ: «فَيَقُوْلُ: كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ؟»، قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: «لَوْ رَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَاَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْداً، وَاَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحاً» قَالَ: «فَيَقُوْلُ: فَمَا يَسْأَلُوْنَ؟ قَالُوْا: يَسْأَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ» قَالَ: «يَقُوْلُ: وَهَلْ رَاَوْهَا؟ فَيَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا!» قَالَ: «فَيَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟» قَالَ: «يَقُوْلُوْنَ: لَوْ اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصاً، وَاَشَدَّ لَهَا طَلَباً، وَاَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً. قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ؟» قَالَ: «يَقُوْلُوْنَ: مِنَ

النَّارِ» قَالَ: «يَقُوْلُ: فَهَلْ رَاَوْهَا؟» قَالَ: «يَقُوْلُوْنَ: لَا وَاللهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا» قَالَ: «يَقُوْلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْهَا؟» قَالَ: «يَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَاراً، وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً». قَالَ: «فَيَقُوْلُ: فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ». قَالَ: «يَقُوْلُ مَلَكٌ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ: فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ. قَالَ: هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ، قَالَ: «اِنَّ لِلّٰهِ مَلَآئِكَةً سَيَّارَةً فُضلًا يَبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ، فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِساً فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ، وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضاً بِاَجْنِحَتِهِمْ، حَتّٰى يَمْلَأُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا، فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ، قَالَ: فَيَسْاَلُهُمُ اللهُ، وَهُوَ اَعْلَمُ: مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ؟ فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ، وَيُكَبِّرُوْنَكَ، وَيُهَلِّلُوْنَكَ، وَيُمَجِّدُوْنَكَ، وَيَحْمَدُوْنَكَ، وَيَسْاَلُوْنَكَ. قَالَ: وَمَاذَا يَسْاَلُوْنِيْ؟ قَالُوْا: يَسْاَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ. قَالَ: وَهَلْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟ قَالُوْا: لَا، اَيْ رَبِّ! قَالَ: وَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِيْ؟! قَالُوْا: وَيَسْتَجِيْرُوْنَكَ. قَالَ: وَمِمَّ يَسْتَجِيْرُوْنِيْ؟ قَالُوْا: مِنْ نَارِكَ. قَالَ: وَهَلْ رَاَوْا نَارِيْ؟ قَالُوْا: لَا، قَالَ: فَكَيْفَ لَوْ رَاَوْا نَارِيْ؟! قَالُوْا: يَسْتَغْفِرُوْنَكَ». قَالَ: «فَيَقُوْلُ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَاَعْطَيْتُهُمْ مَا سَاَلُوْا، وَاَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوْا» قَالَ: «يَقُوْلُوْنَ: رَبِّ! فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّآءٌ، وَاِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ». قَالَ: فَيَقُوْلُ: وَلَهُ غَفَرْتُ، هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ».

۲۲۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ کی جانب سے کچھ فرشتے (مقرر) ہیں جو راستوں میں گھومتے رہتے ہیں (اللہ کا) ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ کچھ لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ دیگر فرشتوں کو آواز دیتے ہیں کہ تم اپنے مطلوب کی جانب آ جاؤ۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ فرشتے اپنے پروں کے ساتھ آسمان سے دنیا تک انہیں ڈھانپتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ ان کے بارے میں اللہ کو خوب علم ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح و تکبیر میں مشغول ہیں' تیری حمدوثناء میں مصروف ہیں اور تیری عظمت کا اعتراف کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ دریافت کرتا ہے' کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ جواب دیتے ہیں نہیں! اللہ کی قسم انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ دریافت کرتا ہے! اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ آپؐ نے فرمایا' فرشتے کہتے ہیں کہ اگر انہوں نے تجھ کو دیکھا ہوتا تو تیری عبادت میں زیادہ مصروف ہوتے اور تیری عظمت بیان کرتے اور تیری پاکیزگی بیان کرنے میں مزید مبالغہ آرائی سے کام لیتے۔ آپؐ نے فرمایا' چنانچہ اللہ دریافت کرتا ہے کہ وہ (مجھ سے) کس چیز کا سوال کر رہے ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں' وہ تجھ سے جنت کا سوال کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ دریافت کرتا

ہے' کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ جواب دیتے ہیں' اے ہمارے پروردگار! نہیں اللہ کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ دریافت کرتا ہے کہ ان کا حال کیسا ہوتا اگر انہوں نے جنت کو دیکھا ہوتا؟ آپؐ نے فرمایا' وہ جواب دیتے ہیں کہ اگر وہ جنت کو دیکھتے تو جنت کے لئے بہت زیادہ حریص ہوتے اور اس کی زبردست چاہت کرتے اور اس کی زبردست خواہش کرتے۔ اللہ فرماتا ہے' وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' فرشتے جواب دیتے ہیں کہ وہ دوزخ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ دریافت کرتا ہے' کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' فرشتے جواب دیتے ہیں' اے ہمارے پروردگار! نہیں اللہ کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ دریافت کرتا ہے کہ ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ دوزخ کو دیکھتے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ کہتے ہیں کہ اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو دوزخ سے پوری قوت کے ساتھ دور بھاگتے اور بہت شدّت کے ساتھ ڈرتے۔ آپؐ نے فرمایا' (اس پر) اللہ فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں معاف کر دیا۔ آپؐ نے فرمایا' ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں فلاں شخص (ذکر کرنے والوں میں) شامل نہیں وہ تو محض اپنے کسی کام کے لئے آیا تھا۔ اللہ فرماتا ہے' وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہو گا (بخاری)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ کی جانب سے کچھ زائد فرشتے مقرر ہیں جو (زمین میں) چلتے پھرتے رہتے ہیں' ذکر کی مجلسیں تلاش کرتے رہتے ہیں جب کسی مجلس کو پا لیتے ہیں جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور وہ ان کو اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ ان سے لے کر آسمان دنیا تک (کی فضا) کو بھر دیتے ہیں جب ذکر کرنے والے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے آسمان کی جانب چڑھ جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ ان سے دریافت کرتا ہے (جب کہ اللہ کو خوب علم ہے) تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں' وہ تیری پاکیزگی بیان کرنے میں معروف تھے' تیری عظمت و کبریائی کا اقرار کر رہے تھے' تیری توحید بیان کر رہے تھے' تیری بزرگی اور تیری تعریف بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے کہ وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں' وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ دریافت کرتا ہے کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں اے ہمارے پروردگار! اللہ دریافت کرتا ہے' ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے؟ وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ دریافت کرتا ہے' وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری دوزخ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ دریافت کرتا ہے' کیا انہوں نے میری دوزخ دیکھی ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں نہیں دیکھی۔ اللہ دریافت کرتا ہے' ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے؟ پھر وہ کہتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ فرماتا ہے کہ میں نے انہیں معاف کر دیا' میں نے انہیں ان کا سوال عطا کر دیا اور میں نے انہیں اس چیز سے پناہ دی جس سے انہوں نے پناہ طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا' فرشتے کہتے ہیں کہ ان میں فلاں انسان خطاکار تھا بس وہ تو وہاں سے گزر رہا تھا کہ ان میں بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی معاف کر دیا (اس مجلس والے) ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے

والا بھی بدقسمت نہیں ہے۔

٢٢٦٨ - (٨) وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيْعِ الْاَسَيْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقِيَنِي اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ: كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ؟ قُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ. قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ مَا تَقُوْلُ؟! قُلْتُ: نَكُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيُ عَيْنٍ، فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْراً. قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَوَاللهِ اِنَّا لَنَلْقٰى مِثْلَ هٰذَا، فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ. فَقُلْتُ: نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَمَا ذَاكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَكُوْنُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَأْيَ عَيْنٍ، فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِيْنَا كَثِيْراً. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلٰى مَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِيْ طُرُقِكُمْ، وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَّسَاعَةً» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۶۸: حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوبکرؓ ملے۔ انہوں نے دریافت کیا' حنظلہ! تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا' حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے۔ انہوں نے (تعجب کا اظہار کرتے ہوئے) سبحان اللہ! کہا۔ (اور کہا) تم کیسی بات کہہ رہے ہو؟ میں نے وضاحت بیان کی کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوتے ہیں' آپؐ ہمیں جنت اور دوزخ کا وعظ سناتے ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم ان کا مشاہدہ کر رہے ہیں لیکن جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے اٹھ کر بیوی بچوں میں گھل مل جاتے ہیں تو ہم اکثر و بیشتر (وعظ کی باتیں) فراموش کر دیتے ہیں۔ ابوبکرؓ نے کہا' اللہ کی قسم! ہمارا بھی اسی طرح کا حال ہے چنانچہ میں ابوبکرؓ کی معیّت میں چلا ہم دونوں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار کیا' کس لئے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! جب ہم آپؐ کی مجلس میں ہوتے ہیں' آپؐ ہمیں دوزخ اور جنت کی باتیں بتاتے ہیں گویا ہم ان کا مشاہدہ کر رہے ہوتے ہیں لیکن جب ہم آپؐ کی مجلس سے باہر آتے ہیں اور بیوی بچوں اور کاروبار میں مشغول ہوتے ہیں تو ہم (آپؐ کی بتائی ہوئی) اکثر و بیشتر باتیں بھول جاتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ہمیشہ تمہاری وہی حالت رہے جو میرے پاس اور مجلس ذکر میں ہوتی ہے تو فرشتے تم سے تمہارے بستروں اور تمہاری گزرگاہوں میں تم سے مصافحہ کریں لیکن حنظلہ! کبھی وہ اور کبھی یہ حال ہونا فطری امر ہے آپؐ نے (یہ کلمہ) تین بار دہرایا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۲۶۹ - (۹) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ، وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ؟ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِكُمْ؟ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ وَخَيْرٍ لَّكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ؟» قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: «ذِكْرُ اللّٰهِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، اِلَّا اَنَّ مَالِكًا وَقَفَهٗ عَلٰى اَبِی الدَّرْدَاءِ.

دوسری فصل

۲۲۶۹: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو بہترین عمل ہو اور تمہارے اللہ بادشاہ کے نزدیک زیادہ اجر و ثواب والا ہو اور (جنت میں) تمہارے درجات بلند کرنے والا ہو اور تمہارے لئے سونا چاندی کے خرچ کرنے سے بہتر ہو نیز تمہارے لئے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم اپنے دشمنوں سے لڑائی کرو تم ان کی گردنوں کو تہہ تیغ کرو اور وہ تمہاری گردنوں کو اڑائیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' ضرور بتائیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ اللہ سبحانہ کا ذکر کرنا ہے۔
(مالک' احمد' ترمذی' ابن ماجہ) البتہ امام مالکؒ نے اس حدیث کو ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے موقوف بیان کیا ہے۔

۲۲۷۰ - (۱۰) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ، فَقَالَ: اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ فَقَالَ: «طُوْبٰى لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ، وَحَسُنَ عَمَلُهٗ». قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ.

۲۲۷۰: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا' کون شخص بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص مبارک ہے جس کی عمر طویل ہے اور اس کا عمل بہتر ہے۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تم دنیا کو چھوڑ رہے ہو تو تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو (احمد' ترمذی)

۲۲۷۱ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا». قَالُوْا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «حِلَقُ الذِّكْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۲۲۷۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب

تمہارا جنت کے باغات میں سے گزر ہو تو (وہاں سے) کھاؤ پیو۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' جنت کے باغات کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' ذکرِ الٰہی کی مجلسیں ہیں (ترمذی)

۲۲۷۲ - (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَعَدَ مَقْعَداً لَمْ یَذْکُرِ اللّٰهَ فِیْهِ کَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ ، وَمَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعاً لَا یَذْکُرُ اللّٰهَ فِیْهِ کَانَتْ عَلَیْهِ مِنَ اللّٰهِ تِرَةٌ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۲۲۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی جگہ بیٹھتا ہے مگر وہاں اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو وہاں بیٹھنا اس پر اللہ کی جانب سے حسرت کا باعث ہو گا اور جو شخص کسی لیٹنے کی جگہ پر لیٹے مگر وہاں اللہ کا ذکر نہ کرے تو وہاں لیٹنا اس پر اللہ کی جانب سے حسرت کا باعث ہو گا (ابوداؤد)

۲۲۷۳ - (۱۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ قَوْمٍ یَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ فِیْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِیْفَةِ حِمَارٍ، وَکَانَ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۲۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو لوگ کسی ایسی مجلس سے کھڑے ہوتے ہیں جس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا ہوتا تو وہ گویا گدھے کی مردہ لاش سے اٹھتے ہیں اور ان کی وہ مجلس ان کے حق میں حسرت کا باعث ہو گی (احمد' ابوداؤد)

۲۲۷۴ - (۱۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِساً لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ فِیْهِ، وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّهِمْ، اِلَّا کَانَ عَلَیْهِمْ تِرَةً ، فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۲۲۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے اور انہوں نے اس مجلس میں اللہ کا ذکر کیا اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو ان پر گناہ ہو گا' اگر اللہ چاہے گا تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے گا اگر چاہے گا تو انہیں معاف کرے گا (ترمذی)

۲۲۷۵ - (۱۵) وَعَنْ اُمِّ حَبِیْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «کُلُّ کَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَیْهِ لَا لَهٗ، اِلَّا اَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ، اَوْ نَهْیٌ عَنْ مُنْکَرٍ، اَوْ ذِکْرُ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ

مَاجَة. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۲۲۷۵: اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فرزند آدم کی تمام باتیں اس کے لئے وبال ہیں' اس کے حق میں نفع بخش نہیں ہیں۔ ان باتوں سے صرف اچھے کام کا حکم دینا اور برے کاموں سے روکنا یا اللہ کا ذکر مستثنیٰ ہے (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۲۲۷۶ - (۱٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللّٰهِ قَسْوَةٌ لِلْقَلْبِ، وَإِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۷۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ذکر الٰہی کے علاوہ زیادہ کلام نہ کیا کرو اس لئے کہ ذکرِ الٰہی کے علاوہ زیادہ کلام کرنا دل کی سختی (کا سبب) ہے اور سب لوگوں سے زیادہ اللہ سے دور وہ شخص ہے جس کا دل خشیتِ الٰہی سے خالی ہے (ترمذی)

۲۲۷۷ - (۱۷) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ﴾ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهِ، فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهِ: نَزَلَتْ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، لَوْ عَلِمْنَا اَيُّ الْمَالِ خَيْرٌ فَنَتَّخِذَهُ؟ فَقَالَ: «اَفْضَلُهُ لِسَانٌ ذَاكِرٌ، وَقَلْبٌ شَاكِرٌ، وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِيْنُهُ عَلٰى اِيْمَانِهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۲۷۷: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں" تو ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ بعض صحابہ کرامؓ نے کہا' یہ آیت سونے چاندی (کی مذمت) میں نازل ہوئی ہے۔ کاش! ہمیں علم ہو جائے کہ کون سا مال بہتر ہے تو ہم اس کو حاصل کریں۔ آپؐ نے فرمایا' بہترین مال وہ زبان ہے جو ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتی ہے اور وہ دل ہے (جو اس کے انعامات پر) شکر ادا کرتا ہے اور وہ ایمان دار بیوی ہے جو دینی امور میں اپنے خاوند کی معاونت کرتی ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۲۷۸ - (۱۸) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا اَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ. قَالَ: آللّٰهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ ؟

قَالُوْا: آللهِ مَا اَجْلَسَنَا غَيْرُهُ. قَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ، وَمَا كَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِيْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَقَلَّ عَنْهُ حَدِيْثاً مِّنِّيْ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلٰى حَلْقَةٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ، فَقَالَ: «مَا اَجْلَسَكُمْ هَا هُنَا؟» قَالُوْا: «جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهٗ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلْاِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهٖ عَلَيْنَا. قَالَ: «آللهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ؟» قَالُوْا: آللهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذٰلِكَ. قَالَ: «اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَّكُمْ، وَلٰكِنَّهٗ اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِيْ بِكُمُ الْمَلَآئِكَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۲۷۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں لوگوں کی جماعت کے پاس آئے۔ انہوں نے ان سے دریافت کیا' تم یہاں کس لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم (یہاں) ذکرِ الٰہی کے لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے دریافت کیا' اللہ کی قسم! صرف اس لئے تم یہاں بیٹھے ہو؟ انہوں نے بتایا' اللہ کی قسم! ہم اس کے سوا (کسی دوسرے کام) کے لئے نہیں بیٹھے ہیں۔ انہوں نے بیان کیا' خبردار! میں نے تمہیں مشکوک قرار دیتے ہوئے تم سے قسم نہیں اٹھوائی ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرب کے باوجود سب سے کم حدیثیں میں نے بیان کی ہیں (سنو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کی مجلس میں تشریف لائے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا' تم یہاں کس لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' ہم یہاں اللہ کا ذکر کرنے بیٹھے ہیں اور اللہ کی حمدوثناء کر رہے ہیں جب کہ اس نے ہمیں اسلام کی جانب راہ نمائی فرمائی اور ہم پر احسان فرمایا۔ آپؐ نے سوال کیا' اللہ کی قسم! بس اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہوئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' خبردار! میں نے تمہیں مشکوک سمجھتے ہوئے تم سے قسم نہیں اٹھوائی بلکہ معاملہ یوں ہے کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے بتایا کہ اللہ عزّوجل تمہارے ساتھ فرشتوں پر فخر کرتا ہے (مسلم)

۲۲۷۹ - (۱۹) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ. قَالَ: «لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْباً مِّنْ ذِكْرِ اللهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۲۷۹: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اسلام کے احکام بہت ہیں مجھے ایسی بات بتائیں کہ میں جس میں ہر وقت لگا رہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تیری زبان ہمیشہ اللہ کے ذکر سے تروتازہ رہے (ترمذی' ابن ماجہ)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۲۸۰ - (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سُئِلَ : اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ وَاَرْفَعُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ؟ قَالَ : «الذَّاکِرُوْنَ اللّٰہَ کَثِیْراً وَالذَّاکِرَاتُ» . قِیْلَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ؟ «قَالَ : «لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِہٖ فِی الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرَ وَیَخْتَضِبَ دَماً ، فَاِنَّ الذَّاکِرَ لِلّٰہِ اَفْضَلُ مِنْہُ دَرَجَۃً» . رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ : ھٰذَا حَدِیْثٌ [حَسَنٌ] غَرِیْبٌ.

۲۲۸۰ : ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ قیامت کے دن کون شخص اللہ کے نزدیک افضل اور بلند درجات والا ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا' وہ مرد اور عورتیں جو کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے ہوں گے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! وہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے سے بھی افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر غازی کافروں اور مشرکوں پر تلوار چلائے یہاں تک کہ تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون سے رنگین ہو جائے (یعنی شہید ہو جائے) پھر بھی اللہ کا ذکر کرنے والا اس جہاد کرنے والے سے افضل ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا۔

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ راوی متکلم فیہ ہے اور ابوالہیثم راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۱۱۹)

۲۲۸۱ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : «اَلشَّیْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰی قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، فَاِذْ ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ ، وَاِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ» . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقاً.

۲۲۸۱ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شیطان آدم کے بیٹے کے دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس سے دور ہو جاتا ہے اور جب وہ غافل ہو جاتا ہے تو (پھر) وسوسے ڈالنا شروع کر دیتا ہے (بخاری نے معلق بیان کیا)

وضاحت : بخاری میں مرفوع حدیث نہیں بلکہ موقوف ہے۔ حافظ ابنِ حجرؒ فرماتے ہیں کہ ابنِ عباسؓ تک سند ضعیف ہے' سند میں حکیم بن جُبیر راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۲۸' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۲۹' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۹۳' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۲۹)

۲۲۸۲ - (۲۲) وَعَنْ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ : بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَقُوْلُ : «ذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَالْمُقَاتِلِ خَلْفَ الْفَارِّیْنَ، وَذَاکِرُ اللّٰہِ فِی الْغَافِلِیْنَ کَغُصْنٍ اَخْضَرَ فِیْ شَجَرٍ یَابِسٍ» .

۲۲۸۲: مالک رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے اللہ کے ذکر سے غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جو (لڑائی سے) بھاگنے والوں کے پیچھے جہاد کرتا ہے اور اللہ کے ذکر سے غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس ترو تازہ شاخ کی مانند ہے جو سوکھے ہوئے درخت میں ہو۔

۲۲۸۳ - (۲۳) وَفِیْ رِوَایَةٍ: «مِثْلَ الشَّجَرَةِ الْخَضْرَاءِ فِیْ وَسَطِ الشَّجَرِ، وَذَاكِرُ اللهِ فِی الْغَافِلِیْنَ مِثْلَ مِصْبَاحٍ فِیْ بَیْتٍ مُظْلِمٍ، وَذَاكِرُ اللهِ فِی الْغَافِلِیْنَ یُرِیْهِ اللهُ مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ حَیٌّ، وَذَاكِرُ اللهِ فِی الْغَافِلِیْنَ یُغْفَرُ لَهٗ بِعَدَدِ كُلِّ فَصِیْحٍ وَاَعْجَمَ» وَالْفَصِیْحُ: بَنُوْ آدَمَ، وَالْاَعْجَمُ: اَلْبَهَائِمُ. رَوَاهُ رَزِیْنٌ.

۲۲۸۳: اور ایک روایت میں ہے کہ اس درخت کی مانند ہے جو ترو تازہ ہے اور سوکھے درختوں کے درمیان ہے اور اللہ کے ذکر سے غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس چراغ کی مانند ہے جو تاریک گھر میں ہے اور (اللہ کے ذکر سے) غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کو زندگی میں ہی اللہ جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھائے گا اور اللہ کے ذکر سے غافل لوگوں میں اللہ کا ذکر کرنے والے کے ہر ناطق اور غیر ناطق کی تعداد کے برابر گناہ معاف کر دیئے جائیں گے "فَصِیْح" سے مراد آدم کی اولاد ہے اور "اَعْجَم" سے مراد چارپائے ہیں (رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمران بن مسلم قصیر راوی منکر الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۴۲، مرعات صفحہ جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۳۰)

۲۲۸۴ - (۲۴) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَمِلَ الْعَبْدُ عَمَلاً اَنْجٰی لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۲۸۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں کرتا جو اس کو اللہ کے عذاب سے زیادہ نجات دینے والا ہو (مالک، ترمذی، ابن ماجہ)

وضاحت: زیادہ بن ابی زیاد کی معاذؓ سے ملاقات نہیں نیز روایت میں انقطاع ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۳۱)

۲۲۸۵ - (۲۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ: اَنَا مَعَ عَبْدِیْ اِذَا ذَكَرَنِیْ، وَتَحَرَّكَتْ بِیْ شَفَتَاهُ» . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۲۸۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلا

شبہ اللہ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرا ذکر کرنے سے حرکت کرتے ہیں (بخاری)

٢٢٨٦ - (٢٦) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: «لِكُلِّ شَيْءٍ صَقَالَةٌ، وَصَقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللهِ، وَمَا مِنْ شَيْءٍ اَنْجٰى مِنْ عَذَابِ اللهِ مِنْ ذِكْرِ اللهِ». قَالُوْا: وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ؟ قَالَ: «وَلَا اَنْ يَّضْرِبَ بِسَيْفِهٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۲۸۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ہر چیز کو صاف کرنے والی (کوئی چیز) ہوتی ہے اور دلوں کو صاف کرنے والا اللہ کا ذکر ہے اور اللہ کے ذکر سے زیادہ کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' جہاد فی سبیلِ اللہ بھی نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر مجاہد ایسے تلوار چلائے کہ آخر وہ تلوار ٹوٹ جائے تو وہ بھی اس کے برابر نہیں۔
(بیہقی فی الدّعوات الکبیر)

(۲) بَابُ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰی

(اللہ تعالیٰ کے (پیارے) نام)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۲۸۷ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْماً مِائَةً اِلَّا وَاحِداً، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ». وَفِیْ رِوَایَةٍ: «وَهُوَ وِتْرٌ یُحِبُّ الْوِتْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۲۲۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شبہ اللہ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں جس شخص نے ان کو شمار کیا وہ جنت میں داخل ہو گا اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کی ذات ایک ہے اور وہ ہر چیز میں طاق کو محبوب جانتا ہے (بخاری مسلم)

وضاحت: کتاب و سُنّت میں جو اللہ پاک کے اسماء ذکر ہوئے ہیں ان سب کو تسلیم کرنا چاہیے۔ اللہ ربُّ العزّت کا ذاتی نام اللہ ہے اس کے علاوہ باقی سب نام صِفاتی ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۲۸۸ - (۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِسْماً مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، الرَّحْمٰنُ، الرَّحِیْمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوْسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَیْمِنُ، الْعَزِیْزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْقَهَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِیْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِیْفُ، الْخَبِیْرُ، الْحَلِیْمُ، الْعَظِیْمُ،

الْغَفُوْرُ، الشَّكُوْرُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيْرُ، الْحَفِيْظُ، الْمُقِيْتُ، الْحَسِيْبُ، الْجَلِيْلُ، الْكَرِيْمُ، الرَّقِيْبُ، الْمُجِيْبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيْمُ، الْوَدُوْدُ، الْمَجِيْدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيْدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيْلُ، الْقَوِيُّ، الْمَتِيْنُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيْدُ، الْمُحْصِي، الْمُبْدِئُ، الْمُعِيْدُ، الْمُحْيِي، الْمُمِيْتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّوْمُ، الْوَاجِدُ، الْمَاجِدُ، الْوَاحِدُ، الْاَحَدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْاَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَالِيْ، الْمُتَعَالِي، الْبَرُّ، التَّوَّابُ، الْمُنْتَقِمُ، الْعَفُوُّ، الرَّؤُوْفُ، مَالِكُ الْمُلْكِ، ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِيُّ، الْمَانِعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، النُّوْرُ، الْهَادِيْ، الْبَدِيْعُ، الْبَاقِيْ، الْوَارِثُ، الرَّشِيْدُ، الصَّبُوْرُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ» . وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

٢٢٨٨: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شبہ اللہ کے ننانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہو گا۔ اللہ وہ ذات ہے کہ اس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں' وہ رحم کرنے والا نہایت مہربان ہے' بادشاہ (عیوب سے) پاک سلامتی والا ہے' امن عطا کرنے والا ہے' حفاظت کرنے والا ہے' غالب ہے' (بندوں کو) مغلوب کرنے والا ہے' کبریائی والا ہے' پیدا کرنے والا ہے' (بلا نمونہ) پیدا کرنے والا ہے' صورتیں بنانے والا ہے' (گناہوں پر) پردہ ڈالنے والا ہے' (تمام مخلوق پر) غالب ہے' بہت انعامات دینے والا ہے' رزق عطا کرنے والا ہے' (اپنے بندوں کے درمیان) فیصلے کرنے والا ہے' علم والا ہے' (رزق میں) تنگی کرنے والا ہے' (رزق میں) فراخی کرنے والا ہے' (سرکشوں کو) نیچا کرنے والا ہے' (اپنے دوستوں کو) اونچا کرنے والا ہے' عزت عطا کرنے والا ہے' ذلت کے ساتھ ہمکنار کرنے والا ہے' سننے والا ہے' دیکھنے والا ہے' فیصلے کرنے والا ہے' عدل کرنے والا ہے' باریک بین ہے' (پوشیدہ چیزوں کی) خبر رکھنے والا ہے' حلم والا ہے' عظمت والا ہے' (گناہوں پر) پردہ ڈالنے والا ہے' قدر دان ہے' اونچی شان والا ہے' بڑی شان والا ہے' حفاظت کرنے والا ہے' روزی رساں ہے' کافی ہے' جلال والا ہے' سخی ہے' نگہبان ہے (اس سے کوئی چیز اوجھل نہیں)' (دعاؤں کو) قبول کرنے والا ہے' فراخی والا ہے' دانائی والا ہے' (اپنے نیک بندوں سے) محبت کرنے والا ہے' شرف والا ہے' (مرنے کے بعد) اٹھانے والا ہے' اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں' اس کا وجود حق ہے' کارساز ہے' قوت والا ہے' شدید قوت والا ہے' مدد کرنے والا ہے' حمد وثناء کے لائق ہے' احاطہ کرنے والا ہے' بلا نمونہ بنانے والا ہے' لوٹانے والا ہے' زندہ کرنے والا ہے' مارنے والا ہے' زندہ ہے' قائم ہے' غنی ہے' بزرگی والا ہے' ایک ہے' تنہا ہے' بے نیاز ہے' قدرت والا ہے' اقتدار والا ہے' آگے کرنے والا ہے' پیچھے کرنے والا ہے' (ہر چیز سے) پہلے ہے' (اور ہر چیز سے) آخر ہے' (ہر چیز پر) غالب ہے' پوشیدہ ہے' (سب چیزوں کا) مالک ہے' بلند ہے' احسان کرنے والا ہے' توبہ قبول کرنے والا ہے' سزا دینے والا ہے' معاف کرنے والا ہے' شفقت کرنے والا ہے' شہنشاہ ہے' عظمت والا ہے اور عزت والا ہے'

انصاف کرنے والا ہے' تمام مخلوق کو اکٹھا کرنے والا ہے' (ہر چیز سے) بے پرواہ ہے' غنی کرنے والا ہے' (ہلاکت کے) اسباب کو روکنے والا ہے' دشمنوں کے لئے ضرر رساں ہے اور دوستوں کو فائدہ دینے والا ہے' روشنی والا ہے' ہدایات دینے والا ہے' (بغیر نمونے کے) پیدا کرنے والا ہے' باقی رہنے والا ہے' وارث ہے' راہنمائی کرنے والا ہے' (نافرمانیوں کو دیکھ کر) صبر کرنے والا ہے' (ترمذی' بیہقی فی الدعوات الکبیر) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: محدثینؒ کی ایک جماعت نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے' ان میں حافظ ابن حزمؒ داودی' ابن العربیؒ ابوالحسن قابسیؒ اور ابوزید بلخیؒ بھی شامل ہیں (مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۴۳۸) نیز علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۷۰۸)

۲۲۸۹ ۔ (۳) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلاً يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللهُ، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ، الْاَحَدُ، الصَّمَدُ، الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ، وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُواً اَحَدٌ، فَقَالَ: «دَعَا اللهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى، وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۲۲۸۹: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا وہ دعا کر رہا تھا (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس لئے کہ تو معبودِ برحق ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں تو ایک ہے' بے نیاز ہے' نہ اسے کسی نے جنا ہے' نہ وہ جنا گیا ہے اور کوئی اس کی برابری کرنے والا نہیں ہے (اس پر) آپؐ نے فرمایا' اس نے اللہ سے اس کے اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے جس کے ساتھ جب اللہ سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول کرتا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

۲۲۹۰ ۔ (٤) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلٌ يُصَلِّيْ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ، لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ الْحَنَّانُ، الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، يَا ذَا الْجَلاَلِ وَالْاِكْرَامِ! يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! اَسْاَلُكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعَا اللهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ، وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۲۲۹۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجدِ نبوی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور ایک شخص نماز ادا کرتے ہوئے دُعا کر رہا تھا (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے

سوال کرتا ہوں بس تیرے لئے حمد و ثناء ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں تو (اپنے بندوں پر) شفیق ہے' تو انعامات کرنے والا ہے' بلانمونہ آسمانوں اور زمین کو بنانے والا ہے۔ اے (وہ) ذات جو بزرگی اور عزّت والی ہے' اے! وہ ذات جو زندہ ہے' قائم ہے! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ دعا کی ہے کہ جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے اور جب اس کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ پورا ہوتا ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

۲۲۹۱ - (۵) **وَعَنْ** اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ: ﴿وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ﴾، وَفَاتِحَةِ (آلِ عِمْرَانَ): ﴿الٓمّٓ، اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۲۹۱: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسمِ اعظم ان دو آیات میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اور تمہارا معبودِ برحق ایک ہے' اس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ ذات رحم کرنے والی اور مہربان ہے۔" اور سورہ آلِ عمران کے شروع میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "الٓمّٓ' اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں وہ ذات زندہ ہے' قائم ہے۔" (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیداللہ بن ابی زیاد القداح راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۸' مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۴۰)

۲۲۹۲ - (۶) **وَعَنْ** سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذَا دَعَا رَبَّهٗ وَهُوَ فِيْ بَطْنِ الْحُوْتِ ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، سُبْحَانَكَ، اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ﴾، لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ [اللّٰهُ] لَهٗ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۲۹۲: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یونس علیہ السلام کی دعا جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی اور وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے (جس کا ترجمہ ہے) "تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں تو پاک ہے جب کہ میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوں۔" جو مسلمان بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے (احمد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۲۹۳ - (۷) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَسْجِدَ عِشَآءً، فَإِذَا رَجُلٌ يَّقْرَأُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَقُوْلُ: هٰذَا مُرَآءٍ؟ قَالَ: «بَلْ مُؤْمِنٌ مُّنِيْبٌ». قَالَ: وَاَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ يَقْرَأُ، وَيَرْفَعُ صَوْتَهٗ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَسَمَّعُ لِقِرَآءَتِهٖ، ثُمَّ جَلَسَ اَبُوْ مُوْسٰى يَدْعُوْ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَحَدًا صَمَدًا، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهَ بِاسْمِهِ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى، وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُخْبِرُهٗ بِمَا سَمِعْتُ مِنْكَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لِيْ: اَنْتَ الْيَوْمَ لِيْ اَخٌ صَدِيْقٌ، حَدَّثْتَنِيْ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

تیسری فصل

۲۲۹۳: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں عشاء کے وقت مسجدِ نبویؐ میں پہنچا تو وہاں ایک شخص بلند آواز کے ساتھ تلاوت کر رہا تھا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کیا فرماتے ہیں' یہ شخص ریاکار ہے؟ آپؐ نے فرمایا' بلکہ مومن ہے (اللہ کی جانب) رجوع کرنے والا ہے۔ راوی نے بیان کیا' بلند آواز کے ساتھ تلاوت کرنے والے ابو موسیٰ اشعریؓ تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی تلاوت سن رہے تھے بعد ازاں ابو موسیٰؓ دعا کرنے کیلئے بیٹھ گئے۔ انہوں نے دعا کرتے ہوئے یہ کلمات کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ تو معبودِ برحق ہے' تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' تو ایک ہے' بے نیاز ہے' نہ تو نے جنا ہے اور نہ تو جنا گیا ہے اور نہ کوئی اللہ کی برابری کرنے والا ہے۔" اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ساتھ سوال کیا ہے کہ جب اس کے ساتھ سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب اس کے ساتھ دعا کی جاتی ہے تو وہ دعا قبول کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں اسے بتاؤں جو کچھ میں نے آپؐ سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' ضرور! چنانچہ میں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی سے مطلع کیا۔ اس پر اس نے مجھ سے کہا' آج سے تو میرا بھائی اور دوست ہے تو نے مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں مطلع کیا ہے (رزین)

(۳) بَابُ ثَوَابِ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ

(سُبْحَانَ اللہ ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور اَللہُ اَکْبَرُ کے کلمات کہنے کا ثواب)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٢٩٤ - (١) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَفْضَلُ الْكَلَامِ اَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَأْتَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۲۹۴: سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' افضل کلام چار کلمات ہیں سُبْحَانَ اللّٰہ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک روایت میں ہے کہ تمام کلاموں سے اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب کلام چار کلمات ہیں' سُبْحَانَ اللّٰہ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ' کچھ حرج نہیں کہ ان میں سے جن کلمات کو تو شروع میں لائے (مسلم)

٢٢٩٥ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَاَنْ اَقُوْلَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۲۹۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں یہ کلمات کہوں سُبْحَانَ اللّٰہ' وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ' وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر تو یہ میرے ہاں ان سب چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہیں) (مسلم)

۲۲۹۶ - (۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ فِیْ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَایَاهُ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۲۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دن بھر میں سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کے کلمات کہے اس سے اس کے گناہ دور ہو جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں (بخاری' مسلم)

۲۲۹۷ - (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِی: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ یَاْتِ اَحَدٌ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلاَّ اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَیْهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۲۹۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح اور شام سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہتا ہے' تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل کلمات نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس طرح کے کلمات کہے یا اس سے زائد کلمات کہے (بخاری' مسلم)

۲۲۹۸ - (٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ، ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ، حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۲۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو کلمات (ایسے) ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں' ترازو میں بھاری ہیں' رحمٰن کو محبوب ہیں (وہ کلمات یہ ہیں) "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ' سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ" (بخاری' مسلم)

۲۲۹۹ - (٦) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ. قَالَ: کُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ کُلَّ یَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ؟» فَسَاَلَهُ سَآئِلٌ مِّنْ جُلَسَآئِهٖ: کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ: «یُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِیْحَةٍ، فَیُکْتَبَ لَهٗ اَلْفَ حَسَنَةٍ، اَوْ یُحَطُّ عَنْهُ اَلْفَ خَطِیْئَةٍ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِیْ کِتَابِهٖ: فِیْ جَمِیْعِ الرِّوَایَاتِ عَنْ مُوْسَی الْجُهْنِیِّ: «اَوْ یُحَطُّ» . قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ الْبَرْقَانِیُّ. وَرَوَاهُ شُعْبَةُ وَاَبُوْ عَوَانَةَ وَیَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُوْسٰی، فَقَالُوْا: «وَیُحَطُّ»

بِغَيْرِ اَلِفٍ. هٰكَذَا فِي كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ.

۲۲۹۹: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تم اس سے عاجز ہو کہ روزانہ ایک ہزار نیکی کرو چنانچہ آپؐ کی مجلس میں بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے آپؐ سے دریافت کیا' ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے کر سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' سوبار سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے سے ہزار نیکیاں ثبت ہوتی ہیں یا ہزار گناہ دور ہوتے ہیں (مسلم) مسلم میں موسیٰ جُہنی سے مروی تمام روایات میں "اَوْ یَحُطُّ" الف کے ساتھ ہے لیکن ابوبکر برقانیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو شعبہؒ' ابو عوانہؒ اور یحیی بن سعید قطانؒ نے موسیٰ سے بیان کیا انہوں نے "وَیَحُطُّ" الف کے بغیر بیان کیا ہے۔ الحمیدیؒ کی کتاب میں بھی اسی طرح ہے۔

۲۳۰۰ - (۷) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَا اصْطَفَى اللّٰهُ لِمَلَآئِكَتِهٖ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۰۰: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا کلام افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کو اللہ نے اپنے فرشتوں کیلئے منتخب کیا ہے اور وہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" ہے (مسلم)

۲۳۰۱ - (۸) وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ صَلَّى الصُّبْحَ، وَهِيَ فِيْ مَسْجِدِهَا، ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ اَنْ اَضْحٰى وَهِيَ جَالِسَةٌ، قَالَ: «مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِيْ فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا؟» قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَآءَ نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۰۱: جُویریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد شروع دن میں اس کے ہاں سے نکلے جب کہ وہ ابھی نماز ادا کرنے کی جگہ میں تھیں۔ پھر آپؐ واپس تشریف لائے جب کہ سورج بلند ہو چکا تھا اور وہ ابھی تک وہیں بیٹھی تھیں۔ آپؐ نے اس سے دریافت کیا' کیا تو اسی حالت پر رہی ہے جس پر میں تجھ سے جُدا ہوا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے تیرے (پاس سے جانے کے) بعد ایسے چار کلمات تین بار کہے ہیں کہ اگر ان کا موازنہ ان کلمات سے کیا جائے جن کو تو شروع دن سے (اس وقت تک) کہہ رہی ہے تو وہ ان پر غالب آ جائیں۔ وہ کلمات یہ ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ (ہر طرح کے عیوب سے) پاک ہے اور (ہم) اس کی تعریف کرتے ہیں' اس کی تمام مخلوقات کی گنتی کے برابر اور اس کی رضا

(کی مقدار) کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کی مقدار کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر" (مسلم)

۲۳۰۲ - (۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ فِیْ یَوْمٍ مِّائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عِدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِیَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَیِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّیْطَانِ یَوْمَهٗ ذٰلِكَ حَتّٰی یُمْسِیَ، وَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَآءَ بِهٖ اِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۳۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ایک دن میں سو بار "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْیٍٔ قَدِیْرٌ" کہا تو اس کو دس گردنوں (کے آزاد کرنے) کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے (نامہ اعمال میں) سو نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور اس کے نامہ اعمال سے سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور وہ دن بھر شام تک شیطان سے حفاظت میں رہتا ہے اور کوئی شخص اس کے عمل سے بہتر عمل نہیں کرتا البتہ وہ شخص جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔
(بخاری' مسلم)

۲۳۰۳ - (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَجْهَرُوْنَ بِالتَّكْبِیْرِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَا اَیُّهَا النَّاسُ! اِرْبَعُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ؛ اِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا، اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا، وَهُوَ مَعَكُمْ، وَالَّذِیْ تَدْعُوْنَهٗ اَقْرَبُ اِلٰی اَحَدِكُمْ مِّنْ عُنُقِ رَاحِلَتِهٖ». قَالَ اَبُوْ مُوْسٰی: وَاَنَا خَلْفَهٗ اَقُوْلُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِیْ نَفْسِیْ، فَقَالَ: «یَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَیْسٍ! اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَنْزٍ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ؟»، فَقُلْتُ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۳۰۳: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ صحابہ کرامؓ نے بلند آواز کے ساتھ "اَللّٰهُ اَکْبَرُ" کے کلمات کہنا شروع کر دیئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے لوگو! اپنے نفسوں پر نرمی کرو تم کسی ایسی ذات کو نہیں پکار رہے جو سنتا نہیں ہے اور غائب ہے بلکہ تم ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو سننے والی' دیکھنے والی ذات ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور جس ذات کو تم پکار رہے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی زیادہ تمہارے قریب ہے۔ ابو موسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آپؐ کے پیچھے تھا اور میں دل میں "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" (کے کلمات) کہہ رہا تھا۔ آپؐ نے

فرمایا' اے عبداللہ بن قیس! میں تجھے جنّت کے خزانوں میں سے ایک خزانے پر مطلع نہ کروں۔ میں نے عرض کیا' ضرور اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (کے کلمات) جنّت کا خزانہ ہیں (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

٢٣٠٤ - (١١) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِی الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

دوسری فصل

۲۳۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" کے کلمات کہے تو جنّت میں اس کے لئے کھجور کا درخت لگ جاتا ہے (ترمذی)

٢٣٠٥ - (١٢) وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ اِلَّا مُنَادٍ يُّنَادِیْ: سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوْسَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ

۲۳۰۵: زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب بھی لوگ صبح کرتے ہیں تو منادی کرنے والا منادی کرتا ہے کہ اس بادشاہ کی پاکیزگی بیان کرو جو (تمام نقائص سے) پاک ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ راوی ضعیف اور محمد بن ثابت اور ابو حکیم راوی مجہول ہیں۔ (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۲۵۱)

٢٣٠٦ - (١٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَفْضَلُ الذِّكْرِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. وَابْنُ مَاجَةَ

۲۳۰۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' افضل ذکر "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" ہے اور افضل دعا "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" ہے (ترمذی' ابنِ ماجہ)

٢٣٠٧ - (١٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّكْرِ، مَا شَكَرَ اللّٰهَ عَبْدٌ لَا يَحْمَدُهٗ».

۲۳۰۷: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" (کا کلمہ) شکر (ادا کرنے) کا اونچا مقام ہے جس نے اللہ کی تعریف نہ کی اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

۲۳۰۸ - (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَوَّلُ مَنْ يُّدْعٰى اِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يَحْمَدُوْنَ اللّٰهَ فِى السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِىْ: «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۲۳۰۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن سب سے پہلے جنہیں جنت کی جانب بلایا جائے گا وہ ایسے لوگ ہوں گے جو خوشی اور غمی میں اللہ کی حمد و ثناء کرتے رہتے ہیں (بیہقی شُعَبِ الایمان)

۲۳۰۹ - (۱۶) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ! عَلِّمْنِىْ شَيْئًا اَذْكُرُكَ بِهٖ، وَاَدْعُوْكَ بِهٖ. فَقَالَ: يَا مُوْسٰى! قُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. فَقَالَ: يَا رَبِّ! كُلُّ عِبَادِكَ يَقُوْلُ هٰذَا، اِنَّمَا اُرِيْدُ شَيْئًا تَخُصُّنِىْ بِهٖ، قَالَ: يَا مُوْسٰى! لَوْ اَنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَعَامِرَهُنَّ، غَيْرِىْ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ وُضِعْنَ فِىْ كَفَّةٍ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِىْ كَفَّةٍ لَمَالَتْ بِهِنَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ». رَوَاهُ فِىْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۲۳۰۹: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا' اے میرے پروردگار! مجھے ایسا ذکر بتائیں جس کے ساتھ میں تیرا ذکر کروں اور اس کے ساتھ تجھ سے دعا کروں۔ اللہ نے فرمایا' اے موسیٰ! تو "لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے کلمات کہہ۔ انہوں نے دریافت کیا' اے میرے پروردگار! آپ کے تو تمام بندے یہ کلمات کہتے ہیں' میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے مخصوص کلمات بتائیں۔ اللہ نے فرمایا' اے موسیٰ علیہ السلام! اگر ساتوں آسمان اور جو ان میں آباد ہے (میرے سوا) اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور "لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے کلمات دوسرے پلڑے میں رکھ دیئے جائیں تو لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا پلڑا ان پر غالب آ جائے گا (شرحُ السنّۃ)

۲۳۱۰ - (۱۷) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ، وَاَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، صَدَّقَهٗ رَبُّهٗ. قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ،

وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، يَقُولُ اللّٰهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِيْ، لَا شَرِيْكَ لِيْ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا، لِيَ الْمُلْكُ وَلِيَ الْحَمْدُ، وَإِذَا قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِيْ». وَكَانَ يَقُوْلُ: «مَنْ قَالَهَا فِيْ مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمْهُ النَّارُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۳۱۰: ابو سعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ" کے کلمات کہے' اس کا پروردگار اس کی تصدیق کرتے ہوئے کہتا ہے کہ کوئی معبود برحق نہیں مگر میں ہوں اور میں کبریائی والا ہوں اور جب بندہ "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ" کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ کوئی معبودِ برحق نہیں صرف میں ایک ہوں' میرا کوئی شریک نہیں اور جب "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ" کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ کوئی معبودِ برحق نہیں صرف میں ہوں' میرے لئے بادشاہت ہے اور میرے لئے تعریف ہے اور جب بندہ یہ کہتا ہے کہ "کوئی معبودِ برحق نہیں مگر اللہ ہے اور اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوت نہیں" تو اللہ فرماتا ہے کہ صرف میں ہی معبودِ برحق ہوں اور صرف میری مدد کے ساتھ برائی سے محفوظ رہنے اور نیکی کرنے کی قوت ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے یہ کلمات اپنی بیماری میں کہے' بعد ازاں فوت ہو گیا تو اس کو دوزخ کی آگ نہیں جلائے گی

(ترمذی' ابن ماجہ)

۲۳۱۱ - (۱۸) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوًى أَوْ حَصًى، تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكِ مِنْ هٰذَا أَوْ أَفْضَلُ؟ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مِثْلَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۳۱۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک عورت کے پاس گئے اور اس کے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کا ورد کر رہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' میں تجھے اس سے زیادہ آسان یا افضل کام نہ بتاؤں (جن کا ترجمہ ہے) "اللہ پاک ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو اس نے آسمانوں میں پیدا فرمایا نیز اللہ پاک ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو اس نے زمین میں پیدا فرمایا نیز اللہ پاک ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جو ان کے درمیان ہیں نیز اللہ پاک

ہے ان چیزوں کی تعداد کے برابر جن کو وہ پیدا کرنے والا ہے" اور "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" اس کی مثل اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" اس کی مثل اور "لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ" اس کی مثل اور "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ" اس کی مثل (یعنی اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر) (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں خزیمہ راوی مجہول ہے نیز سعید بن ابی ہلال راوی معروف نہیں' اسے اختلاط ہو گیا تھا پس یہ حدیث صحیح یا حسن درجہ کی نہیں ہے نیز علامہ البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے بلکہ اس حدیث کے رد میں مستقل رسالہ بھی لکھا ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۶۵۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۷۱۵' مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۴۵۴)

۲۳۱۲ - (۱۹) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَبَّحَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ حَجَّةٍ، وَمَنْ حَمِدَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَمَنْ هَلَّلَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ؛ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ، وَمَنْ كَبَّرَ اللهَ مِائَةً بِالْغَدَاةِ وَمِائَةً بِالْعَشِيِّ؛ لَمْ يَأْتِ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرَ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۳۱۲: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے صبح کے وقت اور شام کے وقت سو سو بار "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہا (اس کا ثواب) اس شخص کے برابر ہے جس نے سو حج کئے ہیں اور جس شخص نے صبح اور شام کے وقت سو سو بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہا (اس کا ثواب) اس شخص کے برابر ہے جس نے اللہ کے راستے میں سو گھوڑوں پر (مجاہدین کو) سوار کرایا اور جس شخص نے صبح اور شام کے وقت سو سو بار "لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ" کہا (اس کا ثواب) اس شخص کے برابر ہے جس نے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے سو غلاموں کو آزاد کیا اور جس شخص نے صبح اور شام سو سو بار "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہا تو اس دن کوئی شخص اس سے زیادہ ثواب والا عمل نہیں کرتا سوائے اس شخص کے جس نے اس کی مثل کیا یا اس سے زیادہ کیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ضحاک بن جمرۃ الواسطی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۲۲' مرعات جلد۴۔۵ صفحہ۴۵۵)

۲۳۱۳ - (۲۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهُ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ لَيْسَ لَهَا حِجَابٌ دُونَ اللهِ حَتّٰى تَخْلُصَ إِلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

۲۳۱۳: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "سُبْحَانَ اللّٰہ" (کا ثواب) نصف ترازو کو بھرے گا اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" (کا ثواب) تمام ترازو کو بھرے گا اور "لَااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ" اور اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی چنانچہ (یہ کلمہ) اللہ تک پہنچ جاتا ہے (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد راوی ضعیف اور اسماعیل بن عیّاش راوی میں اختلاط ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۰۔ جلد ۱ صفحہ ۲۴۰' مرعات جلد ۵ صفحہ ۴۵۵)

۲۳۱٤ - (۲۱) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا قَالَ عَبْدٌ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُخْلِصاً قَطُّ اِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى يُفْضِىَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتَنَبَ الْكَبَآئِرَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ .

۲۳۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بھی اخلاص کے ساتھ "لَااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ" کہتا ہے تو اس (کلمہ) کیلئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کلمہ عرش تک جا پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ شخص کبیرہ گناہوں سے دور رہتا ہو (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۱٥ - (۲۲) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقِيْتُ اِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَقْرِئْ اُمَّتَكَ مِنِّى السَّلَامَ، وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ، عَذْبَةُ الْمَآءِ، وَاَنَّهَا قِيْعَانٌ ، وَاَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ، غَرِيْبٌ اِسْنَادًا

۲۳۱۵: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس رات مجھے اسراء کرایا گیا (وہاں پر) میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انہوں نے کہا' اے محمد! میری جانب سے اپنی اُمّت کو سلام پہنچادیں اور انہیں بتائیں کہ جنت کی مٹی خوشبودار ہے اور پانی میٹھا ہے اور جنت چٹیل میدان ہے اور "سُبْحَانَ اللّٰہِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" اور "لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ" (کے کلمات) کہنے سے اس میں درخت لگتے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' البتہ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے جیسا کہ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے اس لئے کہ اس حدیث کے دو شاہد ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۱۶)

٢٣١٦ - (٢٣) وَعَنْ يُسَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ، قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيحِ، وَالتَّهْلِيلِ، وَالتَّقْدِيْسِ، وَاعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ، فَإِنَّهُنَّ مَسْؤُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ، وَلَا تَغْفُلْنَ فَتُنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ

۲۳۱۶: یُسیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (یہ خاتون مہاجر خواتین میں سے ہے) انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ تم "سُبْحَانَ اللّٰهِ" "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه" اور "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس" (کے کلمات) کو لازم پکڑو اور (ان کی گنتی) انگلیوں پر کرو اس لئے کہ انگلیوں سے سوال ہو گا' ان سے گواہی لی جائے گی۔ اور تمہیں ذکرِ الٰہی سے غافل نہیں رہنا چاہیئے ورنہ تم (اللہ کی) رحمت سے محروم ہو جاؤ گی (ترمذی' ابو داؤد)

وضاحت: ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر ان کلمات کا شمار کیا جائے۔ انگلیوں پر تسبیحات شمار کرنا مسنون ہے' کنکریوں اور گٹھلیوں پر شمار کرنے کی احادیث ضعیف ہیں پس ان احادیث سے دانہ دار تسبیح کے جواز پر استدلال صحیح نہیں (مرعاۃ جلد ۴-۵ صفحہ ۲۵۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٣١٧ - (٢٤) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ كَلَامًا أَقُوْلُهُ، قَالَ: «قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ». فَقَالَ: فَهٰؤُلَاءِ لِرَبِّيْ، فَمَا لِيْ؟ فَقَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ». شَكَّ الرَّاوِيْ فِيْ «عَافِنِيْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۳۱۷: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بدوی (دیہاتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس نے عرض کیا' مجھے ایسا ذکر بتائیں جس پر میں مداومت کروں۔ آپؐ نے فرمایا' "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ" کا ذکر (ہمیشہ) کر بدوی نے کہا' یہ ذکر تو میرے رب کیلئے ہے میرے لئے کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو (اپنے لئے) "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ" کے کلمات کہہ کر دعا کر (ان کلمات کا ترجمہ یوں ہے) "اے اللہ مجھے معاف فرما مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے رزق عطا کر اور مجھے تندرستی عطا کر" راوی کو لفظ "عَافِنِيْ" کے بارے میں شبہ ہے (مسلم)

۲۳۱۸ - (۲۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰی شَجَرَةٍ يَابِسَةِ الْوَرَقِ، فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ، فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ، فَقَالَ: «اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، تُسَاقِطُ ذُنُوْبَ الْعَبْدِ كَمَا يَتَسَاقَطُ وَرَقُ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۲۳۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک تھے۔ آپؐ نے درخت (کی شاخوں) کو اپنی لاٹھی ماری تو پتے گرنے لگے (اس پر) آپؐ نے فرمایا' "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ' سُبْحَانَ اللّٰهِ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کے کلمات بندوں کے گناہوں کو گرا دیتے ہیں جیسا کہ اس درخت کے پتے گرے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اعمش راوی کا انس رضی اللہ عنہ سے سننا ثابت نہیں تاہم اس مضمون کی ہم معنیٰ حدیث مسند احمد میں صحیح راویوں سے منقول ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۵۸)

۲۳۱۹ - (۲۶) وَعَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَكْثِرْ مِنْ قَوْلِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَاِنَّهَا مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ». قَالَ مَكْحُوْلٌ: فَمَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا مَنْجٰی مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ؛ كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنَ الضُّرِّ، اَدْنَاهَا الْفَقْرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، وَمَكْحُوْلٌ لَمْ يَسْمَعْ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ.

۲۳۱۹: مکحول رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا' مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تو کثرت کے ساتھ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کا ذکر کیا کر۔ یہ کلمہ جنّت کا خزانہ ہے۔ مکحولؒ کہتے ہیں' پس جس شخص نے "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَاً مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ" کا ذکر کیا تو اللہ اس سے تکلیف کے (۷۰) دروازے دور کر دے گا جن میں معمولی دروازہ فقر و فاقہ کا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے' مکحولؒ راوی نے ابوہریرہؓ سے نہیں سنا۔

وضاحت: یہ حدیث سُنن نسائی اور مسند بزار میں ذرا لمبی ہے نیز رواۃ ثقہ اور قابلِ حجت ہیں۔
(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۵۹)

۲۳۲۰ - (۲۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دَوَاءٌ مِنْ تِسْعَةٍ وَّتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ.

۲۳۲۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کے کلمات ننانوے بیماریوں کا علاج ہیں ان میں سب سے معمولی بیماری غم ہے۔
(بیہقی الدعوات الکبیر)

۲۳۲۱ - (۲۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَسْلَمَ عَبْدِىْ ، وَاسْتَسْلَمَ» . رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۳۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا میں تجھے عرش کے نیچے جنت کے خزانے سے ایک کلمہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ وہ کلمہ "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" ہے۔ اللہ فرماتا ہے میرا بندہ میرا مطیع ہو گیا اور اس نے اپنے آپ کو میرے سپرد کر دیا (بیہقی الدعوات الکبیر)
وضاحت: پہلی حدیث میں بشیر راوی ضعیف ہے جب کہ دوسری حدیث صحیح ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۵۹)

۲۳۲۲ - (۲۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّهُ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ هِيَ صَلَاةُ الْخَلَائِقِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَلِمَةُ الشُّكْرِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةُ الْاِخْلَاصِ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ، وَاِذَا قَالَ الْعَبْدُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ؛ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَسْلَمَ وَاسْتَسْلَمَ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۲۳۲۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں "سُبْحَانَ اللّٰهِ" (کے کلمات) تمام مخلوق کی عبادت ہے اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" کلمہ شکر ہے اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کلمہ اخلاص ہے اور "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" (کے کلمہ کا ثواب) آسمان اور زمین کو پر کر دے گا اور جب کوئی شخص "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کا اسلام کامل ہے اور وہ ظاہراً و باطناً فرماں بردار ہے (رزین)
وضاحت: اس قول کی سند معلوم نہیں ہو سکی (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۶۰)

(٤) بَابُ الْإِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَةِ

(اللہ سے مغفرت طلب کرنے اور توبہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٣٢٣ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ اَكْثَرَ مِنْ سَبْعِیْنَ مَرَّةً» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۳۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی قسم! میں روزانہ ستر بار سے زیادہ اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں (بخاری)

وضاحت: مسلم اور نسائی کی روایت میں سو بار استغفار کا ذکر ہے بظاہر دونوں میں تضاد ہے لیکن فی الحقیقت تضاد نہیں اس لئے کہ سو کے عدد میں ستر داخل ہے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گناہوں سے معصوم تھے' آپؐ کا استغفار عبودیت کا اظہار تھا (مرعات جلد ۲۔۵ صفحہ ۴۶۴)

٢٣٢٤ - (٢) وَعَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ ، وَاِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۴: اَغَرّ المُزَنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میرے دل پر غفلت طاری ہوتی ہے اور میں روزانہ اللہ سے ستر بار مغفرت طلب کرتا ہوں (مسلم)

٢٣٢٥ - (٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَا اَیُّهَا النَّاسُ! تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ، فَاِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْهِ فِی الْیَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۵: اَغَرّ المُزَنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے لوگو! توبہ کیلئے اللہ کی طرف رجوع کرو بلاشبہ میں اس کی طرف روزانہ سو بار توبہ کرتا ہوں (مسلم)

۲۳۲۶ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْمَا یَرْوِیْ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَّهٗ قَالَ: «یَا عِبَادِیْ اِنِّیْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ، وَجَعَلْتُهٗ بَیْنَكُمْ مُحَرَّماً، فَلَا تَظَالَمُوْا. یَا عِبَادِیْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَیْتُهٗ، فَاسْتَهْدُوْنِیْ اَهْدِكُمْ. یَا عِبَادِیْ! كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ، فَاسْتَطْعِمُوْنِیْ اُطْعِمْكُمْ. یَا عِبَادِیْ! كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ، فَاسْتَكْسُوْنِیْ اَكْسُكُمْ. یَا عِبَادِیْ! اِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ، وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعاً، فَاسْتَغْفِرُوْنِیْ اَغْفِرْ لَكُمْ یَا عِبَادِیْ! اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضَرِّیْ فَتَضُرُّوْنِیْ، وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِیْ فَتَنْفَعُوْنِیْ. یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ، وَآخِرَكُمْ، وَاِنْسَكُمْ، وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰی اَتْقٰی قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِّنْكُمْ؛ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِیْ مُلْكِیْ شَیْئاً یَا عِبَادِیْ، لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ، وَآخِرَكُمْ، وَاِنْسَكُمْ، وَجِنَّكُمْ، كَانُوْا عَلٰی اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ مِّنْكُمْ؛ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِیْ شَیْئاً. یَا عِبَادِیْ! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَاِنْسَكُمْ، وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِیْ صَعِیْدٍ وَاحِدٍ، فَسَاَلُوْنِیْ فَاَعْطَیْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهٗ؛ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِیْ اِلَّا كَمَا یَنْقُصُ الْمِخْیَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ. یَا عِبَادِیْ! اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِیْهَا عَلَیْكُمْ، ثُمَّ اُوَفِّیْكُمْ اِیَّاهَا. فَمَنْ وَجَدَ خَیْراً فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ. وَمَنْ وَّجَدَ غَیْرَ ذٰلِكَ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۶: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے "اے میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تم پر بھی حرام کر دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو البتہ وہ گمراہ نہیں جس کو میں ہدایت عطا کروں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو' میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو البتہ جس کو میں کھانا کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو' میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو البتہ جس کو میں لباس پہناؤں پس تم مجھ سے لباس طلب کرو' میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں تم مجھ سے معافی طلب کرو' میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے تکلیف پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے اور تم مجھے فائدہ پہنچانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے' پچھلے جن اور انسان کسی سب سے زیادہ پرہیزگار انسان کی صورت اختیار کرلیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے کسی سب سے زیادہ فاسق و فاجر انسان کی شکل اختیار کرلیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں آسکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن ایک مقام میں جمع ہو جائیں اور وہ مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو اس سے میری بادشاہت میں صرف اس قدر کمی آسکتی ہے جس طرح کہ سوئی کو جب سمندر میں ڈبویا جائے تو سمندر میں جس قدر کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو! تمہارے ہی اعمال ہیں'

میں انہیں شمار کر رہا ہوں پھر تمہیں ان کو پورا پورا بدلہ دوں گا پس جس شخص کو اچھا بدلہ ملے وہ اس پر اللہ کی تعریف کرے اور جسے سزا ملے تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔" (مسلم)

۲۳۲۷ - (۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَانَ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَّتِسْعِیْنَ اِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ یَسْاَلُ، فَاَتٰی رَاهِبًا، فَسَاَلَهٗ، فَقَالَ: اَلَهٗ تَوْبَةٌ؟ قَالَ: لَا. فَقَتَلَهٗ؛ وَجَعَلَ یَسْاَلُ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: ائْتِ قَرْیَةَ كَذَا وَكَذَا، فَاَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَآءَ بِصَدْرِهٖ نَحْوَهَا، فَاخْتَصَمَتْ فِیْهِ مَلٰٓئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلٰٓئِكَةُ الْعَذَابِ، فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلٰی هٰذِهٖٓ اَنْ تَقَرَّبِیْ، وَاِلٰی هٰذِهٖٓ اَنْ تَبَاعَدِیْ، فَقَالَ: قِیْسُوْا مَا بَیْنَهُمَا فَوُجِدَ اِلٰی هٰذِهٖٓ اَقْرَبَ بِشِبْرٍ فَغُفِرَ لَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۳۲۷: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے انسانوں کو قتل کیا تھا اس کے بعد وہ نکلا اور اپنی توبہ کے بارے میں استفسار کر رہا تھا چنانچہ وہ ایک راہب کے پاس آیا۔ اس نے اس سے پوچھا' کیا اس کی توبہ (قبول ہو سکتی) ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا چنانچہ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور توبہ کے بارے میں دریافت کرنے لگا تو ایک شخص نے اس کی راہنمائی کی اور کہا کہ فلاں بستی میں جاؤ (وہ اس بستی کی جانب چل دیا) لیکن راستے میں اس کو موت نے آ لیا تو اس نے اپنے سینے کو اس بستی کی جانب جھکایا چنانچہ اس شخص کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں نے اختلاف کیا۔ اس پر اللہ نے اس بستی کو حکم دیا کہ تو قریب ہو اور دوسری بستی کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور فرمایا کہ ان دونوں کے درمیان فاصلہ کی پیمائش کرو چنانچہ وہ اس بستی کی جانب ایک بالشت قریب تھا تو اسے معاف کر دیا گیا (بخاری' مسلم)

۲۳۲۸ - (۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوْا؛ لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ، وَلَجَآءَ بِقَوْمٍ یُّذْنِبُوْنَ، فَیَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَیَغْفِرُ لَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تم کو فنا کر دیتا اور (تمہارے بدلے) ایسے لوگوں کو لاتا جن سے گناہ واقع ہوتے پھر وہ اللہ سے مغفرت طلب کرتے تو اللہ انہیں معاف کرتا (مسلم)

وضاحت: اللہ کا وصف "غفّاریت" اس بات کا متقاضی ہے کہ بندوں سے نافرمانیوں اور گناہوں کا صدور ہو اور اگر انسان بھی فرشتوں کی طرح محض نیکیاں ہی کرتے تو اللہ ایسے لوگوں کو ان کی جگہ کیوں لاتا جن سے گناہ سرزد ہی

نہ ہوتے؟ اللہ کا وصف "غَفَّارِیّت" ثابت ہے۔ اسی طرح اللہ کے اوصاف تَوَّاب، عَفُوّ، حَلِیم، غَفُوْر کا بھی یہی تقاضا ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۷۰)

۲۳۲۹ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ مُوسیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰہَ یَبْسُطُ یَدَہٗ بِاللَّیْلِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ النَّھَارِ، وَیَبْسُطُ یَدَہٗ بِالنَّھَارِ لِیَتُوْبَ مُسِیْءُ اللَّیْلِ، حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِھَا». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۲۳۲۹: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلا شبہ اللہ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن بھر گناہ کرنے والے تائب ہو جائیں اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات بھر گناہ کرنے والے تائب ہو جائیں یہاں تک کہ سورج مغرب کی جانب سے طلوع پذیر ہو گا۔ یعنی جب قیامت آئے گی تو اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا (مسلم)

۲۳۳۰ - (۸) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ؛ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۲۳۳۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کوئی شخص گناہ کا اقرار کرتا ہے بعد ازاں توبہ کرتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے (بخاری، مسلم)

۲۳۳۱ - (۹) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِھَا ؛ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۲۳۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس ایمان دار شخص نے مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے توبہ کی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ (مسلم)

۲۳۳۲ - (۱۰) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَلّٰہُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَۃِ عَبْدِہٖ حِیْنَ یَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنْ اَحَدِکُمْ، کَانَ رَاحِلَتُہٗ بِاَرْضِ فَلَاۃٍ ، فَانْفَلَتَتْ مِنْہُ، وَعَلَیْھَا طَعَامُہٗ وَشَرَابُہٗ، فَاَیِسَ مِنْھَا، فَاَتٰی شَجَرَۃً، فَاضْطَجَعَ فِیْ ظِلِّھَا، قَدْ اَیِسَ مِنْ رَاحِلَتِہٖ، فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ ھُوَ بِھَا قَائِمَۃً عِنْدَہٗ، فَاَخَذَ بِخِطَامِھَا ، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّۃِ الْفَرَحِ: اَللّٰھُمَّ

اَنْتَ عَبْدِیْ وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۳۳۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایمان دار شخص جب توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کی وجہ سے اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جس کی سواری بے آب و گیاہ جنگل میں تھی وہ اس کے پاس سے بھاگ گئی جب کہ سواری پر اس کے خورد و نوش کا سامان تھا وہ سواری کے ملنے سے ناامید ہو جاتا ہے' وہ اسے تلاش کرتے ہوئے درخت کے سائے میں لیٹ جاتا ہے۔ وہ سواری کے ملنے سے ناامید ہے۔ وہ اسی پریشانی میں تھا کہ اچانک سواری اس کے قریب کھڑی ہوتی ہے وہ اس کی لگام کو پکڑتا ہے اور نہایت خوشی میں پکارتا ہے' اے اللہ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار ہوں۔ غایت درجہ خوشی کی کیفیت کی بنا پر غلطی کر بیٹھتا ہے (مسلم)

۲۳۳۳ - (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ! اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ رَبُّهُ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَآءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ رَبِّ! اَذْنَبْتُ فَاغْفِرْهُ فَقَالَ رَبُّهُ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَآءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَذْنَبَ ذَنْبًا، قَالَ: رَبِّ! اَذْنَبْتُ ذَنْبًا آخَرَ فَاغْفِرْهُ لِیْ، فَقَالَ: اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهُ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ، فَلْیَفْعَلْ مَا شَآءَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۳۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک جس شخص نے گناہ کیا اور دعا کی' اے اللہ! مجھ سے گناہ ہو گیا تو اسے معاف فرما۔ اس کا رب فرشتوں سے کہتا ہے' کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گناہوں پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کا گناہ معاف کر دیا بعد ازاں جب تک اللہ چاہتا ہے وہ بندہ گناہ سے رکا رہتا ہے۔ پھر وہ گناہ کرتا ہے اور دعا کرتا ہے' اے میرے رب! مجھ سے اور گناہ ہو گیا ہے تو میرے اس گناہ کو معاف فرما۔ اللہ فرشتوں سے کہتا ہے' کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا ہے اور گناہوں پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اپنے بندے کے گناہ کو معاف کر دیا ہے اب وہ جو چاہے کرے (بخاری' مسلم)

۲۳۳۴ - (۱۲) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَ: «اَنَّ رَجُلًا قَالَ: وَاللّٰهِ لَا یَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ، وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَالَ: مَنْ ذَا الَّذِیْ یَتَاَلّٰی عَلَیَّ اَنِّیْ لَا اَغْفِرُ لِفُلَانٍ فَاِنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ». اَوْ كَمَا قَالَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۳۴: جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ایک شخص نے کہا' اللہ کی قسم! اللہ فلاں انسان کو معاف نہیں کرے گا اور اللہ نے (اس کے جواب میں) فرمایا' کون شخص ہے جو میرا نام لے کر قسم اٹھا کر کہتا ہے کہ میں فلاں شخص کو معاف نہیں کروں گا؟ میں نے فلاں شخص کو تو معاف کر دیا اور تیری قسم کو باطل کر دیا یا جیسا کہ آپؐ نے فرمایا (مسلم)

۲۳۳۵ - (۱۳) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ تَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ». قَالَ: «وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهٖ قَبْلَ اَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۳۵: شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' افضل استغفار یہ ہے کہ تو دعا کرے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو میرا خالق ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں استطاعت کے مطابق تیرے وعدے پر قائم ہوں۔ میں تجھ سے اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جو مجھ سے سرزد ہوئی' میں تیرے ان احسانات کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہیں اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں تو مجھے معاف فرما تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص دن میں یہ کلمات ان پر یقین رکھتے ہوئے کہے اور وہ شام ہونے سے پہلے دن میں فوت ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو شخص رات میں یہ کلمات ان پر یقین رکھتے ہوئے کہے اور وہ صبح ہونے سے پہلے فوت ہو جائے تو وہ بھی جنت میں داخل ہو گا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۳۳۶ - (۱٤) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِيْ وَرَجَوْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ آدَمَ! لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَآءِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ، غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ، يَا ابْنَ آدَمَ! اِنَّكَ لَوْ لَقِيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا، ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا، لَاَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۲۳۳۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ

تعالیٰ فرماتے ہیں اے آدم کے بیٹے! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور مجھ سے اُمیدیں وابستہ رکھے گا میں تجھے معاف کرتا رہوں گا جو گناہ بھی تو نے کئے ہوں گے اور مجھے کچھ پرواہ نہیں (خواہ تو نے کتنے گناہ کئے) اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی طلب کرے تو میں تجھے معاف کر دوں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین کے بھرنے کے برابر گناہوں کے ساتھ مجھ سے ملے لیکن جب تیری مجھ سے ملاقات ہو تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو میں تیرے پاس اس کے برابر بخشش کے ساتھ آؤں گا (ترمذی)

۲۳۳۷ - (۱۵) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

۲۳۳۷: نیز اس حدیث کو احمد اور دارمی نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۲۳۳۸ - (۱۶) وَعَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: مَنْ عَلِمَ أَنِّي ذُو قُدْرَةٍ عَلَى مَغْفِرَةِ الذُّنُوبِ غَفَرْتُ لَهُ وَلَا أُبَالِي، مَا لَمْ يُشْرِكْ بِي شَيْئاً». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۲۳۳۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد بیان فرمایا' (جس کا ترجمہ ہے) "جس شخص کو یقین ہے کہ میں گناہوں کے معاف کرنے پر قادر ہوں تو میں اس کے گناہ معاف کر دیتا ہوں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں جب کہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے۔" (شرح السنہ)

۲۳۳۹ - (۱۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجاً، وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجاً، وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ

۲۳۳۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے استغفار کو لازم گردانا اللہ اس کو ہر تنگی سے نکالے گا اور اس کے ہر غم کو دور کرے گا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہ ہو گا (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٢٣٤٠ - (١٨) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَاِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ

۲۳۴۰: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے گناہ کے بعد اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کی اور اس نے (گناہ پر) اصرار نہ کیا اگرچہ دن بھر میں اس سے ستر بار یہ گناہ سرزد ہوا (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو رجاء مولیٰ ابوبکر راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۷۷)

٢٣٤١ - (١٩) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ بَنِيْ آدَمَ خَطَّاءٌ، خَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۳۴۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب بنی آدم خطاکار ہیں اور وہ خطاکار اچھے ہیں جو خطا کے بعد اللہ سے رجوع کرتے ہیں (ترمذی' ابنِ ماجہ' دارمی)

٢٣٤٢ - (٢٠) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا اَذْنَبَ كَانَتْ نُكْتَةً سَوْدَاءُ فِيْ قَلْبِهٖ، فَاِنْ تَابَ وَاسْتَغْفَرَ صُقِلَ قَلْبُهٗ، وَاِنْ زَادَ زَادَتْ حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهٗ، فَذٰلِكُمُ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿كَلَّا، بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۳۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایمان دار شخص جب گناہ کرتا ہے تو گناہ کا سیاہ نکتہ اس کے دل پر نمودار ہو جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ و استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرنے لگ جائے تو زنگ میں اضافہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ زنگ اس کے دل پر غالب آ جاتا ہے پس یہی وہ زنگ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تذکرہ فرمایا ہے' ارشادِ باری تعالیٰ ہے' "ہرگز نہیں! بلکہ ان کے گناہوں کی وجہ سے ان کے دل زنگ آلود ہیں" (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

٢٣٤٣ - (٢١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغَرْغِرْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۳۴۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالی بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک روح حلق میں نہ آئے (ترمذی' ابنِ ماجہ)

٢٣٤٤ - (٢٢) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ الشَّیْطَانَ قَالَ: وَعِزَّتِكَ یَارَبِّ! لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْسَادِهِمْ، فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ: وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِیْ لَاۤ اَزَالُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۳۴۴: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شیطان نے کہا' اے پروردگار! تیری عزّت کی قسم! میں تیرے بندوں کو ہمیشہ گمراہ کرتا رہوں گا جب تک وہ زندہ رہیں گے۔ اس پر اللہ تعالی نے فرمایا' مجھے میری عزّت' میرے جلال اور اپنے بلند مقام کی قسم! میں ہمیشہ انہیں معاف کرتا رہوں گا جب تک وہ مجھ سے معافی طلب کرتے رہیں گے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابنِ لہیعہ اور درّاج دونوں راوی ضعیف ہیں۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ ۷۲۴)

٢٣٤٥ - (٢٣) **وَعَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا، عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ سَبْعِيْنَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ، لَا يُغْلَقُ مَالَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهٖ، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَوْمَ يَاْتِیْ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۳۴۵: صفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالی نے مغرب میں توبہ کا دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستّر سال کے برابر ہے وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔ یہ اللہ تعالی کے اس قول کی وضاحت ہے (جس کا ترجمہ ہے) "جس دن تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آئیں گی تو (اس وقت) کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان سے ہمکنار نہیں ہوا" (ترمذی' ابنِ ماجہ)

٢٣٤٦ - (٢٤) **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰی تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ، وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِیُّ.

۲۳۴۶: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہجرت ختم نہیں ہو گی جب تک توبہ ختم نہ ہو اور توبہ ختم نہیں ہو گی جب تک سورج مغرب کی جانب سے طلوع نہ ہو گا (احمد' ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن ابی عوف الجرشی راوی مجہول ہے (مرعات جلد ۴۔۵ صفحہ ۴۸۱)

۲۳۴۷ - (۲۵) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ رَجُلَيْنِ كَانَا فِیْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ مُتَحَابَّيْنِ، اَحَدُهُمَا مُجْتَهِدٌ فِی الْعِبَادَةِ، وَالْآخَرُ يَقُوْلُ: مُذْنِبٌ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: اَقْصِرْ عَمَّا اَنْتَ فِيْهِ، فَيَقُوْلُ: خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ. حَتّٰی وَجَدَهٗ يَوْمًا عَلٰی ذَنْبٍ اسْتَعْظَمَهٗ. فَقَالَ: اَقْصِرْ، فَقَالَ: خَلِّنِیْ وَرَبِّیْ، اَبُعِثْتَ عَلَیَّ رَقِيْبًا؟ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ اَبَدًا، وَلَا يُدْخِلُكَ الْجَنَّةَ، فَبَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِمَا مَلَكًا، فَقَبَضَ اَرْوَاحَهُمَا، فَاجْتَمَعَا عِنْدَهٗ، فَقَالَ لِلْمُذْنِبِ: اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِیْ، وَقَالَ لِلْآخَرِ: اَتَسْتَطِيْعُ اَنْ تَحْظُرَ عَلٰی عَبْدِیْ رَحْمَتِیْ؟ فَقَالَ: لَا يَا رَبِّ! قَالَ: اذْهَبُوْا بِهٖ اِلَی النَّارِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بنی اسرائیل میں دو شخص ایک دوسرے کے مخلص دوست تھے ان میں سے ایک عبادت میں محو رہتا تھا' دوسرے کے متعلق آپؐ نے فرمایا کہ وہ گناہ آلود زندگی بسر کر رہا تھا چنانچہ عابد شخص (گناہ گار سے) کہتا کہ تو گناہوں سے باز آ جا۔ وہ جواب دیتا کہ مجھے میرے پروردگار کیلئے چھوڑ دے یہاں تک کہ ایک دن اس نے اس کو ایک گناہ کرتے ہوئے پایا جس کو اس نے عظیم گردانا اور اسے باز رہنے کیلئے کہا۔ اس نے جواب دیا' مجھے میرے پروردگار کیلئے چھوڑ دے' کیا تو مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے؟ اس نے (اس پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے) کہا' اللہ کی قسم! اللہ تجھے کبھی معاف نہیں کرے گا اور نہ جنت میں داخل کرے گا چنانچہ اللہ نے (ان دونوں کی روح قبض کرنے کے لئے) فرشتہ بھیجا اس نے ان دونوں کی روح کو قبض کیا' ان دونوں کی روحیں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو اللہ نے گنہگار کو حکم دیا کہ تو میری رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جا اور دوسرے سے کہا' کیا تجھ میں قدرت ہے کہ تو میرے بندے سے میری رحمت کو روک لے؟ اس نے عرض کیا' نہیں اے اللہ! اللہ نے حکم دیا اس کو دوزخ میں لے جاؤ (احمد)

وضاحت: کسی نیک شخص کو اپنے اعمال پر مغرور ہو کر کسی گنہگار کے بارے میں قسم نہیں اٹھانا چاہیے' اللہ پاک اس کو پسند نہیں فرماتے۔ غرور سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اسی طرح اللہ کی مشیّت میں دخل اندازی اس بات کی متقاضی ہے کہ وہ اللہ کی مشیّت کا منکر ہے جبکہ اللہ کے اسماء اور صفات پر ایمان رکھنا ضروری ہے' اس کے بغیر نجات ممکن نہیں ہو گی (واللہ اعلم)

۲۳۴۸ - (۲۶) **وَعَنْ** اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا﴾ «وَلَا يُبَالِيْ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ. وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» «يَقُوْلُ» : بَدَلَ: «يَقْرَأُ».

۲۳۴۸: اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہونا بلاشبہ اللہ تمام گناہوں کو معاف فرماتا ہے" اور اللہ کو (کسی شخص کی) کچھ پرواہ نہیں (احمد' ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے اور شرح السنۃؒ میں "یَقْرَأُ" کی جگہ لفظ "یَقُوْلُ" ہے یعنی فرماتے تھے۔

۲۳۴۹ - (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ: ﴿اِلَّا اللَّمَمَ﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

«اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمَّا وَاَيُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا»

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۲۳۴۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ اللہ کے اس فرمان "مگر جو صغیرہ گناہ ہیں" کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اے اللہ! اگر تو معاف کرتا ہے تو تمام گناہوں کو معاف کر دے ورنہ تیرا وہ کون سا بندہ ہے جس سے صغائر گناہ نہیں ہوتے! (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

۲۳۵۰ - (۲۸) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا عِبَادِيْ! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُ ؛ فَاسْاَلُوْنِي الْهُدٰى اَهْدِكُمْ. وَكُلُّكُمْ فُقَرَاءُ اِلَّا مَنْ اَغْنَيْتُ ؛ فَاسْاَلُوْنِيْ اَرْزُقْكُمْ، وَكُلُّكُمْ مُذْنِبٌ اِلَّا مَنْ عَافَيْتُ ؛ فَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ اَنِّيْ ذُوْ قُدْرَةٍ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفَرَنِيْ غَفَرْتُ لَهٗ وَلَا اُبَالِيْ، وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَحَيَّكُمْ، وَمَيِّتَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ، وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ ؛ مَازَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ. وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ. وَمَيِّتَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ، وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوْا عَلٰى اَشْقٰى قَلْبِ عَبْدٍ مِّنْ عِبَادِيْ ؛ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ وَلَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ، وَآخِرَكُمْ،

وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ، وَرَطْبَكُمْ، وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ؛ فَسَأَلَ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّنْكُمْ مَا بَلَغَتْ اُمْنِيَّتُهُ، فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِّنْكُمْ ؛ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ اِلَّا كَمَا لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيْهِ اِبْرَةً، ثُمَّ رَفَعَهَا؛ ذٰلِكَ بِاَنِّيْ جَوَّادٌ مَاجِدٌ اَفْعَلُ مَا اُرِيْدُ، عَطَائِيْ كَلَامٌ، وَعَذَابِيْ كَلَامٌ، اِنَّمَا اَمْرِيْ لِشَيْءٍ اِذَا اَرَدْتُّ اَنْ اَقُوْلَ لَهُ: ﴿كُنْ، فَيَكُوْنُ﴾ ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۳۵۰: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں' اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں ہدایت دوں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو' میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا اور تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں غِنا عطا کروں' تم مجھ سے سوال کرو میں تمہیں (غِنا) عطا کروں گا اور تم سب گناہگار ہو مگر جس کو میں محفوظ کروں پس تم میں سے جو شخص اس بات پر یقین رکھے کہ میں گناہوں کو معاف کرنے پر قدرت رکھتا ہوں اور وہ مجھ سے معافی طلب کرے تو میں اس کو معاف کروں گا اور مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ اگر تمہارے پہلے' پچھلے' زندہ' فوت شدہ اور جوان بوڑھے میرے بندوں میں سے کسی سب سے پرہیزگار بندے جیسے دل والے ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے ایک پر کے برابر بھی اضافہ نہیں ہوگا اور اگر تمہارے پہلے' پچھلے' زندہ' فوت شدہ اور جوان بوڑھے میرے بندوں میں سے کسی سب سے بدبخت بندے جیسے دل والے ہو جائیں تو اس سے میری بادشاہت میں مچھر کے ایک پر کے برابر بھی کمی نہ ہوگی اور اگر تمہارے پہلے' پچھلے' زندہ' فوت شدہ' جوان اور بوڑھے ایک چٹیل میدان میں جمع ہو جائیں اور تم میں سے ہر شخص اپنی اپنی انتہائی آرزو کا سوال کرے اور میں تم میں سے ہر سوال کرنے والے کے سوال کو پورا کروں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہ آئے گی البتہ اس قدر کہ تم میں سے ایک شخص سمندر کے قریب سے گزرے اور اس میں سوئی ڈبوئے پھر اس کو نکال لے۔ یہ اس لئے ہے کہ میں سخی ہوں۔ بزرگی اور کرم والا ہوں' میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں' میرا عطا کرنا کلمہ "کُنْ" سے ہے اور میرا عذاب کلمہ "کُنْ" سے ہے' میں جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو میں کلمہ "کُنْ" کہتا ہوں تو وہ ہو جاتا ہے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۲۳۵۱ - (۲۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ قَرَأَ: ﴿هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ قَالَ: «قَالَ رَبُّكُمْ اَنَا اَهْلٌ اَنْ اُتَّقٰى، فَمَنِ اتَّقَانِيْ فَاَنَا اَهْلٌ اَنْ اَغْفِرَ لَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۳۵۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے ذیل کی آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کی شان ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہ اس لائق ہے کہ اس سے مغفرت طلب کی جائے" آپؐ نے فرمایا' ارشادِ ربّانی ہے "میں اس لائق ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے پس جو شخص مجھ

سے ڈر گیا تو میں اس شان والا ہوں کہ میں اسے معاف کروں" (ترمذی' ابن ماجہ' داری)

وضاحت: اس حدیث کے شواہد ہیں جن کی وجہ سے اس حدیث کے رُواۃ کے ضعف کا ازالہ ہو جاتا ہے۔(مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۸۴)

۲۳۵۲ - (۳۰) **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنْ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُوْلُ: «رَبِّ! اغْفِرْ لِيْ، وتُبْ عَلَيَّ، اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ» مِائَةَ مَرَّةٍ، رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۳۵۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مجلس میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمات کو شمار کرتے۔ آپؐ سو بار یہ کلمات فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے پروردگار! مجھے معاف فرما اور میری توبہ قبول فرما بلاشبہ تو توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا ہے" (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابنِ ماجہ)

۲۳۵۳ - (۳۱) **وَعَن** بِلَالِ بْنِ يَسَارِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ جَدِّيْ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ قَالَ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ غُفِرَ لَهٗ، وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، لٰكِنَّهٗ عِنْدَ اَبِيْ دَاوٗدَ: هِلَالُ بْنُ يَسَارٍ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۳۵۳: بلال بن یسار بن یزید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے میرے دادا کے واسطہ سے حدیث بیان کی ہے کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے یہ (کلمات) کہے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ ذات زندہ قائم ہے اور میں اس کی طرف توبہ کرتا ہوں" تو اس کو معاف کر دیا جائے گا اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے ہی کیوں نہ بھاگا ہو۔ (ترمذی' ابوداؤد) البتہ ابوداؤد میں ہلال بن یسار ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۳۵۴ - (۳۲) **عَن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ، فَيَقُوْلُ: يَا رَبِّ اَنّٰى لِيْ هٰذِهٖ؟ فَيَقُوْلُ: بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۲۳۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نیک شخص کے درجات کو جنت میں بلند فرماتے ہیں۔ بندہ سوال کرے گا' اے میرے پروردگار! مجھے یہ درجہ کیسے حاصل ہوا؟ اللہ فرمائے گا' تیرے (ایمان دار) بیٹے نے تیرے لئے مغفرت کی دعا کی (احمد)

۲۳۵۵ - (۳۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ ، يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ اَبٍ، اَوْ اُمٍّ، اَوْ اَخٍ ، اَوْ صَدِيْقٍ، فَاِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا، وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَيُدْخِلُ عَلٰى اَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَآءِ اَهْلِ الْاَرْضِ اَمْثَالَ الْجِبَالِ، وَاِنَّ هَدِيَّةَ الْاَحْيَآءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ: «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۲۳۵۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قبر میں فوت شدہ انسان (ہولناکیوں کے لحاظ سے) اس شخص کی مانند ہوتا ہے جو ڈوب رہا ہو (اور اپنے بچاؤ کے لئے) مدد کے لئے پکار رہا ہو۔ وہ اپنے والد' والدہ' بھائی یا کسی دوست کی دعا کے انتظار میں رہتا ہے جب کسی کی جانب سے اسے دُعا پہنچتی ہے تو دعا اس کے نزدیک (دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سے) زیادہ محبوب ہوتی ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ قبر والوں پر روئے زمین پر رہنے والے لوگوں کی دعا سے پہاڑوں کے برابر رحمت نازل فرماتا ہے اور بلاشبہ زندہ لوگوں کا فوت شدہ لوگوں کے لئے ہدیہ ان کے لئے مغفرت طلب کرنا ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن جابر بن ابی عیاش مُصّیصی راوی معروف نہیں' اس کی روایت کردہ حدیث منکر ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۹۶' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۸۶)

۲۳۵۶ - (۳۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهِ اسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ فِيْ «عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ».

۲۳۵۶: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کی (آخرت کی زندگی) نہایت عمدہ ہے جس نے اپنے نامہ اعمال میں کثرت کے ساتھ استغفار کو درج پایا۔ ابنِ ماجہ اور نسائی نے اس حدیث کو "عَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَة" میں بیان کیا ہے۔

۲۳۵۷ - (۳۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ

مِنَ الَّذِيْنَ اِذَا اَحْسَنُوْا اسْتَبْشَرُوْا، وَاِذَا اَسَاؤُوْا اسْتَغْفَرُوْا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۳۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ہوئے فرماتے' اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں داخل کر کہ جب وہ نیکی کریں تو اس پر خوش ہوں اور جب ان سے کوتاہی ہو تو اللہ سے مغفرت طلب کریں (ابن ماجہ' بیہقی فی الدّعواتِ الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۱۰۲' المجروحین جلد۲ صفحہ۱۰۳' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۲۷' مرعات جلد۴-۵ صفحہ۴۸۷)

۲۳۵۸ - (۳۶) **وَعَنِ** الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَدِيْثَيْنِ: اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَالآخَرُ عَنْ نَفْسِه. قَالَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوْبَهُ كَاَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوْبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى اَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا - اَيْ بِيَدِهِ - فَذَبَّهُ عَنْهُ ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ، نَزَلَ فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مُهْلِكَةٍ ، مَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَوَضَعَ رَاْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً، فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ، فَطَلَبَهَا حَتّٰى اِذَا اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ: اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ، فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوْتَ، فَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوْتَ، فَاسْتَيْقَظَ؛ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ، عَلَيْهَا زَادُهُ وَشَرَابُهُ، فَاللّٰهُ اَشَدُّ فَرَحاً بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ». رَوٰى مُسْلِمٌ الْمَرْفُوْعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ فَحَسْبُ، وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَوْقُوْفَ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيْضاً.

۲۳۵۸: حارث بن سوید رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو حدیثیں بیان کیں۔ ایک حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اور دوسری حدیث اپنی جانب سے بیان کی۔ ان کی اپنی بیان کردہ حدیث یہ ہے کہ ایمان دار شخص اپنے گناہوں کو (دیکھ کر) یوں محسوس کرتا ہے جیسے وہ کسی پہاڑ کے دامن میں بیٹھا ہوا ہے' وہ خوف زدہ رہتا ہے کہ کہیں پہاڑ اس پر نہ گر پڑے لیکن بدکار انسان اپنے گناہوں کو یوں محسوس کرتا ہے جیسے مکھی اس کے ناک کے پاس سے گزری ہے' وہ اپنے ہاتھ کے ساتھ مکھی کو ناک سے بھگا دیتا ہے بعد ازاں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ایمان دار بندے کے توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی بے آب و گیاہ خوفناک جنگل میں اترا' اس کی سواری اس کے ساتھ ہے جس پر اس کے خورد و نوش کا سامان ہے اس نے اپنا سر زمین پر رکھا اور سو گیا اور جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری (وہاں سے) جا چکی تھی۔ اس نے سواری کو تلاش کیا

جب اس پر گرمی اور پیاس وغیرہ کا شدید دباؤ ہوا تو اس نے (اپنے دل میں) کہا' میں اپنی اسی جگہ پر چلتا ہوں جہاں میں سویا تھا۔ وہاں جا کر سو جاتا ہوں اور وہیں موت کی آغوش میں چلا جاؤں گا چنانچہ اس نے اپنا سر اپنی کلائی پر رکھا تاکہ موت سے ہمکنار ہو لیکن جب وہ بیدار ہوا تو اس کی سواری اس کے پاس موجود تھی۔ اس پر (اسی طرح) خورد و نوش کا سامان تھا پس اللہ ایمان دار شخص کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی سواری اور اس پر خورد و نوش کا سامان دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ "مسلم" نے اس میں سے صرف مرفوع حدیث کو ذکر کیا ہے جب کہ "بخاری" نے ابنِ مسعودؓ کی موقوف حدیث کو بھی بیان کیا ہے۔

۲۳۵۹ - (۳۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفَتَّنَ التَّوَّابَ».

۲۳۵۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو محبوب جانتا ہے جو ایمان دار ہے' گناہوں میں ملوث ہے لیکن کثرت کے ساتھ توبہ کرنے والا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے۔ ابو عبداللہ مسلمہ راوی کے حالات معلوم نہیں ہو سکے ہیں (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۸۹)

۲۳۶۰ - (۳۸) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا اُحِبُّ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِهٰذِهِ الآيَةِ: ﴿يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا﴾ » الآيَة. فَقَالَ رَجُلٌ: فَمَنْ اَشْرَكَ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «اَلَا وَمَنْ اَشْرَكَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۲۳۶۰: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ نے فرمایا' مجھے پسند نہیں کہ مجھے اس آیت کی بجائے دنیا مل جائے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونا۔" اس پر ایک شخص نے دریافت کیا کہ جو شخص مشرک ہے؟ (وہ بھی اس میں داخل ہے) آپؐ نے خاموشی اختیار کی۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' خبردار! وہ شخص بھی جس نے شرک کیا۔ یہ جملہ آپؐ نے تین بار دہرایا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابین بن سلیمان راوی ضعیف ہے۔ (مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۹۰)

۲۳۶۱ - (۳۹) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى

عَزَّ وَجَلَّ لَيَغْفِرُ لِعَبْدِهِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا الْحِجَابُ؟ قَالَ: «اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ».

رَوَى الْاَحَادِيْثُ الثَّلَاثَةَ اَحْمَدُ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَخِيْرَ فِيْ كِتَابِ: «الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۲۳۶۱: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اپنے بندے کو معاف فرماتا ہے جب کہ اس کے اور اللہ کی رحمت کے درمیان پردہ حائل نہ ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! پردے کے حائل ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جو شخص شرک کی حالت میں فوت ہو جاتا ہے (احمد' بیہقی کتابُ البعث والنشور)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن ثابت بن ثوبان راوی کو بعض محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۵۲' مرعات جلد ۴-۵ صفحہ ۴۹۰)

۲۳۶۲ - (۴۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يَعْدِلُ بِهِ شَيْئًا فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلَ جِبَالٍ ذُنُوْبٌ غَفَرَ اللهُ لَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ: «الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ».

۲۳۶۲: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ سے اس حالت میں ملا کہ وہ زندگی میں کسی چیز کو اللہ کے برابر نہیں سمجھتا تھا بعد ازاں اس پر پہاڑوں کے برابر گناہ بھی ہوں گے تو اللہ اس کو معاف کر دے گا (بیہقی کتابُ البعث والنشور)

۲۳۶۳ - (۴۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ: «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَقَالَ: تَفَرَّدَ بِهِ النَّهْرَانِيُّ، وَهُوَ مَجْهُوْلٌ.

وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» رَوَى عَنْهُ مَوْقُوْفًا. قَالَ: اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ وَالتَّائِبُ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

۲۳۶۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گناہ سے سچی توبہ کرنے والا انسان اس شخص جیسا ہے جس نے گناہ نہیں کیا (ابنِ ماجہ' بیہقی شُعبِ الایمان) نیز امام بیہقیؒ نے بیان کیا کہ اس حدیث میں نہرانی راوی متفرد اور مجہول ہے۔

اور شرحُ السُّنَّۃ میں ابنِ مسعودؓ سے موقوف روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا' کہ "پشیمان ہونا توبہ ہے اور توبہ کرنے والا اس شخص جیسا ہے جس کا کوئی گناہ نہیں ہے۔"

(٥) بَابُ [رَحْمَةِ اللهِ]

(اللہ کی رحمت کی وسعتوں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٣٦٤ - (١) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ كِتَاباً، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ: اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «غَلَبَتْ غَضَبِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۳۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمانے کا ارادہ کیا تو ایک کتاب لکھی جو اللہ کے پاس اس کے عرش پر ہے (اس میں تحریر ہے) کہ میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے اور ایک روایت میں ہے کہ (میری رحمت) میری ناراضگی پر غالب ہے (بخاری' مسلم)

٢٣٦٥ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ، اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَّاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ، فَبِهَا يَتَعَاطَفُوْنَ، وَبِهَا يَتَرَاحَمُوْنَ، وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا، وَاَخَّرَ اللهُ تِسْعاً وَّتِسْعِيْنَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شبہ اللہ کیلئے سو رحمتیں ہیں۔ اس نے ان میں سے ایک رحمت کو جنوں' انسانوں' چارپایوں اور کیڑے مکوڑوں میں تقسیم فرمایا ہے چنانچہ وہ اس رحمت کے باعث آپس میں میلان رکھتے ہیں اور اس کے سبب باہم محبت اور شفقت کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے چھوٹے بچوں سے محبت کا اظہار کرتے ہیں لیکن اللہ نے ننانوے رحمتوں کو روک رکھا ہے' وہ قیامت کے دن ان کو اپنے بندوں پر نچھاور فرمائے گا (بخاری' مسلم)

٢٣٦٦ - (٣) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ سَلْمَانَ نَحْوَهُ، وَفِي آخِرِهِ قَالَ: «فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ» .

۲۳۶۶: اور مسلم کی ایک روایت میں جو سلمانؓ سے مروی ہے پہلے والی روایت کی مثل ہے اور اس کے آخر میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ اس سویں حصّہ کے ساتھ ننانوے باقی حصّوں کو ملا کر اپنی رحمت کو مکمل کر دے گا۔

٢٣٦٧ - (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ، مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَحَدٌ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ، مَا قَنِطَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدٌ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر ایمان دار شخص کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں کس قدر عذاب ہے تو کوئی شخص اس کی جنت کا امیدوار نہ ہو گا اور اگر کافر شخص کو معلوم ہو جائے کہ اللہ کی رحمت کس قدر وسیع ہے تو اس کی جنت سے کوئی شخص مایوس نہ ہو گا (بخاری' مسلم)

٢٣٦٨ - (٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۶۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنت تم میں سے ہر شخص کے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح ہے (بخاری)

٢٣٦٩ - (٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ خَيْراً قَطُّ لِأَهْلِهِ - وَفِي رِوَايَةٍ - أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلٰى نَفْسِهِ، فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصٰى بَنِيهِ، إِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ، ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ، فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَاباً لَا يُعَذِّبُهُ أَحَداً مِنَ الْعَالَمِينَ، فَلَمَّا مَاتَ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ، فَأَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ، فَجَمَعَ مَا فِيهِ، وَأَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ! وَأَنْتَ أَعْلَمُ؛ فَغَفَرَ لَهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۶۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک

شخص نے اپنے گھر والوں سے کہا' جس نے کبھی کوئی نیک کام نہیں کیا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے اپنے آپ سے زیادتی کی تھی کہ جب اس کی وفات کا وقت آن پہنچا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ جب وہ فوت ہو جائے تو اسے جلا دینا۔ اس کے جسم کی آدھی راکھ کو خشکی میں اڑا دینا اور آدھی کو سمندر میں گرا دینا کیونکہ اللہ کی قسم! اگر اللہ نے اس پر قابو پا لیا تو اس کو ایسا عذاب دے گا کہ اس طرح کا عذاب جہان والوں میں سے کسی کو نہ دے گا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو اس کے گھر والوں نے اس کے کہنے کے مطابق عمل کیا چنانچہ اللہ نے سمندر کو حکم دیا تو سمندر نے اس کے اجزاء کو اکٹھا کر دیا اور ہوا کو حکم دیا تو ہوا نے اس کے تمام اجزاء کو اکٹھا کر دیا بعدازاں اس سے پوچھا گیا کہ تو نے یہ وصیت کیوں کی تھی؟ اس نے جواب دیا' اے میرے پروردگار! تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تو خوب جانتا ہے۔ چنانچہ اللہ نے اس کو معاف کر دیا (بخاری' مسلم)

۲۳۷۰ - (۷) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِّنَ السَّبْيِ قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْيُهَا تَسْعٰى، اِذْ وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَالْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ، فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: «اَتُرَوْنَ هٰذِهٖ طَارِحَةٌ وَّلَدَهَا فِي النَّارِ؟» فَقُلْنَا: لَا، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَّا تَطْرَحُهٗ. فَقَالَ: «اللّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهٖ مِنْ هٰذِهٖ بِوَلَدِهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۷۰: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے چنانچہ قیدیوں میں سے ایک عورت کے پستان سے دودھ بہہ رہا تھا جب کہ وہ اپنے بچے کی تلاش میں دوڑتی پھر رہی تھی۔ اچانک قیدیوں میں سے اسے بچہ مل گیا۔ اس نے اس کو اٹھا کر اپنے پیٹ سے چپکا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے دریافت فرمایا' تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں گرائے گی؟ ہم نے جواب دیا' نہیں! جب کہ اس کے لئے گرانا ناممکن ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا' اللہ اپنے بندوں کے حق میں اس سے بڑھ کر مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے کے حق میں ہے (بخاری' مسلم)

۲۳۷۱ - (۸) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَنْ يُنْجِيَ اَحَدًا مِّنْكُمْ عَمَلُهٗ» قَالُوْا: وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: «وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ؛ فَسَدِّدُوْا، وَقَارِبُوْا، وَاغْدُوْا، وَرُوْحُوْا، وَشَيْءٌ مِّنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کسی شخص کو اس کے اعمال نجات نہیں دِلا سکتے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کو بھی نہیں۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے بھی نہیں۔ جب تک کہ اللہ مجھے اپنی رحمت کے نیچے نہ ڈھانپ لے۔ پس تم راہِ

صواب پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو اور صبح و شام اور رات کا کچھ حصہ عمل کرو البتہ راہِ اعتدال کو لازم پکڑو' مقصد حاصل کر لو گے (بخاری' مسلم)

۲۳۷۲ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُجِيْرُهُ مِنَ النَّارِ، وَلَا اَنَا اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۷۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کسی شخص کو اس کے اعمال جنت میں داخل نہیں کر سکتے اور نہ دوزخ سے بچا سکتے ہیں بلکہ مجھے بھی نہیں جب تک کہ اللہ کی رحمت شامل نہ ہوگی (مسلم)

۲۳۷۳ - (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهُ، يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا ، وَكَانَ بَعْدُ الْقِصَاصُ :اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ، وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۳۷۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص مسلمان ہو جائے اور اس کا اسلام صحیح ہو تو اللہ اس سے ان تمام گناہوں کو دور کر دیتا ہے جن کو اس نے کیا تھا اس کے بعد اسے ایک نیکی کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا سے زیادہ ملتا ہے اور گناہ کا بدلہ اس کے برابر ملتا ہے مگر جب اللہ اس کو معاف کر دے (بخاری)

۲۳۷۴ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ: فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا؛ كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَاِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا؛ كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلٰى اَضْعَافٍ كَثِيْرَةٍ. وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا؛ كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَاِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا؛ كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۷۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نیکیوں اور برائیوں کو لکھتا ہے جو شخص کسی نیک کام کا ارادہ کرے لیکن عمل نہ کرے تو اللہ اپنے پاس سے اس کیلئے ایک نیکی ثبت فرماتے ہیں اور اگر اس پر عمل کرتا ہے تو اللہ اپنے ہاں سے اس کے لئے دس نیکیوں سے لے کر سات سو گنا سے زیادہ نیکیاں ثبت فرماتے ہیں اور جو شخص کسی برائی کا ارادہ کرے لیکن عملاً نہ کرے تو

اللہ اپنے نزدیک اس کا ایک نیک عمل ثبت فرماتے ہیں لیکن اگر وہ برائی کر گزرتا ہے تو اس کو ایک برائی تحریر کیا جاتا ہے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۳۷۵ - (۱۲) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مَثَلَ الَّذِيْ يَعْمَلُ السَّيِّئَاتِ ثُمَّ يَعْمَلُ الْحَسَنَاتِ، كَمَثَلِ رَجُلٍ كَانَتْ عَلَيْهِ دِرْعٌ ضَيِّقَةٌ، قَدْ خَنَقَتْهُ ثُمَّ عَمِلَ حَسَنَةً فَانْفَكَّتْ حَلْقَةٌ ثُمَّ عَمِلَ اُخْرٰى فَانْفَكَّتْ اُخْرٰى، حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَى الْاَرْضِ». رَوَاهُ فِيْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل

۲۳۷۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس شخص کی مثال جو بُرے اعمال کرتا ہے بعد ازاں اعمالِ صالحہ کرتا ہے اس شخص جیسی ہے جس نے تنگ زرہ پہن رکھی ہے، زرہ نے اس کے گلے کو دبایا ہوا ہے بعد ازاں جب اس نے اچھا عمل کیا تو اس کی ایک کڑی کھل گئی بعد ازاں اور اچھا عمل کیا تو دوسری کڑی کھل گئی (اسی طرح اعمالِ صالحہ سے کڑیاں کھلتی گئیں) یہاں تک کہ زرہ زمین پر گر پڑی (شرح السنہ)

وضاحت: مثال نہایت واضح ہے، عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ بُرے اعمال سے نہ صرف یہ کہ سینہ تنگ ہوتا ہے اور پریشانیاں گھیر لیتی ہیں بلکہ رزق کی تنگی مقدر بن جاتی ہے اور ایسا شخص لوگوں کی نظروں میں باوقار نہیں لگتا لیکن یہی شخص جب اپنی زندگی میں تبدیلی لاتا ہے اور اعمالِ صالحہ کرتا ہے تو اس کی برائیاں لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں اور وہ شخص پرسکون زندگی بسر کرتا ہے اور اسے پریشانیوں سے رہائی حاصل ہوتی ہے۔(واللہ اعلم)

۲۳۷۶ - (۱۳) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُصُّ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾ قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ الثَّانِيَةَ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾ فَقُلْتُ الثَّانِيَةَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ الثَّالِثَةَ: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ﴾ فَقُلْتُ الثَّالِثَةَ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي الدَّرْدَاءِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۳۷۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ نے منبر پر وعظ کرتے ہوئے فرمایا "اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔" اس پر میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زانی ہو، اگرچہ وہ چور ہو۔ اس پر آپؐ نے

دوبارہ فرمایا' "جو شخص اپنے رب کے آگے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔" اس پر میں نے دوبارہ عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زانی ہو' اگرچہ وہ چور ہو۔ اس پر آپؐ نے تیسری بار فرمایا' "اور اس شخص کے لئے جو اپنے رب کے آگے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔" تو میں نے تیسری بار عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ زانی ہو' اگرچہ وہ چور ہو۔ آپؐ نے فرمایا' اگرچہ ابوالدرداء کا ناک خاک آلود ہو (احمد)

٢٣٧٧ ـ (١٤) **وعن** عامِرٍ الرَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ، ـ يَعْنِي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ـ، إذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ عَلَيْهِ كِسَاءٌ وَفِي يَدِهِ شَيْءٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَيْهِ، فَقالَ: يا رَسُولَ اللهِ! مَرَرْتُ بِغَيْضَةِ شَجَرٍ ، فَسَمِعْتُ فِيهَا أَصْوَاتَ فِرَاخِ طَائِرٍ، فَأَخَذْتُهُنَّ، فَوَضَعْتُهُنَّ فِي كِسَائِي ، فَجَاءَتْ أُمُّهُنَّ، فَاسْتَدَارَتْ عَلَى رَأْسِي، فَكَشَفْتُ لَهَا عَنْهُنَّ، فَوَقَعَتْ عَلَيْهِنَّ فَلَفَفْتُهُنَّ بِكِسَائِي، فَهُنَّ أُولَاءِ مَعِي. قالَ: «ضَعْهُنَّ». فَوَضَعْتُهُنَّ وَأَبَتْ أُمُّهُنَّ إِلَّا لُزُومَهُنَّ. فَقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَعْجَبُونَ لِرُحْمِ أُمِّ الْأَفْرَاخِ فِرَاخَهَا، فَوَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ: اَللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ أُمِّ الْأَفْرَاخِ بِفِرَاخِهَا، اِرْجِعْ بِهِنَّ حَتَّى تَضَعَهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُنَّ وَأُمُّهُنَّ مَعَهُنَّ» فَرَجَعَ بِهِنَّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۳۷۷: عامر الرَّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ایک دفعہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے۔ اچانک ایک شخص آیا' اس پر چادر تھی اور اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس کو اس نے چادر میں لپیٹ رکھا تھا۔ اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں گھنے درختوں کے پاس سے گزرا مجھے وہاں کسی پرندے کے بچوں کی آوازیں سنائی دیں چنانچہ میں نے انہیں اٹھا کر اپنی چادر میں رکھ لیا۔ ان کی ماں آئی وہ میرے سر پر چکر کاٹنے لگی میں نے اس کے لئے بچوں سے کپڑا اٹھایا تو وہ ان پر بیٹھ گئی میں نے ان کو چادر میں لپیٹ لیا وہ یہ میرے پاس ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' انہیں رکھ دو۔ چنانچہ میں نے انہیں رکھا' بچوں کی ماں ان سے چمٹی رہی اڑی نہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا تم بچوں کی والدہ کی شفقت پر جو وہ بچوں پر کر رہی ہے تعجب کرتے ہو؟ اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے یقیناً اللہ اپنے بندوں پر بچوں کی والدہ سے زیادہ شفیق ہے۔ تم ان بچوں کو ماں سمیت لے جاؤ اور انہیں وہیں رکھ دو جہاں سے تم نے اٹھایا ہے چنانچہ وہ انہیں واپس لے گیا۔ (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٣٧٨ ـ (١٥) **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ، فَمَرَّ بِقَوْمٍ، فَقالَ: «مَنِ الْقَوْمُ؟». قالُوا: نَحْنُ الْمُسْلِمُونَ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهَا ، وَمَعَهَا ابْنٌ لَهَا، فَإِذَا ارْتَفَعَ وَهَجٌ تَنَحَّتْ بِهِ ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقالَتْ: أَنْتَ

رَسُوْلُ اللّٰهِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قَالَتْ: بِاَبِیْ انت وَاُمِّیْ، اَلَیْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ؟ قَالَ: «بَلٰی» قَالَتْ: اَلَیْسَ اللّٰهُ اَرْحَمَ بِعِبَادِهٖ مِنَ الْاُمِّ بِوَلَدِهَا؟ قَالَ: «بَلٰی» قَالَتْ: اِنَّ الْاُمَّ لَا تُلْقِیْ وَلَدَهَا فِی النَّارِ، فَاَکَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَبْکِیْ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَیْهَا، فَقَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ لَا یُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ اِلَّا الْمَارِدَ الْمُتَمَرِّدَ الَّذِیْ یَتَمَرَّدُ عَلَی اللّٰهِ، وَاَبٰی اَنْ یَقُوْلَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۲۳۷۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بعض غزوات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں تھے' آپؐ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے استفسار کیا' کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' ہم مسلمان ہیں (جب کہ ان میں) ایک عورت ہنڈیا کے نیچے لکڑیاں جلا رہی تھی' اس کے پاس اس کا بیٹا تھا جب آگ تیز بھڑکتی تو عورت بچے کو آگ سے دور کرتی۔ وہی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس نے دریافت کیا' آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا' میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں "اللہ ارحم الراحمین" نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ضرور ہے! اس نے پوچھا' کیا اللہ کی ذات اپنے بندوں پر ماں کی اپنے بچے پر شفقت سے زیادہ شفیق اور رحم والی نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ضرور ہے! اس نے بیان کیا' ماں تو اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالتی؟ (یہ سُن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سرنگوں کر کے رونے لگے بعد ازاں آپؐ نے اپنا سر اونچا کیا اور فرمایا' بلاشبہ اللہ اپنے بندوں میں سے صرف اس کو عذاب میں مبتلا کرے گا جو انتہائی سرکش اور اللہ کی مخالفت میں دلیر ہو گا اور وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنے سے انکار کرے گا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن یحییٰ شیبانی راوی متہم بالکذب ہے (مرعات جلد۴-۵ صفحہ۵۰۷' میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۵۴)

۲۳۷۹ - (۱۶) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الْعَبْدَ لَیَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللّٰهِ، فَلَا یَزَالُ بِذٰلِكَ؛ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِجِبْرِیْلَ: اِنَّ فُلَانًا عَبْدِیْ یَلْتَمِسُ اَنْ یُّرْضِیَنِیْ، اَلَا وَاِنَّ رَحْمَتِیْ عَلَیْهِ. فَیَقُوْلُ جِبْرِیْلُ: رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰی فُلَانٍ، وَیَقُوْلُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ، وَیَقُوْلُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ، حَتّٰی یَقُوْلَهَا اَهْلُ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ، ثُمَّ تَهْبِطُ لَهٗ اِلَی الْاَرْضِ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۳۷۹: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ صالح انسان اللہ کی رضا مندی کا طالب رہتا ہے' وہ اسی طرح رہتا ہے حتی کہ اللہ عزوجل جرائیل علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ میرا فلاں بندہ میری رضامندی کا طالب ہے۔ خبردار! میری رحمت کا اس پر نزول ہو گا۔ اس پر جرائیل علیہ السلام کہیں گے کہ فلاں شخص پر اللہ کی رحمت ہو یہی جملہ حاملین عرش فرشتے اور ان کے گرد والے فرشتے کہیں گے یہاں تک کہ ساتوں آسمانوں والے فرشتے یہی جملہ دہرائیں گے پھر یہی رحمت کا اعلان اس کے حق

میں زمین پر اترتا ہے (احمد)

٢٣٨٠ - (١٧) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ﴾ ، قَالَ: كُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ: «الْبَعْثِ وَالنُّشُورِ».

۲۳۸۰: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ عزّوجل کے اس قول "ان میں کچھ لوگ اپنی جان پر ظلم کرنے والے اور کچھ لوگ میانہ روی اختیار کرنے والے اور کچھ لوگ نیکیوں میں سبقت لے جانے والے ہیں" کے بارے میں فرمایا کہ یہ سب لوگ جنتی ہیں (بیہقی)

(٦) بَابُ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الصَّبَاحِ وَالْمَسَآءِ وَالْمَنَامِ

(صبح، شام اور سونے کے اوقات کی دُعائیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۳۸۱ - (۱) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمْسٰی قَالَ: «اَمْسَيْنَا وَاَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَالْهَرَمِ، وَسُوْءِ الْكِبَرِ، وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ». وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا: «اَصْبَحْنَا، وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ»، وَفِيْ رِوَايَةٍ: «رَبِّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِی النَّارِ وَعَذَابٍ فِی الْقَبْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۳۸۱: عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) ”ہم نے شام کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے شام کی اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے، اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور جو خیر و برکت اس میں ہے اس کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری ذات کے ساتھ اس کے شر اور جو شر اس میں ہے اس سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے کاہلی، بڑھاپے اور بڑھاپے کی بیماریوں سے اور دنیا کے فتنوں اور قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ اور جب صبح کرتے تو یہی کلمات کہتے کہ ”ہم نے صبح کی اور اللہ کی تمام بادشاہت نے صبح کی۔“ اور ایک روایت میں ہے، ”اے میرے رب! میں تجھ سے دوزخ کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں“ (مسلم)

۲۳۸۲ - (۲) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهٗ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ خَدِّهٖ، ثُمَّ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا» . وَاِذَا اسْتَيْقَظَ

قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۳۸۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رات کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر آتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے۔ پھر دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ نیند کر رہا ہوں اور (تیرے نام کے ساتھ) بیدار ہوں گا۔" اور جب بیدار ہوتے تو دعا کرتے کہ "تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں نیند کے بعد بیدار کیا اور اسی کی جانب اٹھنا ہے۔" (بخاری)

۲۳۸۳ - (۳) وَمُسْلِمٌ عَنِ الْبَرَاءِ.

۲۳۸۳: اور مسلم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے۔

۲۳۸٤ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَوٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی فِرَاشِهٖ فَلْیَنْفُضْ فِرَاشَهٗ بِدَاخِلَةِ اِزَارِهٖ ؛ فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ مَا خَلَفَهٗ عَلَیْهِ ، ثُمَّ یَقُوْلُ: بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ، اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا، وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ» وَفِیْ رِوَایَةٍ: «ثُمَّ لِیَضْطَجِعْ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ لِیَقُلْ: بِاسْمِكَ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ: «فَلْیَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَاِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا».

۲۳۸٤: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو اپنی چادر کے کنارے کے ساتھ اپنے بستر کو جھاڑے اس لئے کہ اسے کیا معلوم کہ بستر پر اس کے بعد کیا آیا ہے؟ بعد ازاں وہ کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے پروردگار! میں تیرے نام کے ساتھ اپنا پہلو رکھ رہا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ ہی اٹھاؤں گا' اگر تو میری روح کو روک لے تو اس پر رحم فرمانا اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت فرمانا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔" اور ایک روایت میں ہے کہ "بعد ازاں وہ اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جائے" پھر وہ دعا کرے (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ بستر کو اپنے کپڑے کے کنارے کے ساتھ تین بار جھاڑے اور کہے' "اگر تو میری روح کو روک لے تو اس کی مغفرت فرمانا۔"

۲۳۸۵ - (۵) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ نَامَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ. وَوَجَّهْتُ وَجْهِیَ

اِلَيْكَ ، وَفَوَّضْتُ اَمْرِىْ اِلَيْكَ ، وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِىْ اِلَيْكَ ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ ، وَنَبِيِّكَ الَّذِىْ اَرْسَلْتَ» . وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهٖ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ» .

وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرَجُلٍ : «يَا فُلَانُ! اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِىْ اِلَيْكَ، اِلٰى قَوْلِهٖ: اَرْسَلْتَ» . وَقَالَ: «فَاِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۳۸۵ : براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جاتے تو دائیں پہلو پر لیٹتے پھر دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنے قصد کو تیری جانب متوجہ کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھ پر اعتماد کیا ہے' تیرے ثواب کی رغبت کرتے ہوئے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔ تیرے غضب سے بچنے کے لئے کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں سوائے تیرے ہی فضل کے۔ میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جس کو تو نے نازل فرمایا ہے اور تیرے اس پیغمبر پر ایمان لایا جس کو تو نے رسول بنایا" نیز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے یہ کلمات کہے پھر اسی رات وفات پا گیا تو وہ فطرت پر فوت ہوا۔" اور ایک روایت میں ہے براء بن عازب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کہا' اے فلاں! جب تو اپنے بستر پر جائے تو نماز والا وضو کر۔ بعد ازاں دائیں جانب لیٹ جا۔ بعد ازاں یہ دعا کر' "اے اللہ! میں نے خود کو تیرے سپرد کر دیا۔" آپؐ کے ارشاد "جس کو تو نے رسول بنایا" تک۔ نیز فرمایا' "اگر تو اس رات فوت ہوا تو فطرت پر فوت ہوا اور اگر تو نے صبح کی تو خیر و برکت کو حاصل کیا۔" (بخاری' مسلم)

۲۳۸۶ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَطْعَمَنَا، وَسَقَانَا، وَكَفَانَا، وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِىَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِىَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۲۳۸۶ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر جاتے تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "تمام حمد وثناء اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہماری ضرورتوں کو پورا کیا اور ہمیں مسکن عطا کیا اس لئے کہ کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جن کی اللہ حفاظت نہیں فرماتا اور نہ انہیں جگہ عطا کرتا ہے" (مسلم)

۲۳۸۷ - (۷) وَعَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَشْكُوْ اِلَيْهِ مَا تَلْقٰى فِيْ يَدِهَا مِنَ الرَّحٰى ، وَبَلَغَهَا اَنَّهُ جَاءَهُ رَقِيْقٌ، فَلَمْ تُصَادِفْهُ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ. قَالَ: فَجَاءَنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا ، فَذَهَبْنَا نَقُوْمُ، فَقَالَ: عَلٰى مَكَانِكُمَا. فَجَاءَ فَقَعَدَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهَا، حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلٰى بَطْنِيْ، فَقَالَ: «اَلَا اَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِّمَّا سَاَلْتُمَا؟ اِذَا اَخَذْتُمَا مَضْجِعَكُمَا؛ فَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبِّرَا اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ؛ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں وہ آپؐ سے شکوہ کرنا چاہتی تھیں کہ ان کے ہاتھوں میں چکی (پیسنے) کی وجہ سے چھالے تکلیف دے رہے ہیں جب کہ انہیں معلوم ہوا تھا کہ آپؐ کے پاس (غلام) قیدی آئے ہیں (لیکن) فاطمہؓ نے آپؐ کو (گھر میں) نہ پایا چنانچہ انہوں نے اس کا تذکرہ عائشہؓ سے کیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو عائشہؓ نے آپؐ کو فاطمہؓ کے بارے میں بتایا۔ علیؓ نے بیان کیا کہ آپؐ ہمارے ہاں تشریف لائے جب کہ ہم بستروں میں لیٹے ہوئے تھے ہم نے اٹھنا چاہا۔ آپؐ نے فرمایا' لیٹے رہو اور آپؐ میرے اور فاطمہؓ کے درمیان بیٹھ گئے اور میں نے آپؐ کے پاؤں کی ٹھنڈک کو اپنے پیٹ پر محسوس کیا۔ آپؐ نے فرمایا' "جو کچھ تم مانگتے ہو میں تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتلاؤں؟ وہ یہ ہے کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمدللہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔" (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عورت گھریلو کام سرانجام دے گی۔ اگر خاوند کے لئے ضروری ہوتا کہ وہ گھریلو کام کے لئے خادم کا بندو بست کرے تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم علی رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم دیتے لیکن آپؐ نے انہیں اس کا حکم نہیں دیا بلکہ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا کہ تم سبحان اللہ' الحمدللہ اور اللہ اکبر کا وظیفہ کرو نیز مالِ فئی کا پانچواں حصہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحویل میں تھا۔ آپؐ ذوی القربیٰ کے حصہ سے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غلام دے سکتے تھے جو ان کی خدمت کرتا لیکن آپؐ نے ان کو خادم دینا مناسب نہ سمجھا اور امام بخاریؒ کے ترجمۃُ الباب کے مطابق (اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے) کہ خمس مال کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ضرورتوں اور مساکین پر صرف کیا جائے گا جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلِ صُفّہ اور بیوہ عورتوں کو ترجیح دی اور فاطمۃُ الزہراء کو ان کے مطالبے کے باوجود محروم لوٹایا (فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۲۱۵)

۲۳۸۸ - (۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ: «اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ خَادِمٍ؟ تُسَبِّحِيْنَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدِيْنَ

اللهَ ثَلاثاً وَّثَلاثِيْنَ، وَتُكَبِّرِيْنَ اللهَ اَرْبَعاً وَّثَلاثِيْنَ عِنْدَ كُلِّ صَلاةٍ، وَعِنْدَ مَنَامِكِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۳۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فاطمۃُ الزہراء رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں' وہ آپؐ سے خادم کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ آپؐ نے جواب دیا' کیا میں تمہیں خادم سے بہتر چیز پر مطلع نہ کروں۔ تم ہر فرض نماز کے بعد اور اپنے سوتے وقت تینتیس بار سُبحان اللہ' تینتیس بار الحمدُ للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کے کلمات کہو (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۳۸۹ - (۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ». وَاِذَا اَمْسٰى قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بِكَ اَمْسَيْنَا، وَبِكَ اَصْبَحْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَاِلَيْكَ النُّشُوْرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۲۳۸۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت یہ دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تیری حفاظت میں ہم نے صبح کی ہے اور تیری حفاظت میں شام کی ہے اور تیرے حکم کے ساتھ ہم زندہ ہیں اور تیرے حکم کے ساتھ ہم مریں گے اور موت کے بعد تیری جانب اٹھنا ہے۔" (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲۳۹۰ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ! مُرْنِيْ بِشَيْءٍ اَقُوْلُهُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَيْتُ. قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ، وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ. قُلْهُ اِذَا اَصْبَحْتَ، وَاِذَا اَمْسَيْتَ، وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجِعَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۳۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کسی ایسی چیز کا حکم فرمائیں جو میں صبح و شام کے وقت کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا' یہ دعا کیا کرو' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! پوشیدہ اور ظاہر کا علم رکھنے والے' آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے' ہر چیز کے پالنے والے اور ہر چیز کے مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے تیرے کوئی معبود برحق نہیں' میں اپنے نفس کے شر' شیطان کے شر اور اس کے شرک میں مبتلا کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا

ہوں۔" یہ کلمات صبح و شام اور سوتے وقت کہا کرو (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

٢٣٩١ - (١١) وَعَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَّمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهٗ شَيْءٌ». فَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ: مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ؟ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ، وَلٰكِنِّيْ لَمْ اَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمْضِيَ اللّٰهُ عَلَيَّ قَدَرَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَابْنُ مَاجَهْ، وَاَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ: «لَمْ تُصِبْهُ فُجَاءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ لَمْ تُصِبْهُ فُجَآءَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ».

۲۳۹۱: ابان بن عثمان رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ہر روز صبح کے وقت اور ہر رات شام کے وقت تین بار یہ دعا کرتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ (مدد طلب کرتا ہوں) جس کے ذکر کے ساتھ زمین اور آسمان میں کوئی چیز تکلیف نہیں دے سکتی اور وہ زیادہ سننے والا اور زیادہ علم والا ہے تو اس کو کوئی چیز تکلیف نہ دے گی' اور ابان فالج زدہ تھے۔ ایک شخص ان کی جانب دیکھنے لگا تو ابان نے اس سے کہا' تو مجھے کیوں دیکھ رہا ہے؟ یقین کر! حدیث اسی طرح ہے جس طرح میں نے تجھے بتائی ہے البتہ میں اس دن یہ دعائیہ کلمات نہ کہہ سکا تاکہ اللہ مجھ پر اپنی تقدیر کو جاری رکھے (ترمذی' ابن ماجہ' ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ صبح تک اس کو کوئی اچانک مصیبت نہ پہنچے گی اور جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعائیہ کلمات کہے شام تک اس کو کوئی اچانک مصیبت نہ پہنچے گی۔

٢٣٩٢ - (١٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى: «اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ! اَسْاَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ، وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ! اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَمِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ اَوِ الْكُفْرِ» وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مِنْ سُوْءِ الْكِبَرِ وَالْكُفْرِ، رَبِّ! اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ، وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ». وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا: «اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ لَمْ يَذْكُرْ: «مِنْ سُوْءِ الْكُفْرِ».

۲۳۹۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دعائیہ کلمات کہتے' (جس کا ترجمہ ہے) "ہم نے شام کی ہے اور شام کے وقت اللہ ہی کی بادشاہت ہے اور

تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے' وہ تنہا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہت ہے' اسی کے لئے تمام حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور اس کے بعد والی راتوں کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس رات کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں اور اس کے بعد والی راتوں کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے پروردگار! میں تجھ سے کاہلی اور بڑھاپے کی تکالیف یا کفر کی برائی سے پناہ طلب کرتا ہوں" اور ایک روایت میں ہے کہ "بدترین بڑھاپے اور تکبر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے پروردگار! میں تجھ سے دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" اور جب صبح کرتے تو تب بھی آپ یہی دعائیہ کلمات کہتے کہ "ہم نے صبح کی ہے اور صبح کے وقت اقتدار اللہ ہی کا ہے۔" (ابوداؤد' ترمذی) اور ترمذی کی روایت میں کفر کی برائی کا ذکر نہیں ہے۔

۲۳۹۳ - (۱۳) وَعَنْ بَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ يُعَلِّمُهَا فَيَقُوْلُ: «قُوْلِيْ حِيْنَ تُصْبِحِيْنَ: سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ، وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ، مَا شَآءَ اللهُ كَانَ، وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ، اَعْلَمُ اَنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَاَنَّ اللهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً، فَاِنَّهٗ مَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ حَتّٰى يُصْبِحَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ.

۲۳۹۳: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض بیٹیوں سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے تعلیم دیتے کہ وہ صبح کے وقت یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ پاک ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں' نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کی توفیق سے ہے' اللہ جو چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا۔ میرا اعتقاد ہے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ کے علم نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے" بلاشبہ جو شخص ان کلمات کو صبح کے وقت کہتا ہے وہ شام تک محفوظ رہتا ہے اور جو شخص ان کلمات کو شام کے وقت کہتا ہے وہ صبح تک محفوظ رہتا ہے (ابوداؤد)

۲۳۹۴ - (۱۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: ﴿فَسُبْحَانَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ، وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ﴾ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ وَمَنْ قَالَهُنَّ حِيْنَ يُمْسِيْ اَدْرَكَ مَا فَاتَهٗ فِيْ لَيْلَتِهٖ». رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ

۲۳۹۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح کے وقت اس آیت کو پڑھے گا (جس کا ترجمہ ہے) کہ "شام اور صبح کے وقت اللہ کی پاکیزگی بیان کرو یعنی اس کے لئے نماز ادا کرو اور اسی کے لئے آسمانوں اور زمین میں سب تعریفیں ہیں اور دن کے آخر اور ظہر کے وقت پاکیزگی بیان کرو یعنی ظہر اور عصر کی نماز ادا کرو" اللہ کے اس قول تک "اور اسی طرح تم نکالے جاؤ گے" تو جو

خیروبرکت اس سے اس دن میں فوت ہو چکی ہے وہ اس کو پالے گا اور جو شخص ان کلمات کو شام کے وقت کہے گا تو وہ خیروبرکت جو اس سے فوت ہو چکی ہے اس کو پالے گا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان راوی اور اس کے والد دونوں قابلِ حجت نہیں ہیں (مرعات جلد۶ صفحہ۲۴، میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۵۲۶)

۲۳۹۵ - (۱۵) **وَعَن** اَبِیْ عَیَّاشٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَالَ إِذَا اَصْبَحَ: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ، وَلَہُ الْحَمْدُ، وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ؛ کَانَ لَہٗ عِدْلُ رَقَبَۃٍ مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِیْلَ، وَکُتِبَ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَحُطَّ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَکَانَ فِیْ حِرْزٍ مِّنَ الشَّیْطَانِ حَتّٰی یُمْسِیَ. وَاِنْ قَالَھَا اِذَا اَمْسٰی؛ کَانَ لَہٗ مِثْلُ ذٰلِکَ حَتّٰی یُصْبِحَ» قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ: فَرَاٰی رَجُلٌ رَّسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فِیْمَا یَرَی النَّائِمُ. فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّ اَبَا عَیَّاشٍ یُحَدِّثُ عَنْکَ بِکَذَا وَکَذَا. قَالَ: «صَدَقَ اَبُوْ عَیَّاشٍ». رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَہ.

۲۳۹۵: ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص صبح کے وقت ذیل کے دعائیہ کلمات کہے (جس کا ترجمہ ہے) "سوائے اللہ کے کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس کی بادشاہت ہے، اسی کے لئے حمدوثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اس کے لئے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب حاصل ہو گا اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں ثبت ہوں گی اور دس برائیاں محو ہوں گی اور دس درجات بلند ہوں گے اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور اگر یہ کلمات شام کے وقت کہے تو اس کے لئے صبح تک اس کے مثل بدلہ ہوگا چنانچہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ابوعیاش زرقیؓ آپؐ سے فلاں حدیث بیان کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، ابوعیاشؓ کا بیان درست ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

۲۳۹۶ - (۱۶) **وَعَن** الْحَارِثِ بْنِ مُسْلِمِ التَّمِیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ اَسَرَّ اِلَیْہِ فَقَالَ: «اِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاۃِ الْمَغْرِبِ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تُکَلِّمَ اَحَداً اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ؛ فَاِنَّکَ اِذَا قُلْتَ ذٰلِکَ، ثُمَّ مِتَّ فِیْ لَیْلَتِکَ کُتِبَ لَکَ جِوَارٌ مِّنْھَا وَاِذَا صَلَّیْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ کَذٰلِکَ؛ فَاِنَّکَ اِذَا مُتَّ فِیْ یَوْمِکَ کُتِبَ لَکَ جِوَارٌ مِّنْھَا». رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

۲۳۹۶: حارث بن مسلم تمیمی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا ہے کہ آپؐ نے اس کو پوشیدہ طور پر بتایا کہ جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو جائے تو کسی شخص سے

کلام کرنے سے پہلے (یہ کلمات) سات بار کہے' "اے اللہ! مجھے دوزخ سے نجات فرما" بلاشبہ جب تو یہ کلمات کہے گا' پھر اسی رات فوت ہو جائے گا تو تیرے لئے دوزخ سے بچاؤ ثبت ہو جائے گا اور جب تو صبح کی نماز سے فارغ ہو تو یہی کلمات کہے' تو بلاشبہ جب تو اس روز فوت ہو گا تو تیرے لئے دوزخ سے بچاؤ ثبت ہو جائے گا۔

(ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولید بن مسلم اور عبدالرحمان بن حسان فلسطینی راوی مختلف فیہ ہے (مرعات جلد۱ صفحہ۲۷' میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ۳۴۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۷۴۱)

۲۳۹۷ - (۱۷) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ حِيْنَ يُمْسِيْ وَحِيْنَ يُصْبِحُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ، وَدُنْيَايَ، وَاَهْلِيْ، وَمَالِيْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ، وَآمِنْ رَوْعَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، وَمِنْ خَلْفِيْ، وَعَنْ يَمِيْنِيْ، وَعَنْ شِمَالِيْ، وَمِنْ فَوْقِيْ. وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ» قَالَ وَكِيْعٌ: - يَعْنِي الْخَسْفَ - . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۳۹۷: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام ذیل کے دعائیہ کلمات کے پڑھنے کو نہیں چھوڑتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین' اپنی دنیا' اپنے اہل اور اپنے مال میں عفو و عافیت کا طلبگار ہوں۔ اے اللہ! میرے عیوب کو ڈھانپ دے اور مجھے گھبراہٹوں سے امن عطا کر۔ اے اللہ! میرے سامنے' پیچھے' دائیں جانب' بائیں جانب اور میرے اوپر سے مجھے محفوظ فرما اور میں تیری عظمت کے وسیلہ سے اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں اچانک نیچے سے ہلاک کیا جاؤں یعنی زمین میں دھنسا دیا جاؤں۔" (ابوداؤد)

۲۳۹۸ - (۱۸) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ اَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ، وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَآئِكَتِكَ، وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ، اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ، اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَهُ فِيْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ مِنْ ذَنْبٍ، وَاِنْ قَالَهَا حِيْنَ يُمْسِيْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا اَصَابَهُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۳۹۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح کے وقت ذیل کے کلمات کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہم نے صبح کی ہے' ہم تجھے گواہ بناتے ہیں' تیرے حاملین عرش' تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتے ہیں کہ تو اللہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو

ایک ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہیں" تو اللہ اس کے ان گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جس کو اس نے اس دن میں کیا اور اگر شام کے وقت یہ کلمات کہے تو اللہ اس کے ان گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے جس کو اس نے اس رات میں کیا (ترمذی، ابوداؤد) امام ترمذیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

۲۳۹۹ - (۱۹) **وَعَنْ** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ اِذَا اَمْسٰى وَاِذَا اَصْبَحَ ثَلَاثًا: رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۳۹۹: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو بھی مسلمان صبح اور شام تین بار (یہ کلمات) کہتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) کہ "میں نے اللہ کو رب تسلیم کیا اور اسلام کو دین قرار دیا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیغمبر تسلیم کیا" تو یقیناً اللہ قیامت کے دن اس کو راضی فرمائے گا۔ (احمد، ترمذی)

۲۴۰۰ - (۲۰) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ، وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَاْسِهِ ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ - اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ -» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۰۰: حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھتے بعد ازاں یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اکٹھا کرے گا یا اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔" (ترمذی)

۲۴۰۱ - (۲۱) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنِ الْبَرَآءِ.

۲۴۰۱: نیز احمد نے اس حدیث کو براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۲۴۰۲ - (۲۲) **وَعَنْ** حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْقُدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۲۴۰۲: حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے کا

ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے بعد ازاں تین بار یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ کر جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔" (ابوداؤد)

٢٤٠٣ - (٢٣) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ مَضْجَعِهِ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَاْثَمَ، اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ، وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۲۴۰۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹتے وقت یہ دعائیہ کلمات فرماتے "اے اللہ! میں تیری عزت والی ذات اور تیرے کامل کلمات کے ساتھ ہر اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے۔ اے اللہ! تو قرض اور گناہوں کے بوجھ کو زائل کرتا ہے۔ اے اللہ! تیرے لشکر کو مغلوب نہیں کیا جا سکتا اور تیرا وعدہ جھوٹا نہیں ہے اور دولت مند کو تیرے ہاں دولت فائدہ نہیں دے سکتی تو پاک ذات ہے اور ہم تیری حمد و ثناء کرتے ہیں۔" (ابوداؤد)

٢٤٠٤ - (٢٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلَى فِرَاشِهِ: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمَ، وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ، اَوْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجَ، اَوْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ، اَوْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۴۰۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے بستر پر آرام کرتے ہوئے یہ دعائیہ کلمات تین بار کہتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں' وہ ذات معبودِ برحق ہے' وہ زندہ (اور) قائم ہے اور میں اس کی طرف توبہ کے لئے رجوع کرتا ہوں" تو اللہ اُس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں یا عالج وادی کے ریت کے ذرات کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں کے برابر ہوں یا دنیا کے دنوں کے برابر ہوں (ترمذی) اور امام ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عطیہ عوفی راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۷ صفحہ ۳۵' الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۲۱۲۵' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۴۲)

٢٤٠٥ - (٢٥) وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَاْخُذُ مَضْجَعَهُ بِقِرَاءَةِ سُوْرَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ؛ اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ شَيْءٌ

www.muhammadilibrary.com

يُؤْذِيهِ، حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۲۴۰۵ : شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان لیٹتے وقت اللہ کی کتاب سے کسی سورت کی تلاوت کرتا ہے تو اللہ اس (کی حفاظت) کے لئے فرشتہ مقرر فرماتا ہے چنانچہ ایذاء پہنچانے والی کوئی چیز اس کے نزدیک نہیں جاتی جب تک کہ وہ بیدار نہ ہو' جب بھی وہ بیدار ہو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی حنظلی مجہول ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۳۵)

۲۴۰۶ - (۲۶) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خُلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، أَلَا وَهُمَا يَسِيرٌ، وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ: يُسَبِّحُ اللهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْراً، وَيَحْمَدُهُ عَشْراً، وَيُكَبِّرُهُ عَشْراً». قَالَ: فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ: «فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ فِي اللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ، وَإِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ يُسَبِّحُهُ، وَيُكَبِّرُهُ، وَيَحْمَدُهُ مِائَةً، فَتِلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ، وَأَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ، فَأَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ؟». قَالُوْا: وَكَيْفَ لَا نُحْصِيهَا؟ قَالَ: «يَأْتِي أَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُوْلُ: اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا، حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَّا يَفْعَلَ، وَيَأْتِيهِ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتّٰى يَنَامَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

وَفِي رِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ قَالَ: «خَصْلَتَانِ أَوْ خُلَّتَانِ لَا يُحَافِظُ عَلَيْهِمَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ». وَكَذَا فِي رِوَايَتِهِ بَعْدَ قَوْلِهِ: «وَأَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيزَانِ» قَالَ: «وَيُكَبِّرُ أَرْبَعاً وَّثَلَاثِيْنَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ» وَيَحْمَدُ ثَلَاثاً وَّثَلَاثِيْنَ، وَيُسَبِّحُ ثَلَاثاً وَّثَلَاثِيْنَ.

وَفِي أَكْثَرِ نُسَخِ «الْمَصَابِيحِ» عَنْ: عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ .

۲۴۰۶ : عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان ان کی حفاظت کرتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ خبردار! وہ دونوں خصلتیں آسان ہیں لیکن ان پر عمل پیرا ہونے والے کم ہیں۔ ہر (فرض) نماز کے بعد دس بار سُبحان اللہ' دس بار الحمدللہ اور دس بار اللہ اکبر کہو۔ راوی نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ اپنی انگلیوں پر ان کو شمار فرماتے۔ پس یہ زبان کے لحاظ سے ایک سو پچاس ہیں اور ترازو میں پندرہ سو ہیں اور جب اپنے بستر پر لیٹے تو سُبحان اللہ' اللہ اکبر اور الحمد للہ سو بار کہے پس یہ زبان کے لحاظ سے سو ہیں اور ترازو میں ایک ہزار ہیں۔ پس تم میں کون شخص ہے جو رات دن میں دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' کیسے ہم ان

پر مداومت نہ کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا' تم میں سے ایک شخص کے پاس شیطان آتا ہے جب کہ وہ نماز میں ہوتا ہے' وہ کہتا ہے فلاں دنیوی کام کو یاد کر' فلاں کو یاد کر یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہوتا ہے شائد وہ اس پر مداوت نہ کر سکے۔ اور شیطان اس کے پاس آتا ہے وہ اس کو نیند پر مجبور کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اس ذکر کے بغیر سو جاتا ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' دو خصلتیں ہیں جو مسلمان بندہ ان دونوں کی حفاظت کرتا ہے اور اس طرح اس کی روایت میں اس کے قول کہ ایک ہزار پانچ سو ترازو میں ہیں۔ اس نے بیان کیا کہ جب بستر پر لیٹے تو چونتیس بار اللہ اکبر کہے اور تینتیس بار الحمد للہ کہے اور تینتیس بار سُبحان اللہ کہے۔ اور مصابیح کے اکثر نسخوں میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔

٢٤٠٧ - (٢٧) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَنَّامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ: اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ ، فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ، فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ يَوْمِهٖ، وَمَنْ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ حِيْنَ يُمْسِيْ فَقَدْ اَدّٰى شُكْرَ لَيْلَتِهٖ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۴۰۷: عبداللہ بن غنّام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! جو مجھے یا تیری مخلوق میں سے کسی کو صبح کے وقت نعمت میسر آئی ہے' یہ تجھ اکیلے کی جانب سے ہے' تیرا کوئی ساجھی نہیں ہے پس تیرے لئے حمد ہے اور تیرے لئے شکر ہے۔" اس شخص نے اس دن کا شکریہ ادا کر دیا اور جس شخص نے شام کے وقت یہی دعا کی تو اس نے اس رات کی نعمتوں کا شکریہ ادا کر دیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۴۴)

٢٤٠٨ - (٢٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ، وَرَبَّ الْاَرْضِ ، وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ، فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى ، مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْآنِ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ، اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ، اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ، وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُوْنَكَ شَيْءٌ، اقْضِ عَنِّيَ الدَّيْنَ، وَاَغْنِنِيْ مِنَ الْفَقْرِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ.

۲۴۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! آسمانوں' زمین اور ہر چیز کے رب'

دانوں اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والے' تورات' انجیل اور قرآنِ پاک کو نازل کرنے والے! میں ہر شر والی چیز کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس کی پیشانی کو تو پکڑنے والا ہے' تو اول ہے' تجھ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور تو باقی رہنے والا ہے' تیرے بعد کوئی چیز نہیں' تو ظاہر ہے' تجھ پر کوئی چیز غالب نہیں ہے اور تو اوجھل ہے لیکن تجھ سے کوئی چیز پردے میں نہیں ہے۔ میرا قرض دور فرما اور مجھے فقیری سے غنا عطا فرما۔
(ابوداؤد' ترمذی' ابنِ ماجہ) اور مسلم نے اس حدیث کو معمولی اختلاف کے ساتھ بیان کیا ہے۔

٢٤٠٩ - (٢٩) **وَعَنْ** اَبِی الْاَزْهَرِ الْاَنْمَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «بِسْمِ اللهِ، وَضَعْتُ جَنْبِيْ لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ، وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ، وَفُكَّ رِهَانِيْ، وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۰۹: ابوالازہر انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو لیٹتے تو یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کی نام کے ساتھ میں نے اپنے پہلو کو اللہ کی رضا کے لئے رکھا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما اور میرے شیطان کو ذلیل کر اور میرے (نفس کو) جو رہن ہے اس کو رستگاری عطا کر اور مجھے اونچی مجلس میں جگہ عطا فرما" (ابوداؤد)
وضاحت: اونچی مجلس سے مقصود فرشتوں کی مجلس ہے اور نفس کے رہن سے مقصود یہ ہے کہ ہر نفس کو قیامت کے دن روک لیا جائے گا جب تک کہ حقوق العباد سے اس کو نجات حاصل نہ ہو جائے گی (واللہ اعلم)

٢٤١٠ - (٣٠) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانِيْ، وَآوَانِيْ، وَاَطْعَمَنِيْ، وَسَقَانِيْ، وَالَّذِيْ مَنَّ عَلَيَّ فَاَفْضَلَ، وَالَّذِيْ اَعْطَانِيْ فَاَجْزَلَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ، وَاِلٰهَ كُلِّ شَيْءٍ، اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۱۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب بستر پر لیٹتے تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "تمام حمدوثناء اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ کو ہر موذی چیز کے شر سے محفوظ کیا' مجھے رہائش عطا کی اور مجھے کھلایا پلایا' مجھ پر زیادہ عطیہ فرمایا اور جس نے مجھے کثرت کے ساتھ (انعامات سے) نوازا۔ ہر حالت میں اللہ کے لئے تمام حمدوثناء ہے۔ اے اللہ! ہر چیز کے رب اور مالک اور ہر چیز کے معبودِ برحق! میں دوزخ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔" (ابوداؤد)

٢٤١١ - (٣١) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا اَنَامُ اللَّيْلَ مِنَ الْاَرَقِ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلْ:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ، كُنْ لِيْ جَاراً مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا، اَنْ يَفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِنْهُمْ ، اَوْ اَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ ، وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ، وَالْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ الرَّاوِيْ قَدْ تَرَكَ حَدِيْثَهُ بَعْضُ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

۲۴۱۱: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خالدؓ بن ولید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کرتے ہوئے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں بے خوابی کی وجہ سے رات بھر سو نہیں سکتا۔ آپؐ نے فرمایا' جب تو اپنے بستر پر جائے تو یہ دعا کر' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور جن پر وہ سایۂ فگن ہیں کے پروردگار! اور زمینوں اور جن مخلوقات کو اس نے اٹھا رکھا ہے کے رب! اور شیطانوں اور جن کو وہ گمراہ کرتے ہیں' ان کے مالک! مجھے اپنی تمام مخلوق کے شر سے محفوظ فرما تاکہ ان میں سے کوئی مخلوق مجھ پر زیادتی نہ کرے یا ظلم نہ کرے۔ تیری پناہ' تیری تعریف بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں صرف تو ہی معبودِ برحق ہے" (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے اس لئے کہ حکیم بن ظہیر راوی سے مروی حدیث کو بعض محدثین نے چھوڑ دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حکیم بن ظہیر راوی کذاب ہے' وہ صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔
(مرعات جلد۶ صفحہ ۴۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۴۱۲ - (۳۲) **وَعَنْ** اَبِيْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ: فَتْحَهُ، وَنَصْرَهُ، وَنُوْرَهُ، وَبَرَكَتَهُ، وَهُدَاهُ. وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ، وَمِنْ شَرِّ مَا بَعْدَهُ، ثُمَّ اِذَا اَمْسٰى فَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۲۴۱۲: ابومالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص صبح کرے تو یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "ہم نے صبح کی ہے اور صبح کے وقت بادشاہت صرف اللہ کی ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس دن کی خیروبرکت' کامیابی' دشمن پر غلبہ' روشنی' برکت اور ہدایت پر ثابت قدمی کا سوال کرتا ہوں اور تیرے ساتھ اس چیز کے شر سے جو اس میں ہے اور اس کے بعد کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" اسی طرح جب شام کرے تو یہی دعا کرے (ابوداؤد)

٢٤١٣ - (٣٣) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ: يَا اَبَتِ! اَسْمَعُكَ تَقُوْلُ كُلَّ غَدَاةٍ: «اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ، اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ» تُكَرِّرُهَا ثَلَاثاً حِيْنَ تُصْبِحُ، وَثَلَاثاً حِيْنَ تُمْسِيْ. فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهِنَّ، فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْتَنَّ بِسُنَّتِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۲۴۱۳: عبدالرحمٰن بن ابوبکرۃ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے کہا' میں آپ سے سنتا رہتا ہوں کہ آپ ہر صبح دعا کرتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میرے بدن میں عافیت عطا فرما' اے اللہ! میرے کانوں میں عافیت عطا فرما' اے اللہ! میری آنکھوں میں عافیت عطا فرما' تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں" تین بار صبح اور تین بار شام ان کلمات کو دہراتے ہیں۔ اس پر ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ساتھ دعا فرماتے سنا' اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ آپؐ کی سنت کی اقتداء کرتا رہوں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن میمون راوی قوی نہیں ہے۔

(مرعات جلد۶ صفحہ۴۶' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۴۱۸)

٢٤١٤ - (٣٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَصْبَحَ قَالَ: «اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْعَظَمَةُ لِلّٰهِ، وَالْخَلْقُ وَالْاَمْرُ وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَمَا سَكَنَ فِيْهِمَا لِلّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحاً، وَاَوْسَطَهٗ نَجَاحاً، وَآخِرَهٗ فَلَاحاً، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ!». ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِيْ كِتَابِ: «اَلْاَذْكَارِ» بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ.

۲۴۱۴: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تو آپؐ یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "ہم نے صبح کی ہے اور صبح کے وقت بادشاہت اللہ کی ہی ہے اور تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے اور کبریائی اور عظمت اللہ کے لئے ہے اور پیدا کرنا اور تصرف اللہ کے لئے ہے اور رات دن اور جو ان دونوں میں ظاہر ہوتا ہے اللہ کے لئے ہے۔ اے اللہ! اس دن کے آغاز کو درست اور اس کے درمیان کو آسان اور اس کے آخر کو کامیاب فرما۔ اے وہ ذات جو ارحمُ الرّاحِمِین ہے۔" امام نوویؒ نے اس حدیث کو ابنُ السّنی کی روایت کے ساتھ کتاب الاذکار میں ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فائد ابوالورقاء راوی ضعیف اور متروک ہے (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۸۴' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۳۳۹' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۱۰۷' مرعات جلد۶ صفحہ۴۸)

٢٤١٥ - (٣٥) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا أَصْبَحَ : «أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ ، وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ ، وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ ، وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفاً وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَالدَّارِمِيُّ .

۲۴۱۵ : عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کرتے تو یہ دعا مانگتے (جس کا ترجمہ ہے) "ہم نے فطرتِ اسلام' کلمۂ اخلاص اور اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کی مِلّت پر صبح کی ہے جو دین حق کی طرف جھکنے والا تھا اور مشرک نہ تھا۔" (احمد' دارمی)

(۷) بَابُ الدَّعْوَاتِ فِی الْاَوْقَاتِ

(مختلف اوقات میں مختلف دعائیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٤١٦ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِيَ اَهْلَهٗ قَالَ: بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِيْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۴۱۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے مجامعت کرتے ہوئے یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ' اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور کر اور جو اولاد تو ہمیں عطا کرے اس سے بھی شیطان کو دور کر" تو اگر ان کے درمیان اس مجامعت سے بچہ ہونا تقدیر میں ہے تو شیطان کبھی اس کو تکلیف نہ دے گا (بخاری' مسلم)

٢٤١٧ - (٢) وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ: «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۱۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت یہ دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "صرف اللہ معبودِ برحق ہے جو عظمت والا اور حلم والا ہے' اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں جو عرشِ عظیم کا رب ہے اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں جو آسمانوں' زمین اور عرشِ کریم کا رب ہے۔" (بخاری' مسلم)

٢٤١٨ - (٣) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ جُلُوْسٌ وَاَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهٗ مُغْضَبًا، قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهٗ. فَقَالَ

النبیُّ ﷺ: «اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَةً لَوْ قَالَھَا لَذَھَبَ عَنْهُ مَا یَجِدُ: اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ» فَقَالُوْا لِلرَّجُلِ: لَا تَسْمَعُ مَا یَقُوْلُ النَّبِیُّ ﷺ؟ قَالَ: اِنِّیْ لَسْتُ بِمَجْنُوْنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۴۱۸: سُلیمان بن صُرَد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں دو صحابہ کرامؓ آپس میں برا بھلا کہنے پر اتر آئے جب کہ ہم بھی آپؐ کے نزدیک تھے۔ ان میں ایک دوسرے کو غصے میں آ کر بُرا بھلا کہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ سرخ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں جانتا ہوں کہ ایک جملہ ایسا ہے کہ اگر یہ شخص وہ جملہ زبان پر لائے تو اس کا غصہ دور ہو جائے گا وہ جملہ یہ ہے "میں اللہ کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ طلب کرتا ہوں" چنانچہ صحابہ کرامؓ نے اس شخص سے کہا' تو سُن نہیں رہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرما رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا۔ میں کوئی پاگل تو نہیں ہوں؟ (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس شخص کا جواب درست نہیں کیوں کہ اس کے جواب سے مترشح ہوتا ہے کہ کیا میں پاگل ہوں' دیوانہ ہوں' میری عقل جا چکی ہے' کہ میں شیطان مردود سے پناہ طلب کروں؟ دراصل وہ شخص دیہاتی تھا اور کچھ زیادہ سمجھ بوجھ کا مالک نہ تھا۔ وہ سمجھا تھا کہ شیطان سے اس شخص کو پناہ طلب کرنی چاہیے جو پاگل ہو جب کہ میں پاگل نہیں ہوں۔ وہ شخص اس بات سے ناواقف تھا کہ شدید غم و غصہ میں آنا بھی شیطان کی طرف سے ہے۔ اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب ایک صحابی نے بار بار مطالبہ کیا کہ آپؐ مجھے وصیت فرمائیں تو آپؐ نے اسے وصیت کی کہ تو غیظ و غضب میں نہ آیا کر (مرعات جلد ۶ صفحہ ۵۵)

۲٤١٩ - (٤) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَةِ فَسَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِهٖ، فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا. وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَھِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ؛ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطَانًا». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۴۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کرو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ کے ساتھ شیطان سے پناہ طلب کرو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اللہ پاک نے مرغ میں ایسی حس رکھی ہے جس کے ساتھ وہ نفوسِ قُدسیہ کا ادراک کرتے ہیں جیسا کہ گدھوں اور کتوں میں نفوسِ شریرہ کا ادراک ہے۔ اسی طرح علماء کی مجلس میں رحمت کا نزول ہوتا ہے اور نافرمانوں کی مجلس سے اللہ کی ناراضگی حاصل ہوتی ہے لیکن یہ نہ سمجھا جائے کہ مرغ جب بھی اذان دیتا ہے تو ضرور فرشتے کو دیکھتا ہے اور گدھا جب بھی آواز نکالتا ہے تو شیطان کو دیکھتا ہے بلکہ ان کا آواز کرنا بعض اوقات دیگر اسباب اور عوارض کی بنا پر بھی ہوتا ہے۔ امام داؤدی کا قول ہے کہ مرغ سے پانچ چیزیں معلوم ہوتی ہیں۔ آواز میں حسن ہوتا ہے' صبح کی نماز کے لئے بیدار کرتا ہے' سخاوت کرتا ہے نیز غیرت اور کثرتِ جماع کا دلدادہ ہے۔

(مرعات جلد ۶ صفحہ ۵۷)

٢٤٢٠ - (٥) وَعَن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، كَانَ إِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهِ خَارِجاً اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ: «﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ لَنَا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ». وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ: «آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۰: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اونٹ پر سفر کے لئے سوار ہوتے تو تین بار اللہ اکبر کہتے۔ بعد ازاں یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مطیع کیا جب کہ ہم اس کی طاقت رکھنے والے نہ تھے اور بلاشبہ ہم (موت کے بعد) اپنے پروردگار کی جانب جانے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم تجھ سے اس سفر میں فرمانبرداری اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور اس اچھے عمل کا جس پر تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہم پر ہمارے اس سفر کو آسان کر اور ہمارے لئے سفر کی دوری کو قریب فرما۔ اے اللہ! تو سفر کا ساتھی ہے اور گھر میں خلیفہ ہے۔ اے اللہ! میں تیرے ساتھ سفر کی مشقت' غمناک منظر' مال اور گھر میں بری واپسی سے پناہ طلب کرتا ہوں" اور "جب (سفر سے) واپس آتے تو یہی کلمات کہتے بلکہ ان میں اضافہ فرماتے کہ ہم فرمانبرداری کی جانب لوٹنے والے ہیں' نافرمانی سے توبہ کرنے والے ہیں' اپنے پروردگار کی عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں۔" (مسلم)

٢٤٢١ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ، وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۱: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر جاتے تو اللہ کے ساتھ سفر کی پریشانی' واپس لوٹنے پر دل شکستگی' نفع کے بعد نقصان' مظلوم کی بددعا' گھر اور مال میں برے منظر سے پناہ طلب کرتے تھے (مسلم)

٢٤٢٢ - (٧) وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً فَقَالَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۲: خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص سفر یا غیر سفر میں کسی جگہ پر قیام کرے اور یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کو اس نے پیدا فرمایا ہے۔" تو جب تک وہ شخص اپنی اس منزل سے روانہ نہ ہو گا اس کو کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچائے گی (مسلم)

٢٤٢٣ - (٨) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَقِيْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِی الْبَارِحَةَ . قَالَ: «اَمَا لَوْ قُلْتَ حِيْنَ اَمْسَيْتَ: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ، لَمْ تَضُرَّكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! گزشتہ رات بچھو کے ڈسنے سے مجھے بہت تکلیف پہنچی ہے آپؐ نے فرمایا' اگر تو شام کے وقت کہتا (جس کا ترجمہ ہے) "بس اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس چیز کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں جس کو اس نے پیدا فرمایا ہے۔" تو تجھے بچھو کبھی تکلیف نہ پہنچاتا (مسلم)

٢٤٢٤ - (٩) **وَعَنْهُ**، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اِذَا كَانَ فِیْ سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُوْلُ: «سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا، رَبَّنَا صَاحِبْنَا، وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں ہوتے اور سحری کا وقت ہوتا تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "ہر سننے والا سن رہا ہے کہ ہم اللہ کی تعریف کر رہے ہیں اور اس کے عمدہ احسانات کا جو ہم پر ہیں اعتراف کرتے ہیں۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارا محافظ ہو اور ہم پر احسان کر' ہم دوزخ سے اللہ کی پناہ طلب کرنے والے ہیں۔" (مسلم)

٢٤٢٥ - (١٠) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ، يُكَبِّرُ عَلٰی كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، آيِبُوْنَ، تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ، سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۲۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی غزوہ' حج

یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر اونچی جگہ پر تین بار اللہ اکبر کہتے بعد ازاں یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "سوائے اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' ہم واپس آنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں' اپنے رب کے لئے سجدہ کرنے والے ہیں اور اس کی حمدوثناء کرنے والے ہیں' اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا' اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے جماعتوں کو شکست سے دوچار کیا۔" (بخاری' مسلم)

٢٤٢٦ - (١١) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یَوْمَ الْاَحْزَابِ عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ، فَقَالَ: «اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ، سَرِیْعَ الْحِسَابِ، اَللّٰھُمَّ اَھْزِمِ الْاَحْزَابَ، اَللّٰھُمَّ اھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۴۲٦: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خندق کے دن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین پر بددعا کی۔ آپؐ نے فرمایا "اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے' جلد حساب لینے والے۔ اے اللہ! جماعتوں کو شکست دے۔ اے اللہ! مشرکین کو شکست دے اور انہیں مصائب و خطرات میں ڈال۔" (بخاری' مسلم)

٢٤٢٧ - (١٢) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ، قَالَ: نَزَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰی اَبِیْ، فَقَرَّبْنَا اِلَیْهِ طَعَاماً وَّوَطْبَةً ، فَاَکَلَ مِنْھَا، ثُمَّ اُتِیَ بِتَمْرٍ، فَکَانَ یَاْکُلُهٗ وَیُلْقِی النَّوٰی بَیْنَ اِصْبَعَیْهِ، وَیَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰی. وَفِیْ رِوَایَةٍ: فَجَعَلَ یُلْقِی النَّوٰی عَلٰی ظَھْرِ اِصْبَعَیْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی، ثُمَّ اُتِیَ بِشَرَابٍ، فَشَرِبَهٗ، فَقَالَ اَبِیْ وَاَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهٖ: اُدْعُ اللهَ لَنَا. فَقَالَ: «اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ، وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۲۷: عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد کے مہمان بنے۔ ہم نے کھانا اور حلوہ آپؐ کے سامنے رکھا۔ آپؐ نے اس سے تناول کیا بعد ازاں آپؐ کی خدمت میں کھجوریں پیش کی گئیں۔ آپؐ کھجوریں تناول کر رہے تھے اور گٹھلیاں اپنی دو انگلیوں کے درمیان پکڑ کر پھینک رہے تھے اور انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو اکٹھا کرتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ گٹھلیوں کو انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی پیٹھ پر رکھ کر پھینک رہے تھے بعد ازاں آپؐ کے پاس پانی لایا گیا' آپؐ نے اسے نوش فرمایا' میرے والد نے آپؐ سے آپؐ کی سواری کی لگام پکڑتے ہوئے عرض کیا' ہمارے لئے اللہ سے دعا کریں آپؐ نے دعا کی' "اے اللہ! ان کے لئے اس میں برکت فرما جو تو نے ان کو دیا ہے اور ان کو معاف کر اور ان پر رحم کر۔" (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٤٢٨ - (١٣) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، كَانَ اِذَا رَاٰى الْهِلَالَ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۲۴۲۸: طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمیں امن' ایمان' سلامتی اور اسلام کے ساتھ چاند دکھا۔ اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔" (ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

٢٤٢٩ - (١٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ، وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَا كَانَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۲۹: عمر بن خطاب اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مصیبت زدہ کو دیکھے اور یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "تمام حمد و ثناء اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت عطا کی' جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی کثیر مخلوق پر فضیلت بخشی" تو اس کو وہ تکلیف نہ پہنچے گی خواہ وہ تکلیف کیسی ہی کیوں نہ ہو (ترمذی)

٢٤٣٠ - (١٥) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَعَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ الرَّاوِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

۲۴۳۰: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور عمرو بن دینار راوی قوی نہیں ہے۔

٢٤٣١ - (١٦) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ؛ كَتَبَ اللهُ لَهُ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ

أَلْفَ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ، وَبَنَىٰ لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَفِي: «شَرْحِ السُّنَّةِ»: «مَنْ قَالَ فِي سُوقٍ جَامِعٍ يُبَاعُ فِيهِ» بَدَلَ «مَنْ دَخَلَ السُّوقَ».

۲۴۳۱: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بازار میں داخل ہوا اور اس نے یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "کوئی معبودِ برحق نہیں سوائے اللہ کے' وہ ایک ہے' اس کا کوئی ساجھی نہیں' اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد و ثناء ہے' وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ذات زندہ ہے جس پر موت نہیں آتی' اسی کے ہاتھ میں تمام خیر و برکت ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے" تو اللہ اس کے لئے دس لاکھ نیکیاں ثبت فرماتے ہیں اور اس سے دس لاکھ برائیاں مٹا دیتے ہیں اور اس کے لئے دس لاکھ درجات بلند فرماتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں محل تعمیر کرتے ہیں (ترمذی' ابن ماجہ)

اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب بیان کیا ہے اور شرحُ السُّنّۃ میں ہے کہ "جو شخص جامع بازار میں کہتا ہے جس میں اشیاء کو فروخت کیا جاتا ہے۔" بجائے ان الفاظ کے کہ "جو شخص بازار میں داخل ہوا۔"

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن دینار راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ ۲۸۱' العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ ۳۷۲' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ ۲۵۹' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۶۹' مرعات جلد۶ صفحہ ۷۲)

۲۴۳۲ - (۱۷) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً يَدْعُو يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ. فَقَالَ: «أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ؟» قَالَ: دَعْوَةٌ أَرْجُو بِهَا خَيْراً. فَقَالَ: «إِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ الْجَنَّةِ، وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ». وَسَمِعَ رَجُلاً يَقُولُ: يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ! فَقَالَ: «قَدِ اسْتُجِيبَ لَكَ فَسَلْ». وَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً وَهُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ. فَقَالَ: «سَأَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ، فَاسْأَلْهُ الْعَافِيَةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۳۲: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا وہ دعا کر رہا تھا' اے اللہ! میں تجھ سے مکمل نعمت کا سوال کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' مکمل نعمت کیا چیز ہے؟ اس نے جواب دیا' ایسی دعا جس کے باعث میں بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' مکمل نعمت تو جنت میں داخل ہونا ہے اور دوزخ سے نجات حاصل کرنا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یک شخص کو یا "ذوالجلال والاکرام" کہتے سنا تو فرمایا' تیری دُعا مقبول ہے جو چاہے مانگ لے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا' وہ دعا کر رہا تھا "اے اللہ! میں تجھ سے صبر کا سوال کرتا ہوں۔" آپؐ نے فرمایا "تو نے اللہ سے مصیبت کا سوال کیا ہے پس تو اس سے عافیت کا سوال کر۔" (ترمذی)

٢٤٣٣ - (١٨) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ جَلَسَ مَجْلِساً فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهُ، فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ؛ اِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

٢٤٣٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں شور و شغب زیادہ کرے تو وہ اس مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تو پاک ہے اور ہم تیری حمد و ثناء کرتے ہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں کہ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں" چنانچہ اس کے لئے اس کی مجلس میں جو کچھ ہوا اسے معاف کر دیا جاتا ہے (ترمذی' بیہقی الدعوات الکبیر)

٢٤٣٤ - (١٩) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ اُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا، قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ، وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾. ثُمَّ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثاً، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثاً، سُبْحَانَكَ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ. فَقِيْلَ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ؟! قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ: مِنْ اَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ اِذَا قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِيْ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

٢٤٣٤: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے قریب ایک چارپایہ لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں پس جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو انہوں نے بسم اللہ کہا۔ جب سواری پر جم کر بیٹھ گئے تو انہوں نے الحمدللہ کہا۔ بعد ازاں انہوں نے دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لئے اس سواری کو مطیع کیا جب کہ ہم اس کو مسخر کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اور بلاشبہ ہم اپنے پروردگار کی جانب جانے والے ہیں۔" بعد ازاں انہوں نے تین بار الحمدللہ اور تین بار اللہ اکبر کہا اور فرمایا (جس کا ترجمہ ہے) "تو پاک ہے بلاشبہ میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے تو مجھے معاف فرما' تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کرتا۔" بعد ازاں علیؓ ہنس پڑے۔ میں نے دریافت کیا' اے امیرالمؤمنین! آپ کس لئے ہنسے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ اس طرح کرتے تھے جیسا کہ میں نے کیا ہے' بعد ازاں آپؐ ہنس پڑتے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ کس لئے ہنسے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ تیرا پروردگار اپنے بندے پر تعجب کرتا

ہے جب وہ دعا کرتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے رب! میرے گناہ معاف فرما" اللہ فرماتا ہے' میرا بندہ یقین رکھتا ہے کہ میرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

٢٤٣٥ - (٢٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا، أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدَعُهَا حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ يَدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَيَقُوْلُ: «اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَآخِرَ عَمَلِكَ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه، وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا لَمْ يُذْكَرْ: «وَآخِرَ عَمَلِكَ».

۲۴۳۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو الوداع کرتے تو اس کا ہاتھ پکڑتے' اس کو نہ چھوڑتے یہاں تک کہ وہ خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چھوڑ دیتا اور آپؐ دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ سے تیرے دین کی حفاظت کا طالب ہوں اور تیری امانت کی حفاظت کا طالب ہوں اور تیرے آخری عمل یعنی اچھے خاتمہ کا سوال کرتا ہوں۔" (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) اور ان دونوں کی روایت میں "تیرے آخری عمل" کا ذکر نہیں ہے۔

٢٤٣٦ - (٢١) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ: «اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكُمْ، وَاَمَانَتَكُمْ، وَخَوَاتِيْمَ اَعْمَالِكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۳۶: عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو الوداع کرتے تو اس کے لئے یہ دعا فرماتے "میں تمہارا دین' تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے خاتمہ کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔" (ابوداؤد)

٢٤٣٧ - (٢٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اُرِيْدُ سَفَرًا فَزَوِّدْنِيْ. فَقَالَ: «زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى». قَالَ زِدْنِيْ. قَالَ: «وَغَفَرَ ذَنْبَكَ». قَالَ: زِدْنِيْ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ. قَالَ: «وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُمَا كُنْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۴۳۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں آپؐ مجھے زادِ راہ عطا فرمائیں۔ آپؐ

نے (اس کے حق میں) دعا کی کہ "اللہ تعالیٰ تجھے تقویٰ کا زادِراہ عطا فرمائے۔" اس نے عرض کیا' آپؐ مزید (زادِ راہ) عطا فرمائیں۔ آپؐ نے دعا کی کہ "اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے۔" اس نے عرض کیا' میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں مجھے مزید عطیہ دیں۔ آپؐ نے دعا کی کہ "تو جہاں بھی ہو اللہ تعالیٰ تیرے لئے (دنیا و آخرت کی) بھلائی کو آسان فرمائے۔" (ترمذی)

اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲٤۳۸ - (۲۳) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَجُلًا قَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُسَافِرَ فَاَوْصِنِیْ. قَالَ: «عَلَیْكَ بِتَقْوَی اللّٰهِ، وَالتَّكْبِیْرِ عَلٰی كُلِّ شَرَفٍ» . قَالَ: فَلَمَّا وَلَّی الرَّجُلُ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَهُ الْبُعْدَ، وَهَوِّنْ عَلَیْهِ السَّفَرَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۲۴۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں سفر پر جانا چاہتا ہوں آپؐ مجھے وصیت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ "اللہ کے ڈر کو لازم اختیار کر اور ہر ٹیلے پر بلند ہوتے ہوئے اللہ اکبر کہہ۔" جب وہ شخص چلا گیا تو آپؐ نے اس کے لئے دعا کی "اے اللہ! اس کے دور کے سفر کو اس کے حق میں نزدیک فرما اور اس کے سفر کو آسان فرما۔" (ترمذی)

۲٤۳۹ - (۲٤) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ فَاَقْبَلَ اللَّیْلُ. قَالَ: «یَا اَرْضُ! رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِیْكِ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِیْكِ، وَشَرِّ مَا یَدِبُّ عَلَیْكِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَیَّةِ وَالْعَقْرَبِ، وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ ، وَمِنْ وَّالِدٍ وَمَا وَلَدَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۴۳۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لئے جاتے اور رات کے لمحات آتے تو دعا فرماتے کہ "اے زمین! میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے' میں اللہ کے ساتھ تیرے شر اور اس چیز کے شر سے جو تجھ میں ہے اور اس چیز کے شر سے جو تجھ میں پیدا کی گئی ہے اور اس چیز کی شر سے جو تیری سطح پر حرکت کناں ہے' پناہ طلب کرتا ہوں اور میں اللہ کے ساتھ شیر' سیاہ سانپ' عام سانپ اور بچھو کے ڈسنے سے پناہ طلب کرتا ہوں اور شہر میں آباد ہونے والے کے شر اور والد اور اولاد کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (ابوداؤد)

۲٤٤۰ - (۲۵) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا غَزَا قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ، بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ ، وَبِكَ اُقَاتِلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۴۴۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کیلئے باہر نکلتے تو یہ دعا فرماتے "اے اللہ! تو میری قوت ہے اور تو میرا مددگار ہے میں تیری مدد سے دشمن کی چالوں کو رد کرتا ہوں اور تیرے ساتھ دشمن پر حملہ آور ہوتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ دشمن سے لڑائی کرتا ہوں۔
(ترمذی' ابوداؤد)

٢٤٤١ - (٢٦) وَعَنْ اَبِیْ مُوسیٰ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ، كَانَ اِذَا خَافَ قَوْمًا قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۴۴۱: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کی طرف سے خطرہ محسوس کرتے تو یہ دعا کرتے کہ "اے اللہ! ہم تجھے مدافعت کی لئے ان کے مقابلے میں کرتے ہیں اور تیرے ساتھ ان کے شر سے پناہ طلب کرتے ہیں۔" (احمد' ابوداؤد)

٢٤٤٢ - (٢٧) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ، كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ. قَالَ: «بِسْمِ اللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَی اللهِ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ اَوْ نَضِلَّ، اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ، اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ. وَالتِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِیْ دَاوٗدَ، وَابْنِ مَاجَهْ، قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْتِیْ قَطُّ اِلَّا رَفَعَ طَرْفَهٗ اِلَی السَّمَآءِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ، اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَیَّ».

۲۴۴۲: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا فرماتے' (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کے نام کا ذکر کرتے ہوئے نکلا ہوں' میرا اعتماد اللہ پر ہے۔ اے اللہ! ہم تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتے ہیں کہ ہم کسی گناہ میں واقع ہوں یا ہم گمراہ ہوں یا ہم ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے یا ہم جہالت پر اتر آئیں یا ہم پر جہالت کی جائے۔" (احمد' ترمذی' نسائی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد' ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے کہ اُمِّ سلمہؓ نے بیان کیا کہ جب کبھی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے باہر نکلتے تو آپؐ اپنی نظر آسمان کی جانب اٹھا کر دعا کرتے کہ "اے اللہ! میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں' ظلم کروں یا ظلم کیا جاؤں' جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔"

٢٤٤٣ - (٢٨) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ، فَقَالَ: بِسْمِ اللهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ؛ يُقَالُ لَهُ حِينَئِذٍ: هُدِيتَ، وَكُفِيتَ، وَوُقِيتَ فَيَتَنَحَّى لَهُ الشَّيْطَانُ. وَيَقُولُ شَيْطَانٌ آخَرُ: كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ، وَكُفِيَ، وَوُقِيَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: «لَهُ الشَّيْطَانُ».

۲۴۴۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنے گھر سے باہر نکلے تو یہ دعا کرے' (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کے ساتھ میں نکلتا ہوں' میرا اعتماد اللہ پر ہے برائی سے روکنے اور نیکی کرنے کی قوت صرف اللہ کے ساتھ ہے۔" تو اس شخص کو اس وقت کہا جاتا ہے کہ "تو ہدایت والا ہے اور تو محفوظ کیا گیا ہے اور تو بچایا گیا ہے۔" اس دعا کی وجہ سے اس کا شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے کہ تو اس شخص کو کیسے گمراہ کر سکتا ہے جو ہدایت دیا گیا ہے' محفوظ کیا گیا ہے اور بچایا گیا ہے (ابوداؤد) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو "اس کا شیطان دور ہو جاتا ہے" تک ذکر کیا ہے۔

٢٤٤٤ - (٢٩) وَعَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وَلَجَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ عَلَى أَهْلِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۴۴۴: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل ہو تو وہ یہ دعا کرے۔ (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہوتے ہوئے بھلائی اور باہر نکلتے ہوئے بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے ہمارا اعتماد ہے" بعد ازاں اپنے اہلِ خانہ کو السلام علیکم کہے (ابوداؤد)

٢٤٤٥ - (٣٠) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ، إِذَا تَزَوَّجَ، قَالَ: «بَارَكَ اللهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكُمَا، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

۲۴۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی انسان کے نکاح کرنے پر اس کو مبارکباد دیتے تو آپؐ یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ اس نکاح کو تیرے لئے برکت والا کرے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے اور تمہارے درمیان محبت فرمائے" (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٢٤٤٦ - (٣١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،

قَالَ: «اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمُ امْرَأَةً، اَوِ اشْتَرٰى خَادِماً، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْاَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَاِذَا اشْتَرٰى بَعِيْراً، فَلْيَأْخُذْ بِذِرْوَةِ سَنَامِهِ، وَلْيَقُلْ مِثْلَ ذٰلِكَ».

وَفِىْ رِوَايَةٍ فِى الْمَرْأَةِ وَالْخَادِمِ: «ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِنَاصِيَتِهَا وَلْيَدْعُ بِالْبَرَكَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۴۴۶: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے نکاح کرے یا کوئی خادم خریدے تو یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیر و برکت اور جس خیر و برکت پر تو نے اس کو پیدا فرمایا ہے' کا سوال کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس کے شر اور جس شر پر تو نے اس کو پیدا فرمایا ہے' سے پناہ طلب کرتا ہوں" اور جب کوئی شخص کسی اونٹ کو خریدے تو اس کی کوہان کے بلند حصہ کو پکڑ کر یہی دعائیہ کلمات کہے اور ایک روایت میں عورت اور خادم کے بارے میں ہے کہ بعد ازاں اس کی پیشانی کو پکڑے اور برکت کی دعا کرے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲۴۴۷ - (۳۲) وَعَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «دَعَوَاتُ الْمَكْرُوْبِ: اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ، فَلَا تَكِلْنِىْ اِلٰى نَفْسِىْ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَاَصْلِحْ لِىْ شَاْنِىْ كُلَّه، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۴۴۷: ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پریشانی کے دعائیہ کلمات یہ ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیری رحمت ہی کی امید رکھتا ہوں مجھے آنکھ کے جھپکنے کے برابر بھی میری ذات کے سپرد نہ کر اور میرے تمام معاملات کی اصلاح فرما تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے" (ابوداؤد)

۲۴۴۸ - (۳۳) وَعَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: هُمُوْمٌ لَزِمَتْنِىْ وَدُيُوْنٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «اَفَلَا اُعَلِّمُكَ كَلَاماً اِذَا قُلْتَهُ اَذْهَبَ اللّٰهُ هَمَّكَ، وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ؟» قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: «قُلْ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَيْتَ: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ». قَالَ: فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ، فَاَذْهَبَ اللّٰهُ هَمِّىْ، وَقَضٰى عَنِّىْ دَيْنِىْ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۴۴۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! مجھے غم اور قرض نے گھیر رکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' میں تجھے ایسے دعائیہ کلمات نہ بتاؤں کہ جب تو انہیں کہے تو اللہ تیرا غم دور کر دے اور تیرا قرض اتار دے۔ اس نے بیان کیا' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! ضرور۔ آپؐ نے فرمایا' صبح و شام کے اوقات میں یہ دعائیہ کلمات کہا کر۔ (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ غم اور حزن سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ' عجز اور کاہلی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ بخل اور بزدلی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ قرض کے زیادہ ہونے اور لوگوں کے غلبہ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" راوی نے بیان کیا کہ میں نے یہ دعائیہ کلمات کہے' تو اللہ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض اتار دیا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں غسّان بن بصری راوی ضعیف ہے (مرعات جلد۶ صفحہ ۹۲)

٢٤٤٩ - (٣٤) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ جَآءَهُ مُكَاتَبٌ فَقَالَ: اِنِّي عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَاَعِنِّي. قَالَ: اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْناً اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْكَ. قُلْ: «اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي: «اَلدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ».

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ: «اِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ» فِيْ بَابِ: «تَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ» اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۴۴۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے ہاں ایک مکاتب (غلام) آیا۔ اس نے بتایا کہ میں کتابت کا مال ادا کرنے سے عاجز آگیا ہوں' آپ میری معاونت کریں۔ علیؓ نے کہا' کیا میں تجھے ایسے دعائیہ کلمات نہ بتاؤں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے تھے کہ اگر تجھ پر بہت بڑے پہاڑ کے برابر قرض ہو گا تو اللہ تجھ سے اس قرض کو ادا کرے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں "اے اللہ! مجھے حلال کے ساتھ حرام سے محفوظ کر اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اپنے غیر سے مستغنی کر۔" (ترمذی' بیہقی فی الدعوات الکبیر) اور آئندہ صفحات میں ہم باب "تَغْطِيَةُ الْاَوَانِيْ" کے ضمن میں انشاء اللہ تعالیٰ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث ذکر کریں گے جس میں ہے کہ "جب تم کتوں کے بھونکنے کی آواز سنو...."

وضاحت: غلام کو مکاتب بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا آقا اس سے کہے کہ تم اتنا روپیہ مجھے دو تو تمہیں آزاد کر دیا جائے گا جب وہ متعین رقم ادا کر دے گا تو غلام آزاد ہو جائے گا وگرنہ وہ غلام رہے گا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٤٥٠ - (٣٥) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ إِذَا جَلَسَ مَجْلِساً أَوْ صَلَّى تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلِمَاتِ فَقَالَ: «إِنْ تَكَلَّمَ بِخَيْرٍ كَانَ طَابِعاً عَلَيْهِنَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنْ تَكَلَّمَ بِشَرٍّ كَانَ كَفَّارَةً لَهُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۲۴۵۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے یا نماز ادا کرتے تو آپؐ چند کلمات کہتے چنانچہ میں نے آپؐ سے ان کلمات کے فائدہ کے بارے میں استفسار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اگر خیر و برکت کے کلمات کہے گئے ہیں تو بعد کے دعائیہ کلمات قیامت تک ان پر بطور مہر لگانے کے ہوں گے اور اگر برے کلمات کہے گئے ہیں تو بعد کے کلمات ان کا کفّارہ ہوں گے۔ وہ کلمات یہ ہیں "اے اللہ! تو پاک ہے' ہم تیری تعریف کرتے ہیں' تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے' میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں" (نسائی)

٢٤٥١ - (٣٦) وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ: «هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، آمَنْتُ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ ذَهَبَ بِشَهْرِ كَذَا، وَجَاءَ بِشَهْرِ كَذَا». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۲۴۵۱: قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ انہیں یہ بات پہنچی کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "یہ چاند خیر و برکت کا حامل ہو' یہ چاند خیر و برکت کا حامل ہو' یہ چاند خیر و برکت کا حامل ہو۔ میں اس ذات پر ایمان رکھتا ہوں جس نے تجھے پیدا فرمایا۔" آپؐ اس جملے کو تین بار دہراتے۔ بعد ازاں آپؐ دعا کرتے "سب حمد و ثناء اس اللہ کے لئے ہے جو اسی طرح ایک ماہ کو لے گیا اور ایک ماہ کو لے آیا۔"

(ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند کے راوۃ ثقہ ہیں البتہ یہ حدیث مرسل ہے لیکن ابنُ السنیؒ اور امام طبرانیؒ نے اس حدیث کو موصول بیان کیا ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۹۵)

٢٤٥٢ - (٣٧) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَثُرَ هَمُّهُ، فَلْيَقُلْ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ، وَابْنُ عَبْدِكَ، وَابْنُ أَمَتِكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ، نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ،

مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ، اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ، اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَداً مِنْ خَلْقِكَ [اَوِ الْهَمْتَ عِبَادَكَ] ، اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِيْ مَكْنُوْنِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ، اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ، وَجِلَآءَ هَمِّيْ وَغَمِّيْ. مَا قَالَهَا عَبْدٌ قَطُّ اِلَّا اَذْهَبَ اللّٰهُ غَمَّهٗ، وَاَبْدَلَهٗ فَرَجاً» . رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۲۴۵۲: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کا حزن وملال زیادہ ہو جائے تو وہ یہ دعائیہ کلمات کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں' تیرے بندے کا فرزند ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں اور تیرے قبضے میں ہوں' میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے' تیرا فیصلہ میرے حق میں ثابت ہے' تیرے فیصلے عدل و انصاف والے ہیں' میں تجھ سے تیرے ہر اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس نام کے ساتھ تو نے اپنی ذات کا نام رکھا ہے یا اس کو تو نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے یا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو اس کی تعلیم دی ہے یا اس کو تو نے اپنے ہاں غیب کے خزانوں میں مخفی رکھا ہے کہ تو قرآن پاک کو میرے دل کی زندگی کا باعث بنائے اور میرے حزن و غم کو دور فرمائے۔" جو شخص جب بھی یہ دعائیہ کلمات کہتا ہے تو اللہ اس کے حزن و غم کو دور فرماتا ہے اور حزن و غم کو فرحت و مسرت میں تبدیل کر دیتا ہے (رزین)

۲۴۵۳ - (۳۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا، وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۴۵۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم سفر میں بلندی پر چڑھتے تو ہم "اللہ اکبر" کے کلمات کہتے اور جب ہم نشیب میں اترتے تو ہم "سُبحان اللہ" کہتے (بخاری)

۲۴۵۴ - (۳۹) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ يَقُوْلُ: «يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ! بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَلَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ.

۲۴۵۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مصیبت غم زدہ کرتی تو آپؐ یہ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے وہ ذات جو ہمیشہ زندہ ہے' اے وہ ذات جو ہمیشہ قائم ہے' تیری رحمت کے ساتھ تیری مدد کا طلب گار ہوں" (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابان رقاشی راوی ضعیف ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کے بارے میں ذکر نہیں کیا ہے کہ یہ غریب ہے اور محفوظ نہیں بلکہ انسؓ کی اس حدیث کے بارے میں یہ الفاظ ہیں جس میں

آپؐ نے فرمایا' "یا ذوالجلال والاکرام" کے دعائیہ کلمات کے ساتھ پناہ طلب کرو (مرعات جلد ۶ صفحہ ۹۹)

٢٤٥٥ - (٤٠) **وعن** ابي سعيدٍ الْخُدريّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهُ؟ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ . قَالَ: «نَعَمْ، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا، وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا». قَالَ: فَضَرَبَ اللهُ وُجُوهَ أَعْدَائِهِ بِالرِّيْحِ، وَهَزَمَ اللهُ بِالرِّيْحِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۴۵۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جنگِ خندق کے موقعہ پر عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم کیا دعا کریں اس لئے کہ (گھبراہٹ کی وجہ سے) دل حلق تک پہنچ چکے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' دعا کرو: "اے اللہ! ہمارے عیوب کی پردہ پوشی کر اور ہماری گھبراہٹوں کو امن عطا کر۔" (راوی نے بیان کیا) کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے چہروں کو تیز آندھی کے ساتھ مارا نیز انہیں شکست سے دوچار کیا (احمد)

٢٤٥٦ - (٤١) **وعن** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ السُّوْقَ قَالَ: «بِسْمِ اللهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا صَفْقَةً خَاسِرَةً». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۴۵۶: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بازار تشریف لے جاتے تو یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کے نام کی ساتھ' اے اللہ! میں تجھ سے اس بازار کی خیر و برکت اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر و برکت کا سوال کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس بازار کے شر اور اس بازار میں جو کچھ ہے اس کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے ساتھ اس سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ مجھے اس بازار میں کسی سودے میں خسارہ اٹھانا پڑے۔" (بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کو علامہ ہیثمیؒ اور امام طبرانیؒ نے ذکر کیا ہے۔ طبرانی کی سند میں محمد بن ابان جعفی راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر ۳۱۱' التاریخ الکبیر جلد ۱ صفحہ ۵۰' الضعفاء و المتروکین صفحہ ۵۱۲' الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۲۱' میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۵۳' مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۰۲)

(۸) بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

(وہ دُعائیں جن میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرنے کا ذکر ہے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٤٥٧ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ، وَدَرْكِ الشَّقَآءِ، وَسُوْءِ الْقَضَآءِ، وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۴۵۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ساتھ (سخت مصیبت' بد نصیبی' بُری تقدیر اور دشمنوں کے خوش ہونے سے) پناہ طلب کرو (بخاری' مسلم)

٢٤٥٨ - (٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ، وَالْعِجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَضِلَعِ الدَّیْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۵۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذیل کے کلمات کے ساتھ دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ فکر و غم' عاجزی' کاہلی' بزدلی' بخل' قرض کے غلبہ اور لوگوں کے دباؤ میں آنے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (بخاری' مسلم)

٢٤٥٩ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَآءِ الثلجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّ قَلْبِیْ كَمَا یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ کاہلی' بڑھاپے' قرض اور گناہ سے پناہ طلب کرتا ہوں' اے اللہ! میں تیرے ساتھ دوزخ کے عذاب اور دوزخ کے فتنے' قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں نیز دولت کے فتنہ شر اور فقیری کے فتنہ شر اور مسیح دجال کے فتنہ شر سے پناہ طلب کرتا ہوں' اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ دھو ڈال اور میرے دل کو اس طرح صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف ہوتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دوری فرما جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری کی ہے" (بخاری' مسلم)

٢٤٦٠ - (٤) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ، اَللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا، أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۶۰: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذیل کے دعائیہ کلمات کے ساتھ دعا کرتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میں تیرے ساتھ عاجزی' کاہلی' بزدلی' بخل' بڑھاپے اور عذابِ قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں' اے اللہ! میرے نفس کو (ممنوع کاموں سے) بچاؤ عطا فرما اور نفس کو (گناہوں سے) پاک فرما تو سب سے بہتر نفس کو پاک کرنے والا ہے تو اس میں تصرف کرنے والا ہے اور تو اس کا مالک ہے' اے اللہ! میں تیرے ساتھ ایسے علم سے پناہ طلب کرتا ہوں جو فائدہ عطا نہ کرے اور ایسے دل سے پناہ طلب کرتا ہوں جس میں اللہ کا ڈر نہ ہو اور ایسے نفس سے پناہ طلب کرتا ہوں جس میں قناعت نہ ہو اور ایسی دعا سے پناہ طلب کرتا ہوں جسے قبولیت حاصل نہ ہو" (مسلم)

٢٤٦١ - (٥) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ. وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۶۱: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میں تیرے ساتھ انعامات کے زائل ہونے اور تیری (عطا کردہ) عافیت کے تبدیل ہونے اور اچانک تیری ناراضگی کے آنے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے پناہ طلب کرتا ہوں (مسلم)

٢٤٦٢ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ ان اعمال کے شر سے جنہیں میں نے کیا ہے اور ان اعمال کے شر سے جنہیں میں نہیں کر پایا' پناہ طلب کرتا ہوں" (مسلم)

٢٤٦٣ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ، اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ، وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۶۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیری ذات کے لئے مطیع ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر اعتماد کیا اور تیری ہی طرف رجوع کیا اور تیرے ہی ساتھ (دشمنوں سے) لڑائی کی۔ اے اللہ! میں تیری عزت کے ساتھ پناہ طلب کرتا ہوں (تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں) کہ تو مجھے راہِ ہدایت سے دور رکھے تو ہمیشہ زندہ ہے' تجھ پر موت طاری نہ ہو گی جب کہ جن اور انسان موت سے ہمکنار ہوں گے۔" (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٤٦٤ - (٨) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ: مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۲۴۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ چار چیزوں سے پناہ طلب کرتا ہوں ایسے علم سے جو مفید نہ ہو' ایسے دل سے جس میں اللہ کا خوف نہ ہو' ایسے نفس سے جس میں قناعت نہ ہو اور ایسی دعا سے جس کو قبولیت حاصل نہ ہو۔" (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٢٤٦٥ - (٩) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو.
وَالنَّسَائِيُّ عَنْهُمَا.

۲۴۶۵: نیز اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے عبداللہؓ بن عمروؓ سے اور امام نسائیؒ نے دونوں سے روایت کیا ہے۔

٢٤٦٦ - (١٠) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْجُبْنِ، وَالْبُخْلِ، وَسُوْءِ الْعُمُرِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۶۶: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے پناہ طلب کرتے تھے بزدلی، بخل، بڑھاپے کی عمر، دل کے وسوسہ اور عذابِ قبر سے (ابوداؤد، نسائی)

٢٤٦٧ - (١١) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ محتاجی، مال کی کمی اور ذلّت سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔" (ابوداؤد، نسائی)

٢٤٦٨ - (١٢) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ، وَالنِّفَاقِ، وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ اختلاف، نفاق اور برے اخلاق سے پناہ طلب کرتا ہوں۔"
(ابوداؤد، نسائی)

٢٤٦٩ - (١٣) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۲۴۶۹ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ بھوک سے پناہ طلب کرتا ہوں اس لئے کہ بھوک تکلیف دہ ساتھی ہے اور میں تیرے ساتھ خیانت سے پناہ طلب کرتا ہوں‘ اس لئے کہ خیانت بری خصلت ہے۔“

(ابوداوٗد‘ نسائی‘ ابن ماجہ)

٢٤٧٠ - (١٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُذَامِ، وَالْجُنُوْنِ، وَمِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۷۰ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیری ذات کے ساتھ برص‘ کوڑھ‘ دیوانگی اور بدترین قسم کی بیماریوں سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ (ابوداوٗد‘ نسائی)

٢٤٧١ - (١٥) وَعَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۷۱ : قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ بُرے اخلاق‘ بُرے اعمال اور مذموم خواہشات سے پناہ طلب کرتا ہوں۔“ (ترمذی)

٢٤٧٢ - (١٦) وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! عَلِّمْنِيْ تَعْوِيْذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ. قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ، وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ، وَشَرِّ قَلْبِيْ، وَشَرِّ مَنِيِّيْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۷۲ : شُتَیْر بن شکل بن حمید رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا میں نے عرض کیا‘ اے اللہ کے پیغمبر! مجھے وہ کلمات بتائیں جن کے ساتھ میں پناہ طلب کروں۔ آپؐ نے فرمایا‘ تو (یہ) دعا کر (جس کا ترجمہ ہے) ”اے اللہ! میں تیرے ساتھ اپنے کانوں‘ آنکھوں‘ زبان‘ دل اور منی کے شر سے پناہ طلب کرتا ہوں“ (ابوداوٗد‘ ترمذی‘ نسائی)

www.muhammadilibrary.com

٢٤٧٣ - (١٧) وَعَنْ أَبِي الْيَسَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ ، وَمِنَ الْغَرَقِ، وَالْحَرَقِ، وَالْهَرَمِ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِراً ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغاً». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى: «وَالْغَمِّ».

۲۴۷۳: ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ دیوار گرنے سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ بلندی سے گرنے، ڈوبنے، آگ میں جلنے اور بڑھاپے سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے حواس باختہ بنائے اور میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں تیری راہ میں حق سے پیٹھ پھیرتے ہوئے فوت ہو جاؤں اور میں تیرے ساتھ اس بات سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں (زہریلے جانور کے) ڈسنے سے فوت ہو جاؤں۔" (ابوداؤد، نسائی) اور دوسری روایت میں یہ لفظ زیادہ ہے کہ میں غم سے پناہ طلب کرتا ہوں۔"

٢٤٧٤ - (١٨) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِيْ إِلٰى طَبَعٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ: «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۴۷۴: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، تم اللہ کے ساتھ ایسے لالچ سے پناہ طلب کرو جو عیب تک پہنچائے (احمد، بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن عامر راوی ضعیف ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۴۹، مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۲۵)

٢٤٧٥ - (١٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ، فَقَالَ: «يَا عَائِشَةُ! اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا، فَإِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کی طرف دیکھا اور فرمایا، اے عائشہ! اللہ کے ساتھ اس (چاند) کے شر سے پناہ طلب کریں وہ تاریک رات ہے جب اس کا اندھیرا چھا جاتا ہے (ترمذی)

وضاحت: اگرچہ دن کی طرح رات بھی نعمت ہے اس میں سکون حاصل ہوتا ہے لیکن چونکہ جادوگر لوگ چاند گرہن کی حالت میں اور جب آخری راتوں میں چاند کی روشنی کم ہوتی ہے، اندھیرا چھایا ہوتا ہے تو وہ جادو وغیرہ کے

عمل کرتے ہیں اس لئے ایسی راتوں سے پناہ طلب کی گئی ہے (واللہ اعلم)

٢٤٧٦ - (٢٠) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي: «يَا حُصَيْنُ! كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا؟» قَالَ أَبِي: سَبْعَةً: سِتًّا فِي الْأَرْضِ، وَوَاحِداً فِي السَّمَاءِ. قَالَ: «فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ؟» قَالَ: الَّذِي فِي السَّمَاءِ. قَالَ: «يَا حُصَيْنُ! أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ». قَالَ: فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ: «قُلِ: اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي، وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۷۶: عمران بن حُصَیْن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے دریافت کیا' اے حُصَیْن! ان دنوں تو کتنے خداؤں کی عبادت کرتا ہے؟ میرے والد نے جواب دیا' سات خداؤں کی عبادت کرتا ہوں (ان میں سے) چھ خدا زمین پر ہیں اور ایک آسمان پر ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' ان میں سے کس کو تو اپنے فائدے اور خوف کے لئے خاص کرتا ہے؟ اس نے جواب دیا' اس خدا کو جو آسمان میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اے حُصَیْن! خبردار! اگر تو مسلمان ہو جائے تو میں تجھے دو دعائیں بتاؤں گا جو تجھے دونوں جہانوں میں فائدہ بخشیں گی (راوی نے بیان کیا) جب حُصَیْن ایمان لایا تو اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے وہ دونوں دعائیں بتائیں جن کا آپؐ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا آپؐ نے فرمایا' تو یہ دعا کر' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھے استقامت کی راہنمائی عطا کر اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ فرما۔" (ترمذی)

٢٤٧٧ - (٢١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا فَزِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ، فَلْيَقُلْ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَشَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ، فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ» وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ، وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَهٰذَا لَفْظُهُ.

۲۴۷۷: عَمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب نیند میں خوف زدہ ہو جائے تو وہ یہ دعا کرے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اللہ کی ناراضگی' اس کے عذاب' اس کے بندوں کے شر' شیطانوں کے چوکے لگانے سے اور اس سے کہ وہ میرے قریب پھٹکیں پناہ طلب کرتا ہوں۔" تو وہ اس کو ضرر نہیں پہنچا سکیں گے اور عبداللہؓ بن عمروؓ اپنے ان بچوں کو جو حدِّ بلوغت کو پہنچ جاتے انہیں ان کلمات کی تعلیم دیتے اور جو بالغ نہ ہوتے تو ان کلمات کو کسی کاغذ وغیرہ پر تحریر کر کے بچے کی گردن میں لٹکا دیتے تھے (ابوداؤد' ترمذی) البتہ الفاظ ترمذی کے ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی ہے اور وہ لفظ عن کے ساتھ روایت بیان کرتا ہے نیز حدیث معضل ہے اور پھر یہ فعل عبداللہؓ بن عمروؓ صحابی کا ہے' مرفوع حدیث نہیں ہے اس لئے اس سے تعویذ لٹکانے کے جواز پر استدلال نہیں کیا جا سکتا جب کہ بعض علماء جواز کے قائل ہیں کہ اگر آیاتِ قرآنیہ اور مسنون دعائیں ہوں تو تعویذ کی شکل میں ان کا استعمال جائز ہے لیکن احتیاط اسی میں ہے کہ نابالغ بچوں کے گلے میں بھی تعویذ نہ لٹکائے جائیں جبکہ تعویذات کا کاروبار تو کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔
(الکلم الطیب تحقیق علامہ البانی صفحہ ۴۴)

۲٤٧٨ - (٢٢) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ. وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ قَالَتِ النَّارُ: اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۴۷۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ سے تین بار جنّت کا سوال کیا تو جنت اس کے حق میں یہ دعا کرتی ہے کہ "اے اللہ! اس کو جنّت میں داخل کر" اور جس شخص نے دوزخ سے پناہ طلب کی تو آگ دعا کرتی ہے کہ "اے اللہ! اس کو دوزخ سے محفوظ کر۔" (ترمذی' نسائی)

وضاحت: جمادات کا کلام کرنا درست ہے اور جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے تنے کو چھوڑ کر منبر پر تشریف فرما ہوئے تو کھجور کا تنا رونے لگا' اسی طرح جنت اور دوزخ کا دعا کرنا حقیقت پر محمول ہو گا (مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۳۱)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲٤٧٩ - (٢٣) **عَنِ** الْقَعْقَاعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ كَعْبَ الْاَحْبَارِ قَالَ: لَوْلَا كَلِمَاتٌ اَقُوْلُهُنَّ لَجَعَلَتْنِيْ يَهُوْدُ حِمَارًا. فَقِيْلَ لَهُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ لَيْسَ شَيْءٌ اَعْظَمَ مِنْهُ، وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۲۴۷۹: قَعْقَاعْ بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کَعْب احبار نے بیان کیا کہ اگر وہ دعائیہ کلمات نہ ہوتے جن کے ساتھ میں دعا کرتا ہوں تو مجھے یہودی (جادو کے ساتھ) گدھا بنا دیتے۔ کعب احبار سے دریافت کیا گیا کہ وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے بیان کیا (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کی ذات کے ساتھ پناہ طلب کرتا

ہوں جو عظمت والی ہے جس سے کوئی چیز زیادہ عظمت والی نہیں ہے اور اللہ کے ان کلمات تامہ کے ساتھ جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا اور اللہ کے ان اچھے ناموں کے ساتھ جن کا مجھے علم ہے اور جن کو میں نہیں جانتا' اس چیز کے شر سے جس کو اس نے پیدا کیا' پھیلایا اور بنایا۔" (مالک)

٢٤٨٠ - (٢٤) وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ كَانَ اَبِیْ يَقُوْلُ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، فَكُنْتُ اَقُوْلُهُنَّ. فَقَالَ: اَیْ بُنَیَّ! عَمَّنْ اَخَذْتَ هٰذَا؟ قُلْتُ: عَنْكَ. قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ. وَالتِّرْمِذِیُّ، اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: فِیْ دُبُرِ الصَّلَاةِ.

وَرَوٰی اَحْمَدُ لَفْظَ الْحَدِيْثِ، وَعِنْدَهُ: فِیْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ.

۲۴۸۰: مسلم بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فرض نماز کے بعد (یہ) دعا کرتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ کفر' احتیاج اور عذاب قبر سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" چنانچہ میں بھی یہ کلمات کہتا تھا۔ میرے والد نے دریافت کیا' اے میرے بیٹے! یہ کلمات تو نے کہاں سے معلوم کئے ہیں؟ میں نے عرض کیا' آپ سے۔ انہوں نے بیان کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہا کرتے تھے (نسائی' ترمذی) البتہ امام ترمذیؒ نے فرض نماز کے بعد کا ذکر نہیں کیا اور امام احمدؒ نے حدیث کے الفاظ کو ذکر کیا ہے اور اس میں فرض نماز کے بعد کا ذکر ہے۔

٢٤٨١ - (٢٥) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ» فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَتَعْدِلُ الْكُفْرَ بِالدَّيْنِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» . وَفِیْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ» . قَالَ رَجُلٌ: وَيَعْدِلَانِ؟ قَالَ: «نَعَمْ» . رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ.

۲۴۸۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کے ساتھ کفر اور قرض سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا کفر قرض کے مساوی ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا "اے اللہ! میں تیرے ساتھ کفر اور احتیاج سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" ایک شخص نے دریافت کیا' بھلا وہ دونوں برابر ہیں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں دراج ابوالہیثم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۸۴' مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۳۵)

(۹) بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ

(جامع دعائیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٤٨٢ - (١) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اَنَّهٗ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ، وَجَهْلِيْ، وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ، وَهَزْلِيْ، وَخَطَئِيْ، وَعَمْدِيْ، وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ، وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ، وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ. اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۴۸۲: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میرے گناہ، میری جہالت، کسی بھی کام میں میرے اسراف اور جن امور کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے انہیں معاف فرما۔ اے اللہ! میری سنجیدگی سے کی ہوئی، مذاقاً کی ہوئی اور بلاارادہ اور ارادے کے ساتھ کی گئیں خطائیں معاف کر دے، یہ سب قسم کی خطائیں مجھ سے سرزد ہوئی ہیں۔ اے اللہ! میرے اگلے، پچھلے، پوشیدہ، ظاہر اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما تو آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔" (بخاری، مسلم)

٢٤٨٣ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ، وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ، وَاَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِي الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ، وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میرے دین کو درست رکھ، جو میرا اصل سہارا ہے نیز میری دنیا کی اصلاح فرما جس

کے ساتھ میرا معاش وابستہ ہے اور میری آخرت کی اصلاح فرما جہاں مجھے لوٹ کر جانا ہے اور میری زندگی کو ہر نیک کام میں اضافے کا سبب بنا اور موت کو میرے لئے ہر شر سے آرام حاصل کرنے کا سبب بنا (مسلم)

٢٤٨٤ - (٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى، وَالتُّقٰى، وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۸۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت' تقویٰ' گناہوں سے بچاؤ اور استغناء کا سوال کرتا ہوں۔" (مسلم)

٢٤٨٥ - (٤) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قُلِ: اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ، وَسَدِّدْنِيْ . وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ، وَبِالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۸۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا' تو (یہ) دعا کر (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھے ہدایت دے اور مجھے استقامت عطا کر۔" اور ہدایت سے مقصود یہ رکھ کہ (اللہ) تجھے سیدھا راستہ دکھائے اور استقامت سے مقصود یہ رکھ کہ (اللہ) تجھے تیر کی مانند سیدھا کرے (مسلم)

٢٤٨٦ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ، عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ، ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَّدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۸۶: ابومالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص اسلام لاتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز کی تعلیم دیتے بعد ازاں اسے ذیل کے کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت عطا کر اور مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق حلال عطا کر۔" (مسلم)

٢٤٨٧ - (٦) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمیں دنیا میں نعمت اور آخرت میں اچھا مرتبہ عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ فرما۔" (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٤٨٨ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوْ يَقُوْلُ: «رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ، رَبِّ اجْعَلْنِيْ لَكَ شَاكِراً، لَّكَ ذَاكِراً، لَّكَ رَاهِباً، لَكَ مِطْوَاعاً لَّكَ مُخْبِتاً، اِلَيْكَ اَوَّاهاً مُنِيْباً، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ، وَاَجِبْ دَعْوَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۲۴۸۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے پروردگار! مجھے میرے دشمنوں پر غلبہ عطا کر اور مجھ پر کسی کو غلبہ عطا نہ کر اور میری مدد فرما مجھ پر کسی کو مسلط نہ کر اور میرے حق میں تدبیر کر اور میرے خلاف تدبیر نہ فرما اور (نیک کاموں کی) مجھے ہدایت فرما اور میرے لئے راہِ ہدایت پر چلنے کو آسان فرما اور مجھے ان لوگوں پر غلبہ عطا کر جو مجھ پر زیادتی کرتے ہیں۔ اے میرے پروردگار! مجھے اپنا شکریہ ادا کرنے والا، تجھے یاد کرنے والا، تجھ سے ڈرنے والا، تیری کثرت کے ساتھ عبادت کرنے والا، تیرے لئے خشوع کرنے والا، کثرت کے ساتھ آہ و زاری کرنے والا، (تمام معاملات میں) اپنی جانب رجوع کرنے والا بنا۔ اے میرے پروردگار! میری توبہ قبول کر اور میرے گناہ محو فرما اور میری دعا قبول کر اور میری دلیل کو اپنے دشمنوں پر ثابت کر اور میری زبان کو درست فرما اور میرے دل کو راہ صواب کی ہدایت فرما اور میرے دل کے کینہ کو نکال دے (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ)

٢٤٨٩ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ بَكٰى، فَقَالَ: «سَلُوا اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ، فَاِنَّ اَحَداً لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِيْنِ خَيْراً مِنَ الْعَافِيَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَاداً.

۲۴۸۹: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے بعد ازاں آپؐ نے رونا شروع کیا اور فرمایا، اللہ سے (گناہوں کی) معافی اور (دین کی) سلامتی کا سوال کرو

بلاشبہ کوئی شخص یقین کی بعد سلامتی سے بہتر (نعمت) عطا نہیں کیا گیا (ترمذی' ابن ماجہ)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

٢٤٩٠ - (٩) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الدُّعَآءِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ». ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِيْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الدُّعَآءِ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

٢٤٩٠: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اپنے پروردگار سے دنیا و آخرت میں عافیت اور درگزر کی درخواست کر۔ بعد ازاں وہ آپؐ کی خدمت میں دوسرے دن حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کون سی دعا افضل ہے؟ آپؐ نے اس کو پہلا جواب دیا بعد ازاں وہ آپؐ کی خدمت میں تیسرے دن آیا۔ آپؐ نے اس کو پہلا ہی جواب دیا اور فرمایا' جب تجھے دنیا اور آخرت میں عافیت اور معافی مل گئی تو پھر تو کامیاب ہے (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو سند کے لحاظ سے حسن غریب قرار دیا ہے۔

٢٤٩١ - (١٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَآئِهِ: «اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهُ عِنْدَكَ، اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ، اَللّٰهُمَّ مَا زَوَيْتَ عَنِّيْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

٢٤٩١: عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! مجھے اپنی اور ان لوگوں کی محبت عطا کر جن کی محبت مجھے تیرے نزدیک فائدہ عطا کرے' اے اللہ! جو تو نے مجھے محبوب چیزیں عطا کی ہیں انہیں میرے لئے ان کاموں کا ذریعہ بنا جن کاموں کو تو محبوب جانتا ہے' اے اللہ! میری جن چیزوں سے تو نے مجھے محروم رکھا ہے تو میرے دل کو ان کاموں کے لئے فارغ کرنے ذریعہ بنا جن کو تو محبوب جانتا ہے۔" (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سفیان بن وکیع راوی متہم بِالْکِذب ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۱۴۷)

٢٤٩٢ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْمُ مِنْ

مَجْلِسٍ حَتّٰى يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ: «اللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصِيبَاتِ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا. وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۲۴۹۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کم ہی ایسا ہوتا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مجلس سے کھڑے ہوئے ہوں اور آپؐ نے اپنے رفقاء صحابہ کرامؓ کے لئے ذیل کے دعائیہ کلمات کے ساتھ دعا نہ کی ہو (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمیں اپنے خوف کا اس قدر حصہ عطا فرما کہ تو ہمارے اور ہماری نافرمانیوں کے درمیان پردہ بن جائے اور اطاعت سے اس قدر حصہ عطا فرما کہ اس کے سبب تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے اور یقین سے اس قدر حصہ عطا فرما کہ اس کے سبب تو ہم پر دُنیوی مسائل کو معمولی بنا دے اور ہمیں اپنے کانوں، آنکھوں اور قوت سے فوائد حاصل کرنے کی توفیق عطا کر، جب تک ہم زندہ ہیں اور ان کو آخر تک قائم رکھ اور ہمیں ان لوگوں سے بدلہ لینے دے جو ہم پر ظلم کرتے ہیں اور ہمیں ان لوگوں پر کامیاب فرما جو ہمارے ساتھ دشمنی کریں اور ہمیں ہمارے دین میں کوئی مصیبت نہ پہنچا اور دنیا کے حصول کو ہمارا عظیم مقصد نہ بنا اور نہ اس کو ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر ان لوگوں کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہیں کرتے۔" (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۲۴۹۳ - (۱۲) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي، وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي، وَزِدْنِي عِلْمًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا.

۲۴۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! مجھے اس علم سے فائدہ عطا کر جسے تو نے مجھے عطا کیا ہے اور مجھے ایسا علم عطا کر جو میرے لیے فائدہ مند ہو اور میرے علم میں اضافہ کر۔ سب حمد و ثناء ہر حالت میں اللہ کے لئے ہے اور میں اللہ کے ساتھ دوزخیوں کی حالت سے پناہ طلب کرتا ہوں (ترمذی، ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو (سند کے لحاظ سے) غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی راوی ضعیف اور محمد بن ثابت راوی مجہول ہے۔

(مرعات جلد۶ صفحہ۱۵۰)

٢٤٩٤ - (١٣) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ، فَأُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْماً فَمَكَثْنَا سَاعَةً، فَسُرِّيَ عَنْهُ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا، وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا». ثُمَّ قَالَ: «أُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ آيَاتٍ مَنْ أَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ» ثُمَّ قَرَأَ: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ﴾ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۴۹۴: عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپؐ کے چہرے کے نزدیک شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی سی آواز سنائی دیتی تھی چنانچہ ایک دن آپؐ پر وحی نازل ہوئی تو ہم نے تھوڑی دیر انتظار کیا جب نزول وحی کی حالت ختم ہوئی تو آپؐ نے قبلہ رخ ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور دعا کی ' اے اللہ! ہمیں کثرت کے ساتھ (خیر و برکت) عطا کر اور اس میں کمی نہ کر اور ہمیں عزت سے سرفراز اور ہمیں ذلیل نہ کر اور ہمیں نواز اور ہمیں محروم نہ کر اور ہمیں (اپنی رحمت کے لئے) ترجیح دے اور دوسروں کو ہم پر ترجیح نہ دے اور ہمیں راضی کر اور ہم سے خوش ہو۔" بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' مجھ پر دس آیات نازل کی گئیں ہیں جو شخص ان (پر عملی طور) پر قائم رہے گا وہ جنت میں داخل ہو گا بعد ازاں آپؐ نے (سورۃ المؤمنون کی ابتدائی آیات) تلاوت کیں "قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ....." یہاں تک کہ دس آیات تلاوت فرمائیں (احمد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٤٩٥ - (١٤) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا ضَرِيرَ الْبَصَرِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: اُدْعُ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَنِي فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ، وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ». قَالَ: فَادْعُهُ. قَالَ: فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ الْوُضُوْءَ وَيَدْعُوَ بِهٰذَا الدُّعَاءِ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، إِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلٰى رَبِّيْ لِيَقْضِيَ لِيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهِ، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

تیسری فصل

۲۴۹۵: عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' آپؐ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے تندرستی عطا کرے۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو چاہتا ہے تو میں دعا کرتا ہوں اور اگر تو صبر کرے تو یہ تیرے حق میں بہتر ہے۔ اس نے عرض کیا' آپ

دعا فرمائیں (راوی نے بیان کیا) آپؐ نے اس کو اچھی طرح وضو بنانے کا حکم دیا اور ذیل کے کلمات کے ساتھ دعا کرنے کا حکم دیا' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے اپنی حاجت کا سوال کرتا ہوں اور تیری جانب تیرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی سفارش لاتا ہوں جو نبی رحمت ہیں' میں آپؐ کو اپنے پروردگار کے ہاں سفارشی لاتا ہوں تاکہ وہ میری اس حاجت کو پورا کرے' اے اللہ! میرے بارے میں ان کی سفارش قبول کر۔" (ترمذی)
امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو جعفر راوی مجہول' متفرد اور مختلف فیہ ہے۔ اس حدیث سے استدلال درست نہیں البتہ صالحین سے ان کی زندگی میں دعا کرائی جا سکتی ہے جیسا کہ آپؐ کی زندگی میں آپؐ سے دعا کرانا ثابت ہے لیکن آپؐ کی ذات کو آپؐ کی زندگی میں بطور سفارشی پیش کرنا یا آپؐ کی وفات کے بعد سفارش پیش کرنا یا کسی زندہ یا فوت شدہ بزرگ کو بطور سفارشی پیش کرنا جائز نہیں ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے "التوسّل والوسیلہ" اور "الرّدعلی البکری" میں اور علامہ سہسوانیؒ نے صِیَانَۃُ الْاِنْسَان" میں اس پر مدلّل و مبسوط بحث کی ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۱۵۷)

۲۴۹۶ - (۱۵) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَآءِ دَاوُدَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَالْعَمَلَ الَّذِيْ يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ، اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَمَالِيْ وَاَهْلِيْ، وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ». قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ؛ يَقُوْلُ: «كَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۴۹۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' داؤد علیہ السلام کی دعا کے الفاظ (یہ) ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور ان لوگوں کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اور اس عمل کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچائے۔ اے اللہ! اپنی محبت کو میری جانب میرے نفس' مال' اہل اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے زیادہ محبوب بنا۔" راوی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کے بارے میں بیان کرتے کہ وہ بہت زیادہ عبادت گزار بندے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وضاحت: عبداللہ بن ربیعہ دمشقی راوی کی بیان کردہ احادیث موضوع ہیں البتہ حدیث کا آخری جملہ کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت داؤد علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کے بارے میں بیان کرتے کہ وہ بہت زیادہ عبادت گزار بندے تھے۔" صحیح ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۱۲۶)

۲۴۹۷ - (۱۶) وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ السَّآئِبِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا

عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ صَلَاةً، فَاَوْجَزَ فِيْهَا فَقَالَ لَهُ بَعْضُ الْقَوْمِ : لَقَدْ خَفَّفْتَ وَاَوْجَزْتَ الصَّلَاةَ. فَقَالَ: اَمَا عَلَيَّ ذٰلِكَ، لَقَدْ دَعَوْتُ فِيْهَا بِدَعَوَاتٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ تَبِعَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هُوَ اَبِيْ، غَيْرَ اَنَّهُ كَنٰى عَنْ نَفْسِهٖ، فَسَاَلَهُ عَنِ الدُّعَآءِ ثُمَّ جَآءَ فَاَخْبَرَ بِهِ الْقَوْمَ: «اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، اَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ، وَتَوَفَّنِيْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ، اَللّٰهُمَّ وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، وَاَسْاَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضٰى وَالْغَضَبِ، وَاَسْاَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى، وَاَسْاَلُكَ نَعِيْمًا لَا يَنْفَدُ، وَاَسْاَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ، وَاَسْاَلُكَ الرِّضٰى بَعْدَ الْقَضَآءِ، وَاَسْاَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ، وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِيْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ، وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ، اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ، وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۴۹۷: عطاء بن سائب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سائب رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ عمارؓ بن یاسر نے ہمیں نہایت تخفیف کے ساتھ نماز پڑھائی چنانچہ بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ نے تخفیف کے ساتھ امامت کرائی اور مختصر نماز پڑھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا' آپ مجھ پر اعتراض کر رہے ہیں؟ جب کہ میں نے تو اس نماز میں وہ دعائیہ کلمات کہے ہیں جن کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جب عمارؓ بن یاسر (جانے کے لئے) کھڑے ہوئے تو ایک شخص ان کے ساتھ ہو لیا دراصل وہ شخص میرے والد سائبؓ تھے البتہ انہوں نے کنایہ کرتے ہوئے ایک شخص کا کہا ہے۔ انہوں نے عمارؓ سے دعائیہ کلمات دریافت کئے؟ سائب نے واپس آ کر لوگوں کو اس سے آگاہ کیا (دعائیہ کلمات کا ترجمہ یہ ہے) "اے اللہ! (میں تجھے واسطہ دیتا ہوں) تیرے غیب کے علم کا اور مخلوق پر تیری قدرت کا جب تک تو میرے لئے زندگی کو بہتر جانتا ہے' اس وقت تک مجھے زندگی عطا کر اور جب میرے لئے فوت ہونے کو بہتر جانے تو اس وقت مجھے فوت کر۔ اے اللہ! میں تجھ سے پوشیدگی اور ظاہر میں تیری جنت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے خوشی اور ناراضگی میں کلمہ حق کہنے کا سوال کرتا ہوں نیز فقر اور دولت مندی میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے نہ ختم ہونے والی نعمت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو اور میں تجھ سے تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے نہ ختم ہونے والی نعمت کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو اور میں تجھ سے تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے موت کے بعد اچھی زندگی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے چہرے کی جانب دیکھنے کی لذت اور تیری ملاقات کے اشتیاق کا طالب ہوں' نہ مجھے نقصان پہنچانے والی تکلیف پیش آئے اور نہ ایسی آزمائش ہو جو مجھے راہ حق سے دور کرے۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت پر ثابت قدم رکھ۔" (نسائی)

۲۴۹۸ - (۱۷) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ صَلَاةِ

الْفَجْرِ . «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً، وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً، وَرِزْقاً طَيِّباً». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِی: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۴۹۸: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد (یہ) دعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے نفع عطا کرنے والے علم، قبولیت والے عمل اور حلال رزق کا سوال کرتا ہوں (احمد، ابن ماجہ، بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مولیٰ اُمّ سلمہ مجہول راویہ ہے البتہ معجم الصغیر طبرانی صفحہ ۱۵۲ میں مذکورہ ہے کہ اس حدیث کی سند کے تمام راوی ثقہ ہیں (مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۷۱)

۲۴۹۹ - (۱۸) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دُعَاءٌ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا اَدَعُهُ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعَظِّمُ شُكْرَكَ، وَاُكْثِرُ ذِكْرَكَ، وَاَتَّبِعُ نُصْحَكَ، وَاَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دعا ہے جس کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یاد کیا ہے میں کبھی اس کو نہ چھوڑوں گا (اس کا ترجمہ یہ ہے) "اے اللہ! مجھے توفیق عطا کر کہ میں کثرت کے ساتھ تیرا شکریہ ادا کروں اور کثرت کے ساتھ تیرا ذکر کروں اور تیری نصیحت کا اتباع کروں اور تیری وصیت کی حفاظت کروں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فَرَج بن فضالہ راوی منکر الحدیث ہے۔

(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۳، مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۷۲)

۲۵۰۰ - (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ، وَالْعِفَّةَ، وَالْاَمَانَةَ، وَحُسْنَ الْخُلُقِ، وَالرِّضٰى بِالْقَدْرِ».

۲۵۰۰: عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (یہ) دعا فرماتے، اے اللہ! میں تجھ سے تندرستی، پاکدامنی، امانت داری، اچھے اخلاق اور تقدیر پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں (بیہقی الدعواتُ الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن زیاد بن انعم راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۳۶۵، المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۶۰، میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۴۸، تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۵۱۷، مرعات جلد ۶ صفحہ ۱۷۳)

۲۵۰۱ - (۲۰) وَعَنْ اُمِّ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ:

«اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِىْ مِنَ النِّفَاقِ، وَعَمَلِىْ مِنَ الرِّيَآءِ، وَلِسَانِىْ مِنَ الْكَذِبِ، وَعَيْنِىْ مِنَ الْخِيَانَةِ، فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِى الصُّدُوْرُ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِىُّ فِى: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۲۵۰۱: اُمِّ مَعبد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے اور میرے عمل کو ریاء سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک فرما بلاشبہ تو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے بھید کو جانتا ہے (بیہقی الدعوات الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فَرَج بن فضالہ اور عبدالرحمان بن زیاد بن انعم دونوں راوی ضعیف ہیں (مرعات جلد۶ صفحہ ۱۷۴) دیکھیں وضاحت حدیث نمبر۲۴۹۹ اور حدیث نمبر۲۵۰۰)

۲۵۰۲ - (۲۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ خَفَتَ، فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ كُنْتَ تَدْعُو اللّٰهَ بِشَيْءٍ اَوْ تَسْأَلُهُ اِيَّاهُ؟». قَالَ: نَعَمْ، كُنْتُ اَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِىْ بِهِ فِى الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِىْ فِى الدُّنْيَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ! لَا تُطِيْقُهُ وَلَا تَسْتَطِيْعُهُ؛ اَفَلَا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ؟» قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ بِهِ، فَشَفَاهُ اللّٰهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کی تیمارداری کی جو بیماری کی وجہ سے کمزور ہو چکا تھا اور مثل چوزے کے تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا تو نے اللہ سے کوئی دعا کی تھی یا اللہ سے کوئی سوال کیا تھا؟ اس نے اثبات میں جواب دیا اور بیان کیا کہ میں (یہ) دعا کرتا رہا' "اے اللہ! جو تو نے مجھے آخرت میں سزا دینی ہے وہ مجھے جلدی دنیا میں دے دے۔" اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تعجب ہے! تو اس کی طاقت نہیں رکھتا تو نے یوں کیوں دعا نہ مانگی کہ "اے اللہ! ہمیں دنیا میں گناہوں سے معافی عطا کر اور آخرت میں ہمیں عذاب سے محفوظ فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔" انسؓ نے بیان کیا' چنانچہ اس نے ان کلمات کے ساتھ اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اس کو شفا عطا کی (مسلم)

۲۵۰۳ - (۲۲) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَنْبَغِىْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهُ». قَالُوْا: وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ؟ قَالَ: «يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيْقُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِىُّ فِىْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ». وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۵۰۳: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' مومن کیسے اپنے آپ کو ذلیل کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ اپنے لئے ایسی مصیبت کو طلب کرتا ہے جس کو برداشت کرنے کی اس میں طاقت نہیں ہے (ترمذی' ابنِ ماجہ' بیہقی شُعَبِ الایمان) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید جدعان راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ۱۰۲' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۱۲۷' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۳۷' مرعات جلد۶ صفحہ۱۷۶)

۲۵۰٤ - (۲۳) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ سَرِيْرَتِيْ خَيْراً مِنْ عَلَانِيَتِيْ، وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِيْ صَالِحَةً، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِي النَّاسَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا الْمُضِلِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۵۰۴: عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم دیتے ہوئے فرمایا' آپ دعا کریں کہ اے اللہ! تو میرے پوشیدہ کو میرے ظاہر سے بہتر کر اور میرے ظاہر کو (زیادہ) بہتر کر' اے اللہ! میں تجھ سے ان عمدہ چیزوں کا سوال کرتا ہوں جو لوگوں کو اہل' مال اور ایسی اولاد کی شکل میں دی جاتی ہیں جو نہ خود گمراہ ہیں اور نہ کسی دوسرے کو گمراہ کرنے والے ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن حمید بن حیان راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۵۳۰)

كِتَابُ الْمَنَاسِكِ

(حج کے افعال)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۵۰۵ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «یَا أَیُّهَا النَّاسُ! قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا» فَقَالَ رَجُلٌ: اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلَاثاً. فَقَالَ: «لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ» ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُکُمْ، فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ، وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ، فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۵۰۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا' اے لوگو! تم پر حج فرض قرار دے دیا گیا ہے پس تم حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہر سال (حج) کریں؟ آپؐ خاموش رہے یہاں تک کہ اس شخص نے یہ کلمہ تین بار دہرایا (اس کے جواب میں) آپؐ نے فرمایا' اگر میں (بالفرض) اثبات میں جواب دیتا تو ہر سال حج فرض ہو جاتا اور تم (ہر سال حج کرنے کی) طاقت نہ رکھتے۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' جب تک میں تمہیں کچھ نہ بتاؤں مجھ سے سوال نہ کیا کرو اس لئے کہ تم سے پہلے لوگ کثرت سوال اور انبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ اختلاف رکھنے کی وجہ سے تباہ و برباد ہوئے۔ جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو تم استطاعت کے مطابق اسے سرانجام دو اور جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو تم وہ کام نہ کرو (مسلم)

۲۵۰۶ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ» قِیْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ». قِیْلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «حَجٌّ مَبْرُوْرٌ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۵۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ دریافت کیا گیا' اس کے بعد

کون سا عمل؟ آپؐ نے فرمایا' جہاد فی سبیل اللہ۔ دریافت کیا گیا' اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا' مقبول حج (بخاری' مسلم)

۲۵۰۷ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس نے اللہ کے لئے حج کیا (اور اس سفر میں) بیہودہ اور فسق و فجور کی باتیں نہ کیں تو وہ اس دن کی مانند گناہوں سے پاک ہو کر لوٹے گا جس دن اس کی والدہ نے اس کو جنم دیا تھا (بخاری' مسلم)

۲۵۰۸ - (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۰۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کے درمیان کے گناہوں کا (عمرہ) کفارہ ہوتا ہے اور مقبول حج کا ثواب بس جنت ہے (بخاری' مسلم)

۲۵۰۹ - (۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ عُمْرَةً فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۰۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رمضان میں عمرہ (ادا کرنا ثواب کے لحاظ سے) حج (کرنے) کے برابر ہے (بخاری' مسلم)

۲۵۱۰ - (۶) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ ، فَقَالَ: «مَنِ الْقَوْمُ؟» قَالُوْا: الْمُسْلِمُوْنَ. فَقَالُوْا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: «رَسُوْلُ اللّٰهِ» فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ: أَلِهٰذَا حَجٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۱۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روحاء (مقام) میں ایک قافلے سے ملے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' مسلمان ہیں (اس پر) انہوں نے دریافت کیا' آپؐ کون ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا (میں) اللہ کا پیغمبر ہوں۔ چنانچہ ایک عورت نے آپؐ کی جانب اپنا بچہ اٹھایا اور دریافت کیا' کیا اس کو حج (کا ثواب) ملے گا۔ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا' تجھے (بھی)

اس کا ثواب ملے گا (مسلم)

٢٥١١ - (٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اِنَّ امْرَاَةً مِن خَثْعَم قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ فَرِيْضَةَ اللهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخاً كَبِيْراً لَا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ ، اَفَاَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ» وَذٰلِكَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اللہ کی جانب سے اس کے بندوں پر حج کے فریضہ نے میرے والد کو پایا ہے کہ وہ بہت بوڑھا ہے' سواری پر (سوار ہونے کی) طاقت نہیں رکھتا' کیا میں اس کی جانب سے حج کروں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا۔ یہ حجتہ الوداع (کے سال) کا واقعہ ہے (بخاری' مسلم)

٢٥١٢ - (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اَتٰى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اُخْتِيْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ ، وَاِنَّهَا مَاتَتْ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : «لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاقْضِ دَيْنَ اللهِ ؛ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْقَضَاءِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' میری بہن نے نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی اور وہ فوت ہو گئی ہے (یعنی نذر پوری نہیں کر سکی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم اس کا قرض ادا کرتے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کا قرض ادا کرو' اللہ کا قرض زیادہ لائق ہے کہ اس کو ادا کیا جائے (بخاری' مسلم)

٢٥١٣ - (٩) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ» . فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتِ امْرَاَتِيْ حَاجَّةً، قَالَ: «اِذْهَبْ فَاحْجُجْ مَعَ امْرَاَتِكَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہ کرے اور کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! فلاں لڑائی میں میرا نام لکھا جا چکا ہے اور میری بیوی حج کرنے کے لئے گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جا! اپنی بیوی کے ساتھ حج کر (بخاری' مسلم)

٢٥١٤ - (١٠) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَاْذَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْجِهَادِ.

فَقَالَ: «جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جہاد کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپؐ نے فرمایا' تمہارا جہاد حج کرنا ہے (بخاری' مسلم)

۲۵۱۵ - (۱۱) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی عورت رات دن کا سفر محرم کے بغیر نہیں کر سکتی (بخاری' مسلم)

وضاحت: محرم وہ رشتہ دار ہے جس کے ساتھ اس عورت کا نکاح جائز نہیں اور ضروری نہیں کہ سفر دن رات کا ہو بلکہ اگر اس سے کم بھی ہو تب بھی خطرہ موجود ہے' ہر حالت میں محرم کا ہونا ضروری ہے (واللہ اعلم)

۲۵۱۶ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ: ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِاَهْلِ نَجْدٍ: قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ: يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ، وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ اَهْلِهِ، وَكَذَاكَ وَكَذَاكَ، حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لئے "ذوالحلیفہ" اور شام والوں کے لئے "جُحفہ" اور نجد والوں کے لئے "قرنُ المنازل" اور یمن والوں کے لئے "یَلَمْلَم" کو میقات مقرر کیا ہے پس یہ مقامات یہاں کے رہنے والوں کے ہیں اور ان لوگوں کے بھی ہیں جو یہاں سے گزریں گے اگرچہ وہ یہاں کے مکین نہیں ہیں جبکہ وہ حج اور عمرہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں اور جو لوگ ان مواقیت کے اندر ہیں وہ اپنی رہائش گاہ سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ مکرمہ کے مکین مکہ مکرمہ سے احرام باندھیں گے (بخاری' مسلم)

وضاحت: حج اور عمرہ کے احرام باندھنے کے لئے مواقیت مقرر ہیں جہاں سے بلا احرام آگے مکہ مکرمہ کی جانب سفر کرنا جائز نہیں اور احرام سے مراد مردوں کیلئے سلا ہوا لباس اتار کر دو سفید چادریں زیب تن کرنا ہے۔ عورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ خیال رہے کہ پاکستان سے جانے والے حجاجِ کرام کی میقات یَلَمْلَمْ ہے۔ ہوائی جہاز اور بحری جہاز پر سفر کرنے والے حجاج کو میقات سے قبل آگاہ کر دیا جاتا ہے۔

۲۵۱۷ - (۱۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مُهَلُّ اَهْلِ

الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيْقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۱۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مدینہ منورہ کے باشندوں کا میقات "ذُوالحلیفہ" ہے اور (جب لوگ جُحفہ مقام کے راستے سے آئیں تو) میقات "جُحفہ" ہے اور عراق والوں کے لئے میقات "ذاتِ عرق" ہے اور نجد والوں کی میقات "قرنُ المنازل" ہے اور یمن والوں کی میقات "یَلَمْلَم" ہے (مسلم)

۲۵۱۸ - (۱۴) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، إِلَّا الَّتِيْ كَانَتْ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةً مِّنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِّنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِّنَ الْجِعِرَّانَةِ حَيْثُ قَسَّمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے ادا کئے ہیں جو سب کے سب ذوالقعدہ میں تھے سوائے اس عمرہ کے جو آپؐ نے حج کے ساتھ کیا۔ عمرۃُ الحدیبیہ ذوالقعدہ میں ادا کیا (اس کے بعد) آئندہ سال ذوالقعدہ میں عمرہ (قضاء) ادا کیا اور جعرانہ مقام سے آپؐ نے ذُوالقعدہ میں عمرہ کیا جہاں (جنگ) حنین کے غنائم کو تقسیم کیا گیا اور چوتھا عمرہ آپؐ نے حجۃُ الوداع کے ساتھ کیا۔

(بخاری' مسلم)

وضاحت: آپؐ نے رجب یا رمضان میں عمرہ نہیں کیا۔ عمرۃُ الحدیبیہ آپؐ نہیں کر سکے تھے اور آئندہ سال ذوالقعدہ میں آپؐ نے قضاء کے طور پر عمرہ ادا کیا۔ اس لئے اگر کسی راوی نے تین عمروں کا ذکر کیا ہے تو بھی درست ہے (مرعات جلد۶ صفحہ ۲۶۴)

۲۵۱۹ - (۱۵) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۵۱۹: بَراء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا کرنے سے پہلے ذوالقعدہ میں دو عمرے ادا کئے (بخاری)

وضاحت: بَراء بن عازب رضی اللہ عنہ نے عمرۃُ الحدیبیہ کو شمار نہیں کیا اور حج کا عمرہ بعد کا ہے اس لئے باقی دو عمرے ہوئے (مرعات جلد۶ صفحہ ۲۶۵)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۵۲۰ - (۱٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَآ اَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ». فَقَامَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ فَقَالَ: اَفِیْ کُلِّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «لَوْ قُلْتُهَا نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَعْمَلُوْا بِهَا، وَلَمْ تَسْتَطِیْعُوْا وَالْحَجُّ مَرَّةً، فَمَنْ زَادَ تَطَوُّعٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالنَّسَآئِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

دوسری فصل

۲۵۲۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے لوگو! بلاشبہ اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے (آپؐ کے اس ارشاد کے بعد) اَقرع بن حابسؓ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج فرض ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر میں (وحی یا اجتہاد کے ساتھ) اثبات میں جواب دے دیتا تو (ہر سال) حج فرض ہو جاتا اور (بالفرض) اگر فرض ہو جاتا تو تم اس پر عمل نہ کر سکتے اور نہ اس کی استطاعت رکھتے۔ حج (زندگی میں) ایک بار فرض ہے جو شخص (ایک بار سے) زیادہ حج کرے وہ نفل ہے (احمد' نسائی' دارمی)

۲۵۲۱ - (۱۷) وَعَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ مَّلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰی بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ؛ فَلَا عَلَیْهِ اَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا، وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَقُوْلُ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ، وَفِیْ اِسْنَادِهٖ مَقَالٌ، وَهِلَالُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مَجْهُوْلٌ، وَالْحَارِثُ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ.

۲۵۲۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص زاد راہ اور سواری کا (اگرچہ کرایہ کی ہو) مالک ہو جو اسے بیتُ اللہ تک پہنچائے (پھر بھی) وہ حج نہ کرے تو کچھ فرق نہیں کہ وہ یہودی یا عیسائی فوت ہوا۔ یہ اس لئے ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اور اللہ کی رضا کے لئے لوگوں پر بیت اللہ کا حج اس شخص پر (فرض) ہے جو زادِ راہ اور سواری کی استطاعت رکھتا ہے" (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے نیز اس کی سند میں کلام ہے۔ ہلال بن عبداللہ راوی مجہول اور حارث راوی ضعیف ہے۔

وضاحت: اس مضمون کی دیگر احادیث بھی ضعیف اور موقوف ہیں۔ علامہ شوکانیؒ انہی کی کتاب نیلُ الاوطار میں ان احادیث کو ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن لغیرہٖ ہے اور جمہور محدثین کے نزدیک حسن لغیرہٖ قابلِ

حجت ہے۔ ان احادیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اگر حج ادا کرنے سے کوئی معقول عذر مانع نہ ہو تو حج ادا کرنے میں تاخیر نہ کی جائے اور اگر بلا عذر تاخیر کرے گا اور حج ادا کیے بغیر فوت ہو جائے گا تو وہ گنہگار ہو گا (مرعات جلد ۶ صفحہ ۲۷۰)

۲۵۲۲ - (۱۸) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا صَرُوْرَةَ فِي الْإِسْلَامِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۵۲۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسلام میں (باوجود استطاعت کے) حج نہ کرنا نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمر بن عطاء بن وراز راوی ضعیف ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۲۷۱)

۲۵۲۳ - (۱۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيُعَجِّلْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۲۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص حج کرنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ جلدی کرے (ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: اس کا سبب یہ ہے کہ کہیں وہ بغیر حج کے نہ فوت ہو جائے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر فرمائی اور سن دس ہجری میں حج کیا تو اس تاخیر کے کچھ اسباب تھے' اس لئے آپ کی تاخیر کو دلیل مانتے ہوئے کسی دوسرے شخص کا حج مؤخر کرنا درست نہیں (مرعات جلد ۶ صفحہ ۲۷۹)

۲۵۲۴ - (۲۰) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۵۲۴: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حج و عمرہ لگاتار کرتے رہیں بلاشبہ حج اور عمرہ فقر اور گناہوں کو دور کر دیتے ہیں جیسا کہ بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مقبول کا ثواب محض جنت ہے (ترمذی' نسائی)

۲۵۲۵ - (۲۱) **وَرَوَاهُ** اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اِلٰى قَوْلِهٖ: «خَبَثَ الْحَدِيْدِ».

۲۵۲۵: نیز احمد اور ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو عمر رضی اللہ عنہ سے لوہے کی میل کچیل تک ذکر کیا ہے۔

۲۵۲۶ - (۲۲) وَعَن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا يُوْجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ: «الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۵۲۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کون سی شرط حج کو فرض قرار دیتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' زاد راہ اور سواری کا ہونا (ترمذی' ابنِ ماجہ)

وضاحت: کتاب و سُنّت کی تصریحات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کی فرضیت پانچ شرائط پر موقوف ہے۔ اسلام' عقل' بلوغت' آزاد ہونا اور استطاعت رکھنا اگر بچہ اور غلام حج کریں تو ان کا حج کرنا صحیح ہے اور اس کا ثواب بچے کے والدین اور غلام کے مالک کو ہو گا۔ بالغ ہونے اور آزاد ہونے کے بعد اگر ان پر حج فرض ہو تو پہلا حج کفایت نہیں کرے گا بلکہ حج دوبارہ کرنا پڑے گا (واللہ اعلم)

۲۵۲۷ - (۲۳) وَعَنْهُ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: مَا الْحَاجُّ؟ فَقَالَ: «الشَّعِثُ التَّفِلُ». فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «الْعَجُّ وَالثَّجُّ». فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا السَّبِيْلُ؟ قَالَ: «زَادٌ وَّرَاحِلَةٌ». رَوَاهُ فِيْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ فِيْ: «سُنَنِهِ» إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْفَصْلَ الْأَخِيْرَ.

۲۵۲۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حج کرنے والا کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کے بال پراگندہ ہیں (اور میل کچیل کی وجہ سے) اس سے بدبو آتی ہے۔ بعد ازاں ایک اور شخص کھڑا ہوا۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! حج کے کون سے افعال افضل ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' بلند آواز سے (لبیک) پکارنا اور (قربانیوں کا) خون بہانا۔ پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا' اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! راستے کی استطاعت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' زادِراہ اور سواری (شرحُ السنّۃ)

امام ابنِ ماجہؒ نے اس حدیث کو سُنن ابنِ ماجہ میں ذکر کیا ہے البتہ حدیث کے تیسرے جملے کا ذکر نہیں کیا۔

۲۵۲۸ - (۲۴) وَعَنْ أَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّ أَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ. قَالَ: «حُجَّ عَنْ أَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۵۲۸: ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میرے والد بہت بوڑھے ہیں وہ حج اور عمرہ کی استطاعت نہیں رکھتے' سوار نہیں ہو سکتے؟ آپؐ نے فرمایا' تم اپنے والد کی جانب سے حج اور عمرہ کرو۔
(ترمذی' ابوداؤد' نسائی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں۔ عمرہ کو فرض نہ قرار دینا دلائلِ شرعیہ کے لحاظ سے درست نہیں نیز حج اور عمرہ میں نیابت جائز ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۲۹۷)

۲۵۲۹ - (۲۵) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ. قَالَ: «مَنْ شُبْرُمَةُ؟» قَالَ: اَخٌ لِّيْ اَوْ قَرِيْبٌ لِّيْ. قَالَ: «اَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۵۲۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے سنا کہ وہ شُبرمہ کی جانب سے لبیک پکار رہا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا' شبرمہ کون ہے؟ اس نے جواب دیا' میرا بھائی ہے یا میرا قریبی ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو نے حج کیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' تو پہلے اپنی جانب سے حج کر بعد ازاں شبرمہ کی جانب سے کر (شافعی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: خثعم قبیلہ کی عورت والی حدیث عام اور شبرمہ کی حدیث خاص ہے خاص کو عام پر مقدم کیا جائے گا اور کسی کی جانب سے حج کرنے کی اجازت اس شخص کو حاصل ہے جس نے پہلے اپنا حج کیا ہے۔
(مرعات جلد۶ صفحہ۳۰۰)

۲۵۳۰ - (۲۶) **وَعَنْهُ** قَالَ: وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ.

۲۵۳۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق والوں کے لئے عقیق (مقام) کو میقات مقرر فرمایا (ترمذی' ابوداؤد)

۲۵۳۱ - (۲۷) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالنَّسَآئِيُّ.

۲۵۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق والوں کے لئے "ذاتِ عرق" مقام کو میقات مقرر فرمایا (ابوداؤد' نسائی)

٢٥٣٢ - (٢٨) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِّنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؛ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ، أَوْ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۵۳۲: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص حج یا عمرے کا احرام مسجدِ اقصیٰ سے باندھ کر مسجدِ حرام کی جانب گیا تو اس کے پہلے' پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں یا اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے (ابوداوَد' ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے نیز سُنّت یہ ہے کہ احرام میقات سے باندھا جائے۔ اگر مسجدِ اقصیٰ سے احرام باندھ کر حج اور عمرہ کرنے میں زیادہ فضیلت ہوتی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجدِ اقصیٰ سے احرام باندھ کر حج فرماتے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۷۷۷' مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۰۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٥٣٣ - (٢٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّوْنَ فَلَا يَتَزَوَّدُوْنَ وَيَقُوْلُوْنَ: نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ، فَإِذَا قَدِمُوْا مَكَّةَ سَأَلُوا النَّاسَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَتَزَوَّدُوْا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى﴾ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۲۵۳۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ یمن کے باشندے حج کرنے آتے لیکن زادِراہ نہ لاتے اور کہتے کہ ہم تو توکل کرنے والے ہیں اور جب مکہ مکرمہ پہنچتے تو لوگوں سے مانگنا شروع کر دیتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اور تم زادِ راہ لایا کرو بلاشبہ بہترین زادِ راہ سوال سے بچنا ہے۔" (بخاری)

٢٥٣٤ - (٣٠) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيْهِ: اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۲۵۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! عورتوں پر جہاد (فرض) ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' ان پر جہاد فرض ہے البتہ اس میں لڑائی نہیں ہے' مقصود حج اور عمرہ ہے (ابنِ ماجہ)

٢٥٣٥ - (٣١) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ، فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ، فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۵۳۵: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو حج (ادا کرنے) سے کسی واقعی ضرورت' ظالم بادشاہ یا بیماری نے نہیں روکا' وہ فوت ہو گیا اور اس نے حج نہ کیا تو وہ یہودی یا عیسائی فوت ہوا (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک راوی سئ الحفظ ہے اور عمار بن مطر راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ۴۰۲' تاریخ بغداد جلد۹ صفحہ۲۸۴' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۳۵۱' تذکرۃُ الحفاظ جلد۱ صفحہ۳۲' مرعات جلد۶ صفحہ۳۰۸)

٢٥٣٦ - (٣٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «الْحَاجُّ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللهِ؛ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَإِنِ اسْتَغْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۲۵۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کا وفد ہیں اگر وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں تو اللہ ان کی دعا قبول فرماتا ہے اور اگر وہ اللہ سے بخشش طلب کرتے ہیں تو اللہ ان کو معاف کر دیتا ہے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن عبداللہ راوی منکرالحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۲۹۶' مرعات جلد۶ صفحہ۳۰۹)

٢٥٣٧ - (٣٣) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «وَفْدُ اللهِ ثَلَاثَةٌ: الْغَازِي، وَالْحَاجُّ، وَالْمُعْتَمِرُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي: «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۲۵۳۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تین شخص اللہ کے وفد ہیں۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا' حج اور عمرہ کرنے والا (نسائی' بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن ابی حمید راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۲۷۶' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۵۸۹' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۱۵۶' مرعات جلد۶ صفحہ۳۰۹)

٢٥٣٨ - (٣٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا لَقِيتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، وَصَافِحْهُ، وَمُرْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ، فَإِنَّهُ مَغْفُورٌ لَهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۲۵۳۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم کسی حج ادا کرنے والے سے ملو تو اسے السلام علیکم کہو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے استغفار کی درخواست کرو اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو اس لئے کہ حج کرنے والا بخشا ہوا ہوتا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبدالرحمان بن بیلمانی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد۶ صفحہ ۳۱۰)

۲۵۳۹ - (۳۵) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ خَرَجَ حَآجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِیًا ثُمَّ مَاتَ فِیْ طَرِیْقِهٖ؛ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَجْرَ الْغَازِیْ وَالْحَآجِّ وَالْمُعْتَمِرِ». رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ: «شُعَبِ الْاِیْمَانِ.

۲۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص حج، عمرہ یا جہاد کے لئے نکلا بعد ازاں وہ (ان افعال کو سرانجام دینے سے پہلے) راستے میں فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں جہاد کرنے والے، حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے کا ثواب ثبت فرماتے ہیں۔

(بیہقی شُعَبِ الایمان)

(۱) بَابُ الْاِحْرَامِ وَالتَّلْبِيَةِ

(احرام باندھنا اور لبیک پکارنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٥٤٠ - (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهِ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ، وَلِحِلِّه قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ، كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۵۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کے لئے احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولتے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے خوشبو لگاتی' اس میں کستوری (ملی) ہوتی۔ اب بھی مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مُحرم ہونے کی وجہ سے آپؐ کی مانگ میں خوشبو کی چمک کا مشاہدہ کر رہی ہوں (بخاری' مسلم)

وضاحت: احرام باندھنے کے بعد اگر خوشبو کا اثر اور اس کی مہک موجود رہے تو اس میں کچھ حرج نہیں اور کچھ فدیہ واجب نہیں آتا (مرعات جلد۶ صفحہ۳۳۱)

٢٥٤١ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ: «لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ» لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَاۤءِ الْكَلِمَاتِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۴۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپؐ نے سر کو چپکایا ہوتا تھا' آپؐ بلند آواز کے ساتھ لبیک پکارتے تھے' آپؐ کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "حاضر ہوں میں' اے اللہ! حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں بلاشبہ تمام حمد و ثناء تیرے لئے ہے اور بادشاہت تیری ہے' تیرا کوئی شریک نہیں" آپؐ ان کلمات میں اضافہ نہیں فرماتے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: بالوں کے چپکانے سے مراد یہ ہے کہ تیل یا گوند وغیرہ بالوں کو لگاتے تاکہ بال منتشر نہ ہوں اور اکٹھے

رہیں نیز حالت احرام میں غبار وغیرہ بالوں میں داخل نہ ہو (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۳۱)

۲۵۴۲ - (۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَدْخَلَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ ، وَاسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً ، اَهَلَّ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۴۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا اور آپؐ کی اونٹنی آپؐ کو لے کر برابر کھڑی ہوئی تو آپؐ نے ذُوالحلیفہ کی مسجد کے پاس سے لبیک کے ساتھ آواز بلند کی (بخاری، مسلم)

۲۵۴۳ - (۴) **وَعَنْ** اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۴۳: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے ہم زور زور سے حج کا تلبیہ پکارتے تھے (مسلم)

وضاحت: عورت بلند آواز کے ساتھ لبیک کے کلمات نہ کہے، اس لئے کہ اس کی آواز فتنہ ہے وہ خود کو سنائے یہی کافی ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۴۰)

۲۵۴۴ - (۵) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَدِيْفَ اَبِي طَلْحَةَ وَاِنَّهُمْ لَيَصْرَخُوْنَ بِهِمَا جَمِيْعًا: اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۵۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوطلحہ کے پیچھے (سوار) تھا جب کہ صحابہ کرامؓ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا تلبیہ پکار رہے تھے (بخاری)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور بعض صحابہ کرامؓ قارن تھے نیز بہ آواز بلند لبیک پکارنا مستحب ہے۔ (مرعات جلد ۶ صفحہ ۳۴۲)

۲۵۴۵ - (۶) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ ، فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَّمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ ، وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ ؛ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ ، وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم مدینہ منورہ سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حجۃُ الوداع کے سال نکلے ہم میں سے کچھ لوگ عمرہ کی لبیک پکار رہے تھے اور کچھ لوگ حج اور عمرہ کی لبیک پکار رہے تھے اور کچھ لوگ صرف حج کی لبیک پکار رہے تھے جب کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف حج کی لبیک پکار رہے تھے پس جس شخص کا احرام عمرے کا تھا (جب اس نے عمرہ کیا) وہ حلال ہو گیا اور جس کا احرام اکیلے حج کا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا تھا وہ قربانی کے دن (دس ذوالحجہ کو) حلال ہوئے (بخاری' مسلم)

وضاحت: جس شخص کا احرام اکیلے حج کا تھا' اس کے پاس قربانی نہ تھی تو آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ وہ حج کا احرام فسخ کرے اور عمرے کا احرام باندھ لے اور پھر ۸ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھے اور اگر قربانی ساتھ تھی تو اس کو قِران کا حکم دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قارن تھے اس لئے کہ آپؐ کے ساتھ قربانیاں تھیں وگرنہ آپؐ نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں حجِ قِران کی نیت ختم کر کے پہلے عمرہ کرتا اور پھر حج کرتا یعنی حج تمتّع کرتا اور جس شخص کا احرام صرف عمرے کا تھا لیکن اس کے پاس قربانی تھی اس کا بھی حج قران تھا بوجہ قربانی کے وہ عمرہ ادا کرنے کے بعد حلال نہیں ہو سکتا (مرعات جلد۶ صفحہ۳۵۶)

۲۵۴۶ - (۷) **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ، بَدَأَ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۴۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃُ الوداع میں تمتع کیا (یعنی) حج اور عمرہ اکٹھا کیا (یعنی آپؐ کا حج قِران تھا) آپؐ نے پہلے عمرہ کی لبیک پکاری بعد ازاں آپؐ نے حج کی لبیک پکاری (بخاری' مسلم)

وضاحت: حدیث میں تمتّع کے الفاظ ہیں جب کہ آپؐ کا حج قِران تھا پس تمتّع سے مقصود تمتّع لغوی ہے اصطلاحی نہیں ہے یعنی آپؐ نے ایک سفر میں حج اور عمرہ دونوں کا فائدہ اٹھایا۔ ظاہر ہے کہ قارن لغت اور معنی کے لحاظ سے متمتّع ہوتا ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۳۵۷)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۵۴۷ - (۸) **عَن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۲۵۴۷: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے احرام کے لئے (سلے ہوئے کپڑے) اتارے اور (احرام زیب تن کرنے کے لئے) غسل کیا (ترمذی' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یعقوب راوی مجہولُ الحال ہے لیکن حدیث کثرت شواہد کی وجہ سے حسن درجہ کی ہے نیز احرام کے لئے غسل کرنا مسنون ہے' فرض نہیں ہے (مرعات جلد۶ صفحہ ۳۵۹)

٢٥٤٨ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَبَّدَ رَأْسَهُ بِالْغِسْلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۲۵۴۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر دھونے کی چیز (خطمی بوٹی) کے ساتھ چپکایا (ابوداؤد)

٢٥٤٩ - (١٠) وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ آمُرَ اَصْحَابِيْ اَنْ يَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوِ التَّلْبِيَةِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۴۹: خلّاد بن سائب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے انہوں نے مجھے کہا' میں صحابہ کرامؓ کو حکم دوں کہ وہ لبیک (کے کلمات) بلند آواز کے ساتھ کہیں (مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

٢٥٥٠ - (١١) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُلَبِّيْ اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ: مِنْ حَجَرٍ، اَوْ شَجَرٍ، اَوْمَدَرٍ، حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۵۵۰: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو بھی مسلمان لبیک پکارتا ہے تو اس کے دائیں بائیں جانب کے پتھر یا درخت یا مٹی کی اینٹیں مشرق و مغرب کی انتہا تک لبیک پکارتے ہیں (ترمذی' ابن ماجہ)

٢٥٥١ - (١٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ: «لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِيْ يَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَلَفْظُهٗ لِمُسْلِمٍ.

۲۵۵۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں دو رکعت ادا کیں بعد ازاں جب آپ کی اونٹنی آپ کو لے کر ذوالحلیفہ کی مسجد کے نزدیک کھڑی ہوئی تو آپ نے ذیل کے کلمات بلند آواز سے کہے (جس کا ترجمہ ہے) "حاضر ہوں میں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں اور تیری اطاعت پر مدد چاہتا ہوں اور ہر قسم کی خیر و برکت تیرے ہاتھوں میں ہے' میں حاضر ہوں اور تجھی سے امیدیں وابستہ ہیں اور تمام اعمال تیرے لئے ہیں (بخاری' مسلم) الفاظ مسلم کے ہیں۔

وضاحت: دوسری فصل میں بخاری و مسلم سے مروی حدیث ذکر کر کے علامہ بغویؒ نے اپنے اصول کی مخالفت کی ہے (واللہ اعلم)

٢٥٥٢ - (١٣) **وَعَنْ** عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهٖ سَاَلَ اللّٰهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ، وَاسْتَعْفَاهُ بِرَحْمَتِهٖ مِنَ النَّارِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۲۵۵۲: عمارة بن خزیمہ بن ثابت اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپ لبیک پکارنے سے فارغ ہوئے تو اللہ سے اس کی رضا اور جنت کا سوال کیا اور اللہ کی رحمت کے ساتھ دوزخ سے پناہ طلب کی (شافعی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن محمد بن ابی زائدہ راوی ضعیف ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۳۶۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٥٥٣ - (١٤) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ الْحَجَّ، اَذَّنَ فِي النَّاسِ، فَاجْتَمَعُوْا، فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۲۵۵۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حج کا ارادہ فرمایا تو آپ نے لوگوں میں منادی کرائی۔ چنانچہ (کثیر تعداد میں) صحابہ کرامؓ جمع ہو گئے جب آپ (ذوالحلیفہ کے قریب) بلند ٹیلے پر پہنچے تو آپ نے لبیک کہا (بخاری)

وضاحت: جابرؓ کی یہ حدیث ان الفاظ اور معانی کے ساتھ صحیح بخاری میں نہیں ہے البتہ ترمذی میں یہ روایت ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے علاّمہ جزریؒ کا اتباع کرتے ہوئے اس حدیث کی نسبت بخاری کی جانب کر دی ہے (مرعات جلد۶ صفحہ۳۶۷)

٢٥٥٤ ـ (١٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ: لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ. فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَيْلَكُمْ! قَدْ قَدْ» إِلَّا شَرِيْكاً هُوَ لَكَ تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ. يَقُوْلُوْنَ: هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۵۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکینِ مکّہ تلبیہ پکارتے تو کہتے' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے "تمہارے لئے ہلاکت ہو بس کرو' بس کرو" مگر مشرک کہتے البتہ وہ تیرا شریک ہے جو تیرا محبوب ہے جس کا تو مالک ہے اور وہ مالک نہیں ہے' وہ بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے یہ تلبیہ کہتے تھے (مسلم)

(۲) بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

(حجۃ الوداع کا واقعہ)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۲۵۵۵ - (۱) عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما، أنّ رسول الله ﷺ مكث بالمدينة تسع سنين لم يحج، ثم أذن في الناس بالحج في العاشرة: أنّ رسول الله ﷺ حاجّ، فقدم المدينة بشر كثير، فخرجنا معه، حتى إذا أتينا ذا الحليفة، فولدت أسماء بنت عميس محمد بن أبي بكر، فأرسلت إلى رسول الله ﷺ: كيف أصنع؟ قال: «اغتسلي واستثفري بثوب، وأحرمي». فصلّى رسول الله ﷺ في المسجد، ثم ركب القصواء، حتى إذا استوت به ناقته على البيداء، أهلّ بالتوحيد «لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك، لا شريك لك». قال جابر: لسنا ننوي إلا الحج، لسنا نعرف العمرة، حتى إذا أتينا البيت معه، استلم الركن، فطاف سبعاً، فرمل ثلاثاً، ومشى أربعاً، ثم تقدّم إلى مقام إبراهيم فقرأ: ﴿واتخذوا من مقام ابراهيم مصلّى﴾، فصلّى ركعتين فجعل المقام بينه وبين البيت. وفي رواية: أنه قرأ في الركعتين: ﴿قل هو الله أحد﴾ و﴿قل يا أيها الكافرون﴾، ثم رجع إلى الركن فاستلمه، ثم خرج من الباب إلى الصفا، فلما دنا من الصفا قرأ: ﴿إن الصفا والمروة من شعائر الله﴾ أبدأ بما بدأ الله به، فبدأ بالصفا، فرقي عليه حتى رأى البيت، فاستقبل القبلة، فوحّد الله وكبّره، وقال: «لا إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد، وهو على كل شيء قدير، لا إله إلا الله وحده، أنجز وعده، ونصر عبده، وهزم الأحزاب وحده». ثم دعا بين ذلك، قال مثل هذا ثلاث مرات، ثم نزل ومشى إلى المروة حتى انصبّت قدماه في بطن الوادي، ثم سعى، حتى إذا صعدنا مشى حتى أتى المروة، ففعل على المروة كما فعل على الصفا، حتى إذا كان آخر طواف على المروة، نادى وهو على المروة والناس تحته فقال: «لو أني استقبلت من أمري ما استدبرت، لم أسق الهدي، وجعلتها عمرة، فمن كان منكم ليس معه هدي،

فَلْيَحِلَّ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً». فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنُ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ؟ فَشَبَّكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَصَابِعَهٗ، وَاحِدَةً فِي الْاُخْرٰى، وَقَالَ: «دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ، لَا بَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ»، وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهٗ: «مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟» قَالَ: قُلْتُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُهِلُّ بِمَا اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ. قَالَ: «فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ، فَلَا تَحِلَّ». قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهٖ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ، وَالَّذِيْ أَتٰى بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةً. قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ، وَقَصَّرُوْا، إِلَّا النَّبِيَّ ﷺ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، تَوَجَّهُوْا إِلٰى مِنًى، فَأَهَلُّوْا بِالْحَجِّ. وَرَكِبَ النَّبِيُّ ﷺ، فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ، وَالْفَجْرَ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ، فَسَارَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَجَازَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ، فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ، فَنَزَلَ بِهَا، حَتّٰى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ، فَرُحِلَتْ لَهٗ، فَأَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ، فَخَطَبَ النَّاسَ، وَقَالَ: «إِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ، وَدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ، مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ - وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَيْلٌ - وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ، وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ، فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَآءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوْهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابُ اللهِ، وَأَنْتُمْ تُسْأَلُوْنَ عَنِّيْ، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟» قَالُوْا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ. فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ: «اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى أَتَى الْمَوْقِفَ، فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا، حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ، وَدَفَعَ حَتّٰى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِأَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّإِقَامَتَيْنِ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِأَذَانٍ وَّإِقَامَةٍ، ثُمَّ رَكِبَ

الْقَصْوَاءَ حَتّٰى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ، فَدَعَاهُ ، وَكَبَّرَهُ ، وَهَلَّلَهُ ، وَوَحَّدَهُ ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفاً حَتّٰى أَسْفَرَ جِداً ، فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ ، حَتّٰى أَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ ، فَحَرَّكَ قَلِيْلاً ، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطَى الَّتِىْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى ، حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِىْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ ، فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ ، فَنَحَرَ ثَلَاثاً وَّسِتِّيْنَ بَدَنَةً بِيَدِهٖ ، ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيّاً ، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ ، وَأَشْرَكَهُ فِىْ هَدْيِهٖ ، ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ ، فَجُعِلَتْ فِىْ قِدْرٍ ، فَطُبِخَتْ ، فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا ، وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا ، ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ ، فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ ، فَأَتٰى عَلٰى بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ ، فَقَالَ : «انْزِعُوْا بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ! فَلَوْلَا أَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ» فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۵۵۵: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں (ہجرت کے بعد) نو سال تک رہے۔ آپؐ نے حج نہ کیا بعد ازاں آپؐ نے دسویں سال لوگوں میں منادی کرائی کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کا ارادہ رکھتے ہیں چنانچہ مدینہ منورہ میں لوگ کثیر تعداد میں آ گئے چنانچہ ہم آپؐ کی معیت میں (پچیس ذوالقعدہ کو) حج کرنے کے لیے نکلے۔ جب ہم ذُوالحلیفہ (مقام) میں پہنچے تو اسماءؓ بنت عمیسؓ نے محمد بن ابوبکرؓ کو جنم دیا اور اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب پیغام بھیجا کہ مجھے کیا کرنا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' (احرام کے لئے) غسل کر اور (خون کے سیلان سے تحفظ کے لئے) مضبوط کپڑا باندھ اور لبیک پکار۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذوالحلیفہ کی) مسجد میں نماز ادا کی۔ پھر آپؐ اپنی قصواء (نامی) اونٹنی پر سوار ہوئے جب آپؐ کی اونٹنی آپؐ کو لے کر بیداء کے ٹیلہ پر چڑھی تو آپؐ نے توحید پر مشتمل تلبیہ کے کلمات بلند آواز کے ساتھ کہنا شروع کئے (جس کا ترجمہ ہے) "میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' میں حاضر ہوں' بلاشبہ تمام حمد و ثناء اور انعامات تیری جانب سے ہیں اور تیری ہی بادشاہت ہے' تیرا کوئی شریک نہیں۔" جابرؓ نے بیان کیا کہ ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا' ہم (حج کے مہینوں میں) عمرہ کرنے کو جائز نہ سمجھتے تھے اور جب ہم آپؐ کی معیت میں بیتُ اللہ پہنچے تو آپؐ نے حجرِ اسود کا بوسہ لیا اور (بیتُ اللہ کا) سات بار طواف کیا۔ تین بار تیز تیز چلے اور چار بار سکون کے ساتھ چلے بعد ازاں مقامِ ابراہیم کی جانب گئے۔ آپؐ نے "وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى" (اور تم مقامِ ابراہیم کے قریب نماز ادا کرو) آیت تلاوت کی اور دو رکعت نماز ادا کی مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیتُ اللہ کے درمیان کیا (یعنی مقامِ ابراہیم کے پیچھے نماز ادا کی) اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے دو رکعت میں سورت "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" اور "قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" تلاوت کی بعد ازاں حجرِ اسود کی

طرف گئے اس کو ہاتھ لگایا بعد ازاں آپؐ صفا کے دروازے سے صفا کی جانب گئے جب صفا کے قریب پہنچے تو آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے نشانات میں سے ہیں۔" میں اس سے آغاز کرتا ہوں جس سے اللہ نے آغاز کیا ہے چنانچہ آپؐ نے (سعی کا) آغاز صفا سے کیا چنانچہ آپؐ صفا (پہاڑی) پر چڑھے یہاں تک کہ آپؐ نے بیتُ اللہ کا مشاہدہ کیا۔ آپؐ نے قبلہ رخ ہو کر اللہ کی توحید اور اس کی کبریائی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ تنہا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد و ثناء ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' سوائے اللہ کے کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے' اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس اکیلے نے تمام جماعتوں کو شکست دی۔" پھر اس کے درمیان دعا کی اور ان کلمات کو تین بار دہرایا پھر آپؐ مروہ پہاڑی کی جانب اتر کر چلے یہاں تک کہ آپؐ کے دونوں پاؤں ہموار وادی میں پہنچے پھر آپؐ نے سعی کی جب آپؐ کے پاؤں ہموار وادی سے بلند ہوئے تو مروہ پر آپؐ نے اسی طرح ذکر اور دعا کی جس طرح آپؐ نے صفا پر کی تھی یہاں تک کہ جب آپؐ کا آخری چکر مروہ پر ختم ہوا تو آپؐ نے مروہ پہاڑی پر اعلان کیا جب کہ لوگ پہاڑی سے نیچے تھے کہ اگر مجھے اپنے اس معاملہ میں وہ بات پہلے سے معلوم ہو جاتی جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا اور میں (حج کا احرام فسخ کر کے) اس کو عمرہ (میں تبدیل) کر لیتا (یعنی میں متمتع ہوتا) پس تم میں سے جس شخص کے پاس قربانی نہیں ہے وہ حج (کے احرام) سے حلال ہو جائے اور اس کو عمرہ بنائے (یہ کلمات سن کر) سُراقہ بن مالک بن جَعْشَم نے کھڑے ہو کر دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا یہ اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالتے ہوئے دوبار فرمایا' عمرہ حج میں داخل ہے (صرف اس سال کے لئے یہ حکم) نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے اور علیؓ ملک یمن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانیاں لائے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) دریافت کیا کہ جب تم نے حج کا احرام باندھا تھا تو تم نے کیا کہا تھا؟ انہوں نے جواب دیا' میں نے کہا تھا' اے اللہ! میں نے اسی طرح احرام باندھا ہے جس طرح رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' میرے ساتھ تو قربانیاں ہیں اس لئے تو (جب تک حج' عمرہ دونوں سے فارغ نہ ہو جائے) حلال نہیں ہو سکتا۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ وہ قربانیاں جن کو علیؓ یمن سے لائے تھے اور جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے سو (۱۰۰) تھیں۔ جابرؓ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ صحابہ کرامؓ جن کے پاس قربانیاں تھیں کے علاوہ تمام صحابہ کرامؓ حلال ہو گئے اور انہوں نے بال کٹوائے۔ جب ذُوالحجہ کی آٹھویں تاریخ ہوئی تو صحابہ کرامؓ منیٰ کی جانب روانہ ہوئے اور انہوں نے حج کا احرام باندھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم (آٹھویں ذوالحجہ کو طلوعِ شمس کے وقت منیٰ کی جانب جانے کے لئے) سوار ہوئے۔ آپؐ نے منیٰ میں ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور فجر کی نماز ادا کی۔ آپؐ (فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد) کچھ وقت رکے رہے یہاں تک کہ سورج نکل آیا اور آپؐ نے بالوں سے بنے ہوئے خیمے کے بارے میں حکم دیا کہ اسے نمرہ (مقام) میں لگایا جائے پس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے (عرفات کی جانب) چلے اور قریش کو اس بات میں کچھ شبہ نہ تھا کہ آپؐ مشعر الحرام میں ٹھہریں گے جیسا کہ قریش دورِ جاہلیت میں کرتے تھے (یعنی وہ عرفات نہیں جاتے تھے اور مزدلفہ میں مشعر الحرام میں وقوف کرتے تھے) لیکن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم (مزدلفہ) عبور کر کے عرفات پہنچے (وہاں) آپؐ کے لئے نمرہ میں خیمہ لگایا گیا تھا' آپؐ اس کے سایہ میں اترے جب سورج کا زوال ہوا تو آپؐ نے قصواء (نامی اونٹنی) کے بارے میں حکم دیا (اس پر) آپؐ کے لئے پالان رکھا گیا۔ آپؐ (اس پر سوار ہو کر) وادیِ عُرَنَہ آئے (وہاں) آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو خطبہ دیا اور فرمایا' بلاشبہ تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر حرام ہیں جیسا کہ تمہارا یہ دن' تمہارا یہ مہینہ' تمہارا یہ شہر حرام ہیں۔ خبردار! دورِ جاہلیت کے تمام امور میرے قدموں کے نیچے کالعدم قرار دیئے گئے ہیں اور (دور) جاہلیت کے خون کالعدم ہیں اور اہلِ اسلام کے خونوں سے پہلا خون جس کو میں کالعدم قرار دیتا ہوں وہ ربیعہ بن حارث کے بیٹے کا خون ہے جس کو بنی سعد قبیلہ میں دودھ پلایا گیا تھا اور ہذیل نے اس کو قتل کر دیا تھا اور جاہلیت کے تمام قسم کے سود ختم کر دیئے گئے ہیں اور اپنے سود میں جس سود کو میں پہلے ختم کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے اس کو مکمل طور پر ختم کر دیا گیا ہے پس تمہیں عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا چاہیے تم ان کو اللہ کے عہد کے ساتھ نکاح میں لائے ہو اور اللہ کے حکم کے ساتھ ان کی شرمگاہوں کو حلال سمجھا ہے اور تمہارا ان پر حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسندیدہ سمجھتے ہو اگر وہ (تمہاری رضامندی کے بغیر) کسی شخص کو تمہارے بستر پر بٹھائیں تو تم انہیں پیٹو لیکن شدید نہ ہو اور ان کے تم پر حقوق ہیں' انہیں اچھی طرح سے نان و نفقہ اور لباس دو اور میں تم میں اللہ کی کتاب چھوڑ رہا ہوں اگر تم اسے مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو گے تو اس کے بعد تم کبھی گمراہی سے ہمکنار نہ ہو گے اور تم سے میرے بارے میں سوال ہو گا تو تم کیا جواب دو گے؟ انہوں نے جواب دیا' ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ نے (اللہ کے پیغامات کو) پہنچایا اور (امانت کو) ادا کیا اور آپؐ نے (اُمت کی) خیر خواہی کی۔ اس پر آپؐ نے اپنی انگشت شہادت کے ساتھ اشارہ کیا' اسے آسمان کی جانب اٹھایا اور لوگوں کی جانب پھیرا (اور کہا) اے اللہ! گواہ ہو جا تین بار فرمایا' اس کے بعد بلالؓ نے اذان کہی پھر تکبیر کہی۔ آپؐ نے ظہر کی نماز کی امامت کرائی پھر اس نے تکبیر کہی' آپؐ نے عصر کی نماز کی امامت کرائی لیکن ان کے درمیان سُنن و نوافل ادا نہیں کیے پھر آپؐ اونٹنی پر سوار ہوئے اور عرفات پہنچے اور اپنی قَصواء نامی اونٹنی کو چٹانوں کی جانب متوجہ کیا اور آپؐ نے جبلُ المشاۃ کو اپنے سامنے کیا (اس سے مراد ریت کا لمبا اور ضخیم ٹیلہ ہے) اور قبلہ کی جانب متوجہ ہوئے' سورج کے غروب ہونے تک وہاں ٹھہرے رہے اور زردی قدرے ختم ہو گئی یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے وہاں آپؐ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ ادا کیں' ان کے درمیان نوافل نہ پڑھے بعد ازاں آپؐ صبح صادق کے طلوع ہونے تک نیند فرماتے رہے (صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد) آپؐ نے اس وقت صبح کی نماز اذان اور تکبیر کے ساتھ ادا کی جب اچھی طرح صبح روشن ہو گئی تو پھر آپؐ قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے اور مشعرالحرام پہنچے۔ آپؐ قبلہ رخ ہوئے' دعائیں مانگتے رہے' اللہ اکبر اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے کلمات کہتے رہے اور اللہ کی توحید کے کلمات دہراتے رہے۔ آپؐ وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ صبح صادق خوب روشن ہو گئی پھر آپؐ سورج نکلنے سے پہلے (منیٰ کی جانب) چل دیئے جب کہ فضل بن عباسؓ آپؐ کے پیچھے سوار تھے یہاں تک کہ آپؐ وادی مُحَسَّر میں پہنچے تو آپؐ نے (اپنی اونٹنی کو) معمولی سی حرکت دی اس کے بعد آپؐ درمیانے راستہ پر چلے جو جمرہ کبریٰ تک پہنچاتا ہے یہاں تک کہ آپؐ جمرہ عقبہ کے پاس پہنچے جو درخت کے قریب ہے تو آپؐ نے جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں' ہر کنکری مارتے

وقت اللہ اکبر فرماتے' ہر کنکری انگلی کے کنارے کے برابر تھی آپؐ نے وادی کے بیچ سے کنکریاں ماریں بعد ازاں آپؐ (جمرۃ العقبہ سے) مذبح کی جانب گئے اور اپنے ہاتھ سے تریسٹھ اونٹوں کا نحر فرمایا اور باقی اونٹ علیؓ کو دیئے انہوں نے ان کا نحر کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو قربانیوں میں شریک کیا پھر آپؐ نے ہر اونٹ سے گوشت کے ایک ایک ٹکڑے کے بارے میں حکم دیا' انہیں ایک ہنڈیا میں پکایا گیا دونوں نے ان کا گوشت کھایا اور شوربا پیا بعد ازاں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار ہوئے' آپؐ نے بیتؐ اللہ کا طواف کیا اور ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں ادا کی پھر آپؐ عبدالمطلب کی اولاد (یعنی عباسؓ کی اولاد) کے پاس گئے وہ (لوگوں کو) زم زم کا پانی پلا رہے تھے۔ آپؐ نے انہیں کہا' عبدالمطلب کی اولاد! پانی نکالتے رہو (اور پلاتے رہو) اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تمہارے زم زم پلانے پر لوگ تم پر غالب آ جائیں گے تو میں ضرور تمہارے ساتھ (پانی) نکالنے میں شریک ہوتا۔ اس پر انہوں نے آپؐ کو پانی کا ایک ڈول پکڑا دیا۔ آپؐ نے اس سے پانی پیا (مسلم)

وضاحت: جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث جس میں حَجَّۃُ الوداع کی مکمل عکاسی کی گئی ہے' کثیر فوائد پر مشتمل ہے۔ اس واقعہ کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ عرصہ اس دنیا فانی میں نہیں رہے بلکہ جلد ہی اللہ پاک کے ہاں پہنچ گئے۔ اس حدیث میں یہ خوبی موجود ہے کہ اس میں آپؐ کے مدینہ منورہ سے چلنے سے لے کر واپس آنے تک کے تمام واقعات شامل ہیں۔ موجودہ دور کے محقق اور رجالِ حدیث کے ماہر علامہ ناصرالدین البانی نے "صِفَتُہُ حَجَّۃِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے نام سے ایک کتاب تحریر کی ہے' اس کی بنیاد اسی حدیث پر ہے اور جابرؓ سے بیان کرنے والے ان کے شاگردوں کی روایات کی تخریج کی ہے اور اس مسئلہ میں دیگر رواۃ کی روایات سے بھی کچھ زائد فوائد کو اصل روایات میں شامل کر کے بیان کیا ہے۔ راقم الحروف نے اس کتاب کو اردو زبان میں منتقل کیا ہے اور اب تک اس کے متعدد ایڈیشن اشاعت پذیر ہو چکے ہیں اور عوام و خواص سبھی اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حج نبوی کا اسلوب بیان نہایت پرکشش اور نادر معلومات پر مشتمل ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ حج نبوی کتابچہ کو معمولی نہ سمجھا جائے' اس کا گہرے غور و فکر سے مطالعہ کیا جائے۔ اس حدیث کے ضمن میں چند اہم اور ضروری معلومات درج ذیل ہیں۔

(۱) تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد حَجَّۃُ الوداع کے علاوہ کوئی حج نہیں کیا اور اَقْرَبُ اِلَی الصَّوَابِ قول یہ ہے کہ سن ۹ یا ۱۰ ہجری میں حج فرض ہوا۔ اس لحاظ سے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فی الفور بلاتاخیر حج ادا کیا۔

(۲) احرام کی حالت میں حیض اور نفاس کی حالت میں نماز ادا کرنا درست نہیں جب کہ طواف بیتؐ اللہ کے علاوہ حج اور عمرہ کے تمام امور مکمل کئے جا سکتے ہیں۔

(۳) احرام میقات سے زیب تن کیا جائے۔ ضروری نہیں کہ احرام زیب تن کر کے احرام کے لئے دو رکعت نفل ادا کیے جائیں۔ میقات سے قبل بھی احرام باندھا جا سکتا ہے البتہ نیت میقات سے کی جائے اور طیاروں میں سفر کرنے والوں کو اجازت ہے کہ وہ میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لیں کہیں ایسا نہ ہو کہ میقات گزر جائے اور احرام ہی نہ باندھا جا سکے۔

(۴) احرام باندھنے کے بعد بلند آواز سے تلبیہ کہنا مسنون ہے۔

(۵) حج تمتع افضل ہے اس لئے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتّع کی خواہش ظاہر کی۔ آپؐ نے حجِ قِران کیا یعنی حج و عمرہ کا احرام اکٹھا باندھا۔ آپؐ دس ذوالحجہ کو حلال ہوئے اس لئے کہ قربانیاں آپؐ کے ساتھ تھیں اگر قربانیاں آپؐ کے ساتھ نہ ہوتیں تو آپؐ عمرہ کر کے حلال ہو جاتے اور آٹھ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھتے جیسا کہ دوسرے صحابہ کرامؓ جن کے پاس قربانیاں نہ تھیں عمرہ ادا کر کے حلال ہو گئے تھے پھر انہوں نے آٹھ ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھا تھا۔

(۶) آپؐ مسجدِ حرام میں بابُ السّلام سے داخل ہوئے' تحیۃُ المسجد ادا کرنا ثابت نہیں' طواف بیتُ اللہ اس کے قائم مقام ہے۔ آپؐ نے طواف کرتے ہوئے رکنِ یمانی کو ہاتھ لگایا' اس کا بوسہ نہیں لیا البتہ حجرِ اسود کا ہر چکر میں بوسہ لیا' اگر بوسہ لینا ممکن ہو تو بوسہ لیا جائے وگرنہ اشارہ ہی کافی ہے اور اشارہ کرتے وقت یا بوسہ لیتے وقت اللہ اکبر کے کلمات کہے جائیں۔

(۷) طوافِ ختم کر کے مقامِ ابراہیم کے سامنے دو رکعت ادا کی جائیں۔ مقامِ ابراہیم سے مقصود وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں اور اس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام نے بیتُ اللہ کی تعمیر کی تھی۔ خیال رہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طواف اِضطباع کی حالت میں کیا یعنی چادر کی دائیں طرف کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالا' اس کو ڈھانپا اور دائیں کندھے کو ننگا رکھا' طواف کے بعد آپؐ نے اِضطباع کو ختم کر کے چادر کو برابر کر لیا۔

(۸) آپؐ نے صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے' ہر چکر صفا سے شروع ہو کر مروہ پر ختم ہوتا تھا اور حدیث میں صراحت موجود ہے کہ آپؐ کا آخری چکر مروہ پر ختم ہوا۔ اس لئے آپؐ کے متعلق یہ کہنا درست نہیں کہ آپؐ نے چودہ چکر لگائے اگر چودہ چکر ہوتے تو آپؐ کا آخری چکر صفا پر ختم ہوتا۔

(۹) علیؓ یمن سے جو قربانیاں لائے تھے ضروری نہیں کہ وہ صدقات کے مال سے ہوں جب کہ صدقات رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی آل کے لئے جائز نہیں ہیں اور حدیث میں "سعایہ" کا لفظ صدقات کی ملازمت کے لئے خاص نہیں ہے بلکہ مطلق ملازمت پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے قرین قیاس ہے کہ یہ قربانیاں علیؓ کو ملازمت کے مشاہرہ سے ملی ہوں۔ قاضی عیاضؒ نے اس کا ذکر کیا ہے (واللہ اعلم)

(۱۰) دسویں ذوالحجہ کو طلوعِ شمس سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنا جائز نہیں۔ رمی جمار کے لئے جہاں سے جی چاہے کنکر اٹھائے جاسکتے ہیں اسی طرح جو کنکر پھینکے گئے ہیں' انہیں اٹھا کر دوبارہ پھینکنا جائز ہے اس کے منع پر کوئی دلیل نہیں اور کنکروں کے بجائے جوتے وغیرہ پھینکنے درست نہیں۔ ایامِ تشریق کے تین دنوں میں رمی جمار کا وقت سورج کے زوال کے بعد کا ہے ابتدا جمرہ اولیٰ سے ہو جو مسجدِ خیف کے قریب ہے پھر جمرہ وسطیٰ پھر جمرہ عقبہ کو کنکر مارے جائیں نیز پہلے جمرہ کو کنکر مارنے کے بعد اس کے پاس قبلہ رخ کھڑا رہے اور لمبا عرصہ دعا اور ذکر و اذکار کرتا رہے پھر دوسرے جمرہ کے پاس بھی اسی طرح کرے لیکن تیسرے جمرہ کے پاس وقوف نہ کرے، اور کنکر لوبیا کے دانے کے برابر ہوں اگر کچھ بڑے یا چھوٹے ہوں تو بھی جائز ہیں۔

(۱۱) دسویں ذُوالحجہ کو امور کی ترتیب یوں ہے کہ پہلے رمی کی جائے' پھر قربانی ذبح کی جائے' پھر سر منڈایا جائے اور پھر طوافِ افاضہ کیا جائے۔ اس کا نام طوافِ زیارت بھی ہے اور یہ طواف حج کا رکن ہے لیکن ان چاروں اعمال میں سے کوئی عمل اگر کوئی شخص بلاترتیب پہلے کرلے تو اس کے لئے کچھ حرج نہیں جو باقی رہتا ہے اس کو بعد میں سرانجام دے' اس پر کچھ فدیہ بھی نہیں ہے اور متمتع طوافِ زیارت کی بعد صفا مروہ کے درمیان سعی کرے اس لحاظ سے اس نے صفا مروہ کے درمیان دو بار سعی کی۔ جابرؓ سے مروی حدیث میں ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ صحابہ کرامؓ جو قارن تھے جن کے ساتھ قربانیاں تھیں انہوں نے دسویں ذوالحجہ کو بیتُ اللہ کا طواف کیا لیکن اس روز انہوں نے صفا مروہ کے درمیان سعی نہیں کی (واللہ اعلم)

(۱۲) خیال رہے کہ جابرؓ کی حدیث میں حج نبویؐ کا ذکر تفصیل کے ساتھ ہے لیکن کسی روایت میں طوافِ وداع کا ذکر نہیں ہے البتہ عائشہؓ سے مروی حدیث میں اس کا ذکر ہے۔ آپؓ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ آدھی رات کے وقت خیمہ میں تشریف لائے۔ آپؐ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ عمرہ سے فارغ ہو گئی ہیں۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس پر آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو کوچ کا حکم دیا چنانچہ آپؐ نے صبح کی نماز سے پہلے بیتُ اللہ کا طواف کیا (یہ طوافِ وداع تھا) پھر آپؐ عازم مدینہ ہو گئے (تفصیل کیلئے دیکھیے حج نبویؐ صفحہ ۱۱۹)

٢٥٥٦ - (٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدَى فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا». وَفِي رِوَايَةٍ: «فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ بِنَحْرِ هَدْيِهِ، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ» قَالَتْ: فَحِضْتُ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمْ أَزَلْ حَائِضاً حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِالْحَجِّ، وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ، فَفَعَلْتُ، حَتَّى قَضَيْتُ حَجِّي بَعَثَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مَكَانَ عُمْرَتِي مِنَ التَّنْعِيمِ. قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافاً بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى. وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافاً وَاحِداً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ حجۃُ الوداع میں ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے ہم میں سے کچھ احباب نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا اور کچھ نے حج (مفرد یا قارن) کا احرام باندھ رکھا تھا جب ہم مکہ مکرمہ وارد ہوئے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جس شخص نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ قربانی نہیں ہے وہ (عمرہ ادا کر کے) حلال ہو جائے اور جس شخص نے عمرہ کا احرام

باندھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ قربانی ہے وہ عمرہ کے ساتھ حج کا احرام بھی باندھ لے پھر وہ حلال نہیں ہو گا جب تک کہ ان دونوں سے حلال نہ ہو اور ایک روایت میں ہے کہ وہ حلال نہیں ہو گا جب تک کہ وہ قربانی ذبح کر کے حلال نہیں ہو جاتا اور جس شخص نے حج کا احرام باندھا ہے وہ حج پورا کرے۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں سرف (مقام) میں حائضہ ہو گئی' میں نے بیتُ اللہ کا طواف نہ کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی بھی نہ کی چنانچہ میں عرفہ کے دن تک حائضہ رہی اور میں نے عمرہ کا ہی احرام باندھا تھا۔ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں اپنے سر (کے بالوں) کو کھول دوں' کنگھی کروں حج کا احرام باندھ لوں اور عمرہ کا احرام چھوڑ دوں چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور حج ادا کیا (اس کے بعد) آپؐ نے میرے ساتھ عبدالرحمان بن ابوبکر کو بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں عمرہ کے بدل تَنْعِیْم (مقام) سے عمرہ کا احرام باندھوں۔ عائشہؓ نے بیان کیا کہ جن صحابہ کرامؓ نے عمرہ کا احرام باندھا تھا وہ بیتُ اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر کے حلال ہو گئے بعد ازاں منیٰ سے واپس لوٹ کر انہوں نے طواف کیا اور جن صحابہ کرامؓ نے حج اور عمرہ کو اکٹھا کیا انہوں نے ایک طواف کیا (بخاری' مسلم)

۲۵۵۷ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ ، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ، وَبَدَأَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ، ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ ، قَالَ لِلنَّاسِ : «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ» فَطَافَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَمَشَى أَرْبَعًا فَرَكَعَ حِيْنَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ ، فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۵۵۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے ساتھ عمرہ کا فائدہ اٹھایا۔ آپؐ ذُوالحلیفہ سے اپنے ساتھ قربانیاں لے گئے تھے۔ آپؐ نے آغاز میں عمرہ کا احرام باندھا بعد ازاں حج کا احرام شامل کیا چنانچہ (اکثر) صحابہ کرامؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کے ساتھ عمرہ کو بھی شامل کیا۔ بعض صحابہ کرامؓ کے ساتھ قربانیاں تھیں اور بعض کے ساتھ قربانیاں نہ تھیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ پہنچے تو آپؐ نے عمرہ کرنے والوں سے کہا کہ تم میں سے جس شخص کے پاس قربانی ہے وہ حلال نہیں ہو گا جب تک کہ حج مکمل نہ کرے اور جس شخص کے پاس قربانی نہیں ہے اسے چاہیے کہ وہ بیتُ اللہ اور صفا مروہ

کا طواف کرے اور بال کٹوا کر حلال ہو جائے بعد ازاں (آٹھ ذی الحجہ کو) حج کا احرام باندھے اور (دس ذوالحجہ کو) قربانی کرے' اگر قربانی کی استطاعت نہیں ہے تو حج میں تین دن کے روزے رکھے (آخری روزہ عرفہ کے دن کا ہو) اور گھر واپس جا کر سات دن کے روزے رکھے چنانچہ آپؐ مکہ مکرمہ پہنچے آپؐ نے بیتُ اللہ کا طواف کیا اور آغاز میں حجر اسود کو چوما بعد ازاں تین چکر تیز چلے اور چار چکر آرام سے چلے اور بیت اللہ کا طواف ختم کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کی۔ نماز سے سلام پھیرنے کے بعد آپؐ صفا پہاڑی کے پاس آئے اور صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے پھر کسی حرام چیز سے حلال نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپؐ نے حج مکمل کر لیا اور دس ذی الحجہ کو قربانی ذبح کی اور طوافِ افاضہ کیا بعد ازاں آپؐ ان چیزوں سے حلال ہوئے جو حرام ہو گئی تھیں اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانند ان صحابہ کرامؓ نے بھی ایسا ہی کیا جن کے پاس قربانیاں تھیں (بخاری' مسلم)

۲۵۵۸ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ، فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۵۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ عمرہ ہے جس کا ہم نے فائدہ اٹھایا ہے پس جس شخص کے پاس قربانی نہیں ہے وہ مکمل طور پر حلال ہو جائے بلاشبہ قیامت تک عمرہ کرنا حج میں داخل ہے (مسلم)

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ

(یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۵۵۹ - (٥) **عَنْ** عَطَاءٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ نَاسٍ مَعِيَ قَالَ: أَهْلَلْنَا - أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ - بِالْحَجِّ خَالِصاً وَحْدَهُ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ: «حِلُّوْا وَأَصِيْبُوا النِّسَاءَ». قَالَ عَطَاءٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ، وَلٰكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ، فَقُلْنَا: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نُفْضِيَ إِلٰى نِسَائِنَا، فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ. قَالَ: يَقُوْلُ جَابِرٌ بِيَدِهِ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى قَوْلِهِ بِيَدِهِ يُحَرِّكُهَا قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْنَا فَقَالَ: «قَدْ عَلِمْتُمْ

أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ، وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ، وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوا» فَحَلَلْنَا، وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ: بِمَ أَهْلَلْتَ؟ قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا» قَالَ: «وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا. فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَلِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟ قَالَ: «لِأَبَدٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۵۵۹: عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے چند لوگوں کے ہمراہ جو میرے ساتھ تھے جابرؓ بن عبداللہؓ سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے اکیلے حج کا احرام باندھا۔ عطاء کہتے ہیں' جابرؓ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کی چوتھی رات کو صبح کے وقت تشریف لائے' آپؐ نے ہمیں حلال ہونے کا حکم دیا۔ عطاء نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حلال ہو جاؤ اور عورتوں سے ملو جب کہ آپؐ نے ان سے وطی کو لازم نہیں کیا البتہ عورتوں کے ساتھ وطی کو حلال فرمایا۔ ہم نے آپس میں مذاکرہ کیا کہ جب ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ راتیں باقی ہیں' آپؐ نے حکم دیا ہے کہ ہم بیویوں سے مجامعت کریں (گویا کہ) جب ہم عرفہ پہنچیں گے تو ہمارے ذکر منی کے قطرے گراتے ہوں گے۔ عطاء بیان کرتے ہیں کہ جابرؓ اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر رہے تھے گویا کہ میں ان کے اشارے کی جانب دیکھ رہا تھا جب وہ اپنے ہاتھ کو حرکت دے رہے تھے۔ جابرؓ نے بیان کیا (جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی) تو آپؐ ہم میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے آپؐ نے فرمایا' تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ سچی باتیں کرنے والا ہوں اور تم سب سے زیادہ اللہ کا فرمانبردار ہوں۔ اگر میرے پاس قربانی نہ ہوتی تو میں بھی تمہاری طرح حلال ہو جاتا اور اگر مجھے آغاز میں اس چیز کا علم ہو جاتا جس کا مجھے آخر میں علم ہوا تو میں قربانی ساتھ نہ لاتا پس تم حلال ہو جاؤ (آپؐ کے ارشاد کے مطابق) ہم حلال ہو گئے اور ہم نے آپؐ کی اطاعت کی۔ عطاء بیان کرتے ہیں جابرؓ نے بتایا کہ علیؓ یمن میں قضاء کی ملازمت سے آئے تھے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا' آپ نے کیا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے وہی احرام باندھا ہے جو آپؐ نے باندھا ہے۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا' تیرے پاس قربانی ہے (اس لئے) تو احرام کو باقی رکھ۔ جابرؓ نے بیان کیا' علیؓ آپ کے لئے یمن سے قربانیاں لائے تھے۔ سراقہ بن مالک بن جعشم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا (حج کے مہینوں میں) عمرہ کرنا اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ آپؐ نے فرمایا' ہمیشہ کے لئے ہے (مسلم)

۲۵۶ - (۶) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. أَوْ خَمْسٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ: مَنْ أَغْضَبَكَ يَا

رَسُوْلَ اللهِ! أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ. قال: «أَوَمَا شَعَرْتَ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ، وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتّٰى أَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَحِلَّ كَمَا حَلُّوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۲۵۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحج کی چار یا پانچ راتیں گزرنے کے بعد آئے۔ آپؐ میرے ہاں تشریف لائے تو آپؐ ناراض (دکھائی دیتے) تھے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ کو کس نے ناراض کر دیا اللہ اس کو جہنم رسید کرے۔ آپؐ نے بتایا' کیا تیرے علم میں نہیں ہے کہ میں نے ان لوگوں کو حکم دیا تھا (جن کے پاس قربانیاں نہیں تھیں) کہ وہ حج (کے احرام) کو فسخ کریں لیکن انہوں نے تذبذب اختیار کیا' مجھے جس چیز کا علم بعد میں ہوا ہے اگر پہلے ہو جاتا تو میں اپنے ساتھ قربانی نہ لاتا (بلکہ) مکہ مکرمہ سے خرید لیتا پھر میں بھی حلال ہو جاتا جیسا کہ وہ لوگ حلال ہو گئے ہیں جن کے پاس قربانیاں نہیں ہیں (مسلم)

(۳) بَابُ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَالطَّوَافُ

(مکّہ مکرمہ میں داخل ہونا اور بیتُ اللہ کا طواف کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۵۶۱ - (۱) **عَنْ** نَافِعٍ ، قَالَ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلُ وَيُصَلِّيَ، فَيَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَاراً، وَاِذَا نَفَرَ مِنْهَا مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ، وَيَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۵۶۱: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عمرؓ جب بھی مکّہ مکرمہ آتے تو ذِی طوٰی (مقام) میں رات گزارتے، صبح غسل کر کے نماز ادا کر کے دن میں مکّہ مکرمہ داخل ہوتے اور جب مکہ مکرمہ سے کوچ کرتے و ذِی طوٰی (مقام) میں رات گزارتے، صبح کے وقت روانہ ہوتے اور بیان کرتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح کیا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: ذِی طوٰی کا موجودہ نام "بئرِ زاہر" ہے۔ مکّہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا ضروری نہیں اور نہ ہی مکہ مکرمہ میں رات کو داخل ہونے کی ممانعت ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم "جِعرّانہ" مقام میں رات کو داخل ہوئے تھے (مرعات جلد۶ صفحہ۴۴۹)

۲۵۶۲ - (۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا، وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ (کے قریب) پہنچے تو بلندی والی جانب سے داخل ہوئے اور پستی والی جانب سے روانہ ہوئے (بخاری، مسلم)

۲۵۶۳ - (۳) **وَعَنْ** عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ، فَاَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهُ تَوَضَّاَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ

عُمْرَةٌ. ثُمَّ حَجَّ اَبُوْبَكْرٍ. فَكَانَ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ، ثُمَّ عُمَرُ. ثُمَّ عُثْمَانُ مِثْلَ ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۳: عُروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج ادا کیا۔ مجھے عائشہؓ نے بتایا کہ جب آپؐ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپؐ نے پہلے جو کام کیا وہ یہ تھا کہ آپؐ نے وضو کیا بعد ازاں بیتُ اللہ کا طواف کیا آپؐ کا عمرہ نہ تھا (اس لئے کہ آپؐ قارن تھے) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکرؓ نے حج کیا تو انہوں نے پہلا کام جو کیا وہ بیتُ اللہ کا طواف تھا لیکن عمرہ نہ تھا پھر عمرؓ پھر عثمانؓ نے بھی اسی طرح کیا (بخاری، مسلم)

۲۵٦٤ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدُمُ سَعٰى ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَمَشٰى اَرْبَعَةً، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۴: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرہ میں پہلا طواف کرتے تو تین چکر رمل کے ساتھ اور چار چکر بلا رمل طواف کرتے بعد ازاں طواف کی دو رکعت ادا کرتے، پھر صفا مروہ کے درمیان طواف کرتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: سینے کو تان کر اور قدرے تیز قدموں سے چلنے کو رَمل کہتے ہیں (واللہ اعلم)

۲۵٦٥ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا، وَمَشٰى اَرْبَعًا، وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۶۵: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک تین چکر رمل کے ساتھ لگائے اور چار چکر بلا رَمل لگائے اور جب صفا مروہ کے درمیان سعی کی تو وادی کی جگہ میں تیز چلے (مسلم)

۲۵٦٦ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا، وَمَشٰى اَرْبَعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۶۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو حجرِ اسود کا بوسہ لیا بعد ازاں دائیں جانب سے طواف کا آغاز کیا، تین چکر رَمل کے ساتھ اور چار چکر بغیر رَمل کے لگائے (مسلم)

٢٥٦٧ - (٧) وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ. فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۵۶۷ : زبیر بن عربی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عمرؓ سے حجرِ اسود کو ہاتھ لگانے اور چومنے کے بارے میں دریافت کیا؟ انہوں نے جواب دیا' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ اس کو ہاتھ لگاتے اور چومتے تھے (بخاری)

٢٥٦٨ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۸ : ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپؐ رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے علاوہ کسی دوسرے رکن کو ہاتھ لگاتے ہوں (بخاری' مسلم)

٢٥٦٩ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۶۹ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر (سوار ہو کر) طواف کیا۔ آپؐ حجرِ اسود کو چھڑی لگاتے تھے (بخاری' مسلم)
وضاحت : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طوافِ قدوم پیدل چل کر کیا جیسا کہ جابرؓ سے مروی طویل حدیث میں ہے اور طوافِ افاضہ (طواف زیارت) سواری پر کیا اس لئے کہ اژدھام تھا نیز آپؐ چاہتے تھے کہ سب لوگ آپؐ کو طواف کرتے ہوئے دیکھ لیں (مرعات جلد۶ صفحہ۲۶۵)

٢٥٧٠ - (١٠) وَعَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ عَلٰى بَعِيْرٍ، كُلَّمَا أَتٰى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِيْ يَدِهٖ وَكَبَّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۵۷۰ : ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر بیتُ اللہ کا طواف کیا جب آپؐ حجرِ اسود کے قریب پہنچتے تو چھڑی سے اس کی جانب اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کے کلمات ادا فرماتے (بخاری)

٢٥٧١ - (١١) وَعَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَطُوْفُ

بِالْبَيْتِ وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ، وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۷۱: ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور حجرِ اسود کو چھڑی لگائی اور چھڑی کو چوما (مسلم)

۲۵۷۲ - (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ. فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفٍ طَمِثْتُ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: «لَعَلَّكِ نَفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «فَإِنَّ ذٰلِكِ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ، فَافْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ؛ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے' ہمارا مقصود صرف حج کرنا تھا۔ جب ہم سَرِف مقام میں پہنچے تو میں حائضہ ہو گئی (اس دوران) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپؐ نے دریافت کیا' شاید تو حائضہ ہو گئی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' حیض کو اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر مسلط کیا ہے' تم حجاج والے تمام امور سرانجام دو البتہ جب تک تو حیض سے پاک نہ ہو جائے اس وقت تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا (بخاری' مسلم)

۲۵۷۳ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ، أَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ: «أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوبکر صدیقؓ نے قربانی کے دن ایک جماعت میں بھیجا۔ جس حج پر حجۃ الوداع سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو امیر مقرر فرمایا تھا' اس کو حکم دیا کہ لوگوں میں اعلان کرے کہ خبردار! اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا شخص بیت اللہ کا طواف کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس حج میں امیرُالحج تھے اور آپؐ نے علی رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا تھا کہ وہ "سورت براءت" کا اعلان کرے اور یہ اعلان کرے کہ کوئی مشرک آئندہ سال بیت اللہ کا حج کرنے نہ آئے اور نہ کسی کو اجازت ہے کہ وہ برہنہ ہو کر طواف کرے لیکن اس حدیث میں ذکر ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ کام ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔ ان دونوں احادیث میں تضاد نہیں ہے۔ ابوبکر صدیقؓ نے محسوس کیا کہ علیؓ اکیلے اس کام کو سرانجام نہیں دے سکتے اس لئے انہوں نے ابوہریرہؓ اور ان کے رفقاء کو علیؓ کی معاونت کے لئے اس کام پر مقرر کیا چنانچہ مسند احمد میں اس مضمون کی روایت مذکور ہے۔ ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں علیؓ کے ساتھ تھا

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو "سورت براءت" کے اعلان کے لئے بھیجا چنانچہ میں بھی ان کی معیت میں یہ فریضہ سرانجام دیتا رہا یہاں تک کہ میری آواز بیٹھ گئی اور علیؓ مجھ سے پہلے اعلان کرتے یہاں تک کہ وہ تھک جاتے تھے (مرعات جلد۶ صفحہ۴۶۸)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٥٧٤ - (١٤) عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ، قَالَ: سُئِلَ جَابِرٌ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ. فَقَالَ: قَدْ حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۵۷۴: مہاجر مکی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جابرؓ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو بیت اللہ کو دیکھ کر اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج کیا، ہم نے بیت اللہ کو دیکھ کر ہاتھ نہیں اٹھائے (ترمذی، ابوداؤد)

٢٥٧٥ - (١٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَدَخَلَ مَكَّةَ، فَأَقْبَلَ إِلَى الْحَجَرِ، فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْبَيْتِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ مَا شَاءَ وَيَدْعُو. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۵۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی جانب) روانہ ہوئے۔ آپؐ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور حجرِ اسود کی جانب گئے۔ آپؐ نے اس کو ہاتھ لگایا اور چوما پھر بیت اللہ کا طواف کیا اس کے بعد صفا (پہاڑی) پر بلند ہوئے اور بیت اللہ کی جانب نظر اٹھائی، اس کا مشاہدہ کیا اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور جب تک اللہ نے چاہا آپؐ اللہ کا ذکر کرتے رہے اور دعائیں مانگتے رہے (ابوداؤد)

٢٥٧٦ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلَاةِ؛ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ. فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ فَلَا يَتَكَلَّمَنَّ إِلَّا بِخَيْرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَذَكَرَ التِّرْمِذِيُّ جَمَاعَةً وَقَفُوهُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.

۲۵۷۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز ادا کرنے کے مثل ہے البتہ تم طواف کرتے ہوئے باتیں کرتے ہو لیکن جو شخص طواف

کرتے ہوئے کلام کرے وہ بہتر کلام کرے (ترمذی' نسائی' دارمی) اور امام ترمذیؒ نے ایک جماعت کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اس حدیث کو ابنِ عباسؓ پر موقوف بیان کیا ہے۔

۲۵۷۷ - (۱۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ، فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ آدَمَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۵۷۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حجر اسود جنت سے اترا تھا' دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن انسانوں کے گناہوں نے اس کو سیاہ کر دیا (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے

۲۵۷۸ - (۱۸) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْحَجَرِ: «وَاللهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ، يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۷۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجرِ اسود کے بارے میں فرمایا' اللہ کی قسم! اللہ قیامت کے دن حجرِ اسود کو لائے گا' اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ساتھ وہ دیکھے گا اور زبان ہو گی جس کے ساتھ وہ کلام کرے گا۔ وہ اس شخص کے بارے میں گواہی دے گا جس نے اس کو سنتِ نبویؐ کا اتباع کرتے ہوئے ہاتھ لگایا (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

۲۵۷۹ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ، طَمَسَ اللهُ نُوْرَهُمَا، وَلَوْلَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۲۵۷۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم جنت کے قیمتی پتھروں میں سے دو قیمتی پتھر ہیں۔ اللہ نے ان دونوں کی روشنی کو ختم کیا ہے اگر اللہ ان دونوں کی روشنی کو ختم نہ کرتا تو ان میں سے ہر ایک مشرق اور مغرب کی درمیان کو روشن کر دیتا (ترمذی)

۲۵۸۰ ـ (۲۰) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْـهُ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَاماً مَا رَاَيْتُ اَحَداً مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ. قَالَ: اِنْ اَفْعَلْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِّلْخَطَايَا» وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ اُسْبُوْعًا فاحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ» وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «لَا يَضَعُ قَدَماً وَلَا يَرْفَعُ اُخْرٰى اِلاَّ حَطَّ اللهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۵۸۰: عُبید بن عُمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عمرؓ حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کو ہاتھ لگانے اور چومنے کے لئے بہت زیادہ کوشاں رہتے' ان کے علاوہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں سے میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ وہ اس قدر غلبہ کرتے ہوں۔ وہ بیان کرتے تھے کہ اگر میں اژدحام کرتا ہوں تو اس لئے کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ ان دونوں کو ہاتھ لگانے سے گناہ دور ہو جاتے ہیں نیز میں نے آپؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص بیتُ اللہ کے گرد شمار کر کے سات چکر لگاتا ہے اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہو گا نیز میں نے آپؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا جو شخص (طواف کرتے ہوئے) ایک قدم (زمین پر) رکھتا ہے اور دوسرا قدم زمین سے اٹھاتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم کے بدلے اس کی ایک غلطی معاف فرماتے ہیں اور ایک نیکی ثبت فرماتے ہیں (ترمذی)

۲۵۸۱ ـ (۲۱) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: «﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۵۸۱: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان "رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" کی دعا کرتے ہوئے سنا (ابوداؤد)

۲۵۸۲ ـ (۲۲) وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَخْبَرَتْنِيْ بِنْتُ اَبِيْ تُجْرَاةَ، قَالَتْ: دَخَلْتُ مَعَ نِسْوَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ دَارَ آلِ اَبِيْ حُسَيْنٍ، نَنْظُرُ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَرَاَيْتُهُ يَسْعٰى وَاِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُوْرُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «اِسْعَوْا فَاِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ». رَوَاهُ فِيْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَرَوَاهُ اَحْمَدُ مَعَ اخْتِلَافٍ.

۲۵۸۲: صَفیہؓ بنتِ شَیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ مجھے ابو تجراۃ کی بیٹی نے بتایا کہ میں

قریش کی عورتوں کی معیت میں آلِ ابی حسین کے گھر میں داخل ہوئی (تاکہ) ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ کریں جب کہ آپؐ صفا مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے چنانچہ میں نے آپؐ کو دیکھا آپؐ سعی کر رہے تھے اور آپؐ کا تہ بند تیز دوڑنے کی وجہ سے (آپؐ کے دونوں پاؤں کے گرد) گردش کر رہا تھا نیز میں نے سنا آپؐ فرما رہے تھے "سعی کرو بلاشبہ اللہ نے تم پر سعی کو فرض کیا ہے" (شرحُ السُّنّۃ) البتہ احمد نے الفاظ کے اختلاف کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن مؤمل راوی ضعیف ہے لیکن اس حدیث کے بعض طرق قابلِ قبول ہیں (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۱۰، مرعات جلد ۶ صفحہ ۴۸۸)

وضاحت ۲: ابو تجراہ کی بیٹی صحابیہ تھیں، ان کا نام حبیبہ بنتِ ابی تجراہ ہے (الاصابہ جلد ۴ صفحہ ۲۶۹)

۲۵۸۳ - (۲۳) وَعَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلٰى بَعِيْرٍ، لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا اِلَيْكَ اِلَيْكَ . رَوَاهُ فِيْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۲۵۸۳: قُدامہ بن عبداللہ بن عمّار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ اونٹ پر (سوار ہو کر) صفا مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے۔ نہ کسی کو مارا جا رہا تھا، نہ دھکیلا جا رہا تھا اور نہ ہٹایا جا رہا تھا (شرح السنہ)

۲۵۸۴ - (۲۴) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۸۴: یَعْلیٰ بن اُمَیَّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیتُ اللہ کا طواف کیا۔ آپؐ نے سبز چادر کا اضطباع کیا ہوا تھا (ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی)

وضاحت: احرام کی اوپر کی چادر کے دائیں طرف کو دائیں بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالا جائے اور دائیں کندھے کو ننگا رکھا جائے، اس عمل کو اضطباع کہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طواف سے فارغ ہو کر اِضطباع کو ختم کر کے چادر کو برابر کر لیتے تھے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۴۹۰)

۲۵۸۵ - (۲۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابَهُ اعْتَمَرُوْا مِنَ الْجِعِرَّانَةِ ، فَرَمَلُوْا بِالْبَيْتِ ثَلَاثًا، وَجَعَلُوْا اَرْدِيَتَهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، ثُمَّ قَذَفُوْهَا عَلٰى عَوَاتِقِهِمُ الْيُسْرٰى رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۵۸۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے جِعِرَّانَہ (مقام) سے عمرہ کیا۔ بیتُ اللہ کے تین چکر رمل کے ساتھ کیے اور اپنی چادروں کو اپنی بغلوں (کے نیچے) سے نکال کر اپنے بائیں کندھوں پر ڈالا ہوا تھا (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۵۸۶ - (۲۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا تَرَكْنَا اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ: الْيَمَانِيِّ وَالْحَجَرِ فِي شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۵۸۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حَجرِ اسود اور رُکنِ یمانی کو ہاتھ لگانے کو اژدحام اور غیر اژدحام میں نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپؐ ان دونوں کو ہاتھ لگاتے تھے (بخاری، مسلم)

۲۵۸۷ - (۲۷) وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا: قَالَ نَافِعٌ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ.

۲۵۸۷: اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے نافعؒ نے بیان کیا کہ میں نے ابنِ عمرؓ کو دیکھا کہ وہ حَجرِ اسود کو ہاتھ لگاتے تھے بعد ازاں ہاتھ کو چومتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب سے میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے اس وقت سے میں نے اس کو نہیں چھوڑا۔

۲۵۸۸ - (۲۸) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا، قَالَتْ: شَكَوْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِّي اَشْتَكِيْ. فَقَالَ: «طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ» فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَاُ بِـ ﴿الطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ﴾. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵۸۸: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں (چل کر طواف نہیں کر سکتی) آپؐ نے فرمایا" لوگوں کے پیچھے سے سوار ہو کر طواف کر لے چنانچہ میں نے طواف کیا اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیتُ اللہ کے پہلو میں (صحابہ کرامؓ کو صبح کی) نماز پڑھا رہے تھے آپؐ "وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ" سورت تلاوت فرما رہے تھے (بخاری، مسلم)

٢٥٨٩ - (٢٩) **وَعَنْ** عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ مَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٥٨٩: عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عمرؓ کو دیکھا کہ وہ حجر اسود کو چومتے اور (اس کو مخاطب کر کے) کہتے' مجھے معلوم ہے کہ تو پتھر ہے تو نفع و نقصان نہیں پہنچا سکتا اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپؐ تیرا بوسہ لیا کرتے تھے تو میں تیرا بوسہ نہ لیتا (بخاری' مسلم)

وضاحت: حجرِ اسود کا بوسہ لینے سے یہ استدلال کرنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کا بوسہ لیا جا سکتا ہے یا صالحین کی قبروں کو چوما جا سکتا ہے ہرگز درست نہیں البتہ اگر کسی نص صریح میں کسی کام کی اجازت ہو تو وہ کام کرنا درست ہے وگرنہ نہیں (مرعات جلد ٦ صفحہ ۴۹٦)

٢٥٩٠ - (٣٠) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وُكِّلَ بِهِ سَبْعُونَ مَلَكاً» يَعْنِي الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ «فَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ قَالُوا: آمِينَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

٢٥٩٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رُکنِ یمانی کے ساتھ "ستّر فرشتے مقرر ہیں" جو شخص (اس کو ہاتھ لگاتے ہوئے) دعا کرتا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں خیر و برکت اور آخرت میں خیر و برکت عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ فرما" تو فرشتے آمین کہتے ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: حافظ ابنِ حجرؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' اس کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی منکرالحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد ٢ صفحہ ٦٥٠' تہذیبُ التہذیب جلد ١ صفحہ ٣٢١' میزانُ الاعتدال جلد ١ صفحہ ٢۴٠' مرعات جلد ٦ صفحہ ۴٩٨)

٢٥٩١ - (٣١) **وَعَنْهُ** أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعاً وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِـ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ؛ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ. وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِي تِلْكَ الْحَالِ؛ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

٢٥٩١: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بیتُ اللہ کے سات چکر لگائے اور سُبحانَ اللہ' والحمدُ للہ' ولاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ' واللہ اکبر' ولاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللہ کے

کلمات کے علاوہ کوئی کلمہ نہ کہا تو اس کے دس گناہ محو ہو جاتے ہیں اور دس نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں اور جس شخص نے طواف کرتے ہوئے یہ کلمات کہے تو وہ اللہ کی رحمت میں چلتا پھرتا ہے جیسے کوئی شخص پانی میں پاؤں اٹھا اٹھا کر (خوشی سے) چلتا ہے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے (دیکھیں وضاحت حدیث نمبر۲۵۹۰)

(٤) بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

(وقوفِ عرفات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۵۹۲ - (۱) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ الثَّقَفِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِیْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۵۹۲: محمد بن ابوبکر ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے انس بن مالک سے دریافت کیا، جب وہ دونوں صبح سویرے منیٰ سے عرفات کی جانب جا رہے تھے کہ تم اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں کیا کچھ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم میں سے کچھ لوگ لبیک کہتے، اس کا انکار نہیں کیا جاتا تھا اور کچھ لوگ اللہ اکبر کہتے اس کا بھی انکار نہیں کیا جاتا تھا (بخاری، مسلم)

۲۵۹۳ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «نَحَرْتُ هٰهُنَا، وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ، فَانْحَرُوْا فِیْ رِحَالِكُمْ. وَوَقَفْتُ هٰهُنَا، وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ. وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۹۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے اس جگہ قربانیاں ذبح کی ہیں، اور منیٰ تمام ذبح کی جگہ ہے پس تم اپنی قیام گاہوں میں قربانیاں ذبح کرو۔ اور میں نے اس مقام میں وقوف کیا ہے اور تمام عرفہ وقوف کی جگہ ہے۔ اور میں نے یہاں وقوف کیا ہے جب کہ تمام مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے (مسلم)

۲۵۹٤ - (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِیْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ فَيَقُوْلُ: مَا اَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۵۹۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عرفہ کے دن سے بڑھ کر کوئی دن نہیں جس میں اللہ اپنے بندوں کو دوزخ سے نجات عطا کرتے ہیں اللہ (اپنے بندوں کے) قریب ہوتے ہیں' پھر ان کے ساتھ فرشتوں پر فخر کرتے ہیں اور استفہامی انداز میں فرماتے ہیں کہ یہ حجاج کیا چاہتے ہیں؟ (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٥٩٥ - (٤) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ خَالٍ لَّهٗ يُقَالُ لَهٗ يَزِيْدُ بْنُ شَيْبَانَ، قَالَ: كُنَّا فِيْ مَوْقِفٍ لَّنَا بِعَرَفَةَ يُبَاعِدُهٗ عَمْرٌو مِّنْ مَّوْقِفِ الْإِمَامِ جِدًّا ، فَاَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ: اِنِّيْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ لَكُمْ: «قِفُوْا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ ، فَاِنَّكُمْ عَلٰى اِرْثٍ مِّنْ اِرْثِ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۲۵۹۵: عَمرو بن عبداللہ بن صَفوان سے روایت ہے وہ اپنے ماموں سے بیان کرتے ہیں جن کا نام یزید بن شیبان ہے' انہوں نے بیان کیا کہ ہم عرفات میں اپنے مقام پر تھے' عَمرو بن عبداللہ امام کے مقام سے بہت دور تھے کہ ہمارے پاس ابنِ مربع انصاریؓ آئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں تمہاری جانب اللہ کے رسولؐ کا پیغام لایا ہوں آپؐ نے تمہیں (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا ہے کہ تم اپنے ان مقامات میں وقوف کرو بلاشبہ تم اپنے والد ابراہیم علیہ السلام کے وارث ہوتے ہوئے ان کے مقامات پر وقوف کئے ہوئے ہو (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

٢٥٩٦ - (٥) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَّكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ. وَكُلُّ الْمُزْدَلِفَةِ مَوْقِفٌ. وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ طَرِيْقٌ وَّمَنْحَرٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۵۹۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عرفات کے تمام مقامات وقوف کے مقامات ہیں اور تمام منیٰ ذبح کی جگہ ہے اور تمام مزدلفہ وقوف کی جگہ ہے اور مکہ مکرمہ کی تمام گھاٹیاں (مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے) راستے ہیں اور (قربانیوں کے) ذبح کرنے کے مقامات ہیں۔
(ابوداؤد' دارمی)

٢٥٩٧ - (٦) **وَعَنْ** خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلٰى بَعِيْرٍ قَائِمًا فِي الرِّكَابَيْنِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۵۹۷: خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ کے روز اونٹ پر سوار دونوں رکابوں میں پاؤں داخل کئے ہوئے کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔

(ابوداؤد)

۲۵۹۸ - (۷) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۵۹۸: عمرو بن شعیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہترین دعا عرفہ کے دن دعا کرنا ہے اور بہترین دعا وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہ السلام نے کی ہے (جس کا ترجمہ ہے)

"اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے" (ترمذی)

۲۵۹۹ - (۸) وَرَوٰى مَالِكٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ إِلَى قَوْلِهِ: «لَا شَرِيكَ لَهُ».

۲۵۹۹: اور مالک نے طلحہ بن عبیداللہ سے آپ کے قول "لا شریک لہ" تک ذکر کیا ہے۔

۲۶۰۰ - (۹) وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا رُئِيَ الشَّيْطَانُ يَوْمًا هُوَ فِيهِ أَصْغَرُ وَلَا أَدْحَرُ وَلَا أَحْقَرُ وَلَا أَغْيَظُ مِنْهُ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ؛ وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِمَا يَرٰى مِنْ تَنَزُّلِ الرَّحْمَةِ وَتَجَاوُزِ اللّٰهِ عَنِ الذُّنُوبِ الْعِظَامِ إِلَّا مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ». فَقِيلَ: مَا رُئِيَ يَوْمَ بَدْرٍ؟ قَالَ: «فَإِنَّهُ قَدْ رَأٰى جِبْرِيلَ يَزَعُ الْمَلَائِكَةَ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَفِي: «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيحِ».

۲۶۰۰: طلحہ بن عبیداللہ بن کریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شیطان عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن میں زیادہ ذلیل' دھتکارا گیا' حقیر اور شدید غصے والا نہیں دیکھا گیا۔ اس کا سبب صرف یہ ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ عوام و خواص سبھی پر رحمت نازل ہو رہی ہے اور اللہ ان کے بڑے بڑے گناہ معاف کر رہا ہے البتہ بدر کی جنگ میں اس سے بھی زیادہ اس کا برا حال تھا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' بدر کے دن اس نے کیا دیکھا؟ آپؐ نے فرمایا' اس نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کی صف بندی کر

رہے ہیں (مالک نے مرسل بیان کیا اور شرح السنۃ میں مصابیح کے الفاظ ہیں)
وضاحت: بوجہ اِرسال کے یہ حدیث ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۷۹۸)

٢٦٠١ - (١٠) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، اِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَيُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُوْلُ: انْظُرُوْا اِلٰى عِبَادِيْ، اَتَوْنِيْ شُعْثًا غُبْرًا ضَاجِّيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ، اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، فَيَقُوْلُ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ! فُلَانٌ كَانَ يُرَهَّقُ، وَفُلَانٌ، وَفُلَانَةُ، قَالَ: يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ». قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَمَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ عَتِيْقًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ». رَوَاهُ فِيْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۲۶۰۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عرفہ کے روز اللہ پہلے آسمان پر اترتا ہے اور عرفات میں وقوف کرنے والوں کے ساتھ فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندوں کی جانب دیکھو! وہ میرے پاس آئے' ان کے بال پراگندہ ہیں' ان کے جسم غبار آلود ہیں' وہ بلند آواز کے ساتھ لبیک لبیک پکارتے ہوئے دور دراز دشوار گزار گھاٹیوں سے آئے ہیں' میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں معاف کر دیا ہے۔ فرشتے سوال کرتے ہیں اے پروردگار عالم! فلاں انسان محرمات کا ارتکاب کرتا تھا اور فلاں مرد اور فلاں عورت بھی ایسی ہی تھی؟ راوی نے ذکر کیا' اللہ عزوجل فرماتے ہیں' میں نے انہیں معاف کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں عرفہ کے دن سے زیادہ لوگوں کو دوزخ سے آزاد کیا جاتا ہو (شرح السنۃ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٦٠٢ - (١١) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوْا يُسَمُّوْنَ الْحُمْسَ، فَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ. فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَبِيَّهٗ ﷺ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ، فَيَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا، فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۶۰۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں (جاہلیت میں) قُریش مکہ اور ان کا دین اختیار کرنے والے مزدلفہ میں وقوف کرتے تھے اور ان کو "حُمس" کہا جاتا تھا جب کہ دیگر تمام عرب لوگ عرفات میں وقوف کرتے تھے۔ جب اسلام آیا تو اللہ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا کہ وہ عرفات میں وقوف کریں پھر وہاں سے واپس جائیں چنانچہ اللہ عزّوجل کے ارشاد سے یہی مقصود ہے (جس کا ترجمہ ہے) "پھر تم وہاں سے واپس آؤ جہاں سے عام

لوگ واپس آئے ہیں" بخاری، مسلم)

وضاحت: قریش کو "حُمس" اس لئے کہتے تھے کہ انہوں نے اپنی جانوں پر تشدّد کیا ہوا تھا مثلاً جب وہ مکہ مکرمہ آتے تو جو کپڑے انہوں نے پہنے ہوتے انہیں اتار دیتے اور عرفات میں وقوف نہیں کرتے تھے اس سلسلہ میں وہ معذرت کرتے اور کہتے تھے کہ عرفات چونکہ حرم سے باہر "حِلّ" میں ہے اس لئے ہم وہاں نہیں جائیں گے۔ حُمس کا واحد "اَحْمَسْ" ہے جس کے معنی بہادر اور مضبوط انسان ہے (مرعات جلد ۶ صفحہ ۵۱۳)

۲۶۰۳ - (۱۲) وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا لِاُمَّتِهٖ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ، فَاُجِيْبَ: «اِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الْمَظَالِمَ، فَاِنِّيْ آخِذٌ لِلْمَظْلُوْمِ مِنْهُ». قَالَ: «اَيْ رَبِّ! اِنْ شِئْتَ اَعْطَيْتَ الْمَظْلُوْمَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ» فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهُ. فَلَمَّا اَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ اَعَادَ الدُّعَآءَ، فَاُجِيْبَ اِلٰى مَا سَاَلَ. قَالَ: فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ - اَوْ قَالَ تَبَسَّمَ - فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ: بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، اِنَّ هٰذِهٖ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيْهَا، فَمَا الَّذِيْ اَضْحَكَكَ، اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ؟ قَالَ: «اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ لَمَّا عَلِمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَآئِيْ، وَغَفَرَ لِاُمَّتِيْ؛ اَخَذَ التُّرَابَ، فَجَعَلَ يَحْثُوْهُ عَلٰى رَاْسِهٖ، وَيَدْعُوْ بِالْوَيْلِ وَالثُّبُوْرِ، فَاَضْحَكَنِيْ مَا رَاَيْتُ مِنْ جَزَعِهٖ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ: «كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ». نَحْوَهٗ.

۲۶۰۳: عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کی شام کو اپنی اُمّت کے لئے مغفرت کی دعا کی چنانچہ آپؐ کی دعا قبول کرتے ہوئے آپؐ سے کہا گیا کہ میں نے حقوق العباد کے علاوہ تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں، میں مظلوم کو حق دلانے کے لئے ظالم سے حق لوں گا۔ آپؐ نے عرض کیا، اے میرے پروردگار! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنّت عطا کرے اور ظالم کو معاف کر دے۔ اس شام آپؐ کی دعا قبول نہ ہوئی (اگلے روز) مُزدلفہ میں آپؐ نے دوبارہ دُعا کی تو آپؐ کی دعا قبول کی گئی۔ عباسؓ نے بیان کیا، اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یا مسکرا دیئے (راوی کو شک ہے) چنانچہ ابوبکرؓ اور عمرؓ نے آپؐ سے دریافت کیا، ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں آپؐ ایسے وقت میں ہنسا نہیں کرتے تھے، آپؐ کے ہنسنے کا سبب کیا تھا؟ اللہ آپؐ کو ہنستا رکھے۔ آپؐ نے جواب دیا کہ اللہ کے دشمن ابلیس کو جب معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا کو شرفِ قبولیت عطا کیا ہے اور میری اُمّت کو معاف کر دیا ہے تو اس نے اپنے سر پر مٹی ڈالنا شروع کر دی اور ہلاکت و بربادی کی دعا شروع کر دی تو اس کی گھبراہٹ سے مجھے ہنسی آ گئی (ابن ماجہ) بیہقی نے "کتابُ البَعْث والنُّشُور" میں اس کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن کنانہ اور اس کا والد کنانہ بن عباس دونوں مجہول راوی ہیں (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۴، مرعات جلد ۶ صفحہ ۵۱۷)

(۵) بَابُ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ وَالْمُزْدَلِفَةِ

(عَرَفہ اور مُزدَلِفہ سے واپسی)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۶۰۴ - (۱) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سُئِلَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيْرُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِيْنَ دَفَعَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ ، فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۶۰۴: ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ اُسامہ بن زید سے دریافت کیا گیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حَجَّۃُ الوداع میں عرفات سے واپس آئے تو آپؐ کیسے چلے تھے؟ انہوں نے جواب دیا' آپؐ درمیانی چال چلتے البتہ جب کھلی جگہ آتی تو آپؐ سواری کو تیز چلاتے تھے۔ (بخاری' مسلم)

۲۶۰۵ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِیُّ ﷺ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيْدًا، وَضَرْبًا لِلْاِبِلِ ، فَاَشَارَ بِسَوْطِهِ اِلَيْهِمْ وَقَالَ: «يَا اَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ، فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْاِيْضَاعِ» .. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۶۰۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عرفہ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں واپس آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے زبردست ڈانٹ پلانے اور اونٹوں کو مارنے کی آواز سنی تو آپؐ نے اپنے کوڑے کے ساتھ ان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا' اے لوگو! تم چلنے میں نرمی اختیار کرو اس لئے کہ دوڑانے میں نیکی نہیں ہے (بخاری)

۲۶۰۶ - (۳) وَعَنْهُ، اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَانَ رِدْفَ النَّبِیِّ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ اِلَی الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ اِلٰی مِنًی؛ فَكِلَاهُمَا قَالَا: لَمْ يَزَلِ النَّبِیُّ ﷺ يُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۰۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اُسامہ بن زیدؓ عرفہ سے مزدلفہ تک (کے سفر) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے بعد ازاں آپؐ نے مزدلفہ سے منیٰ تک فضلؓ کو اپنے پیچھے سوار کر لیا۔ ان دونوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ آپؐ نے جمرۃُ العقبہ کو کنکر مارے (بخاری، مسلم)

٢٦٠٧ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِجَمْعٍ، كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِإِقَامَةٍ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا، وَلَا عَلٰى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۰۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو الگ الگ تکبیر کے ساتھ جمع کیا۔ ان کے درمیان نفل ادا کئے نہ ان میں سے کسی کے بعد ادا کئے (بخاری)

٢٦٠٨ - (٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلَاةً إِلَّا لِمِيْقَاتِهَا، إِلَّا صَلَاتَيْنِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِجَمْعٍ، وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۰۸: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ ہر نماز کو اس کے وقت پر ادا فرماتے تھے البتہ مُزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کیں اور اس روز فجر کی نماز وقت مقررہ سے پہلے ادا کی (بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز بھی فجر کی نماز طلوعِ فجر کے بعد ادا کی البتہ معمول سے ذرا ہٹ کر پہلے ادا کی تھی (واللہ اعلم)

٢٦٠٩ - (٦) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِيْ ضَعَفَةِ أَهْلِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۰۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مُزدلفہ کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنے کمزور اہل و عیال کو رات کے وقت ہی منیٰ کی طرف بھیج دیا تو میں بھی ان میں شامل تھا۔ (بخاری، مسلم)

٢٦١٠ - (٧) **وَعَنِ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَكَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ فِيْ عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِّلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا: «عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ» وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ

حَتّٰی دَخَلَ مُحَسِّرًا، وَهُوَ مِنْ مِنًى ، قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِیْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ»، وَقَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَى الْجَمْرَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۱۰: فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ آپؐ نے عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح لوگوں سے کہا کہ جب لوگ واپس لوٹیں تو تم آرام کے ساتھ چلو۔ آپؐ نے اونٹنی کو تیز چلنے سے روک رکھا تھا یہاں تک کہ آپؐ وادی مُحَسِّر میں داخل ہوئے اور یہ وادی منیٰ میں داخل ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جمرہ پر چنے کے برابر کنکر پھینکو اور بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرۂ العقبہ کو کنکر مارنے تک لبیک پکارتے رہے (مسلم)

۲۶۱۱ - (۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَفَاضَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ جَمْعٍ وَّعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ، وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَاَوْضَعَ فِیْ وَادِیْ مُحَسِّرٍ، وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّرْمُوْا بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. وَقَالَ: «لَعَلِّیْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِیْ هٰذَا». لَمْ اَجِدْ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِی الصَّحِيْحَيْنِ اِلَّا فِیْ: «جَامِعِ التِّرْمِذِیِّ» مَعَ تَقْدِيْمٍ وَّتَاْخِيْرٍ.

۲۶۱۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مُزدلفہ سے واپس آئے' آپؐ سکون کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے لوگوں کو بھی سکون کا حکم دیا اور وادی مُحَسِّر میں آپؐ نے اپنی سواری کو دوڑایا اور لوگوں کو حکم دیا کہ ایسی کنکریاں پھینکیں جو انگلیوں سے پھینکی جا سکیں اور آپؐ نے لوگوں سے فرمایا' شاید میں تمہیں اس سال کے بعد نہ دیکھ سکوں (مشکوٰۃ کے مصنف کہتے ہیں کہ) میں نے اس حدیث کو بخاری اور مسلم میں نہیں پایا البتہ یہ روایت جامع ترمذی میں تقدیم و تاخیر کے ساتھ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۶۱۲ - (۹) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَدْفَعُوْنَ مِنْ عَرَفَةَ حِيْنَ تَكُوْنُ الشَّمْسُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِیْ وُجُوْهِهِمْ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ، وَمِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بَعْدَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ حِيْنَ تَكُوْنُ كَاَنَّهَا عَمَائِمُ الرِّجَالِ فِیْ وُجُوْهِهِمْ. وَاِنَّا لَا نَدْفَعُ مِنْ عَرَفَةَ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَنَدْفَعُ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ؛ هَدْيُنَا مُخَالِفٌ لِهَدْیِ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالشِّرْكِ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ وَقَالَ فِيْهِ: خَطَبَنَا وَسَاقَهٗ بِنَحْوِهٖ.

دوسری فصل

۲۶۱۲: محمد بن قیس بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا' بلاشبہ دورِ جاہلیت میں لوگ عرفات سے واپس لوٹتے جب کہ سورج غروب ہونے سے پہلے لوگوں کی پگڑیوں کی مانند ان کے چہروں میں نظر آتا تھا نیز مزدلفہ سے سورج طلوع ہونے کے بعد گویا کہ سورج لوگوں کے چہروں میں پگڑیوں کی مانند نظر آتا تھا لیکن ہم عرفہ سے واپس نہیں جائیں گے جب تک کہ سورج غروب نہ ہو جائے اور ہم مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے واپس آئیں گے ہمارا طریق بتوں کے پجاریوں اور مشرکوں کے خلاف ہے (بیہقی شُعَبِ الایمان) اور اس میں یہ بیان ہے کہ آپؐ نے ہمیں خطبہ دیا اور اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: پگڑیوں کی مانند نظر آنے سے مراد یہ ہے کہ سورج کافی چمکتا ہوتا اور اس کی سفیدی چہروں پر نمایاں نظر آتی (واللہ اعلم)

٢٦١٣ - (١٠) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ أُغَيْلِمَةَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلٰى حُمُرَاتٍ فَجَعَلَ يَلْطَخُ اَفْخَاذَنَا وَيَقُوْلُ: «اُبَيْنِيَّ! لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۶۱۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مزدلفہ کی رات رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (یعنی) عبدالمطّلب کے بچوں کو گدھوں پر سوار کر کے بھیجا۔ آپؐ پیار سے ہماری رانوں پر ہتھیلی مارتے تھے اور کہہ رہے تھے اے میرے بیٹو! جمرہ عقبہ کو کنکر نہ مارنا جب تک کہ سورج طلوع نہ ہو جائے۔
(ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

٢٦١٤ - (١١) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ بِاُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ مَضَتْ فَاَفَاضَتْ، وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَكُوْنُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۶۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ دسویں ذوالحجہ کی رات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہؓ کو بھیج دیا۔ انہوں نے فجر سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکر مارے بعد ازاں وہ (منیٰ سے) گئیں' انہوں نے طوافِ افاضہ کیا اور یہ دن' وہ دن تھا کہ جس میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تھے (ابوداؤد)

وضاحت: معذور لوگوں کے لئے فجر سے پہلے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے جائز ہیں (واللہ اعلم)

٢٦١٥ - (١٢) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: يُلَبِّي الْمُقِيْمُ اَوِ الْمُعْتَمِرُ حَتّٰى

يَسْتَلِمَ الْحَجَرَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ: وَرُوِيَ مَوْقُوْفاً عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ.

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٦١٦ - (١٣) عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الشَّرِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: «أَفَضْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا مَسَّتْ قَدَمَاهُ الْأَرْضَ حَتّٰى أَتٰى جَمْعًا» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۲۶۱۶: یعقوب بن عاصم بن عروہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے شرید رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا' میں (عرفات سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں آیا۔ آپ کے قدم مبارک زمین پر نہ لگے جب تک آپ مزدلفہ میں نہ پہنچ گئے (ابوداؤد)

٢٦١٧ - (١٤) وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوْسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، سَأَلَ عَبْدَ اللّٰهِ: كَيْفَ نَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: إِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ. فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: صَدَقَ، إِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ. فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ؟! رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۱۷: ابن شہاب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' مجھے سالم نے بتایا کہ حجاج بن یوسف جس سال ابن زبیرؓ (سے لڑائی) کے لئے (کثیر لشکر) لے کر آیا' اس نے عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا کہ ہم عرفہ کے دن وقوف کے بارہ میں کیا کریں؟ سالم بن عبداللہ نے خبردار کیا' اگر تم سنت (کی متابعت) چاہتے ہو تو عرفہ میں ظہر اور عصر کی اکٹھی نماز' ظہر کے اول وقت میں ادا کر۔ عبداللہؓ بن عمرؓ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا کہ صحابہ کرامؓ سنت (نبوی) کا اتباع کرتے ہوئے ظہر اور عصر کو جمع کرتے تھے۔ ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ اس پر میں نے سالمؒ سے دریافت کیا کہ کیا یہ کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے؟ سالمؒ نے جواب دیا' صحابہ کرامؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی کا اتباع کرتے ہوئے ایسا کرتے تھے (بخاری)

(٦) بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

(جمرات کو کنکریاں مارنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٦١٨ - (١) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَوْمَ النَّحْرِ، وَيَقُوْلُ: «لِتَأْخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّيْ لَا أَدْرِيْ لَعَلِّيْ لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِيْ هٰذِهٖ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۶۱۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ نے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو سواری پر سوار ہو کر (جمرہ عقبہ کو) کنکر مارے اور آپؐ نے فرمایا' تم (مجھ سے) حج کے احکام معلوم کرو۔ میں نہیں جانتا' شاید میں اس حج کے بعد حج نہ کر سکوں (مسلم)

٢٦١٩ - (٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۱۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ نے جمرہ عقبہ کو چنے کے برابر کنکر مارے (مسلم)

٢٦٢٠ - (٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى ، وَأَمَّا بَعْدَ ذٰلِكَ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ: مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۲۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذوالحجہ کو چاشت کے وقت جمرہ عقبہ کو کنکر مارے اور دس ذوالحجہ کے بعد باقی دنوں میں سورج کے زوال کے بعد (جمروں کو) کنکر مارے (بخاری' مسلم)

٢٦٢١ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى، فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَّسَارِهٖ، وَمِنًى عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۲۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارہ میں روایت ہے کہ وہ جمرہ کبریٰ کے قریب پہنچے۔ انہوں نے بیت اللہ کو بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب کیا اور سات کنکر پھینکے۔ ہر کنکر پھینکتے وقت اللہ اکبر کے کلمات کہے پھر بتایا کہ اسی طرح اس ذاتِ گرامی نے کنکر پھینکے جس پر سورت بقرہ نازل ہوئی تھی (بخاری، مسلم)

٢٦٢٢ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ، وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ، وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ، وَالطَّوَافُ تَوٌّ، وَاِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۲۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، طاق ڈھیلوں سے استنجا کیا جاتا ہے اور جمروں کو طاق پتھر مارے جاتے ہیں اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا طاق ہے اور طواف کرنا بھی طاق ہے اور جب تم ڈھیلوں کے ساتھ طہارت کرو تو طاق ڈھیلے استعمال کرو (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٦٢٣ - (٦) عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْمِي الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ عَلٰى نَاقَةٍ صَهْبَاءَ، لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ، وَلَيْسَ قِيْلُ: اِلَيْكَ اِلَيْكَ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۲۶۲۳: قُدامہ بن عبداللہ بن عمّار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ نے دس ذوالحجہ کو سفیدی مائل سرخ اونٹنی پر سوار ہو کر جمرہ عقبہ کو کنکر مارے۔ نہ (کسی کو) مارنا تھا، نہ دور ہٹانا تھا اور نہ اعلان کرنا تھا کہ آپؐ سے دور رہو (شافعی، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

٢٦٢٤ - (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِاِقَامَةِ ذِكْرِ اللهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

www.muhammadilibrary.com

۲۶۲۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ جمرات کو کنکر مارنا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا اللہ کے ذکر کو قائم رکھنے کے لئے مشروع کئے گئے ہیں۔ (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۰۶)

٢٦٢٥ - (٨) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى؟ قَالَ: «لَا، مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ

۲۶۲۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم منیٰ میں آپؐ کے لئے عمارت نہ کھڑی کریں جس کے سائے میں آپؐ قیام کریں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' منیٰ میں جو لوگ پہلے آ جائیں وہ مناسب جگہ پر اقامت اختیار کریں (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ منیٰ میں عمارتوں کی تعمیر سے جگہ تنگ ہو جائے گی اور کسی کے لئے درست نہیں کہ وہ اپنے لئے کسی مقام کا تعین کرے بلکہ جہاں کوئی شخص پہلے پہنچ کر خیمہ لگاتا ہے وہ وہاں اقامت اختیار کرے (واللہ اعلم)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں میکہ راویہ مجہول ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۱ صفحہ ۱۳۰' تحفۃ الاحوذی جلد ۲ صفحہ ۹۹' ضعیف ابن ماجہ صفحہ ۲۳۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٦٢٦ - (٩) **عَنْ** نَافِعٍ، قَالَ: اِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ وُقُوْفاً طَوِيْلاً يُكَبِّرُ اللهَ، وَيُسَبِّحُهُ، وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُو اللهَ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۲۶۲۶: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمرؓ پہلے دونوں جمروں کے پاس طویل عرصہ وقوف کرتے۔ اللہ اکبر' سُبحانَ اللہ اور الحمدُ للہ کا ذکر کرتے اور دعائیں کرتے جب کہ جمرہ عقبہ کے پاس وقوف نہیں کرتے تھے (مالک)

وضاحت: دس ذوالحجہ کو صرف جمرہ عقبہ کو کنکر مارے جائیں اور اس کے بعد تین دن تینوں جمروں کو کنکر مارے جائیں۔ جمرہ عقبہ کے پاس وقوف نہ کیا جائے جب کہ دیگر دونوں جمروں کو کنکر مارنے کے بعد وقوف کیا جائے اور اللہ اکبر اور دیگر مسنون کلمات کا ورد کیا جائے (واللہ اعلم)

(۷) بَابُ الْهَدْيِ

(قربانی کے جانور)

ان قربانیوں کا تذکرہ جنہیں حُجّاج منیٰ میں ذبح کرنے کے لئے ساتھ لائیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۶۲۷ - (۱) **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَاَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سِنَامِهَا الْاَيْمَنِ، وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا، وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۶۲۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز ذُوالحلیفہ میں ادا کی بعد ازاں آپؐ نے اپنی قربانی کی اونٹنی منگوائی اور اس کی دائیں جانب کی کوہان کے پہلو میں نیزہ مارا اور وہاں سے خون بہا کر اس کی علامت لگا دی کہ یہ قربانی کا جانور ہے اور اس سے خون کو زائل کر دیا اور اس کے گلے میں دو جوتیوں کا قلادا ڈالا بعد ازاں اپنی سواری پر سوار ہوئے جب آپؐ کی سواری آپؐ کو لے کر بیداء (نامی ٹیلے) پر چڑھی تو آپؐ نے حج کے لئے لبیک کہا (مسلم)

وضاحت: اَشعار کی سنت اونٹ کے لئے ثابت ہے' دیگر جانوروں کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں۔ دورِ جاہلیت میں بھی حجاج جن اونٹوں کو ذبح کرنے کے لئے ساتھ لے جاتے تھے ان کا اشعار کرتے یعنی ان کی کوہان کی دائیں جانب نیزہ مارتے اور خون کو صاف کرتے۔ یہ علامت ہوتی تھی کہ یہ جانور قربانی کے ہیں' ان کو کچھ نہ کہا جائے اور اسلام میں بھی اس طریقہ کو ثابت رکھا گیا ہے بعض علماء اس کو مکروہ جانتے ہیں اور مختلف قسم کی تاویلات باردہ پیش کرتے ہیں جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ اشعار کرنا سنت ہے اور سنت کے انکار کے لئے تاویلات کا سہارا لینا ہرگز جائز نہیں (واللہ اعلم)

۲۶۲۸ - (۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ

غَنَماً فَقَلَّدَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار بیتُ اللہ کی جانب بکریاں قربانی کے لئے لے گئے اور انہیں قلادے (پٹے) پہنائے (بخاری، مسلم)

وضاحت: بکریوں کا اشعار ثابت نہیں ہے البتہ انہیں بطور علامت قلادے (پٹے) پہنائے جائیں (واللہ اعلم)

٢٦٢٩ - (٣) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۲۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب سے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو گائے کی قربانی کی (مسلم)

٢٦٣٠ - (٤) **وَعَنْهُ،** قَالَ: نَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۳۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حَجّۃُ الوداع میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کی جانب سے ایک گائے ذبح کی (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ ہدی (حج کے لئے خاص قربانی) اور اُضْحِیَہ (عام قربانی) دونوں میں اشتراک ہو سکتا ہے بشرطیکہ قربانی کا جانور اونٹ یا گائے ہو (تَنْقِيحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۳۱)

٢٦٣١ - (٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا، وَأَهْدَاهَا، فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے قلادوں کو اپنے ہاتھ کے ساتھ بٹا پھر آپؐ نے ان کو قربانیوں کے گلے میں لٹکایا اور قربانیوں کا اشعار کیا اور ان کو ذبح کرنے کے لئے مکہ مکرمہ بھیجا۔ اس سے آپؐ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو آپ کے لئے حلال کی گئی تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قربانیاں سن ۹ ہجری میں ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ بھجوائی تھیں (تَنْقِيحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۳۱)

٢٦٣٢ - (٦) **وَعَنْهَا،** قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِيْ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۳۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے پاس موجود اون سے قلادوں کو بنا بعد ازاں آپؐ نے قربانیوں کو میرے والد کی معیت میں بھیجا (بخاری، مسلم)

۲۶۳۳ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی رَجُلاً یَسُوْقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: «اِرْكَبْهَا». فَقَالَ: «اِنَّهَا بَدَنَةٌ». قَالَ: «ارْكَبْهَا». فَقَالَ: «اِنَّهَا بَدَنَةٌ». قَالَ: «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ» فِی الثَّانِيَةِ اَوِ الثَّالِثَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ (قربانی کی) اونٹنی کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' اس پر سوار ہو جا۔ اس نے بتایا کہ یہ (جانور) قربانی کا ہے (اس پر بھی) آپؐ نے فرمایا' اس پر سوار ہو جا۔ اس نے پھر کہا' یہ (جانور) قربانی کا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تجھ پر افسوس ہے اس پر سوار ہو جا۔ یہ کلمہ آپؐ نے دوسری بار یا تیسری بار میں فرمایا (بخاری، مسلم)

۲۶۳۴ - (۸) وَعَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْیِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اِرْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۳۴: ابوالزبیر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے سنا (جب) ان سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جب تم قربانی کی سواری پر مجبور ہو جاؤ تو جب تک اس کے علاوہ کوئی سواری دستیاب نہ ہو تو اس پر اچھے انداز سے سوار ہو سکتے ہو (مسلم)

۲۶۳۵ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ عَشَرَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَّاَمَّرَهُ فِيْهَا. فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَیَّ مِنْهَا؟ قَالَ: «اِنْحَرْهَا، ثُمَّ اصْبِغْ نَعْلَيْهَا فِیْ دَمِهَا، ثُمَّ اجْعَلْهَا عَلٰى صَفْحَتِهَا، وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۴۳۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص (ناجیہ اسلمی) کے ساتھ سولہ اونٹ (نر مادہ) بھیجے اور ان پر اسے امیر مقرر فرمایا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں ان قربانیوں کے بارے میں کیا کروں جو چل نہ سکیں؟ آپؐ نے فرمایا' ان کا نحر کر اور ان کے کھروں کو ان کے خون سے رنگ پھر کھروں کو کوہان کے پہلو میں مار لیکن تو اور تیرے دوسرے رفقاء اس سے تناول نہ

کریں (مسلم)

وضاحت: فقیر اور محتاج لوگ اس کا گوشت تناول کریں جبکہ مال دار لوگ اس سے تناول نہ کریں لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ جب قربانی واجب ہو' اگر نفل ہو تو تناول کی جا سکتی ہے (تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۳۲)

٢٦٣٦ - (١٠) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۳۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے سال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں سات افراد کی جانب سے اونٹ اور سات افراد کی جانب سے گائے کا نحر کیا (مسلم)

وضاحت: اُونٹ کے نحر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اونٹ کو قبلہ رخ کھڑا کر کے اس کے بائیں گھٹنے کو باندھ کر اس کے سینے کے گڑھے میں اللہ اکبر کہہ کر نیزہ مارا جائے' خون نکلنے سے اونٹ گر پڑے گا اس کے بعد اسے ذبح کر لیا جائے (فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۵۵۳)

٢٦٣٧ - (١١) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ أَتٰى عَلٰى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَاماً مُّقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک شخص کے ہاں گئے جس نے اپنے اونٹ کو نحر کرنے کے لئے بٹھایا ہوا تھا۔ اس سے کہا' اس کو کھڑا کر کے (اس کے پاؤں) باندھ۔ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے (بخاری' مسلم)

٢٦٣٨ - (١٢) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهِ ، وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُوْدِهَا وَأَجِلَّتِهَا ، وَأَنْ لَّا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ: «نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹوں کا خیال رکھوں اور ان کے گوشت' چمڑے اور ان کے جسم پر ڈالے جانے والے کپڑے کا صدقہ کروں اور جانور ذبح کرنے والے کو ان چیزوں میں سے کچھ نہ دوں (بلکہ) بتایا کہ ہم ذبح کرنے والے کو اجرت اپنے پاس سے (الگ) دیں (بخاری)

٢٦٣٩ - (١٣) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُوْمِ بُدْنِنَا فَوْقَ

ثَلَاثٍ، فَرَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا»، فَاَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۳۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ تناول نہیں کرتے تھے لیکن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت عطا کی اور فرمایا' خود تناول کرو اور زاد راہ کے طور پر لے جاؤ (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲٦٤٠ - (١٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَهْدٰی عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِیْ هَدَايَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ جَمَلًا كَانَ لِأَبِیْ جَهْلٍ، فِیْ رَأْسِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ- وَفِیْ رِوَايَةٍ: مِّنْ ذَهَبٍ- يَغِيْظُ بِذٰلِكَ الْمُشْرِكِيْنَ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۶۴۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حدیبیہ کے سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں میں اس اونٹ کی بھی قربانی کی جو ابوجہل کا تھا۔ اس کی ناک میں چاندی کا چھلّہ تھا اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کا تھا۔ آپؐ نے مشرکین (مکہ) کو غیظ و غضب میں مبتلا کرنے کے لئے ایسا کیا تھا (ابوداؤد)

٢٦٤١ - (١٥) وَعَنْ نَّاجِيَةَ الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْبُدْنِ؟ قَالَ: «اِنْحَرْهَا، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِیْ دَمِهَا، ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَاْكُلُوْنَهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۶۴۱: ناجیہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! قربانی کا جو جانور چلنے سے عاجز آ جائے' میں اس کا کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا' ان کا نحر کر بعد ازاں ان کے کھروں کو ان کے خون کے ساتھ رنگ دے پھر ان کو لوگوں کے لئے چھوڑ دے کہ وہ انہیں کھائیں (مالک' ترمذی' ابن ماجہ)

٢٦٤٢ - (١٦) وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارِمِیُّ، عَنْ نَاجِيَةَ الْاَسْلَمِیِّ.

۲۶۴۲: نیز اس حدیث کو امام ابوداؤدؒ اور امام دارمیؒ نے ناجیہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٢٦٤٣ - (١٧) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُرْطٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «اِنَّ اَعْظَمَ الْاَيَّامِ عِنْدَ اللهِ يَوْمُ النَّحْرِ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ». قَالَ ثَوْرٌ: وَهُوَ الْيَوْمُ الثَّانِیْ. قَالَ: وَقُرِّبَ

لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَدَنَاتٌ خَمْسٌ اَوْ سِتٌّ، فَطَفِقْنَ يَزْدَلِفْنَ اِلَيْهِ، بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ قَالَ: فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا . قَالَ: فَتَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَّةٍ لَمْ اَفْهَمْهَا. فَقُلْتُ: مَا قَالَ؟ قَالَ: «مَنْ شَآءَ اقْتَطَعَ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثَا ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَجَابِرٍ فِیْ «بَابِ الْاُضْحِيَةِ».

۲۶۴۳: عبداللہ بن قُرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ارشادِ نبوی ہے' اللہ کے نزدیک زیادہ عظمت والا دن "نحر" (دس ذوالحجہ) کا دن ہے بعد ازاں "قَر" (گیارہ ذوالحجہ) کا دن ہے۔ ثور راوی نے بیان کیا کہ اس سے مقصود دوسرا دن ہے نیز عبداللہؓ بن قُرطؓ نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پانچ یا چھ اونٹ گئے وہ آپؐ کی جانب قریب ہو رہے تھے کہ آپؐ ان میں سے کس کا پہلے نحر کریں گے۔ راوی نے بیان کیا جب ان کے پہلو زمین پر گر پڑے تو آپؐ نے نہایت پست آواز میں ایک بات کہی جسے میں نہ سمجھ سکا میں نے (اپنے قریب ایک شخص سے) دریافت کیا کہ آپؐ نے کیا فرمایا ہے؟ اس نے جواب دیا' آپؐ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ چاہیں وہ ان سے گوشت کاٹ کرلے جائیں (ابوداؤد) اور ابن عباسؓ اور جابرؓ سے مروی دونوں حدیثیں "بابُ الْاُضْحِیَہ" میں ذکر کی گئی ہیں۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲٦٤٤ - (۱۸) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: «مَنْ ضَحّٰى مِنْكُمْ، فَلَا يُصْبِحَنَّ بَعْدَ ثَالِثَةٍ وَفِیْ بَيْتِهٖ مِنْهُ شَیْءٌ» . فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا الْعَامَ الْمَاضِیَ؟ قَالَ: «كُلُوْا، وَاَطْعِمُوْا، وَادَّخِرُوْا؛ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جُهْدٌ، فَاَرَدْتُ اَنْ تُعِيْنُوْا فِيْهِمْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۶۴۴: سَلَمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جو شخص قربانی کرے تو تین راتوں کے بعد اس کے گھر میں اس میں سے کچھ گوشت نہ ہو لیکن آئندہ سال صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس سال پھر ہم گزشتہ سال کی طرح کریں؟ آپؐ نے فرمایا' تم خود تناول کرو اور لوگوں کو کھلاؤ اور ذخیرہ کرو اس لئے کہ پچھلے سال لوگ تنگی میں تھے' میں نے چاہا کہ ان کی اعانت ہو جائے (بخاری' مسلم)

۲٦٤٥ - (۱۲) وَعَنْ نُبَيْشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّا كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِهَا اَنْ تَاْكُلُوْهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ لِكَیْ تَسَعَكُمْ . جَآءَ اللهُ بِالسَّعَةِ، فَكُلُوْا، وَادَّخِرُوْا،

وَأْتَجِرُوْا . أَلَا وَإِنَّ هٰذِهِ الْأَيَّامَ، أَيَّامُ أَكْلٍ وَّشُرْبٍ، وَذِكْرِ اللهِ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۴۵: نُبَیْشَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم نے تمہیں تین رات سے زیادہ قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا تاکہ تم سب کے لئے وہ کافی ہو (اب) اللہ نے فراخی دی ہے اس لئے خود تناول کرو' ذخیرہ کرو اور (صدقہ کرکے) ثواب طلب کرو۔ خبردار! یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں (ابوداؤد)

(۸) بَابُ الحَلقِ

(سر کے بال منڈوانا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٦٤٦ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَاُنَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ، وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۶۴۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حَجَّۃُ الوداع میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے بعض نے سر کے بالوں کو منڈایا اور بعض نے کٹوایا (بخاری، مسلم)

٢٦٤٧ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ: اِنِّيْ قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۴۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہؓ نے بتایا کہ میں نے مروہ کے قریب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک (کے بالوں) کو قینچی کے ساتھ تراشا (بخاری، مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سر کے بالوں کو ترشوانے کا واقعہ عمرۃُ القضاء میں پیش آیا جب کہ آپؐ نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کو منڈایا ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں اس کی وضاحت ہے۔ (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۳۴)

٢٦٤٨ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ». قَالُوْا: وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: «اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ». قَالُوْا: «وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟! قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِيْنَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۴۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حَجَّۃُ

الوداع میں یہ دعا کی "اے اللہ! سر کے بال منڈانے والوں پر رحم کر۔" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اور سر کے بالوں کو ترشوانے والوں کے لئے کیا ہے؟ آپؐ نے (اس کے باوجود) دعا فرمائی' اے اللہ! سر کے بال منڈانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! سر کے بالوں کو ترشوانے والوں کے لئے کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اور سر کے بالوں کو ترشوانے والوں پر بھی (بخاری' مسلم)

وضاحت: سر کے تمام بالوں کو منڈانا چاہیے' اگر کچھ بال چھوڑ دیئے جائیں تو اس کی ممانعت ہے۔ مرد حضرات سر کے بال منڈائیں گے۔ عورتوں کے لئے حلال ہوتے وقت بالوں کی ایک لٹ کاٹنا کافی ہے (واللہ اعلم)

٢٦٤٩ - (٤) **وَعَنْ** يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا. وَلِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۴۹: یحییٰ بن حُصَیْن سے روایت ہے وہ اپنی دادی سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے حَجَّۃُ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے سر کے بال منڈانے والوں کے لئے تین بار رحم کی دعا کی اور بال کٹوانے والوں کے لئے ایک بار رحم کی دعا کی (مسلم)

٢٦٥٠ - (٥) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتَى مِنًى، فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ اَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى، وَنَحَرَ نُسُكَهُ، ثُمَّ دَعَا بِالْحَلَّاقِ، وَنَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ، ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ، فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ، فَقَالَ: «اَحْلِقْ» فَحَلَقَهُ، فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: «اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۵۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں پہنچے تو آپؐ نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارے بعد ازاں منیٰ اپنے خیمے میں تشریف فرما ہوئے اور اپنی قربانیوں کا نحر کیا بعد ازاں آپؐ نے سر مونڈنے والے کو بلایا اور سر کی دائیں جانب کو اس کے آگے کیا پھر آپؐ نے ابو طلحہ انصاریؓ کو بلایا اور اس کو (سر کے) بال دیئے پھر بائیں جانب (سر مونڈنے والے کے سامنے) کی اور حکم دیا کہ بال مونڈے۔ اس نے بال مونڈے آپؐ نے بال ابو طلحہؓ کو دیئے اور حکم دیا کہ ان بالوں کو لوگوں میں تقسیم کریں دے (بخاری' مسلم)

٢٦٥١ - (٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۵۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں احرام باندھنے سے پہلے آپؐ کو خوشبو لگاتی اور دس ذوالحجہ کو بیتُ اللہ کا طواف کرنے سے پہلے خوشبو لگاتی جس میں کستوری ملی ہوتی تھی (بخاری' مسلم)

٢٦٥٢ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۵۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذوالحجہ کو طوافِ افاضہ کیا بعد ازاں آپؐ منیٰ واپس چلے گئے (وہاں) آپؐ نے ظہر کی نماز ادا کی (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

٢٦٥٣ - (٨) عَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَأْسَهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۲۶۵۳: علی اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈانے سے منع فرمایا ہے (ترمذی)

٢٦٥٤ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى النِّسَآءِ الْحَلْقُ؛ اِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيْرُ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

[وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ مِّنَ الْفَصْلِ الثَّالِثِ]

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے

۲۶۵۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، عورتیں (سر کے) بال نہ منڈائیں بس انہیں سر کے بال ترشوانے ہیں (ابوداؤد، دارمی)

(۹) بَابٌ [فِیْ تَقْدِیْمِ وَتَأْخِیْرِ بَعْضِ الْمَنَاسِكِ]

(احرام سے حلال ہونا اور بعض اعمال کو بعض سے پہلے کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۶۵۵ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنیً لِلنَّاسِ یَسْأَلُوْنَهُ، فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ. فَقَالَ: «اِذْبَحْ وَلَا حَرَجَ». فَجَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ. فَقَالَ: «اِرْمِ وَلَا حَرَجَ». فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ شَیْءٍ قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ: «اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ: اَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ. قَالَ: «اِرْمِ وَلَا حَرَجَ». وَاَتَاهُ آخَرُ، فَقَالَ: اَفَضْتُ اِلَی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ. قَالَ: «اِرْمِ وَلَا حَرَجَ».

پہلی فصل

۲۶۵۵: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منیٰ میں تشریف فرما تھے۔ صحابہ کرامؓ آپؐ سے استفسار کر رہے تھے چنانچہ ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بیان کیا' مجھے علم نہ تھا' میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے سر منڈایا ہے؟ آپؐ نے جواب دیا' ذبح کر اس میں کچھ حرج نہیں۔ پھر ایک دوسرا شخص آیا' اس نے بیان کیا کہ مجھے علم نہ تھا میں نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر دی؟ آپؐ نے جواب دیا جمرہ عقبہ کو کنکر مار (اس میں) کچھ حرج نہیں چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس عمل کے بارے میں بھی دریافت کیا گیا جس کو پہلے ادا کیا گیا یا بعد میں ادا کیا گیا۔ آپؐ نے جواب دیا' یہ عمل کر کچھ حرج نہیں ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے سے پہلے سر منڈا دیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کنکر مار اور دوسرا شخص آپؐ کے پاس آیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کنکر مار اس میں کچھ حرج نہیں۔

وضاحت: دس ذوالحجہ کو چار اعمال ادا کرنے ہوتے ہیں۔ ان کی ترتیب یوں ہے۔ سب سے پہلے جمرہ عقبہ کو

www.muhammadilibrary.com

سات کنکر مارے جائیں' اس کے بعد قربانی ذبح کی جائے' اس کے بعد حجامت بنوائی جائے اور آخر میں بیت اللہ کا طواف کیا جائے لیکن اگر اس ترتیب سے یہ اعمال سرانجام نہ پائیں اور تقدیم و تاخیر ہو جائے تو کچھ حرج نہیں ہے (واللہ اعلم)

٢٦٥٦ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى، فَيَقُوْلُ: «لَا حَرَجَ»، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَمَا أَمْسَيْتُ. فَقَالَ: «لَا حَرَجَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۵۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ منیٰ میں دس ذوالحجہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کیا جاتا تھا۔ آپؐ (جواب میں) فرماتے' کچھ حرج نہیں چنانچہ ایک شخص نے آپؐ سے دریافت کیا کہ میں نے شام کے بعد جمرہ عقبہ کو کنکر مارے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا' کچھ حرج نہیں (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٦٥٧ - (٣) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ، فَقَالَ: «احْلِقْ أَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ». وَجَاءَ آخَرُ، فَقَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۲۶۵۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے سر منڈانے سے پہلے طواف کر لیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' سر منڈوانے یا ترشوانے میں کچھ حرج نہیں۔ ایک دوسرا شخص آیا اس نے بیان کیا کہ میں نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے سے پہلے قربانی ذبح کی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' کنکر مار کچھ حرج نہیں (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٦٥٨ - (٤) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَاجًّا، فَكَانَ النَّاسُ يَأْتُوْنَهُ، فَمِنْ قَائِلٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوْفَ، أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْئًا، فَكَانَ يَقُوْلُ: «لَا حَرَجَ إِلَّا عَلٰى رَجُلٍ اقْتَرَضَ عِرْضَ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ، فَذٰلِكَ الَّذِيْ حَرَجَ وَهَلَكَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.

تیسری فصل

۲۶۵۸: اُسامہ بن شَریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں حج کرنے کے لئے نکلا چنانچہ صحابہ کرامؓ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ بعض بیان کرتے' اے اللہ کے رسول! میں نے بیتُ اللہ کے طواف سے پہلے صَفا اور مروہ کے درمیان سعی کی ہے یا میں نے فلاں کام کو مقدّم کیا ہے یا فلاں کام کو موخر کیا ہے؟ آپؐ جواب میں فرماتے' کچھ حرج نہیں البتہ وہ انسان گناہگار ہے جس نے کسی مسلمان کی عزّت کو ظلماً' پامال کیا' یہ وہ شخص ہے جو گناہگار ہے اور ہلاک ہونے والا ہے (ابوداؤد)

(۱۰) بَابُ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ وَرَمْيِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ وَالتَّوْدِيعِ

(دس ذوالحجۃ کو خطبہ دینے اور ایّام تشریق میں جمرات کو کنکر مارنے)

اور

طوافِ وداع کا بیان

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٦٥٩ - (١) عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: «إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ، ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِيْ بَيْنَ جُمَادٰى وَشَعْبَانَ». وَقَالَ: «أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. فَقَالَ: «أَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: «أَلَيْسَ الْبَلْدَةَ؟» قُلْنَا: بَلٰى! قَالَ: فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ. قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمُ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۶۵۹: ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دس ذوالحجہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا' بلاشبہ زمانہ گھوم کر اس حالت میں آگیا ہے جب اللہ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تھا۔ سال بارہ مہینوں پر (مشتمل) ہے' ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔ تین مہینے ایک دوسرے کے بعد ہیں (وہ) ذوالقعدہ' ذوالحجہ اور محرم ہیں اور چوتھا مہینہ مضر (قبیلہ کا) رجب ہے جو جمادی اور شعبان کے درمیان ہے اور آپؐ نے دریافت کیا' یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے (پھر) آپؐ نے ہی فرمایا' کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟ ہم نے جواب دیا' درست ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' یہ شہر کون سا ہے؟ ہم نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا یہ حُرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا' بے شک! آپؐ نے دریافت کیا' یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ خاموش ہو گئے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپؐ اس کا کوئی اور نام بتائیں گے۔ آپؐ نے دریافت کیا' یہ (قربانیوں کے) ذبح کرنے کا دن نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا' درست ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں تم پر حرام ہیں جیسا کہ تمہارا یہ دن' تمہارا یہ شہر' تمہارا یہ مہینہ حرمت والا ہے اور تم عنقریب اپنے پروردگار سے ملاقات کرو گے وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں دریافت کرے گا۔ خبردار! تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردنوں پر تلواریں چلاؤ۔ خبردار! کیا میں نے (احکامِ الٰہیہ) پہنچا دیئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' بالکل درست ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر فرمایا' پس موجود لوگ غیر موجود تک (یہ پیغام) پہنچائیں اس لئے کہ کبھی وہ لوگ جن کو پہنچایا جاتا ہے وہ سننے والوں سے زیادہ محفوظ کرنے والے ہوتے ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: دورِ جاہلیت میں لوگ بعض حرمت والے مہینوں کو حلال کر لیتے تھے یعنی محرم کو صفر اور صفر کو محرم بنا لیتے تھے تاکہ مسلسل تین ماہ کی پابندی سے بچاؤ ہو سکے۔ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سال میں تبدیلی نہیں ہے۔ محرم اپنی جگہ پر محرم ہے اور رجب کے مہینہ کو مضر قبیلہ کی جانب اس لئے منسوب کیا ہے کہ وہ اس کی تعظیم کرتے تھے (فتح الباری جلد ۸ صفحہ ۳۲۵)

٢٦٦٠ - (٢) **وَعَنْ** وَبرَةَ، قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: مَتٰى اَرْمِي الْجِمَارَ؟ قَالَ: اِذَا رَمٰى اِمَامُكَ فَارْمِهِ، فَاَعَدْتُّ عَلَيْهِ الْمَسْاَلَةَ. فَقَالَ: كُنَّا نَتَحَيَّنُ، فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۶۰: وَبَرہ بیان کرتے ہیں' میں نے ابنِ عمرؓ سے دریافت کیا کہ میں کب جمروں کو کنکر ماروں؟ آپؐ نے فرمایا' جب تمہارا امام کنکر مارے تو تم بھی کنکر مارو۔ میں نے دوبارہ دریافت کیا' انہوں نے جواب دیا کہ ہم زوال کے وقت کا خیال رکھتے تھے جب زوال ہو جاتا تو ہم کنکر مارتے تھے (بخاری)

٢٦٦١ - (٣) **وَعَنْ** سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهٗ كَانَ يَرْمِي جَمْرَةَ

الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عَلٰى اِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ طَوِيْلًا، وَيَدْعُوْ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِى الْوُسْطٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمٰى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ يَاْخُذُ بِذَاتِ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ يَدْعُوْ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَيَقُوْمُ طَوِيْلًا، ثُمَّ يَرْمِى جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِىْ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُوْلُ: هٰكَذَا رَاَيْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَفْعَلُهٗ. رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۲۶۶۱: سالم' ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ جمرہ اولیٰ کو سات کنکر مارتے۔ ہر کنکر کے بعد اللہ اکبر کہتے بعد ازاں آگے چل کر میدان میں جاتے۔ لمبا عرصہ قبلہ رخ کھڑے رہتے' ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے بعد ازاں درمیانے جمرے کو سات کنکر مارتے جب کنکر مارتے تو اللہ اکبر کہتے پھر بائیں جانب ہموار جگہ پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتے اور کافی وقت کھڑے رہتے بعد ازاں جمرہ عقبہ کو وادی سے سات کنکر مارتے۔ کنکر پر (مارتے وقت) اللہ اکبر کہتے اور اس کے پاس وقوف نہیں کرتے تھے بعد ازاں واپس آتے اور بیان کرتے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے (بخاری)

۲۶۶۲ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِسْتَاْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِىَ مِنٰى، مِّنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ ، فَاَذِنَ لَهٗ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' عباس بن عبدالمطلب نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ کیا وہ منیٰ کی راتیں (زم زم کے) پانی پلانے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں گزار سکتا ہے؟ آپؐ نے اس کو اجازت عطا فرمائی (بخاری' مسلم)

۲۶۶۳ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، جَآءَ اِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ! اذْهَبْ اِلٰى اُمِّكَ فَاْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ: «اِسْقِنِىْ» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِيْهِ. قَالَ: «اسْقِنِىْ» فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُوْنَ وَيَعْمَلُوْنَ فِيْهَا. فَقَالَ: «اِعْمَلُوْا فَاِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ». ثُمَّ قَالَ: «لَوْلَا اَنْ تُغْلَبُوْا؛ لَنَزَلْتُ حَتّٰى اَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ» وَاَشَارَ اِلٰى عَاتِقِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۲۶۶۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے

کے لئے آئے' آپؐ نے پانی طلب کیا۔ اس پر عباسؓ نے (اپنے بیٹے) فضلؓ سے کہا' آپ اپنی والدہ کے ہاں جائیں وہاں سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی لائیں۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے (یہی پانی) پلائیں چنانچہ آپؐ نے وہیں سے پانی پیا بعد ازاں آپؐ زمزم کے قریب آئے جب کہ (آلِ عباس) پانی نکالنے اور پلانے میں مصروف تھے۔ آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ تم اس عمل کو جاری رکھو' تمہارا یہ عمل اچھا عمل ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں (نیچے) اترتا اور (ڈول کی) رسی اپنے کندھے پر رکھتا۔ آپؐ نے کندھے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا (بخاری)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنویں سے اس لئے پانی نہ کھینچا کہ آپؐ کے پانی نکالنے سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہر حج کرنے والا انسان اس سُنّت پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا' اس صورت میں لوگ آلِ عباس کے لیے مشکلات پیدا کرتے اور وہ مغلوب ہو جاتے (فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۴۹۲)

۲۶۶۴ - (٦) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ، وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ، وَالْعِشَآءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ اِلَى الْبَيْتِ، فَطَافَ بِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۶۶۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نماز (وادی) مُحَصَّب میں ادا کی۔ اس کے بعد آپؐ وہاں تھوڑی دیر سوئے بعد ازاں آپؐ سوار ہو کر بیتُ اللہ کی جانب روانہ ہوئے اور آپؐ نے طواف (وداع) کیا (بخاری)

وضاحت: طوافِ وداع فرض نہیں تاہم بلا عُذر اسے چھوڑنا درست نہیں (واللہ اعلم)

۲۶۶۵ - (٧) **وَعَنْ** عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. قُلْتُ: اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى. [قُلْتُ] : فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْاَبْطَحِ. ثُمَّ قَالَ: اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ اُمَرَآؤُكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۵: عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا میں نے کہا' مجھے ایک بات بتائیں جسے آپ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی طرح معلوم کیا ہے؟ آپؐ نے ۸ ذوالحجہ کو ظہر کی نماز کہاں ادا کی؟ انہوں نے بیان کیا' منیٰ میں۔ میں نے عرض کیا' آپؐ نے عصر کی نماز ۱۳ ذوالحجہ کو کہاں ادا کی؟ انہوں نے بیان کیا' وادی مُحَصَّب میں اور ساتھ ہی بتایا کہ جس طرح تمہارے حج کے امیر کریں اسی طرح تم کرو (بخاری' مسلم)

٢٦٦٦ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ، اِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَنَّهُ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ اِذَا خَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ مُحَصَّب (وادی) میں اترنا مسنون نہیں ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اس لئے اترے تاکہ جب آپ جانا چاہیں تو آپ کے لئے آسانی ہو۔ (بخاری، مسلم)

٢٦٦٧ - (٩) وَعَنْهَا، قَالَتْ: اَحْرَمْتُ مِنَ التَّنْعِيْمِ ، بِعُمْرَةٍ، فَدَخَلْتُ فَقَضَيْتُ عُمْرَتِيْ، وَانْتَظَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْاَبْطَحِ حَتّٰى فَرَغْتُ، فَاَمَرَ النَّاسَ بِالرَّحِيْلِ، فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. هٰذَا الْحَدِيْثُ مَا وَجَدْتُّهٗ بِرِوَايَةِ الشَّيْخَيْنِ، بَلْ بِرِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗدَ مَعَ اخْتِلَافٍ يَسِيْرٍ فِيْ آخِرِهٖ

۲۶۶۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے تَنعِیم (مقام) سے عمرہ کا احرام باندھا اور میں (حرم میں) داخل ہوئی۔ میں نے عمرہ ادا کیا جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (وادی) مُحَصَّب میں میرا انتظار فرما رہے تھے جب میں فارغ ہوئی تو آپؐ نے لوگوں کو کوچ کرنے کا حکم دیا۔ آپؐ باہر نکلے، آپؐ نے صبح کی نماز (ادا کرنے) سے پہلے بیتُ اللہ کا طواف کیا بعد ازاں آپؐ مدینہ منوّرہ روانہ ہو گئے۔

مشکوٰۃ کے مصنف کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا البتہ ابوداؤد کی روایت کے آخر میں معمولی اختلاف کے ساتھ یہ روایت مذکور ہے۔

٢٦٦٨ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدُكُمْ، حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ ، اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ ہر طرف سے (واپس گھروں کو لوٹ) جاتے تھے لیکن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تم میں سے کوئی شخص واپس نہ جائے جب تک کہ اس کی آخری ملاقات بیتُ اللہ سے نہ ہو البتہ حائضہ کے لئے تخفیف کر دی گئی ہے (بخاری، مسلم)

٢٦٦٩ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ، فَقَالَتْ: مَا اُرَانِيْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَقْرٰى حَلْقٰى ، اَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قِيْلَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَانْفِرِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۶۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ واپس لوٹنے کی رات (یعنی ۱۳ ذوالحجہ کو) صفیہؓ حائضہ ہو گئیں انہوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ شاید میری وجہ سے تمہیں رکنا ہو گا؟ (یہ سن کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس کے جسم کو تکلیف پہنچائے اور اس کے حلق کو درد پہنچائے' کیا اس نے دس ذوالحجہ کو طواف افاضہ نہیں کیا؟ آپؐ کو بتایا گیا کہ اس نے طواف کیا ہے چنانچہ آپؐ نے حکم دیا کہ تو (بلا طواف) کوچ کر۔

(بخاری' مسلم)

وضاحت: حدیث میں موجود الفاظ کہ "اللہ اس کے جسم کو تکلیف پہنچائے اور اس کے حلق کو درد پہنچائے" سے مقصود بددُعا نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا کلمہ ہے جسے عرب لوگ عادت کے مطابق کہتے تھے جیسے کہا جاتا ہے کہ تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں یا تیری پیشانی خاک آلود ہو (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۶۷۰ - (۱۲) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: «اَیُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قَالُوْا: يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ. قَالَ: «فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا لَا يَجْنِیْ جَانٍ اِلَّا عَلٰی نَفْسِهٖ، وَلَا يَجْنِیْ جَانٍ عَلٰی وَلَدِهٖ، وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِهٖ، اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَبَداً، وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰی بِهٖ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ

دوسری فصل

۲۶۷۰: عَمرو بن اَحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے حَجَّۃُ الوداع میں فرمایا' یہ کون سا دن ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' یہ حج اکبر کا دن ہے۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں حرمت والی ہیں جیسا کہ تمہارا یہ دن تمہارا یہ شہر حُرمت والا ہے۔ خبردار! صرف مجرم کو اس کے جرم کی سزا دی جائے گی۔ باپ کے جرم میں بیٹے اور بیٹے کے جرم میں باپ کو سزا نہیں دی جائے گی۔ خبردار! بلاشبہ شیطان اس بات سے ناامُید ہے کہ تمہارے اس شہر میں کبھی اس کی عبادت ہو البتہ ان کاموں میں اس کی اطاعت ہو گی جن کو تم معمولی سمجھتے ہو' وہ ان پر خوش ہو گا (ابن ماجہ' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس روایت کو صحیح کہا ہے۔

۲۶۷۱ - (۱۳) **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ بِمِنًی حِيْنَ ارْتَفَعَ الضُّحٰی عَلٰی بَغْلَةٍ شَهْبَاءَ، وَعَلِیٌّ يُعَبِّرُ

عَنْهُ ، وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَقَاعِدٍ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۶۷۱: رافع بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں سفید خچر پر (سوار ہو کر) چاشت کے وقت لوگوں کو خطبہ دیا اور علیؓ آپؐ کی باتوں کو (دور لوگوں تک) پہنچا رہے تھے' کچھ سامعین کھڑے اور کچھ بیٹھے ہوئے تھے (ابوداؤد)

۲۶۷۲ - (۱٤) وَعَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ اِلَى اللَّيْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۶۷۲: عائشہ اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ذوالحجہ کو طوافِ زیارت رات تک مؤخر کیا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)
وضاحت: یہ حدیث صحیح نہیں ہے' اس لئے کہ صحیح حدیث میں ہے کہ آپؐ نے حَجَّۃُ الوداع میں طوافِ زیارت دن میں کیا ہے البتہ اس حدیث کو دیگر اَیَّامِ تشریق کے طواف پر محمول کیا جائے گا۔
(تَنْقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۳۸)

۲۶۷۳ - (۱٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْمُلْ فِى السَّبْعِ الَّذِىْ اَفَاضَ فِيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۶۷۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طوافِ زیارت کے سات چکروں میں رَمَل نہیں کیا (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲۶۷٤ - (۱٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِذَا رَمٰى اَحَدُكُمْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا النِّسَاءَ» رَوَاهُ فِىْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَقَالَ: اِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ.

۲۶۷٤: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص جمرہ عقبہ کو کنکر مارنے تو عورت کے سوا اس کے لئے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔
(شرحُ السُّنَّۃ) اس نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔
وضاحت: اس حدیث کی سند میں حجّاج بن اِرطاۃ راوی کا سماع امام زہریؒ سے ثابت نہیں ہے البتہ اس مسئلہ میں وارد حدیثیں ایک دوسرے کو تقویت دے رہی ہیں (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۳۸)

۲۶۷٥ - (۱۷) وَفِىْ رِوَايَةِ اَحْمَدَ، وَالنَّسَائِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: «اِذَا رَمٰى

الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ اِلاَّ النِّسَآءَ».

۲۶۷۵: نیز احمد اور نسائی کی ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے' آپؐ نے بیان کیا کہ جمرہ کو کنکر مارنے کے بعد عورت کے علاوہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔

۲٦٧٦ - (١٨) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: اَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مِنًى، فَمَكَثَ بِهَا لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ، يَرْمِي الْجَمْرَةَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، كُلَّ جَمْرَةٍ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، وَيَقِفُ عِنْدَ الْاُوْلٰى وَالثَّانِيَةِ فَيُطِيْلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ، وَيَرْمِي الثَّالِثَةَ فَلاَ يَقِفُ عِنْدَهَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۲۶۷۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا کر کے دن کے آخر میں واپس منیٰ تشریف لے گئے۔ ایّامِ تشریق کی راتیں آپؐ نے وہاں گزاریں سورج کے زوال کے وقت آپؐ نے جمرات کو کنکر مارے' ہر جمرہ کو سات کنکر مارے اور ہر کنکر (مارتے وقت) اللہ اکبر کہتے اور پہلے اور دوسرے جمرہ کے پاس لمبا عرصہ وقوف فرماتے اور تضرع فرماتے جب کہ تیسرے جمرہ کو کنکر مار کر اس کے قریب وقوف نہیں کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے' اس نے "حَدَّثَنَا" کے الفاظ کے ساتھ روایت نہیں کی جب کہ بخاری و مسلم کی احادیث میں ہے کہ آپؐ نے ظہر کی نماز منیٰ میں ادا کی ہے۔

(تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۳۹)

۲٦٧٧ - (١٩) **وَعَنْ** اَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِرِعَاءِ الْاِبِلِ فِي الْبَيْتُوْتَةِ: اَنْ يَّرْمُوْا يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَجْمَعُوْا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ، فَيَرْمُوْهُ فِيْ اَحَدِهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

۲۶۷۷: ابوالبَدّاح بن عاصم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے چرواہوں کو (منیٰ میں) رات گزارنے کی اجازت دی تاکہ وہ دس ذوالحجہ کو کنکر ماریں بعد ازاں دو دنوں کے کنکر اکٹھے ایک دن میں ماریں (مالک' ترمذی' نسائی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ **الْفَصْلِ الثَّالِثِ**

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

(۱۱) بَابُ مَا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ

(مُحرِم کن چیزوں سے پرہیز کرے؟)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۶۷۸ - (۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلاً سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: «لاَ تَلْبَسُوا الْقُمُصَ ، وَلاَ الْعَمَائِمَ، وَلاَ السَّرَاوِيْلاَتِ، وَلاَ الْبَرَانِسَ ، وَلاَ الْخِفَافَ اِلاَّ اَحَدٌ لاَ يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلاَ تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئاً مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلاَ وَرْسٌ ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِىْ رِوَايَةٍ: «وَلاَ تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ، وَلاَ تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ».

پہلی فصل

۲۶۷۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ محرم انسان حن سا لباس زیب تن کرے؟ آپؐ نے فرمایا' قمیض' پگڑی' شلوار' ٹوپی اور موزے نہ پہنے البتہ اگر کوئی شخص جوتا نہ پائے تو وہ موزے پہن سکتا ہے لیکن انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ ڈالے اور ایسا لباس نہ پہنے جس کو زعفران اور ورس (بوٹی) کے ساتھ رنگا گیا ہو (بخاری' مسلم)
بخاری کی روایت میں اضافہ ہے کہ محرم عورت چہرے پر نقاب نہ ڈالے اور نہ ہاتھوں میں دستانے پہنے۔

۲۶۷۹ - (۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُوْلُ: «اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ لَبِسَ خُفَّيْنِ، وَاِذَا لَمْ يَجِدْ اِزَاراً لَبِسَ سَرَاوِيْلَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۷۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا' جب محرم کو جوتا دستیاب نہ ہو تو وہ موزے پہن سکتا ہے اور جب چادر میسر نہ ہو تو شلوار پہن سکتا ہے (بخاری' مسلم)
وضاحت: البتہ موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے (واللہ اعلم)

٢٦٨٠ - (٣) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْجِعِرَّانَةِ ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ أَعْرَابِيٌّ عَلَيْهِ جُبَّةٌ، وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ، وَهٰذِهِ عَلَيَّ. فَقَالَ: «أَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٢٦٨٠: یَعلٰی بن اُمَیَّہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جِعرّانہ (مقام) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے کہ آپؐ کے پاس ایک بدوی انسان آیا اس نے کوٹ پہن رکھا تھا جس کو "خَلُوق" خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اس نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے عمرہ کا احرام باندھ رکھا ہے جب کہ کوٹ میں نے پہن رکھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' خوشبو کو تین بار دھو ڈال اور کوٹ کو اتار بعد ازاں جیسے تو حج میں کرتا ہے عمرہ میں بھی اسی طرح کر (بخاری' مسلم)

وضاحت: خَلُوق ایک عطر کا نام ہے جس میں زعفران کی آمیزش ہوتی ہے (واللہ اعلم)

٢٦٨١ - (٤) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ، وَلَا يَخْطُبُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٦٨١: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' محرم کے لئے نکاح کرنا اور (کسی کا) نکاح کرانا اور کسی عورت کی جانب منگنی کا پیغام بھیجنا جائز نہیں ہے (مسلم)

٢٦٨٢ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

٢٦٨٢: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے احرام کی حالت میں نکاح کیا (بخاری' مسلم)

٢٦٨٣ - (٦) وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْأَصَمِّ، ابْنِ أُخْتِ مَيْمُوْنَةَ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللهُ: وَالْأَكْثَرُوْنَ عَلٰى أَنَّهُ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا وَظَهَرَ أَمْرُ تَزْوِيْجِهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ، ثُمَّ بَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ بِسَرِفَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ

٢٦٨٣: یزید بن اصم' میمونہؓ کے بھانجے نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا (مسلم)

امام محیُ السنۃ رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں کہ اکثر محدثین اس بات کے قائل ہیں کہ آپؐ نے اس سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا البتہ آپؐ کے نکاح کی شہرت اس وقت ہوئی جب آپؐ محرم تھے بعد ازاں میمونہؓ کی رخصتی بھی مکہ کے راستہ میں "سَرِف" مقام میں حلال ہونے کی حالت میں ہوئی۔

وضاحت: حافظ ابن عبدالهادی تَنْقِیحُ التَّحْقِیق میں فرماتے ہیں' ابنِ عباسؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ آپؐ نے میمونہؓ کے ساتھ حالتِ احرام میں نکاح کیا' درست نہیں' اگرچہ یہ حدیث بخاری و مسلم کی ہے جب کہ میمونہؓ جو صاحب واقعہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ نکاح بحالتِ احرام نہیں ہوا (ارواء الغلیل جلد ۴ صفحہ ۲۲۷)

اس واقعہ کی ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عقدِ نکاح حالتِ احرام میں ہوا اور رخصتی احرام سے حلال ہو جانے کے بعد ہوئی ہو جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے (واللہ اعلم)

٢٦٨٤ - (٧) **وَعَنْ** أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۶۸۴: ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالت احرام سر دھو لیتے تھے (بخاری' مسلم)

٢٦٨٥ - (٨) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۸۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالتِ احرام سینگیاں لگوائیں (بخاری' مسلم)

٢٦٨٦ - (٩) **وَعَنْ** عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۸۶: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارہ میں بیان کرتے ہیں جس کی آنکھیں بحالتِ احرام درد کر رہی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' وہ ان پر "رسونت" کا لیپ کرے (مسلم)

٢٦٨٧ - (١٠) **وَعَنْ** أُمِّ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا، وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ، يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ، حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۶۸۷: ام الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں، میں نے اسامہؓ اور بلالؓ کو دیکھا کہ ان میں سے ایک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام کو تھاما ہوا تھا اور دوسرے نے کپڑا بلند کیا ہوا تھا تاکہ آپؐ پر سایہ رہے یہاں تک کہ آپؐ نے جمرہ عقبہ کو کنکر مارے (مسلم)

۲۶۸۸ ـ (۱۱) **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ، وَالْقَمْلُ تَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِهٖ، فَقَالَ: «اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقاً بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ» وَالْفَرَقُ: ثَلَاثَةُ آصُعٍ: «اَوْصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۸۸: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے جب کہ وہ بحالتِ احرام حدیبیہ میں دیگچی کے نیچے آگ جلا رہا تھا (ابھی) مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوا تھا اور جوئیں اس کے چہرے پر گر رہی تھیں۔ آپؐ نے دریافت کیا، تجھے جوؤں سے تکلیف تو نہیں پہنچ رہی؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ وہ سر منڈوائے اور چھ مسکینوں کو تین صاع (کھجور) دے یا تین دن کے روزے رکھے یا قربانی (بکری) ذبح کرے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۶۸۹ ـ (۱۲) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَى النِّسَآءَ فِيْ اِحْرَامِهِنَّ عَنِ الْقُفَّازَيْنِ، وَالنِّقَابِ، وَمَا مَسَّ الْوَرْسُ وَالزَّعْفَرَانُ مِنَ الثِّيَابِ، وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ مُعَصْفَرٍ اَوْ خَزٍّ اَوْ حُلِيٍّ اَوْ سَرَاوِيْلَ اَوْ قَمِيْصٍ اَوْ خُفٍّ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

دوسری فصل

۲۶۸۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے عورتوں کو احرام کی حالت میں دستانے (پہننے)، نقاب (لٹکانے) اور ورس اور زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔ ان کے علاوہ جن رنگ دار لباسوں کے پہننے کو وہ پسند کریں مثلاً زرد رنگ۔ ریشمی کپڑا۔ زیور۔ شلوار قمیض یا موزے وغیرہ پہن سکتی ہیں (ابوداؤد)

۲۶۹۰ ـ (۱۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ الرُّكْبَانُ يَمُرُّوْنَ بِنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمَاتٌ، فَاِذَا حَاذَوْا بِنَا سَدَلَتْ اِحْدَانَا جِلْبَابَهَا مِنْ رَّاْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا،

فإذا جاوزونا كشفناه. رواه أبو داود، ولابن ماجه معناه

۲۶۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ قافلے ہمارے پاس سے گزرتے تھے جب کہ ہم رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں احرام باندھے ہوئے تھیں جب وہ ہمارے پاس سے گزرتے تو ہم چادروں کو سر سے نیچے چہروں پر لٹکا لیا کرتی تھیں اور جب وہ گزر جاتے تو ہم اوپر اٹھا لیتی تھیں (ابوداؤد) ابن ماجہ میں اس "روایت" کی ہم معنی روایت ہے۔

٢٦٩١ - (١٤) **وعن** ابن عمر رضي الله عنهما، «أن النبي ﷺ كان يدهن بالزيت وهو محرم غير المقتت» يعني غير المطيب. رواه الترمذي

۲۶۹۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بحالتِ احرام تیل لگاتے جو خوشبو دار نہیں ہوتا تھا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرقد سبخی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۴۴، الضعفاء الصغیر صفحہ۲۹۸، میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۳۴۵، تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۰۸، تنقیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۳۱)

الفصل الثالث

٢٦٩٢ - (١٥) **عن** نافع، أن ابن عمر وجد القر ، فقال: ألق علي ثوبا يا نافع فألقيت عليه برنسا. فقال: تلقي علي هذا وقد نهى رسول الله ﷺ أن يلبسه المحرم؟ رواه أبو داود.

تیسری فصل

۲۶۹۲: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عمرؓ نے سردی محسوس کی اور کہا، اے نافع! مجھ پر کپڑا ڈال دے۔ میں نے ان پر باران کوٹ ڈال دیا۔ انہوں نے کہا، آپ مجھ پر یہ (کپڑا) ڈال رہے ہیں جب کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو اس طرح کا کپڑا پہننے سے روکا ہے (ابوداؤد)

٢٦٩٣ - (١٦) **وعن** عبد الله بن مالك بن بحينة رضي الله عنه، قال: احتجم رسول الله ﷺ وهو محرم بلحي جمل من طريق مكة في وسط رأسه. متفق عليه.

۲۶۹۳: عبداللہ بن مالک بن بُحَینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "لحی جمل" (مقام) میں مکہ مکرمہ کے راستے میں بحالتِ احرام اپنے سر کے درمیان سینگی لگوائی۔ (بخاری، مسلم)

٢٦٩٤ - (١٧) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَّجَعٍ كَانَ بِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

٢٦٩٤: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام پاؤں میں درد کی وجہ سے پاؤں کے اوپر والے حصے پر سینگی لگوائی (ابوداؤد' نسائی)

٢٦٩٥ - (١٨) **وَعَنْ** اَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ، وَبَنٰى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ، وَكُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

٢٦٩٥: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے حلال ہونے کی حالت میں نکاح کیا اور جب ان کی رخصتی ہوئی تو آپ حلال تھے اور میں درمیان میں ایلچی تھا۔ (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔

(۱۲) بَابُ الْمُحْرِمُ يَجْتَنِبُ الصَّيْدَ

(مُحْرِم کو شکار کرنے کی ممانعت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٦٩٦ - (١) عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِمَاراً وَحْشِياً وَهُوَ بِالْاَبْوَاءِ اَوْ بِوَدَّانَ ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَاٰى مَا فِيْ وَجْهِهٖ قَالَ: «اِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ اِلاَّ اَنَّا حُرُمٌ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۶۹۶: صَعب بن جَثّامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اَبْواء یا وَدّان (مقام) میں نیل گائے کا ہدیہ پیش کیا۔ آپؐ نے اسے ہدیہ واپس کر دیا۔ جب آپؐ نے اس کے چہرے (کی علامات) کو دیکھا تو آپؐ نے وضاحت کی کہ ہم نے آپ کا ہدیہ محض اس لئے واپس لوٹا دیا ہے کہ ہم احرام کی حالت میں ہیں (بخاری، مسلم)

٢٦٩٧ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَخَلَّفَ مَعَ بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ ، فَرَاَوْا حِمَارًا وَحْشِيًّا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ، فَمَا رَاَوْهُ تَرَكُوْهُ حَتّٰى رَاٰهُ اَبُوْ قَتَادَةَ فَرَكِبَ فَرَساً لَّهُ، فَسَاَلَهُمْ اَنْ يُنَاوِلُوْهُ سَوْطَهُ، فَاَبَوْا، فَتَنَاوَلَهُ فَحَمَلَ عَلَيْهِ، فَعَقَرَهُ، ثُمَّ اَكَلَ فَاَكَلُوْا، فَنَدِمُوْا، فَلَمَّا اَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلُوْهُ. قَالَ: «هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟» قَالُوْا: مَعَنَا رِجْلُهُ. فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَاَكَلَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا: فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهُ اَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا؟ اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا؟» قَالُوْا: لَا . قَالَ: «فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا».

۲۶۹۷: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلا اور اپنے بعض رفقاء کے ساتھ پیچھے رہ گیا جب کہ وہ محرم نہ تھا اور رفقاء محرم تھے۔ انہوں نے قتادہؓ کے دیکھنے سے پہلے نیل گائے کو دیکھا' انہوں نے اسے دیکھ کر اس کی جانب کچھ توجہ نہ کی۔ اس اثناء میں ابوقتادہؓ نے

اس کو دیکھ لیا' وہ گھوڑے پر سوار ہوئے' انہوں نے اپنے رفقاء سے مطالبہ کیا کہ وہ اسے اس کا کوڑا پکڑائیں۔ انہوں نے انکار کیا (چنانچہ) انہوں نے (خود) کوڑے کو اٹھایا اور نیل گائے پر حملہ کر دیا اس کو زخمی کر دیا بعد ازاں انہوں نے اور دیگر ساتھیوں نے اس کا گوشت تناول کیا پھر وہ اس پر نادم ہوئے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا (آپؐ نے گوشت تناول کرنے کو جائز قرار دیا بلکہ) آپؐ نے (ان سے) دریافت کیا' کیا تمہارے پاس گوشت میں سے کچھ (باقی) ہے؟ انہوں نے بتایا' ہمارے پاس اس کی ٹانگ ہے چنانچہ آپؐ نے ان سے ٹانگ کا گوشت لیا اور اسے تناول فرمایا (بخاری' مسلم)

اور ان دونوں کی روایت میں ہے جب وہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے دریافت کیا' کیا تم میں سے کسی شخص نے اس کو شکار پر حملہ آور ہونے کے لئے کہا تھا یا شکار کی جانب اشارہ کیا تھا؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' باقی گوشت بھی تناول کرو۔

۲۶۹۸ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ: الْفَارَةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحِدَاةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۹۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو شخص انہیں (حدود) حرم میں اور احرام کی حالت میں قتل کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے (وہ یہ ہیں) چوہا' کوا' چیل' بچھو اور باؤلا کتا (بخاری' مسلم)

۲۶۹۹ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ، وَالْفَارَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ، وَالْحُدَيَّا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' پانچ (جانور) فاسق ہیں جنہیں حل اور حرم میں قتل کر دیا جائے۔ سانپ' سیاہ کوا' چوہا' کاٹنے والا کتا اور چیل۔ (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۷۰۰ - (٥) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَحْمُ الصَّيْدِ لَكُمْ فِي الْإِحْرَامِ حَلَالٌ، مَا لَمْ تَصِيْدُوْهُ اَوْ يُصَادُ لَكُمْ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۲۷۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بحالتِ احرام شکار کا گوشت تمہارے لئے حلال ہے جب کہ خود تم نے شکار نہیں کیا یا تمہارے لئے شکار نہیں کیا گیا۔
(ابوداوٗد' ترمذی' نسائی)

۲۷۰۱ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «اَلْجَرَادُ مِنْ صَیْدِ الْبَحْرِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ.

۲۷۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' ٹڈی سمندر کا شکار ہے (ابوداوٗد' ترمذی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالمَہزم یزید بن سفیان راوی ضعیف ہے
(میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ۴۲۶' تَنقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۴۳)

۲۷۰۲ - (٧) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «یَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِیَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۷۰۲: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' محرم (انسان) کے لئے حملہ کرنے والے درندے کو قتل کرنا جائز ہے (ترمذی' ابوداوٗد' ابن ماجہ)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی قوی نہیں ہے (العِلل و معرفۃُ الرجال جلد۱ صفحہ۱۱۶' التاریخُ الکبیر جلد۸ صفحہ۳۲۲۰' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۳۶۵' تَنقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۴۳)

۲۷۰۳ - (٨) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ، قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ الضَّبُعِ اَصَیْدٌ هِیَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: اَیُؤْکَلُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ، وَالشَّافِعِیُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۲۷۰۳: عبدالرحمٰن بن ابی عمارؒ سے روایت ہے وہ ذکر کرتے ہیں کہ میں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے "بجّو" کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ شکار ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا' اس کو تناول کیا جائے؟ جابرؓ نے کہا' درست ہے۔ میں نے پوچھا' کیا تو نے یہ بات رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (ترمذی' نسائی' شافعی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔

۲۷۰۴ - (۹) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّبُعِ، قَالَ: «هُوَ صَيْدٌ، وَيَجْعَلُ فِيْهِ كَبْشًا إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۷۰۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے "بجو" کے بارے میں دریافت کیا؟ آپؐ نے فرمایا' وہ شکار ہے اور جب محرم اس کا شکار کرے تو مینڈھا فدیہ دے۔
(ابوداوٗد' ابن ماجہ' دارمی)

۲۷۰۵ - (۱۰) وَعَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْيٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ. قَالَ: «أَوَ يَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ؟». وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ. قَالَ: «أَوَ يَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ؟». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ.

۲۷۰۵: خُزیمہ بن جزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بجو تناول کرنے کے بارے میں دریافت کیا؟ آپؐ نے (جواب دیتے ہوئے) فرمایا' بھلا بجو کو کون تناول کرتا ہے؟ اور میں نے آپؐ سے بھیڑیے کے (گوشت کو) تناول کرنے کے بارے میں دریافت کیا؟ آپؐ نے فرمایا' بھلا جس شخص میں کچھ بھی خیر ہے وہ بھیڑیے کو تناول کر سکتا ہے؟ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالکریم بن ابی المخارق راوی کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے نیز اسماعیل بن مسلم راوی منکرالحدیث ہے لہٰذا یہ حدیث جابرؓ کی روایت کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو کہ صحیح ہے (العلل و معرفۃُ الرجال جلد۱ صفحہ ۲۷۳' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۶' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۴۷' تَنْقِیْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ ۱۴۲)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۷۰۶ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَنَحْنُ حُرُمٌ، فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ، فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ، قَالَ: فَأَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۲۷۰۶: عبدالرحمان بن عثمان تیمی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب کہ ہم احرام والے تھے۔ ان کو پرندہ ہدیہ دیا گیا جب کہ وہ سوئے ہوئے تھے لیکن ہم میں سے بعض رفقاء نے تناول کیا اور بعض کنارہ کش رہے جب طلحہؓ بیدار ہوئے تو انہوں نے تناول کرنے والوں کے ساتھ موافقت کی اور بتایا کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تناول کیا تھا (مسلم)

(۱۳) بَابُ الْاِحْصَارِ وَفَوْتِ الْحَجِّ

(حج و عمرہ ادا کرنے میں رکاوٹ کا پیدا ہونا اور حج کا فوت ہونا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۷۰۷ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، قَالَ: قَدْ اُحْصِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَحَلَقَ رَاْسَہٗ، وَجَامَعَ نِسَآءَہٗ، وَنَحَرَ ھَدْیَہٗ، حَتّٰی اعْتَمَرَ عَاماً قَابِلاً. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل

۲۷۰۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (عمرہ ادا کرنے سے) روک دیا گیا تو آپؐ نے اپنا سر منڈایا' اپنی بیویوں سے مجامعت کی اور قربانیوں کو ذبح کیا پھر آپؐ نے آئندہ سال عمرہ کیا (بخاری)

۲۷۰۸ - (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، فَحَالَ کُفَّارُ قُرَیْشٍ دُوْنَ الْبَیْتِ، فَنَحَرَ النَّبِیُّ ﷺ ھَدَایَاہُ وَحَلَقَ، وَقَصَّرَ اَصْحَابُہٗ. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

۲۷۰۸: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں نکلے لیکن کفار قریش بیتُ اللہ کی زیارت میں رکاوٹ بن گئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قربانیوں کا نحر کیا' سر منڈایا اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے سر کے بالوں کو ترشوایا (بخاری)

۲۷۰۹ - (۳) وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ اَنْ یَّحْلِقَ، وَاَمَرَ اَصْحَابَہٗ بِذٰلِکَ. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

۲۷۰۹: مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈانے سے پہلے قربانیوں کا نحر کیا اور اپنے صحابہ کرامؓ کو بھی اس کا حکم دیا (بخاری)

۲۷۱۰ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، اَنَّہٗ قَالَ: اَلَیْسَ حَسْبُکُمْ سُنَّۃَ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ اِنْ حُبِسَ اَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى يَحُجَّ عَاماً قَابِلاً ، فَيُهْدِيَ ، اَوْ يَصُوْمَ اِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْياً . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۲۷۱۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' کیا تمہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کافی نہیں ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کو حج ادا کرنے سے روک دیا جائے تو وہ بیتُ اللہ کا طواف کرے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کرے پھر ہر چیز سے حلال ہو جائے اور آئندہ سال حج ادا کرے اور قربانی کرے یا اگر قربانی نہ پائے تو روزے رکھے (بخاری)

۲۷۱۱ - (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ ، فَقَالَ لَهَا : «لَعَلَّكِ اَرَدْتِ الْحَجَّ ؟» قَالَتْ : وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِيْ اِلَّا وَجِعَةً . فَقَالَ لَهَا : «حُجِّيْ وَاشْتَرِطِيْ ، وَقُوْلِيْ : اَللّٰهُمَّ مَحِلِّيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۲۷۱۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعۃ بنتِ زبیر کے ہاں تشریف لے گئے اور اس سے دریافت کیا' شاید تیرا حج کرنے کا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا' اللہ کی قسم! میں تو درد میں مبتلا ہوں۔ آپؐ نے اس سے کہا' حج کر اور (نیت میں یہ) شرط لگا اور کہہ' اے اللہ! میں وہاں حلال ہو جاؤں گی جہاں مجھے رکاوٹ حائل ہو گی (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۷۱۲ - (۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يُبَدِّلُوا الْهَدْيَ الَّذِيْ نَحَرُوْا عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فِيْ عُمْرَةِ الْقَضَاءِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ . وَفِيْهِ قِصَّةٌ ، وَفِيْ سَنَدِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ

دوسری فصل

۲۷۱۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو حکم دیا کہ وہ ان قربانیوں کے بدل عمرۃُ القضاء میں قربانی کریں جن کو انہوں نے حدیبیہ کے سال نحر کیا (ابوداؤد) اس کے بارہ میں قصہ ہے اور اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلّس ہے اور اس نے "حدّثنا" کے الفاظ کے ساتھ روایت بیان نہیں کی۔ اگر حدیث صحیح ہے تو عمرۃُ القضاء بدل میں کرنا مستحب ہے واجب نہیں۔ اسی طرح بدل میں قربانی ذبح کرنا بھی واجب نہیں لیکن اگر کوئی شخص احرام کے منافی کام عمداً کر کے احرام توڑ دیتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ عمرہ کی قضا دے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸۷' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۴۴' تنقیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴)

٢٧١٣ - (٧) وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كُسِرَ، أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ، وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ فِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى: «أَوْ مَرِضَ» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ. وَفِي «الْمَصَابِيْحِ»: ضَعِيْفٌ.

۲۷۱۳: حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو وہ (احرام سے) حلال ہو جائے اور آئندہ سال حج کرے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی) اور ابوداؤد کی دوسری روایت میں (الفاظ کی) زیادتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ "یا بیمار ہو جائے" امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے اور مصابیح میں ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

وضاحت: علامہ تورپشتیؒ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کو ضعیف قرار دینا باطل ہے' اس لئے کہ عکرمہ راوی نے اس حدیث کو حجاج سے بیان کیا ہے اور ابن عباسؓ سے بھی یہی الفاظ ذکر کئے ہیں۔
(تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۴۴)

٢٧١٤ - (٨) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْحَجُّ عَرَفَةُ، مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ. أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ، فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ، وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۲۷۱۴: عبدالرحمٰن بن یَعْمَر دیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' حج عرفات میں وقوف کا نام ہے جس شخص نے مزدلفہ کی رات' فجر سے پہلے عرفات کے وقوف کو پا لیا اس نے حج کو پا لیا۔ منیٰ میں تین دن وقوف کرنا ہے' اگر کوئی جلدی کرے (اور) دو ہی دن میں (چل دے) تو اس پر بھی کچھ حرج نہیں اور جو بعد تک ٹھہرا رہے اس پر بھی کچھ گناہ نہیں۔
(ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

[وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّالِثِ]

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

www.muhammadilibrary.com

(١٤) بَابُ حَرَمِ مَكَّةَ حَرَسَهَا اللهُ تَعَالىٰ

(حرم کے بارے میں)

اللہ پاک اس کی حفاظت فرمائے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۷۱۵ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «لَا هِجْرَةَ، وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا». وَقَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَاِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ، وَلَمْ يَحِلَّ لِيْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا». فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِلَّا الْاِذْخِرَ، فَاِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ؟ فَقَالَ: «اِلَّا الْاِذْخِرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۷۱۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا' (فتح مکہ کے بعد) ہجرت نہیں ہے البتہ جہاد (باقی) ہے اور نیت (صالحہ باقی) ہے اور جب تم سے (جہاد کے لئے) نکلنے کا مطالبہ کیا جائے تو تمہیں (وطن چھوڑ کر) نکلنا ہو گا نیز آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا' بلاشبہ اللہ نے اس شہر کو حرام قرار دیا ہے جس وقت سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا پس مکہ مکرمہ اللہ کے حرام بنانے کی وجہ سے قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ مجھ سے پہلے اس میں کسی شخص کے لئے لڑائی کرنا حلال نہ تھا اور میرے لئے بھی صرف دن کی ایک ساعت لڑائی کی اجازت ہوئی' اب وہ قیامت تک اللہ کے حرام قرار دینے کی وجہ سے حرام ہے' اس کے کانٹوں کو نہ کاٹا جائے' اس کے شکار کو نہ بھگایا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز کو نہ اٹھایا جائے البتہ (اس شخص کے لئے جائز ہے) جو اس کی تشہیر کرنا چاہے نیز اس کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ عباسؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ اذخر (گھاس) کو مستثنیٰ فرمائیں اس لئے کہ وہ لوہاروں اور گھروں کے کام آتا ہے چنانچہ آپ نے اس کو مستثنیٰ قرار دیا (بخاری' مسلم)

۲۷۱۶ - (۲) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: «لَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُلْتَقَطُ

سَاقِطَتَهَا اِلاَّ مُنْشِدٌ»

۲۷۱۶: اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اس کے درخت کو نہ کاٹا جائے اور اس میں گری ہوئی چیز کو صرف تشہیر کرنے والا اٹھائے۔

۲۷۱۷ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۱۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' تم میں سے کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ مکہ مکرمہ میں ہتھیار اٹھائے ہوئے چلے (مسلم)

وضاحت: بلا ضرورت ہتھیار لے کر چلنا جائز نہیں اگر دشمن حملہ آور ہو جائے تو ہتھیار اٹھانا جائز بلکہ ضروری ہے (واللہ اعلم)

۲۷۱۸ - (٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ وَقَالَ: اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ. فَقَالَ: «اُقْتُلْهُ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپؐ کے سر پر خود تھا جب آپؐ نے اس کو اتارا تو آپؐ کے پاس ایک شخص آیا اور بتایا کہ ابنِ خطل کعبہ مکرمہ کے غلاف کے ساتھ لٹکا ہوا ہے' آپؐ نے اس کے قتل کا حکم دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس شخص نے ایک صحابی کو قتل کر دیا تھا اور اس سے اس کا مال چھین لیا تھا بعد ازاں وہ مرتد ہو گیا' اس لئے آپؐ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۲۵۰)

۲۷۱۹ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۱۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن (مکہ مکرمہ میں) داخل ہوئے تو آپؐ بغیر احرام کے تھے اور آپؐ کے سر پر سیاہ پگڑی تھی (مسلم)

۲۷۲۰ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَغْزُوْ جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَاِذَا كَانُوْا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، وَفِيْهِمْ اَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: «يُخْسَفُ بِاَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُوْنَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کرے گا جب وہ بَیداء (مقام) میں پہنچے گا تو سارے لشکر کو (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! سارے لشکر کو کیسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا جب کہ ان میں ان کے ماتحت مجبور بھی ہوں گے اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جو ان کے ساتھ شامل نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا بعد ازاں وہ اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے (بخاری' مسلم)

۲۷۲۱ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَیْقَتَیْنِ مِنَ الْحَبْشَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۷۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کعبۃُ اللہ کو باریک اور چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی گرائے گا (بخاری' مسلم)

۲۷۲۲ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «كَاَنِّیْ بِهٖ اَسْوَدَ اَفْحَجَ یَقْلَعُهَا حَجَراً حَجَراً». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۷۲۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' گویا کہ میں سیاہ فام حبشی' جس کی دونوں پنڈلیوں کے درمیان کا فاصلہ عام معمول سے زیادہ ہے کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ کعبۃ اللہ کی ایک ایک اینٹ اکھاڑتے ہوئے اس کو گرا رہا ہے (بخاری)

وضاحت: "اَفْحَجْ" اس شخص کو کہتے ہیں جس کے دونوں پنجوں کا فاصلہ کم اور ایڑیوں کا فاصلہ زیادہ ہو۔

سوال: جب اللہ پاک نے ابرہہ کے لشکر سے بیتُ اللہ کو محفوظ فرمایا اور ابابیل بھیج کر لشکر کو تباہ و برباد کر دیا تو کیا حبشی سے تحفظ نہیں ہو سکتا؟ جب کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے (جس کا ترجمہ ہے) "کیا یہ لوگ ملاحظہ نہیں کر رہے ہیں کہ ہم نے حرمِ مکہ کو امن والا بنایا ہے" (القرآن)

اس کا جواب واضح ہے کہ یہ واقعہ قیامت کے قریب آخر زمانے میں ہو گا جب زمین میں اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا کوئی شخص نہ ہو گا۔ اس مفہوم کی حدیث صحیح مسلم میں بھی مروی ہے۔ اس میں مزید وضاحت ہے کہ اس کے بعد بیتُ اللہ آباد نہ ہو گا۔ یزید بن معاویہ کے دورِ سلطنت میں شامیوں کا حملہ معروف ہے' اس کے بعد بھی اس قسم کے واقعات رونما ہوتے رہے البتہ قرامیہ کا حملہ جو تین سو سال کے بعد ہوا وہ سب سے بڑا حملہ شمار ہوتا ہے جس میں بے شمار لوگ طواف کرتے ہوئے قتل کر دیئے گئے اور وہ حجرِاسود کو اکھاڑ کر اپنے ملک لے گئے اور طویل عرصہ کے بعد اسے لوٹایا اس کے بعد بھی کئی بار حملے ہوتے رہے اور آپؐ کی یہ پیشین گوئی صحیح ثابت ہوئی کہ بیتُ اللہ کی بے حرمتی اس کے ماننے والوں کے ہاتھوں ہو گی (فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۲۴۱-۲۴۲)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٢٧٢٣ - (٩) عَنْ يَعلَى بْنِ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اِحْتِكَارُ الطَّعَامِ فِي الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِيْهِ» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۷۲۳: یعلیٰ بن اُمیّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حرم پاک میں خوراک کا ذخیرہ کرنا الحاد ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن یحیٰی بن ثوبان راوی مجہول ہے (الرواۃ جلد ۲ صفحہ۱۳۶) البتہ حدیث کا مفہوم صحیح ہے اس لئے کہ حرم سے باہر کسی بھی جگہ میں خوراک کو ذخیرہ کرنا تاکہ نرخ زیادہ ہو جائے اور پھر فروخت کیا جائے جائز نہیں تو حرم پاک میں اس کا ناجائز ہونا بدرجہ اولیٰ ہے (واللہ اعلم)

٢٧٢٤ - (١٠) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِمَكَّةَ: «مَا اَطْيَبَكِ مِنْ بَلَدٍ وَاَحَبَّكِ اِلَيَّ، وَلَوْلَا اَنَّ قَوْمِيْ اَخْرَجُوْنِيْ مِنْكِ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اِسْنَادًا.

۲۷۲۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' تو کس قدر اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا پیارا لگتا ہے؟ اگر میری قوم نے مجھے تجھ سے نہ نکالا ہوتا تو میں تیرے علاوہ (کسی شہر میں) سکونت اختیار نہ کرتا (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن غریب ہے۔

٢٧٢٥ - (١١) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ حَمْرَآءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاقِفًا عَلَى الْحَزْوَرَةِ . فَقَالَ: «وَاللهِ اِنَّكِ لَخَيْرُ اَرْضِ اللهِ وَاَحَبُّ اَرْضِ اللهِ اِلَى اللهِ، وَلَوْلَا اَنِّيْ اُخْرِجْتُ مِنْكِ مَا خَرَجْتُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۲۵: عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ حزورۃ (مقام) میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے (مکہ مکرمہ کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اللہ کی قسم! بلاشبہ تو اللہ کی تمام زمین سے بہتر ہے اور اللہ کے ہاں تمام زمین سے زیادہ محبوب ہے' اگر مجھے تجھ سے نہ نکالا جاتا تو میں (ہرگز) نہ نکلتا (ترمذی' ابنِ ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۷۲۶ - (۱۲) عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّہٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ، وَھُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّۃَ: ائْذَنْ لِیْ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ! اُحَدِّثْکَ قَوْلًا قَامَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ، وَوَعَاہُ قَلْبِیْ، وَاَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِہٖ: حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ، فَلَا یَحِلُّ لِاِمْرِیءٍ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِکَ بِھَا دَمًا، وَلَا یَعْضُدَ بِھَا شَجَرَۃً، فَاِنَّ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْھَا. فَقُوْلُوْا لَہٗ: اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ، وَلَمْ یَاْذَنْ لَّکُمْ. وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْھَا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُھَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِھَا بِالْاَمْسِ، وَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ» فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ: مَا قَالَ لَکَ عَمْرٌو؟ قَالَ: قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِکَ مِنْکَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ! اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ، وَلَا فَارًّا بِخَرْبَۃٍ. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ، وَفِی الْبُخَارِیِّ: اَلْخَرْبَۃُ: اَلْجِنَایَۃُ

تیسری فصل

۲۷۲۶: ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عمرو بن سعید سے کہا، جو مکہ مکرمہ کی جانب لشکر روانہ کر رہے تھے، اے امیر! میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں جس کو آپؐ نے فتح مکہ کے دوسرے دن بیان فرمایا، اسے میرے دونوں کانوں نے سنا، میرے دل نے اس کو محفوظ رکھا اور جب آپؐ نے یہ بات کہی، میری آنکھیں آپؐ کا مشاہدہ کر رہی تھیں۔ آپؐ نے اللہ کی حمدوثنا کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ مکہ مکرمہ کو اللہ نے حرمت عطا کی ہے لوگوں نے اس کو حرمت نہیں دی پس کسی شخص کے لئے جائز نہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے کہ وہ مکہ مکرمہ میں (ناحق) خون گرائے اور کسی درخت کو کاٹے۔ اگر کوئی شخص ایسا کرنے کو اس لئے جائز سمجھے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں لڑائی کی ہے تو تم اسے کہو، بلاشبہ اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی ہے لیکن تمہیں اجازت نہیں دی اور میرے لئے بھی دن کی ایک ساعت کے لئے اجازت دی گئی تھی اور آج اس کی حرمت اسی طرح ہے جیسے کل تھی اور موجود لوگ غیر موجود لوگوں تک (یہ باتیں) پہنچا دیں۔ چنانچہ ابوشریح سے دریافت کیا گیا کہ عمرو بن سعید نے آپ کی باتوں کا کیا جواب دیا؟ انہوں نے بتایا کہ اس نے کہا، اے ابوشریح! میں اس بات کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں، حرم کسی نافرمان کو پناہ نہیں دیتا اور نہ اس شخص کو جو خون کر کے بھاگنے والا ہے اور نہ اس شخص کو جو خیانت کر کے بھاگنے والا ہے (بخاری، مسلم) اور بخاری میں "خَرْبَۃ" کا معنی جرم درج ہے۔

وضاحت: عمرو بن سعید کو یزید بن معاویہ نے مدینہ منورہ میں گورنر مقرر کیا تھا۔ وہ وہاں سے عبداللہؓ بن زبیرؓ کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے لشکر بھیجتا رہتا تھا حالانکہ عبداللہ بن زبیرؓ کی خلافت درست تھی، ان کے خلاف محاذ آرائی کرنا ہرگز جائز نہ تھا اور ابوشریح نے عمرو بن سعید کی صحیح راہ نمائی کی لیکن عمرو بن سعید نے جواب میں تعصب سے

کام لیتے ہوئے عبداللہؓ بن زبیرؓ کو قاتل اور خائن قرار دیا اور اس بنیاد پر ان سے جنگ کرنے کو صحیح قرار دیا جب کہ عبداللہؓ بن زبیرؓ پر یہ الزامات غلط ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (البدایۃ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۳۲۹ ـ ۳۴۱)

٢٧٢٧ - (١٣) **وَعَنْ** عَيَّاشِ بْنِ اَبِىْ رَبِيْعَةَ الْمَخْزُوْمِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ هٰذِهِ الْأُمَّةُ بِخَيْرٍ مَا عَظَّمُوْا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ حَقَّ تَعْظِيْمِهَا، فَإِذَا ضَيَّعُوْا ذٰلِكَ هَلَكُوْا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۲۷۲۷: عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اُمّتِ محمدیہ ہمیشہ خیر و برکت سے ہمکنار رہے گی جب تک وہ (مکہ مکرمہ کی) حرمت کی صحیح معنی میں تعظیم کرتے رہیں گے جب تعظیم میں رخنہ اندازی رَوا رکھیں گے تو تباہ و برباد ہو جائیں گے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد کوفی راوی ضعیف اور سیّئ الحفظ ہے' قابلِ حُجّت نہیں ہے اور اس کے استاد عبدالرحمٰن بن سابط کثرت کے ساتھ ارسال کرنے والے ہیں اور اس حدیث میں لفظ حدّثنا کی صراحت نہیں ہے (العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۱۶' التاریخ الکبیر جلد ۸ صفحہ ۳۲۲۰' الجرح والتعدیل جلد ۹ صفحہ ۱۱۱۴' میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۲۳' تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۴۶ ـ ۱۴۷)

(۱۵) بَابُ حَرَمُ الْمَدِيْنَةِ حَرَسَهَا اللهُ تَعَالٰى

(حرم مدینہ کے بارے میں)

اللہ اس کی حفاظت فرمائے

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۷۲۸ - (۱) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كَتَبْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِلَّا الْقُرْآنَ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَدِيْنَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، ذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا اَدْنَاهُمْ، فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ، وَمَنْ وَالٰى قَوْماً بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا: «مَنِ ادَّعٰى اِلٰى غَيْرِ اَبِيْهِ، اَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيْهِ؛ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَآئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ».

پہلی فصل

۲۷۲۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف قرآنِ پاک اور اس صحیفہ کو تحریر کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مدینہ منورہ عَیر (مقام) سے ثور (مقام) تک حرم ہے جو شخص حرم پاک میں کسی بدعت کا مرتکب ہو گا یا کسی بدعتی کو جگہ دے گا اس پر اللہ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی فرض' نفل (عبادت) قبول نہ ہو گی۔ تمام مسلمانوں کا پناہ دینا ایک جیسا ہے' معمولی مقام والا انسان بھی پناہ دے سکتا ہے (لیکن) جو شخص کسی مسلمان کی پناہ کو توڑتا ہے اس پر اللہ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے' اس کی فرض' نفل (عبادت) قبول نہ ہو گی اور جو شخص اپنے آزاد کرنے والوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم کے ساتھ رشتہ موالات قائم کرتا ہے اس پر اللہ' فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی فرض' نفل (عبادت) قبول نہ ہو گی (بخاری' مسلم) اور ان دونوں کی روایت میں ہے کہ جو شخص اپنے والد کے غیر کی جانب نسبت کرتا ہے یا اپنے آزاد کرنے والوں کے غیر کو اپنا مولیٰ قرار دیتا ہے تو اس پر اللہ'

فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی فرض، نفل (عبادت) قبول نہ ہو گی۔

وضاحت: عیر اور ثور دو پہاڑ ہیں جو مدینہ منورہ کے دونوں اطراف میں واقع ہیں ان کے درمیان کا مقام حرم پاک ہے نیز اس حدیث سے ان لوگوں کی تردید ہو رہی ہے جو علیؓ کے بارے میں مدعی ہیں کہ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امارت و خلافت وغیرہ کے بارے میں بعض پوشیدہ باتیں بتائی تھیں جن سے دیگر صحابہ کرامؓ واقف نہ تھے بلکہ مسلم شریف میں ہے کہ جب ایک شخص نے علیؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے راز کی باتیں کہی ہیں تو علیؓ ناراض ہو گئے اور واضح کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسی باتیں ہرگز نہیں بتائی ہیں جو دیگر صحابہ کرامؓ کو نہ بتائی ہوں۔ صحیح قول کے مطابق "صرف" سے مراد فرض اور "عدل" سے مراد نفل ہے (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۸۵)

۲۷۲۹ - (۲) وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّقْطَعَ عِضَاهُهَا، اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا» وَقَالَ. «اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ، لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَائِهَا وَجُهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۲۹: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ میں نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کو حرم قرار دے دیا ہے کہ اس کے کانٹوں کو نہ کاٹا جائے اور اس کے شکار کو نہ مارا جائے اور فرمایا، مدینہ منورہ ان کے لئے بہتر ہے اگر وہ جانتے ہوں، جو شخص مدینہ منورہ سے بے رغبتی کرتے ہوئے اس کی سکونت کو ترک کرتا ہے تو اللہ اس میں اس سے بہتر شخص کو آباد فرمائے گا اور جو شخص بھی مدینہ منورہ کی تکالیف و مصائب پر صبر کرے گا تو میں اس کا قیامت کے دن سفارشی یا گواہ بنوں گا (مسلم)

۲۷۳۰ - (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں سے جو شخص مدینہ منورہ کی تکالیف اور شدائد پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے روز اس کی سفارش کروں گا (مسلم)

۲۷۳۱ - (۴) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرَةِ جَاءُوْا بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاِذَا اَخَذَهٗ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا، اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاَنَا اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ». ثُمَّ قَالَ: يَدْعُوْ اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَّهٗ، فَيُعْطِيْهِ

ذٰلِكَ الثَّمَرَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ نیا پھل دیکھتے تو اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے۔ آپؐ پھل کو اٹھاتے ہوئے یہ دعا فرماتے "اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما' ہمارے اس شہر میں برکت فرما' نیز ہمارے صاع اور مد میں برکت فرما۔ اے اللہ! بے شک ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے' تیرے خلیل اور تیرے پیغمبر تھے اور بلاشبہ میں بھی تیرا بندہ اور تیرا پیغمبر ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے تجھ سے مکہ مکرمہ کے لئے دعا کی اور میں مدینہ منورہ کے لئے اسی طرح کی دعا کرتا ہوں جس طرح کی دعا مکہ مکرمہ کے لئے کی گئی تھی بلکہ مزید اس کے مثل۔" اس کے ساتھ راوی نے بیان کیا کہ بعد ازاں آپؐ اپنے خاندان کے کسی ننھے بچے کو بلاتے اور اسے پھل پکڑا دیتے (مسلم)

وضاحت: صاع اور مد دو پیمانے ہیں' حجازی صاع تقریباً پونے تین سیر اور مد تقریباً گیارہ چھٹانک ہے (واللہ اعلم)

۲۷۳۲ - (۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَاماً، وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَةَ حَرَاماً مَا بَیْنَ مَازِمَیْهَا اَنْ لَّا یُهْرَاقَ فِیْهَا دَمٌ، وَلَا یُحْمَلَ فِیْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ، وَلَا تُخْبَطَ فِیْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلَفٍ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۲: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بے شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور میں نے مدینہ منورہ کے دو تنگ پہاڑی راستوں کے درمیانی علاقہ کو حرم قرار دیا ہے۔ حرم میں کسی کا خون نہ گرایا جائے نہ لڑائی کے لئے ہتھیار نہ اٹھائے جائیں اور کسی درخت کے پتوں کو سوائے چارہ کے نہ جھاڑا جائے (مسلم)

۲۷۳۳ - (۶) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ: اَنَّ سَعْداً رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَكِبَ اِلٰی قَصْرِهِ بِالْعَقِیْقِ ، فَوَجَدَ عَبْداً یَقْطَعُ شَجَرًا، اَوْ یَخْبِطُهُ، فَسَلَبَهُ ، فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَاءَهُ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ یَرُدَّ عَلٰی غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَیْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ: مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَیْئاً نَفَّلَنِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَاَبٰی اَنْ یَرُدَّ عَلَیْهِمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۳: عامر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ عقیق مقام میں اپنے محل کی جانب سوار ہو کر گئے۔ انہوں نے (راستہ میں) ایک غلام کو پایا' وہ درخت کاٹ رہا تھا یا اس کے پتے گرا رہا تھا۔ انہوں نے اس کا مال و اسباب چھین لیا۔ جب سعدؓ واپس لوٹے تو غلام کے مالک آئے انہوں نے آپ سے گفتگو کی کہ غلام کا مال و اسباب اس کو یا انہیں واپس کر دیں؟ انہوں نے جواب دیا' میں اللہ سے پناہ طلب کرتا ہوں کہ میں وہ چیز واپس کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے جائز قرار دی ہے اور انہوں نے اس کو ان پر لوٹانے سے انکار کر دیا (مسلم)

۲۷۳٤ ـ (۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّبِلَالٌ، فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا، وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۲۷۳۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو ابوبکرؓ اور بلالؓ کو بخار ہو گیا چنانچہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا۔ آپؐ نے دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمیں مدینہ منورہ سے محبت عطا کر جیسا کہ ہمیں مکہ مکرمہ سے محبت تھی یا اس سے بھی زائد اور اس کو صحت افزا بنا اور ہمارے لئے اس کے صاع اور مد میں برکت عطا کر اور اس کے بخار کو جحفہ میں منتقل کر۔" (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں جہاں مدینہ منورہ کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ہے کہ وہ صحت افزا مقام کی حیثیت حاصل کر پائے وہاں آپؐ نے یہ بھی دعا کی ہے کہ مدینہ منورہ کا بخار جُحفہ مقام میں منتقل ہو جائے اس لئے کہ ان دنوں جُحفہ مقام میں یہودی آباد تھے، جُحفہ مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع بستی کا نام ہے۔
(مشکوٰۃ سعید اللحام جلد۲ صفحہ ۱۲۴)

۲۷۳۵ ـ (۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَدِيْنَةِ: «رَاَيْتُ امْرَاَةً سَوْدَاءَ، ثَائِرَةَ الرَّاْسِ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى نَزَلَتْ مَهْيَعَةَ، فَتَاَوَّلْتُهَا: اَنَّ وَبَاءَ الْمَدِيْنَةِ نُقِلَ اِلٰى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

۲۷۳۵: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ مدینہ منورہ کے بارے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب ذکر کرتے ہیں کہ میں نے سیاہ رنگ کی ایک عورت دیکھی جس کے سر کے بال پراگندہ تھے، وہ مدینہ منورہ سے نکلی اور "مَہْیَعَہ" مقام میں اتر پڑی۔ میں نے خواب کی تاویل کی کہ مدینہ منورہ کی وباء مَہْیَعَہ منتقل ہو گئی اور اس سے مراد جحفہ ہے (بخاری)

۲۷۳٦ ـ (۹) وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. وَيُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. وَيُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِيْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۳۶: سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' (ملک) یمن فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنے اہل و عیال اور اپنے ہم خیال لوگوں کے ساتھ کوچ کریں گے جبکہ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہنا ان کے حق میں بہتر ہو گا اگر وہ شعور رکھتے اور (ملک) عراق فتح ہو گا تو کچھ لوگ اپنے اہل و عیال اور اپنے ہم خیال لوگوں کے ساتھ کوچ کریں گے جب کہ مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہنا ان کے حق میں بہتر ہو گا (بخاری' مسلم)

۲۷۳۷ - (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُمِرْتُ بِقَرْیَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰی. یَقُوْلُوْنَ: یَثْرِبُ، وَهِیَ الْمَدِیْنَةُ تَنْفِی النَّاسَ كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۷۳۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے ایک بستی کے بارے میں حکم دیا گیا (کہ میں اس میں اقامت اختیار کروں) جو دیگر بستیوں پر غالب آ جائے گی' لوگ اس کو یثرب (کہہ کر) پکاریں گے جب کہ وہ مدینہ منورہ ہے۔ وہ لوگوں کو خالص کرے گی جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل کچیل کو صاف کر دیتی ہے (بخاری' مسلم)

۲۷۳۸ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ سَمّٰی الْمَدِیْنَةَ طَابَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳۸: جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے مدینہ منورہ کا نام "طابہ" رکھا ہے یعنی پاکیزہ مقام (مسلم)

۲۷۳۹ - (۱۲) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعْكٌ بِالْمَدِیْنَةِ، فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ، فَاَبٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ: اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ، فَاَبٰی، ثُمَّ جَآءَهٗ فَقَالَ: اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ، فَاَبٰی، فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ كَالْكِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَیِّبُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۷۳۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی پھر مدینہ منورہ میں اس اعرابی پر بخار کا حملہ ہو گیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا' اے محمد! میری بیعت واپس کرو؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کیا۔ پھر وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا' میری بیعت واپس کرو؟ آپؐ نے انکار کیا۔ پھر وہ آپؐ کے پاس آیا اور (زور دے کر) کہا' میری

بیعت واپس کرو؟ آپ نے انکار کیا۔ چنانچہ اعرابی چلا گیا اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ مدینہ منورہ بھٹی کی مانند ہے' اپنے میل کچیل کو دور کرتا ہے اور اپنے عمدہ کو خالص نکھارتا ہے (بخاری' مسلم)

۲۷۴۰ ـ (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا یَنْفِی الْكِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ مدینہ منورہ (اپنے میں مقیم) برے لوگوں کو باہر نہیں نکالتا جیسا کہ بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے (مسلم)

۲۷۴۱ ـ (۱٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلَآئِكَةٌ، لَا یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ، وَلَا الدَّجَّالُ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۷۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مدینہ منورہ کے دروازوں پر فرشتے مقرر ہیں (جو اس کی حفاظت کرتے ہیں) مدینہ منورہ میں طاعون (کا مرض) اور دجال داخل نہ ہو گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: انقاب سے مراد راستے یا دروازے ہیں (تنقیح سعید اللحام جلد ۲ صفحہ ۳۶)

۲۷۴۲ ـ (۱۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَیْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلَّا سَیَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ لَیْسَ نَقْبٌ مِّنْ اَنْقَابِهَا اِلَّا عَلَیْهِ الْمَلَآئِكَةُ صَافِّیْنَ یَحْرُسُوْنَهَا، فَیَنْزِلُ السَّبْخَةَ فَتَرْجُفُ الْمَدِیْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَیَخْرُجُ اِلَیْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۷۴۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ کوئی شہر نہیں جس میں دجّال کا گزر نہ ہو۔ ان دونوں شہروں کے تمام راستوں پر صف بستہ فرشتے مقرر ہیں جو ان کی حفاظت کریں گے چنانچہ دجّال مدینہ منورہ کے قریب شور زدہ زمین میں اترے گا اور مدینہ منورہ میں تین بار زلزلہ ہو گا اور کافر منافق لوگ (نکل کر) دجال کے پاس چلے جائیں گے (بخاری' مسلم)

۲۷۴۳ ـ (۱٦) وَعَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا یَكِیْدُ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ اَحَدٌ اِلَّا انْمَاعَ كَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۷۴۳: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مدینہ منورہ میں سکونت پذیر لوگوں سے جو بھی مکر و فریب کرے گا تو وہ یوں ختم ہو جائے گا جیسا کہ نمک پانی میں ختم ہو جاتا ہے (بخاری' مسلم)

۲۷٤٤ - (۱۷) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ اِلٰى جُدُرَاتِ الْمَدِيْنَةِ، اَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ ، وَاِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی دیواروں پر آپؐ کی نظر پڑتی تو اپنی اونٹنی کو تیز چلاتے اور اگر گھوڑے وغیرہ پر ہوتے تو مدینہ منورہ کی محبت کی وجہ سے اس کو ایڑی لگاتے (بخاری)

۲۷٤٥ - (۱۸) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَلَعَ لَهٗ اُحُدٌ، فَقَالَ: «هٰذَا جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَاِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احد پہاڑ نظر آیا تو آپؐ نے فرمایا' یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ اے اللہ! ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم قرار دیا اور میں اس کے دونوں پہاڑی سلسلوں کے درمیان کے مقام کو حرم قرار دیتا ہوں۔
(بخاری' مسلم)

۲۷٤٦ - (۱۹) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُحُدٌ جَبَلٌ يُّحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۴۶: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۷٤۷ - (۲۰) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: رَاَيْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَخَذَ رَجُلًا يَصِيْدُ فِيْ حَرَمِ الْمَدِيْنَةِ الَّذِيْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَسَلَبَهٗ ثِيَابَهٗ، فَجَاءَ مَوَالِيْهِ، فَكَلَّمُوْهُ فِيْهِ. فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ هٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ: «مَنْ اَخَذَ اَحَدًا يَصِيْدُ

فِيهِ فَلْيَسْلُبْهُ» فَلَا أَرُدُّ عَلَيْكُمْ طُعْمَةً أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ إِلَيْكُمْ ثَمَنَهُ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۷۴۷: سلیمان بن ابو عبداللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے ایک شخص کو گرفتار کیا جو مدینہ منورہ کے حرم میں شکار کر رہا تھا اور اس کے (جسم سے) کپڑے اتروا لئے چنانچہ اس کے ورثاء آئے انہوں نے اس کے بارے میں سعد بن ابی وقاص سے گفتگو کی۔ انہوں نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا تھا اور فرمایا تھا کہ جو شخص کسی کو حرم پاک میں شکار کرتا ہوئے پائے تو اس کا سامان لے لیا جائے پس میں تمہیں وہ مال واپس نہیں کروں گا جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلوایا ہے البتہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس کی قیمت دے سکتا ہوں (ابوداؤد)

۲۷۴۸ - (۲۱) وَعَنْ صَالِحٍ مَوْلًى لِسَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ سَعْداً وَجَدَ عَبِيداً مِنْ عَبِيدِ الْمَدِينَةِ يَقْطَعُونَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ، فَأَخَذَ مَتَاعَهُمْ وَقَالَ - يَعْنِي لِمَوَالِيهِمْ -: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهَى أَنْ يُقْطَعَ مِنْ شَجَرِ الْمَدِينَةِ شَيْءٌ، وَقَالَ: «مَنْ قَطَعَ مِنْهُ شَيْئاً فَلِمَنْ أَخَذَهُ سَلَبُهُ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۲۷۴۸: سعد رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام صالح سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ سعدؓ نے مدینہ منورہ کے غلاموں میں سے چند غلاموں کو دیکھا' وہ مدینہ منورہ کے درختوں کو کاٹ رہے ہیں چنانچہ انہوں نے ان کا سامان چھین لیا اور ان کے مالکوں کو خبردار کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے منع کیا تھا کہ مدینہ منورہ کے کسی درخت کو کاٹا جائے اور اعلان کیا کہ جو شخص کسی درخت کو کاٹے تو جو شخص اس کو گرفتار کرے وہ اس کا سامان لے سکتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: سعد کا آزاد کردہ غلام اگرچہ مجہول ہے اور حدیث استدلال کے لائق نہیں لیکن اس سے پہلی ذکر کردہ حدیث اور مسلم میں مروی حدیث جو پہلی فصل میں گزر چکی ہے' اس حدیث کی تائید کرتی ہیں۔

(تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۰)

۲۷۴۹ - (۲۲) وَعَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ صَيْدَ وَجٍّ وَعِضَاهَهُ حِرْمٌ مُحَرَّمٌ لِلّٰهِ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَقَالَ مُحْيِي السُّنَّةِ «وَجٌّ» ذَكَرُوا أَنَّهَا مِنْ نَاحِيَةِ الطَّائِفِ. وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ: «أَنَّهُ» بَدَلَ «أَنَّهَا».

۲۷۴۹: زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "وج" کا

شکار اور اس کے خار دار کانٹے حرام ہیں' اللہ کے لئے ان کی حرمت ثابت ہے (ابوداؤد) امام محی السنہؒ نے بیان کیا "وج" طائف کی جانب ایک وادی ہے اور خطابی رحمتہ اللہ علیہ نے "اِنَّمَا" کی جگہ "اِنَّہٗ" کہا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں عبداللہ بن انسان طائفی راوی خطا کار ہے۔

(میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۳۹۳' تنقیح الرواۃ جلد۲ صفحہ ۱۵۰)

۲۷۵۰ ۔ (۲۳) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَۃِ فَلْیَمُتْ بِھَا، فَاِنِّیْ اَشْفَعُ لِمَنْ یَّمُوْتُ بِھَا». رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ، غَرِیْبٌ اِسْنَاداً.

۲۷۵۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے لئے مدینہ منورہ میں وفات پانا ممکن ہے وہ اس میں وفات پائے اس لئے کہ میں اس شخص کے لئے سفارش کروں گا جو مدینہ منورہ میں فوت ہو گا (احمد' ترمذی)

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو سند کے لحاظ سے حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: مدینہ منورہ میں وفات پانے سے مقصود مدینہ میں اقامت اختیار کرنا ہے تاکہ وہیں وفات ہو جو شخص اپنی اجل کو محسوس کرے تو اسے چاہیے کہ وہ مدینہ منورہ میں آباد ہو جائے۔ غالباً" ایسی ہی حدیث کی روشنی میں عمرؓ دعا فرماتے تھے کہ "اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت نصیب کر اور مجھے اپنے رسول کے شہر میں فوت کر۔"

(التعلیق الصبیح جلد۳ صفحہ ۲۸۲)

۲۷۵۱ ۔ (۲۴) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «آخِرُ قَرْیَۃٍ مِّنْ قُرَی الْاِسْلَامِ خَرَاباً الْمَدِیْنَۃُ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ.

۲۷۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسلام کی بستیوں میں سب سے آخر میں غیر آباد ہونے والی بستی مدینہ منورہ ہے (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جنادہ بن سلم راوی ضعیف ہے۔

(میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۴۲۴' تنقیح الرواۃ جلد۲ صفحہ ۱۵۰)

۲۷۵۲ ۔ (۲۵) **وَعَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ اللّٰہَ اَوْحٰی اِلَیَّ: اَیَّ ھٰؤُلَاۤءِ الثَّلَاثَۃِ نَزَلْتَ فَھِیَ دَارُ ھِجْرَتِکَ الْمَدِیْنَۃِ، اَوِ الْبَحْرَیْنِ، اَوْ قِنِّسْرِیْنَ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۲۷۵۲: جریر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ نے میری جانب وحی کی ہے کہ تین شہروں میں سے جس شہر میں آپؐ نزول فرمائیں وہ آپ کا دارالہجرت ہے۔ مدینہ منورہ' بحرین' قنسرین (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن عبید راوی منکر الحدیث ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۱۸' تَنْقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۷۵۳ - (۲۶) **عَنْ** اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «لَا یَدْخُلُ الْمَدِیْنَۃَ رُعْبُ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ، لَهَا یَوْمَئِذٍ سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ، عَلٰی کُلِّ بَابٍ مَلَکَانِ» . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

تیسری فصل

۲۷۵۳: ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مدینہ منورہ میں مسیح دجال کا رعب اثر انداز نہ ہو گا' ان دنوں مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے مقرر ہوں گے (بخاری)

۲۷۵۴ - (۲۷) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۲۷۵۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے دعا کی' اے اللہ! مدینہ منورہ میں مکہ مکرمہ سے دوچند برکت فرما (بخاری' مسلم)

۲۷۵۵ - (۲۸) **وَعَنْ** رَجُلٍ مِّنْ آلِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَمَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَۃَ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَائِهَا کُنْتُ لَہٗ شَهِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَمَنْ مَّاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَہُ اللّٰہُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ».

۲۷۵۵: آلِ خطاب میں سے ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتا ہے آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے ارادتاً میری زیارت کی وہ قیامت کے دن میری پناہ میں ہو گا اور جس شخص نے مدینہ منورہ میں سکونت اختیار کی اور اس کے شدائد پر صبر کیا تو قیامت کے دن میں اس کا گواہ اور سفارشی ہوں گا اور جو شخص دو حرموں میں سے ایک حرم میں فوت ہوا تو قیامت کے دن اللہ اس کو امن والوں میں سے اٹھائے گا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے' ہارون بن قزعہ راوی مجہول ہے اور آلِ خطاب سے ایک شخص بھی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۸۵' تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۱)

۲۷۵۶ - (۲۹) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعاً: «مَنْ حَجَّ، فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِيْ؛ كَانَ كَمَنْ زَارَنِيْ فِيْ حَيَاتِيْ». رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۲۷۵۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔
(بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حفص بن ابوداؤد اور لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف اور مجروح ہیں۔ امام ابن عبدالہادیؒ نے "الصَّارِمُ الْمُنْكِي فِي الرَّدِّ عَلَى السُّبْكِي" میں اس حدیث پر تفصیل کے ساتھ تنقید کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ یہ حدیث استدلال کے لائق نہیں اور سند کے لحاظ سے منکر اور ساقطُ الاعتبار ہے۔ بحمدِ اللہ راقم الحروف کو اس کتاب کی پاکستان میں پہلی بار اشاعت کی توفیق نصیب ہوئی۔ اس میں اس مضمون کی جملہ احادیث کا نہایت محققانہ و محدّثانہ انداز میں تجزیہ کیا گیا ہے۔ یہ کتاب علامہ سبکیؒ کی کتاب " شَنُّ الْغَارَةِ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ الزِّيَارَةَ" کا جواب ہے۔

۲۷۵۷ - (۳۰) **وَعَنْ** يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ جَالِساً وَقَبْرٌ يُحْفَرُ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاطَّلَعَ رَجُلٌ فِي الْقَبْرِ، فَقَالَ: بِئْسَ مَضْجَعُ الْمُؤْمِنِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بِئْسَ مَا قُلْتَ!» قَالَ الرَّجُلُ: إِنِّيْ لَمْ أُرِدْ هٰذَا، إِنَّمَا أَرَدْتُ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا مِثْلَ الْقَتْلِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ، مَا عَلَى الْأَرْضِ بُقْعَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَكُوْنَ قَبْرِيْ بِهَا مِنْهَا» ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلاً

۲۷۵۷: یحییٰ بن سعید سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور مدینہ منورہ میں ایک قبر کھودی جا رہی تھی۔ ایک شخص نے قبر میں جھانکا اور کہا مومن کی جگہ بری ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرا کہنا بہت برا ہے۔ اس شخص نے کہا' میرا مطلب یہ نہ تھا۔ میری مراد اللہ کی راہ میں قتل ہونا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کی راہ میں قتل ہونے کے برابر کوئی چیز نہیں' زمین پر کوئی جگہ ایسی نہیں جو مجھے اس مدینہ سے زیادہ محبوب ہو کہ میری قبر وہاں ہو (یہ آپؐ نے) تین بار فرمایا۔
(مالک نے اس کو مرسل روایت کیا ہے)

وضاحت: بوجہ ارسال کے اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۴۱)

٢٧٥٨ - (٣١) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيْقِ يَقُوْلُ: «اَتَانِيَ اللَّيْلَةَ آتٍ مِّنْ رَّبِّيْ، فَقَالَ: صَلِّ فِيْ هٰذَا الْوَادِ الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِيْ حَجَّةٍ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «قُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۵۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' عمرؓ بن خطاب نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپؐ وادیِ عقیق میں تھے۔ آپؐ نے فرمایا' آج رات میرے پاس میرے رب کی طرف سے آنے والا آیا۔ اس نے کہا' آپ اس مبارک وادی میں نماز ادا کریں اور کہیں "عمرہ ساتھ حج کے" اور ایک روایت میں ہے کہیں "عمرہ اور حج" (بخاری)

وضاحت: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں ہے بلکہ آنے والے فرشتے کا قول ہے۔ وادیِ عقیق مدینہ منورہ سے چار میل کی مسافت پر ذوالحلیفہ کے قریب ہے جہاں آپؐ سے کہا گیا کہ آپؐ حج اور عمرہ کا احرام باندھیں یعنی قِران کریں (فتح الباری جلد ۳ صفحہ ۳۹۲)

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

(۱) بَابُ الْكَسْبِ وَطَلَبِ الْحَلَالِ

(خرید و فروخت کے مسائل)

کمائی اور رزقِ حلال کی تلاش کے بارے میں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۷۵۹ ـ (۱) عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اَكَلَ اَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ، وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۷۵۹: مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص نے کبھی کوئی ایسا کھانا نہیں کھایا جو اس کھانے سے بہتر ہو جو اس نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھایا ہے اور اللہ کے پیغمبر داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی سے کھاتے تھے (بخاری)

وضاحت: کمائی کرنا توکل کے منافی نہیں ہے بلکہ ہاتھوں کی کمائی بہترین روزی اور رزقِ حلال ہے (واللہ اعلم)

۲۷۶۰ ـ (۲) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا، وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ: ﴿يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا﴾، وَقَالَ: ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ﴾، ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ، اَشْعَثَ، اَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ: يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ، وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ، وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟!». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ

اللہ پاک ہے وہ پاکیزگی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے ایمانداروں کو ان باتوں کا حکم دیا ہے جن کا اس نے پیغمبروں کو حکم دیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے "اے پیغمبرو! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔" نیز فرمایا "اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں رزق سے ہم نے تم کو عطا کی ہیں ان کو کھاؤ" پھر آپؐ نے اس شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر طے کرتا ہے اس کے بال پراگندہ ہیں' جسم خاک آلود ہے' وہ آسمان کی جانب اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے اور یا رب! یا رب! پکارتا ہے جب کہ اس کا کھانا حرام سے ہے' اس کا پینا حرام سے ہے' اس کا لباس حرام سے ہے' اس کی غذا حرام سے ہے چنانچہ اس کی دعا کیسے قبول ہو گی؟ (مسلم)

وضاحت: علامہ تورپشتیؒ فرماتے ہیں کہ اس شخص سے مقصود حج کے سفر پر جانے والا انسان ہے' وہ سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے' اس کا لباس غبار آلود ہے' سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں اور وہ پراگندہ حال ہے لیکن اگر اس کی روزی حلال مال سے نہیں ہے تو اس کی دعا عنداللہ قبول نہیں ہو گی۔

(اَلتَّعْلِيْقُ الصَّبِيْح جلد ۳ صفحہ ۲۸۶)

۲۷۶۱ - (۳) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ، أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی شخص کچھ خیال نہیں کرے گا کہ اس نے حلال یا حرام (ذرائع) سے مال حاصل کیا ہے (بخاری)

۲۷۶۲ - (٤) **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ، فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهِ وَعِرْضِهِ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ ، كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ أَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى ، أَلَا وَإِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهُ ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۶۲: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حلال (چیزیں) واضح ہیں اور حرام (چیزیں) واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان کچھ (چیزیں) مشتبہ ہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں پس جو شخص شبہات سے دور رہا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو محفوظ کر لیا اور جو شخص شبہات میں واقع ہوا (اس کی مثال) اس چرواہے کی ہے جو محفوظ چراگاہ کے قریب (ریوڑ) چراتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے

جانور اس چراگاہ میں چرنے لگیں؟ خبردار! بے شک ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے' خبردار! اللہ کی چراگاہ اس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو گا تو تمام جسم درست ہو گا اور جب اس میں فساد رونما ہو گا تو تمام جسم فساد کی زد میں ہو گا خبردار! وہ ٹکڑا دل ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: عوامُ النّاس مُشتبہات کے بارے میں علم نہیں رکھتے جب کہ مجتہد راسخ فی العلم علماء دلائل کی روشنی میں شبہات کے بارے میں فیصلہ صادر فرماتے ہیں۔ اس لئے علماء نے اس حدیث کو دینِ اسلام کا اصل قرار دیا ہے۔
(تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۲)

۲۷۶۳ - (۵) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيْثٌ، وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۶۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کتے کی قیمت بری ہے' زانیہ کی اجرت بُری ہے اور سینگی لگانے والے کی اجرت حقیر ہے (مسلم)

وضاحت: زانیہ کی کمائی حرام ہے۔ اسی طرح کتے کی قیمت بھی ناپاک ہے جب کہ سینگی لگانا جائز کام ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سینگی لگوائی ہے اور اس کی اُجرت دی ہے اس لئے اس کی کمائی کو حرام یا ناپاک نہیں کہا جا سکتا البتہ یہ پیشہ چونکہ پسندیدہ نہیں ہے اس لئے اس کی اجرت کو بھی قبیح قرار دیا گیا ہے۔
(التَّعلِیقُ الصَّبِیح جلد ۳ صفحہ ۲۸۷)

۲۷۶۴ - (۶) وَعَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۶۴: ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت' زانیہ کی اجرت اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: کہانت ایک فن ہے جس کے ذریعے غیب کی باتوں کو بتایا جاتا ہے اور مستقبل کے واقعات کی خبر دی جاتی ہے چونکہ شرعاً یہ فن دھوکہ اور فریب ہے جب کہ غیب کی باتوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا' اس لئے اس کی مذمت کی گئی ہے اور جو شخص غلط باتیں بتا کر لوگوں سے رقم اینٹھتا ہے اس کو بھی ناپاک قرار دیا گیا ہے' نجومی کے بارے میں بھی یہی حکم ہے (تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۳)

۲۷۶۵ - (۷) وَعَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْبَغِيِّ، وَلَعَنَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهُ، وَالْوَاشِمَةَ ، وَالْمُسْتَوْشِمَةَ ، وَالْمُصَوِّرَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۶۵: ابُو جُحَیْفَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خون کی قیمت' کتے کی قیمت اور زانیہ کی کمائی سے منع کیا ہے نیز سود کھانے والے' کھلانے والے' سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت کی ہے (بخاری)

وضاحت: تصویر بنانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور جس گھر میں جاندار اشیاء کی تصویریں وغیرہ ہوتی ہیں وہاں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ مصالحِ مرسلہ کے تناظر میں بہ امرِ مجبوری تصویر اتروانے میں کوئی حرج نہیں۔ مثلاً" شناختی کارڈ اور پاسپورٹ پر تصویر لگانے کے بارے میں اولی الامر (حکومت) کا حکم استثنائی صورت کا حامل ہو گا (واللہ اعلم)

٢٧٦٦ - (٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ ، وَهُوَ بِمَكَّةَ: «إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ، وَالْخِنْزِيْرِ، وَالْأَصْنَامِ » فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ؟ فَإِنَّهُ تُطْلَى بِهَا السُّفُنُ، وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ؟ فَقَالَ: «لَا، هُوَ حَرَامٌ» ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ: «قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، إِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا أَجْمَلُوْهُ ، ثُمَّ بَاعُوْهُ فَأَكَلُوْا ثَمَنَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۶۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے فتحِ مکہ کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپؐ مکہ مکرمہ میں تھے آپؐ نے فرمایا "بے شک اللہ نے شراب' مردار' خنزیر اور بتوں کی فروخت کو ممنوع قرار دیا ہے۔" آپؐ سے دریافت کیا گیا اے اللہ کے رسول! مردار کی چربی کے بارے میں بتائیں؟ اس سے کشتیوں کی پالش کی جاتی ہے اور چمڑوں کو اس کے ساتھ نرم کیا جاتا ہے اور لوگ اس سے چراغ روشن کرتے ہیں۔ آپؐ نے اجازت نہ دی اور فرمایا' مردار کی چربی حرام ہے نیز اس دوران آپؐ نے فرمایا' یہود پر اللہ کی لعنت ہو اللہ نے جب ان پر حرام جانور کی چربی کے استعمال کو حرام قرار دیا تو انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچنا شروع کر دیا" (بخاری' مسلم)

٢٧٦٧ - (٩) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ، فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۶۷: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ یہود کو تباہ و برباد کرے ان پر (مردار کی) چربی کو حرام قرار دیا گیا لیکن انہوں نے اس کو پگھلا کر بیچ ڈالا (بخاری' مسلم)

٢٧٦٨ - (١٠) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۶۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت (لینے دینے) سے منع فرمایا ہے (مسلم)

۲۷۶۹ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَجَمَ اَبُوْ طَيْبَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ، وَاَمَرَ اَهْلَهٗ اَنْ يُّخَفِّفُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۶۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سینگی لگائی۔ آپ نے حکم دیا کہ اسے ایک صاع کھجور دی جائے اور اس کے مالک کو حکم دیا کہ وہ اس پر عائد کردہ محصول (TAX) میں بھی تخفیف کرے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۷۷۰ - (۱۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيِّ: «اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ، وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ».

دوسری فصل

۲۷۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ نہایت پاکیزہ خوراک وہ ہے جو تم کمائی کر کے حاصل کرتے ہو اور تمہاری اولاد تمہاری کمائی ہے (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) نیز ابوداؤد اور دارمی کی روایت میں ہے (آپ نے فرمایا) کہ کسی شخص کی نہایت پاکیزہ خوراک اس کی کمائی ہے اور اس کا (فرمانبردار) لڑکا اس کی کمائی ہے۔

۲۷۷۱ - (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ، فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلَا يُنْفِقُ مِنْهُ، فَيُبَارَكُ لَهٗ فِيْهِ وَلَا يَتْرُكُهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهٗ اِلَى النَّارِ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْحُو السَّيِّءَ بِالسَّيِّءِ؛ وَلٰكِنْ يَمْحُو السَّيِّءَ بِالْحَسَنِ، اِنَّ الْخَبِيْثَ لَا يَمْحُو الْخَبِيْثَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَكَذَا فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۲۷۷۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' جو شخص حرام مال کما کر اس سے صدقہ کرتا ہے تو اس کا صدقہ قبول نہیں ہوتا اور جب اس سے خرچ کرتا ہے تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوتی اور اگر اس کو اپنے پیچھے چھوڑ کر جاتا ہے تو وہ اس کے لیے دوزخ کا زاد راہ ہے بلاشبہ اللہ برائی کو برائی کے ساتھ نہیں مٹاتا البتہ برائی کو اچھائی سے مٹاتا ہے بلاشبہ خبیث کسی خباثت

کو ختم نہیں کر سکتا (احمد) نیز شرح السنہ میں بھی اسی طرح ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صباح بن محمد راوی موضوع روایات ذکر کرتا ہے

(میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۰۶' تَنْقِیْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۴)

۲۷۷۲ ـ (۱٤) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ. وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ أَوْلَى بِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۲۷۷۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ گوشت جنت میں نہیں جائے گا جو حرام مال سے بنا ہے اور جو گوشت حرام (مال) سے تیار ہوا ہے وہ دوزخ ہی کے لائق ہے (احمد' دارمی' بیہقی شعبِ الایمان)

۲۷۷۳ ـ (۱۵) **وَعَنِ** الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «دَعْ مَا يُرِيْبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيْبُكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طُمَأْنِيْنَةٌ، وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيْبَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ. وَرَوَى الدَّارِمِيُّ الْفَصْلَ الْأَوَّلَ.

۲۷۷۳: حَسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی یاد ہے کہ "شک و شبہ والی چیزوں کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو اختیار کرو جن میں شک و شبہ نہ ہو بلاشبہ سچائی باعث اطمینان ہے اور بلاشبہ جھوٹ بے چینی پیدا کرتا ہے۔" (احمد' ترمذی' نسائی) اور دارمی نے (اس حدیث کے) پہلے جملے کو بیان کیا ہے۔

۲۷۷٤ ـ (۱٦) **وَعَنْ** وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يَا وَابِصَةُ! جِئْتَ تَسْأَلُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَجَمَعَ أَصَابِعَهُ، فَضَرَبَ بِهَا صَدْرَهُ، وَقَالَ: «اسْتَفْتِ نَفْسَكَ. اسْتَفْتِ قَلْبَكَ» ثَلَاثًا «الْبِرُّ مَا اطْمَأَنَّتْ إِلَيْهِ النَّفْسُ، وَاطْمَأَنَّ إِلَيْهِ الْقَلْبُ. وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِي النَّفْسِ، وَتَرَدَّدَ فِي الصَّدْرِ، وَإِنْ أَفْتَاكَ النَّاسُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۷۷٤: وابصہ بن مَعْبَد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجھے مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اے وابصہ! تو نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کرنے آیا ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ وابصہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملایا اور اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا' اپنے نفس سے فتوی حاصل کر' اپنے دل سے فتوی حاصل کر۔ یہ تین بار کہا (پھر فرمایا) نیک کام وہ ہے جس سے نفس کو اطمینان حاصل

ہوتا ہے اور دل بھی مطمئن ہوتا ہے اور گناہ وہ ہے جس سے نفس میں بے چینی پیدا ہوتی ہے اور دل اس کے بارے میں متردد رہتا ہے اگرچہ لوگ اس کے جواز کا فتویٰ دیں (احمد' دارمی)

۲۷۷۵ - (۱۷) وَعَنْ عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهٖ حَذَرًا لِّمَا بِهٖ بَأْسٌ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۷۵: عطیہ سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص (اس وقت تک) پرہیزگاروں میں شمار نہیں ہوتا جب تک کہ وہ ان کاموں کو نہیں چھوڑتا جن میں کچھ حرج نہیں (ایسا اس لئے ہے) تاکہ وہ حرج والے کاموں سے دور رہے (ترمذی' ابن ماجہ)

۲۷۷۶ - (۱۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةً: عَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَشَارِبَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ، وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا، وَاٰكِلَ ثَمَنِهَا، وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا، وَالْمُشْتَرَى لَهٗ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۷۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب (کی حرمت) کے سبب دس انسانوں کو ملعون قرار دیا۔ شراب نچوڑنے والا' اسے نچڑوانے والا' اسے پینے والا' اسے اٹھانے والا' جس کی جانب اٹھا کر لے جائی گئی' اسے پلانے والا' اسے فروخت کرنے والا' اس کی قیمت کھانے والا' اس کو خریدنے والا اور جس کے لئے اس کو خریدا گیا ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

۲۷۷۷ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمْرَ، وَشَارِبَهَا، وَسَاقِيَهَا، وَبَائِعَهَا، وَمُبْتَاعَهَا، وَعَاصِرَهَا، وَمُعْتَصِرَهَا، وَحَامِلَهَا، وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۷۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ نے شراب پر اسے پینے والے' اسے پلانے والے' اسے بیچنے والے' اسے خریدنے والے' اسے نچوڑنے والے' اسے نچڑوانے والے' اسے اٹھانے والے اور جس کی جانب اس کو اٹھایا گیا ہے (سب پر) لعنت کی ہے۔

(ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲۷۷۸ - (۲۰) وَعَنْ مُحَيِّصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ اِسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي اُجْرَةِ

الْحَجَّام ، فَنَهَاهُ، فَلَمْ يَزَلْ يَسْتَأْذِنُهُ، حَتّٰى قَالَ: «اِعْلِفْهُ نَاضِحَكَ ، وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ»
رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۷۸: مُحَيِّصَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سینگی لگانے والے کی اجرت کے بارے میں اجازت طلب کی؟ آپؐ نے اس کو منع کیا (اس کے بعد) وہ آپؐ سے اجازت طلب کرتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے اس سے کہا' اس (کی اجرت) سے اپنے پانی نکالنے والے جانور کو چارہ مہیا کر اور اپنے غلام کو خوراک مہیا کر (مالک' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲۷۷۹ - (۲۱) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الزَّمَّارَةِ . رَوَاهُ فِىْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۲۷۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور بانسری کی کمائی کو ناجائز قرار دیا (شرحُ السُّنَّۃ)

۲۷۸۰ - (۲۲) وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ: ، وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ، وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ، وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ»، وَفِىْ مِثْلِ هٰذَا نَزَلَتْ: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ﴾ . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيْدَ الرَّاوِيُّ يُضَعَّفُ فِى الْحَدِيْثِ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ: نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ فِىْ بَابِ «مَا يَحِلُّ اَكْلُهُ» اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۷۸۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گانے والی لونڈیوں کی خرید و فروخت نہ کرو اور انہیں گانے کی تعلیم نہ دو' ان کی قیمت حرام ہے۔ اس کے بارے میں آیت نازل ہوئی "اور لوگوں میں سے کون ایسا ہے جو بے ہودہ حکائتیں خرید تا ہے" (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے اور علی بن یزید راوی حدیث میں ضعیف شمار ہوتا ہے۔
اور ہم عنقریب جابر رضی اللہ عنہ سے (مروی حدیث) ذکر کریں گے کہ آپؐ نے بلی کے کھانے سے منع فرمایا اور اس کا ذکر انشاء اللہ "جن چیزوں کا کھانا مباح ہے" کے باب میں کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۷۸۱ - (۲۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ» رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۲۷۸۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' حلال روزی تلاش کرنا فرض کے بعد فرض ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: علاّمہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ علاّمہ طِیبی رحمہ اللہ نے وضاحت کی ہے کہ پہلے نماز روزہ فرض ہے' اس کے بعد حلال روزی تلاش کرنا فرض ہے یا پہلے تقویٰ اختیار کیا جائے بعد ازاں حلال روزی کو تلاش کیا جائے (التَّعْلِيْقُ الصَّبِيْح جلد۲ صفحہ۲۹۴)

۲۷۸۲ - (۲٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أُجْرَةِ كِتَابَةِ الْمُصْحَفِ. فَقَالَ: لَا بَأْسَ، اِنَّمَا هُمْ مُصَوِّرُوْنَ ، وَاِنَّهُمْ اِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَيْدِيْهِمْ. رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۲۷۸۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' ان سے قرآنِ پاک کی کتابت کی اجرت کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا' کچھ حرج نہیں کتابت کرنے والے الفاظ کے نقوش بنانے والے ہیں اور وہ اپنے ہاتھ کی محنت سے کھاتے ہیں (رزین)

۲۷۸۳ - (۲۵) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الْكَسْبِ اَطْيَبُ؟ قَالَ: «عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهِ، وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۷۸۳: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کون سی کمائی پاکیزہ ہے؟ آپ نے فرمایا' کسی شخص کا اپنے ہاتھ کے ساتھ کام کرنا اور ہروہ خرید و فروخت جو شرعاً درست ہے (احمد)

۲۷۸٤ - (۲٦) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيْعُ اللَّبَنَ. وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهُ، فَقِيْلَ لَهُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ! اَتَبِيْعُ اللَّبَنَ؟ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ! وَمَا بَأْسٌ بِذٰلِكَ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۷۸٤: ابوبکر بن ابی مریم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مقدامؓ بن معدی کرب کی لونڈی دودھ فروخت کرتی تھی اور دودھ کی قیمت مقدامؓ وصول کرتے تھے۔ ان سے کہا گیا' تعجب ہے! لونڈی دودھ

فروخت کرتی ہے اور آپ قیمت وصول کرتے ہیں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور واضح کیا کہ اس میں کچھ حرج نہیں، میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپؐ نے فرمایا' لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جس میں دینار اور درہم ہی فائدہ دیں گے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی ضعیف ہے' علّامہ طِیبیؒ فرماتے ہیں مقصود یہ ہے کہ لونڈی کا دودھ فروخت کرنا اور مقدامؓ کا قیمت وصول کرنا حقیر کام ہیں' آپ جیسے شخص کی شان کے منافی ہے کہ یوں خرید و فروخت کا دھندا اختیار کریں۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس کے علاوہ چارہ کار ہی نہیں کہ حلال روزی حاصل کی جائے اور کاروبار کیا جائے وگرنہ حرام روزی سے بچاؤ نہ ہو سکے گا جیسا کہ منقول ہے کہ ایک شخص سے کہا گیا کہ کاروبار تجھے دنیا کے قریب کر دے گا۔ اس نے جواب دیا کہ مجھے دنیا کے قریب نہیں کرے گا بلکہ دنیا سے محفوظ کرے گا۔ سلف صالحین سے مروی ہے' تجارت سے مال حاصل کرو تم ایسے حالات سے گزر رہے ہو کہ جب تمہیں مال کی ضرورت ہو گی تو تمہیں اپنا دین فروخت کرنا پڑے گا اور پھر مال ہاتھ آئے گا۔ سفیان ثوریؒ کاروبار کرتے تھے اور دراہم و دنانیر کو گردش دیتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ اگر میرے پاس یہ دراہم و دنانیر نہ ہوتے تو عباسی وزراء و امراء مجھے اپنا رومال بنا لیتے جس کے ساتھ وہ اپنے جسم کی میل کچیل صاف کرتے۔

(الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۵۹۰' المجروحین جلد ۳ صفحہ ۱۴۶' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۹۷' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۹۸' العلل و معرفۃ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۰۲' التعلیق الصبیح جلد ۳ صفحہ ۲۹۴)

۲۷۸۵ - (۲۷) وَعَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ، وَإِلَى مِصْرَ. فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ، فَأَتَيْتُ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! كُنْتُ أُجَهِّزُ إِلَى الشَّامِ فَجَهَّزْتُ إِلَى الْعِرَاقِ. فَقَالَتْ: «لَا تَفْعَلْ! مَا لَكَ وَلِمُتَّجَرِكَ؟ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا سَبَّبَ اللهُ لِأَحَدِكُمْ رِزْقًا مِنْ وَجْهٍ فَلَا يَدَعْهُ حَتّٰى يَتَغَيَّرَ لَهُ. أَوْ يَتَنَكَّرَ لَهُ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۷۸۵: نافعؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں شام اور مصر کی جانب (تجارتی سامان) بھیجتا تھا چنانچہ میں نے ایک بار (تجارتی سامان) عراق بھیج دیا۔ پھر میں اُم المؤمنین عائشہؓ کے ہاں آیا' ان سے میں نے ذکر کیا کہ اے اُمّ المؤمنینؓ! میں شام کی جانب تجارتی سامان بھیجتا تھا (اب) میں نے عراق کی جانب بھیجا ہے؟ انہوں نے کہا' آپ ایسا نہ کریں' آپ اپنی تجارت (کی خیروبرکت) سے محروم ہونا چاہتے ہیں؟ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپؐ نے فرمایا' جب اللہ کی طرف سے تم میں کسی شخص کے لئے کسی ایک جہت سے رزق آنے کا سبب بن گیا ہے تو اسے ترک نہیں کرنا چاہیے جب تک اس میں تبدیلی نمایاں نہ ہو یعنی نقصان نہ ہو۔

(احمد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مخلد بن ضحاک راوی مختلف فیہ اور زبیر بن عبید راوی مجہول ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۸' تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۵۶)

٢٧٨٦ - (٢٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ لِاَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، غُلَامٌ يُخْرِجُ لَهُ الْخَرَاجَ، فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَاْكُلُ مِنْ خَرَاجِهٖ، فَجَآءَ يَوْماً بِشَيْءٍ، فَاَكَلَ مِنْهُ اَبُوْ بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ الْغُلَامُ: تَدْرِيْ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِاِنْسَانٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا اُحْسِنُ الْكِهَانَةَ، اِلَّا اَنِّيْ خَدَعْتُهُ، فَلَقِيَنِيْ فَاَعْطَانِيْ بِذٰلِكَ، فَهٰذَا الَّذِيْ اَكَلْتَ مِنْهُ. قَالَتْ: فَاَدْخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّدَهُ، فَقَآءَ كُلَّ شَيْءٍ فِيْ بَطْنِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٢٧٨٦: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام تھا جو ان کو کما کر دیتا تھا چنانچہ ابوبکرؓ اس کی کمائی سے کھاتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی چیز لایا' ابوبکرؓ نے اس سے تناول کیا۔ غلام نے ان سے کہا' آپ کو معلوم ہے یہ کیا تھا؟ ابوبکرؓ نے دریافت کیا' یہ کیا تھا؟ اس نے بتایا' میں نے جاہلیت میں کسی انسان کے لئے کہانت کی تھی اور میں کہانت میں ماہر نہ تھا بس میں نے اس سے دھوکہ کیا تھا' وہ شخص مجھ سے ملا اس نے مجھے یہ مال دیا چنانچہ اس مال سے آپ نے تناول کیا۔ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ابوبکرؓ نے اپنا ہاتھ (منہ میں) داخل کیا اور پیٹ میں موجود ہر شے کی قے کر دی (بخاری)

وضاحت: چونکہ کہانت ناجائز ہے اس لئے اس سے حاصل ہونے والا مال بھی ناپاک ہے' اس لئے ابوبکرؓ نے قے کر دی (فتح الباری جلد۷ صفحہ۱۵۴)

٢٧٨٧ - (٢٩) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ جَسَدٌ غُذِيَ بِحَرَامٍ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

٢٧٨٧: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ جسم جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کو حرام کی غذا دی گئی (بیہقی شُعَب الایمان)

٢٧٨٨ - (٣٠) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: شَرِبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، لَبَناً، وَاَعْجَبَهُ، وَقَالَ لِلَّذِيْ سَقَاهُ: مِنْ اَيْنَ لَكَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ وَرَدَ عَلٰى مَآءٍ قَدْ سَمَّاهُ، فَاِذَا نَعَمٌ مِّنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ وَهُمْ يَسْقُوْنَ، فَحَلَبُوْا لِيْ مِنْ اَلْبَانِهَا، فَجَعَلْتُهُ فِيْ سِقَائِيْ، وَهُوَ هٰذَا. فَاَدْخَلَ عُمَرُ يَدَهُ فَاسْتَقَاءَهُ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

٢٧٨٨: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دودھ پیا اور وہ انہیں خوش گوار دکھائی دیا اور جس شخص نے دودھ پلایا تھا (جب) اس سے دریافت کیا کہ تو نے یہ دودھ کہاں سے حاصل کیا؟ اس نے بتایا کہ وہ ایک تالاب پر گیا جس کا اس نے تعین کیا تھا وہاں زکوۃ کے اونٹ تھے

جن کو وہ پانی پلا رہے تھے' انہوں نے مجھے بھی ان کا دودھ دھو کر دیا میں نے دودھ کو اپنے مشکیزے میں ڈال لیا' وہ یہ دودھ تھا۔ یہ سن کر عمرؓ نے اپنا ہاتھ منہ میں ڈالا اور دودھ کی قے کر دی (بیہقی شُعَبِ الایمان)

۲۷۸۹ ۔(۳۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيْهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ، لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً مَّا دَامَ عَلَيْهِ. ثُمَّ اَدْخَلَ اُصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَقَالَ: صُمَّتَا اِنْ لَّمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُهٗ: رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَقَالَ: اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ.

۲۷۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے ایک کپڑا دس درہم میں خریدا' اس میں ایک درہم حرام کا ہے تو اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرے گا جب تک کہ کپڑا اس کے جسم پر رہے گا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی دونوں انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کیا اور کہا' یہ دونوں کان بہرے ہو جائیں اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہو (احمد' بیہقی شُعَبِ الایمان) امام بیہقیؒ نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

وضاحت: امام منذری رحمہ اللہ نے اس حدیث کے ضعیف ہونے کی جانب اشارہ کیا ہے۔

(تَنْقِيْحُ الرُّوَاة جلد۲ صفحہ۱۵۷)

(۲) بَابُ الْمُسَاهِلَةِ فِی الْمُعَامَلَةِ

(معاملات میں آسانی روا رکھنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۷۹۰ - (۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «رَحِمَ اللّٰہُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ : وَاِذَا اشْتَرٰی وَاِذَا اقْتَضٰی» . رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

پہلی فصل

۲۷۹۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص پر اللہ رحم فرمائے جو بیچتے' خریدتے اور مطالبہ کرتے وقت آسانی کرتا ہے (بخاری)

۲۷۹۱ - (۲) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ رَجُلًا کَانَ فِیْمَنْ قَبْلَکُمْ اَتَاہُ الْمَلَکُ لِیَقْبِضَ رُوْحَہٗ، فَقِیْلَ لَہٗ: ہَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ؟ قَالَ: مَا اَعْلَمُ. قِیْلَ لَہٗ: اُنْظُرْ. قَالَ: مَا اَعْلَمُ شَیْئًا، غَیْرَ اَنِّیْ کُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْھِمْ فَاُنْظِرُ الْمُوْسِرَ ، وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ ؛ فَاَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۲۷۹۱: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کے پاس فرشتہ اس کی روح قبض کرنے کے لئے آیا۔ اس سے دریافت کیا گیا' کیا تو نے کوئی اچھا کام کیا ہے؟ اس نے جواب دیا' مجھے علم نہیں۔ اسے کہا گیا' غور کر۔ اس نے بتایا' مجھے اور تو کچھ پتا نہیں البتہ میں لوگوں کے ساتھ دنیا میں خرید و فروخت کرتا تھا اور میں ان کے ساتھ اچھا معاملہ کرتا تھا' فراخی والے کو مہلت دیتا اور تنگی والے کو معاف کر دیتا تھا۔ اس کے (اس عمل کے) سبب اللہ نے اس کو جنت میں داخل کر دیا (بخاری' مسلم)

۲۷۹۲ - (۳) وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّمُسْلِمٍ نَحْوَہٗ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ : «فَقَالَ اللّٰہُ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْکَ، تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ».

۲۷۹۲: اور مسلم کی ایک روایت اس کی مثل عقبہؓ بن عامر اور ابو مسعود انصاریؓ سے مروی ہے کہ اللہ نے

فرمایا' میں اس طرح کے معاملہ کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں' میرے بندے کو معاف کرو۔

٢٧٩٣ - (٤) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۹۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خرید و فروخت میں زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو' اس لئے کہ قسم اٹھانے سے کاروبار میں چلاؤ آتا ہے پھر ختم ہونے لگتا ہے (مسلم)

٢٧٩٤ - (٥) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «الْحَلْفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ، مُمْحِقَةٌ لِلْبَرَكَةِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا' قسمیں اٹھانے سے کاروبار چمکتا ہے (اور) برکت اٹھ جاتی ہے (بخاری' مسلم)

٢٧٩٥ - (٦) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ» . قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا مَنْ هُمْ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الْمُسْبِلُ ، وَالْمَنَّانُ ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۷۹۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' تین شخص ہیں جن سے اللہ قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا' نہ ان کی جانب نظر (رحمت) کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔ ابوذرؓ نے دریافت کیا' یہ لوگ کون ہیں؟ اے اللہ کے رسول! یہ تو ناکام ہیں اور خسارے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا' وہ شخص جو تکبر سے اپنی چادر زمین پر لٹکاتا ہے اور عطیہ دے کر احسان جتاتا ہے اور جھوٹی قسمیں اٹھا کر اپنے کاروبار کو چلانے والا ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٢٧٩٦ - (٧) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

دوسری فصل

۲۷۹۶: ابوسعید (خُدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سچ بولنے والا امانت دار تاجر (قیامت کے روز) انبیاء' صدّیقین اور شُہداء کے ساتھ ہو گا (دارمی' دارقطنی)

۲۷۹۷ - (۸) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۲۷۹۷: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابنِ عمرؓ سے بیان کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: علاّمہ ناصر الدین البانیؒ نے امام ترمذیؒ کی موافقت کرتے ہوئے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۵۱)

۲۷۹۸ - (۹) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ غَرَزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَمّٰى فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ السَّمَاسِرَةَ، فَمَرَّ بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ، فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ! اِنَّ الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۲۷۹۸: قیس بن ابی غرزۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور رسالت میں ہمارا نام دلال تھا (یعنی خرید و فروخت کرنے والوں کے درمیان معاملہ قائم کرانے والا) چنانچہ ہمارے پاس سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے۔ آپؐ نے ہمیں اس سے بہتر نام کے ساتھ پکارتے ہوئے فرمایا' تجارت کرنے والو! بلاشبہ خرید و فروخت میں لغو باتیں اور قسمیں اٹھائی جاتی ہیں پس تمہیں صدقہ و خیرات کرنا چاہیے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

۲۷۹۹ - (۱۰) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلتُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فُجَّارًا، اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۷۹۹: عُبید بن رِفاعہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے' وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تاجر لوگ قیامت کے دن فاجر ہوں گے البتہ وہ تاجر مُستثنٰی ہیں جو محرمات سے کنارہ کش رہے' سچی قسمیں اٹھائیں اور سچی باتیں کیں (ترمذی' ابنِ ماجہ' دارمی)

۲۸۰۰ - (۱۱) **وَرَوَى** الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنِ الْبَرَاءِ.
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

۲۸۰۰: اور بیہقی نے شعب الایمان میں (اس روایت کو) براءؓ بن عازب سے بیان کیا ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۵۲)

[وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ مِّنَ الْفَصْلِ الثَّالِثِ]

یہ باب تیسری فصل سے خالی ہے۔

(۳) بَابُ الْخِيَارِ

(خرید و فروخت میں اختیار)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۸۰۱ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: «اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ، فَاِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ».

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلتِّرْمِذِيِّ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا». وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ: «اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ: اخْتَرْ» بَدَلَ: «اَوْ يَخْتَارَا».

پہلی فصل

۲۸۰۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیچنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے جب تک کہ وہ دونوں الگ الگ نہ ہو جائیں سوائے اس کے کہ ان کے درمیان بیع خیار ہو (بخاری' مسلم) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب بائع اور مشتری بیع سے فارغ ہو جائیں تو ان دونوں میں سے ہر شخص کو اختیار ہے جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں یا ان دونوں کے درمیان بیع اختیاری ہو۔ اگر بیع اختیاری ہوئی تو بیع ثابت ہو گی۔ (اور فریقین کو اختیار ہو گا کہ ان میں سے کوئی بھی یکطرفہ طور پر سودا منسوخ کر دے) اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ دونوں معاملہ کرنے والے بااختیار ہیں جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں نیز بخاری اور مسلم میں ہے کہ یا ان میں سے ایک اپنے ساتھی سے کہے کہ تجھے اختیار حاصل ہے۔

وضاحت: خریدنے والا جب بیچنے والے سے مثلاً کپڑا خریدتا ہے اور اس کو اپنی تحویل میں لے لیتا ہے تو جب تک وہ دونوں مجلس میں ہیں' خریدنے والے کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اگر واپس کرنا چاہے تو کر سکتا ہے یا اگر بیچنے والا سودا منسوخ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عبداللہؓ بن عمرؓ جب کسی پسندیدہ چیز کو خریدتے تو مجلس سے اٹھ کھڑے ہوتے تاکہ بیچنے والا کہیں اس سودے کو منسوخ نہ کر دے۔ معلوم ہوا کہ وہ اس حدیث کا یہی مطلب سمجھتے تھے کہ اس وقت تک واپس کرنے کا اختیار ہے جب تک مجلس سے الگ نہیں ہوا جاتا اور جب تفرق بالابدان ثابت ہو جائے تو اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ اس حدیث کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مجلس کا

افتراق ضروری نہیں بلکہ جب کسی دوسری چیز کے بارے میں گفتگو شروع ہو جائے اور پہلی چیز کے بارے میں گفتگو ختم ہو جائے تو اس کے واپس کرنے کا اختیار ختم ہو جاتا ہے یعنی تفرق بالکلام سے اختیار باطل ہو جاتا ہے۔ اگر تفرق بالکلام سے اختیار ختم ہو جاتا ہے تو عبداللہؓ بن عمرؓ کو مجلس سے اٹھنے کی ضرورت نہ تھی البتہ اگر بائع و مشتری دونوں باہمی رضامندی سے اختیار باقی رکھتے ہیں تو مجلس سے اٹھنے کے بعد بھی خرید کردہ چیز کو واپس کرنے کا اختیار رہے گا (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۶۲)

۲۸۰۲ - (۲) **وَعَنْ** حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا، وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۰۲: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دونوں خرید و فروخت کرنے والے اختیار کے ساتھ ہیں جب تک کہ وہ دونوں (مجلس سے) جدا نہ ہوں۔ اگر وہ دونوں سچے ہیں اور (حقیقت کو) واضح کریں تو ان دونوں کی بیع میں برکت ہو گی اور اگر وہ دونوں (اصل حقیقت کو) چھپائیں اور کذب بیانی کریں تو ان کی بیع کی برکت مٹ جائے گی (بخاری' مسلم)

۲۸۰۳ - (۳) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِنِّيْ أُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ. فَقَالَ: «اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ». فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُوْلُهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۰۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا کہ خرید و فروخت میں میرے ساتھ دھوکہ ہوتا ہے' آپؐ نے فرمایا' جب تو خرید و فروخت کا معاملہ کرے تو کہہ دھوکہ نہیں (یعنی نہ میں دھوکہ کرتا ہوں نہ مجھ سے دھوکہ کیا جائے) چنانچہ وہ شخص یہ جملہ کہا کرتا تھا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۸۰۴ - (٤) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ، وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۲۸۰۴: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا' خرید و فروخت کرنے والے دونوں شخص اختیار کے ساتھ ہیں جب تک کہ وہ دونوں مجلس سے جدا نہ ہوں ہاں بیع خیار کی صورت میں خیار باقی رہے گا اور بیچنے والے کے لئے درست نہیں کہ وہ خریدار سے اس خوف سے جدا ہو کہ کہیں وہ فروخت کردہ چیز واپس نہ کر دے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

٢٨٠٥ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَتَفَرَّقَنَّ اثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۸۰۵ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' خریدنے والا اور فروخت کرنے والا دونوں باہمی رضامندی کے بعد ایک دوسرے سے جُدا ہوں (ابوداؤد)

وضاحت : دوسری فصل کی دونوں ذکر کردہ احادیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ مجلس سے اٹھ کھڑے ہونے کے بعد اختیار باقی نہیں رہتا یعنی مراد تفرق بِالا بدان ہے تفرق بِالکلام نہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٨٠٦ - (٦) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

تیسری فصل

۲۸۰۶ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی سے بیع کے بعد اس کو اختیار دیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

(٤) بَابُ الرِّبَا

(سُود کے احکامات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٨٠٧ - (١) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَشَاهِدَيْهِ، وَقَالَ: «هُمْ سَوَآءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۸۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سود کی تحریر لکھنے والے اور سود کے دو گواہوں پر لعنت کی ہے نیز فرمایا، وہ تمام برابر ہیں (مسلم)

وضاحت: دورِ جاہلیت کا سود سب سے زیادہ سنگین نوعیت کا تھا جس کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے حرام قرار دے دیا اور سابقہ لین دین کو بھی ختم کر دیا چنانچہ سود کی حرمت پر نہ صرف کتاب و سُنّت کے دلائل ہیں بلکہ اس کی حرمت پر اجماعِ امت بھی ہے۔ سود کی کئی صورتیں ہیں جن میں سے اس کی ایک صورت یہ تھی کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے "مثلاً" ایک ہزار قرض لے رکھا ہے اور اس کی ادائیگی کا وعدہ ایک سال بعد کا ہے اور سود یکصد روپیہ مقرر ہے اور اگر ایک سال بعد ادائیگی نہ ہو سکی تو از سرِ نو ادائیگی قرض مع سود کا وقت مثلاً دو ماہ مقرر کیا گیا اور سود ایک سو پچاس روپے ادا کیا جائے گا۔
(السیل الجرار للشوکانی جلد ۳ صفحہ ۲۶۰)

٢٨٠٨ - (٢) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، سَوَاءً بِسَوَاءٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ، فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۰۸: عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور، نمک کے بدلے نمک برابر برابر نقد بنقد ہوں جب ان اصناف میں اختلاف ہو جائے تو نقد بنقد جس طرح چاہو (برابر برابر

یا کمی بیشی کے ساتھ) خرید و فروخت کرو (مسلم)

۲۸۰۹ ـ (۳) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى، اَلْآخِذُ وَالْمُعْطِيْ فِيْهِ سَوَاءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۰۹: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سونے کے بدلے سونا' چاندی کے بدلے چاندی' گندم کے بدلے گندم' جو کے بدلے جو' کھجور کے بدلے کھجور' نمک کے بدلے نمک برابر برابر دست بدست ہے۔ پس جس شخص نے ان (اثمان و اجناس) کو زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود کا کاروبار کیا۔ سود لینے والا دینے والا (دونوں) برابر ہیں (مسلم)

۲۸۱۰ ـ (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ».

۲۸۱۰: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سونے کو سونے کے بدلہ برابر برابر ہی بیچو (یعنی لین دین کرتے وقت) کمی بیشی نہ کرو اور چاندی کے بدلے چاندی کو برابر برابر ہی لو کمی بیشی نہ کرو اور نقد کو ادھار کے بدلہ فروخت نہ کرو (بخاری' مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کے بدلے سونے اور چاندی کے بدلے چاندی کو برابر وزن کے ساتھ ہی لین دین کرو۔

۲۸۱۱ ـ (۵) وَعَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۱۱: مَعْمَر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' خوراک کے بدلے خوراک برابر برابر ہو (مسلم)

وضاحت: حدیث ۲۸۰۸' ۲۸۰۹' ۲۸۱۰ میں چھ چیزوں کے بارے میں وضاحت ہے کہ ان میں ناپ تول کے لحاظ سے کمی بیشی نہ ہو اور لین دین نقد ہو' ادھار نہ ہو تب وہ لین دین شرعاً" جائز ہے اور اس پر اُمّت کا اجماع ہے لیکن اگر جنس تبدیل ہو جائے مثلاً" گندم کے بدلے جَو کا لین دین کرنے میں کمی بیشی تو جائز ہے لیکن ادھار جائز

نہیں۔ اسی طرح سونے کے بدلے میں چاندی کا لین دین کرنے میں کمی بیشی تو جائز ہے لیکن ادھار جائز نہیں لیکن خیال رہے عُمدہ قسم کی گندم اور ردی قسم کی گندم' اسی طرح سونے کی ڈلی اور سونے کا سکہ دونوں کا لین دین برابر برابر اور نقد بنقد ہو گا اگرچہ ان کی قیمت میں اختلاف ہو اس لئے کہ جنس میں اتحاد ہے (اسی طرح جن اجناس کو ناپ کر دیا جاتا ہے ان کو برابر برابر وزن کر کے لین دین نہیں کیا جا سکتا مثلاً" کھجور کو شارع علیہ السلام نے ناپ والی چیزوں سے شمار کیا ہے اس کو برابر برابر تول کر لین دین کرنا درست نہیں یعنی نصف کلو کھجور کے بدلے نصف کلو کھجور کا لینا ان احادیث کی روشنی میں درست نہیں اس لئے کہ معیارِ شرعی کے خلاف ہے اور برابری کا عمل بھی حاصل نہیں ہوتا۔ ظاہر ہے کہ ثقل اور عدم ثقل کے لحاظ سے تفاوت ہوتا ہے۔ ان چھ چیزوں کے علاوہ جن کے ناپ تول میں اختلاف نہیں ہوتا مثلاً" تیل وغیرہ ہیں ان کو ایک دوسرے کے ساتھ ناپ تول کر کے لین دین کرنا درست ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے (الاَسْئِلَة وَالاَجْوِبَة لِلشَّیْخ عبدالعزیز احمد سلمان جلد۴ صفحہ۲۰۶)

اور حدیث نمبر ۲۸۱۱ میں اِجمال ہے' اس کی وضاحت یہ ہے کہ مَعمر بن عبداللہ نے اپنے غلام کو ایک صاع گندم دے کر بھیجا کہ اسے بازار میں فروخت کر کے اس کے بدل "جو" خرید کر لاؤ۔ غلام گیا وہ ایک صاع گندم کے بدلے ایک صاع جو سے کچھ زیادہ لے آیا۔ مَعمرؓ نے اس سے کہا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ جاؤ گندم کے برابر جو لاؤ اس لئے کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' خوراک کے بدلے خوراک برابر برابر ہو۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ گندم اور جو دونوں ایک قسم ہیں جب کہ جمہور محدّثین ان دونوں کو الگ الگ قسمیں قرار دیتے ہیں اور ان کے لین دین میں کمی بیشی کے قائل ہیں جیسے گندم اور چاولوں میں کمی بیشی جائز ہے۔ اس لئے کہ صحیح حدیث میں ہے کہ جب اجناس مختلف ہوں تو جس طرح چاہو لین دین کرو مزید برآں عبادہ بن صامت سے مروی مرفوع حدیث میں جو ابوداؤد میں ہے ذکر ہے کہ گندم کو جو کے بدل میں تفاوت کے ساتھ لین دین کرنا درست ہے اس لئے کہ وہ دونوں دو الگ الگ اجناس میں سے ہیں جب کہ معمرؓ سے مروی حدیث میں بھی اس بات کی صراحت نہیں ہے کہ وہ دونوں ایک جنس ہیں۔ معمرؓ نے احتیاطاً یہ کام کیا ہے اس لئے کہ جب انہیں بتایا گیا کہ یہ دونوں برابر نہیں ہیں تو انہوں نے جواب دیا مجھے خوف لاحق ہوا کہ کہیں یہ دونوں برابر نہ ہوں (السِّراج الوہاج نواب صدیق حسن خاں جلد۲ صفحہ۲-۳)

٢٨١٢ - (٦) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِباً اِلاَّ هَاَءَ وَهَاَءَ ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِباً اِلاَّ هَاَءَ وَهَاَءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِباً اِلاَّ هَاَءَ وَهَاَءَ، وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِباً اِلاَّ هَاَءَ وَهَاَءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِباً اِلاَّ هَاَءَ وَهَاَءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۱۲: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سونے کے بدلے سونا سود ہے البتہ اگر نقد بہ نقد لین دین کرو اور چاندی کے بدلے چاندی سود ہے البتہ اگر نقد بہ نقد لین دین کرو اور گندم کے بدلے گندم سود ہے البتہ اگر نقد بہ نقد لین دین کرو اور جو کے بدلے جو سود ہے البتہ اگر نقد بہ

نقد لین دین کرو اور کھجور کے بدلے کھجور سود ہے البتہ اگر نقد بہ نقد لین دین کرو (بخاری، مسلم)

٢٨١٣ - (٧) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِسْتَعْمَلَ رَجُلاً عَلٰی خَیْبَرَ، فَجَآءَهُ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ ، فَقَالَ: «اَكُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰكَذَا؟» قَالَ: لَا وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَیْنِ، وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلَاثِ. فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ! بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیْباً» وَقَالَ: «فِی الْمِیْزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

٢٨١٣: ابوسعید (خدریؓ) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر پر عامل بنایا وہ (وہاں سے) عمدہ قسم کی کھجوریں لایا۔ آپؐ نے (اس سے) دریافت کیا' بھلا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح کی ہیں۔ اس نے عرض کیا' نہیں اے اللہ کے رسول! ہم دو صاع (عام) کھجور کے عوض اس کا ایک صاع لیتے ہیں اور تین صاع کے عوض دو صاع لیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' ایسا نہ کر! عام کھجوروں کو دراہم کے عوض فروخت کر پھر دراہم کے عوض عمدہ کھجور خرید اور یہی بات آپؐ نے وزن کی جانے والی چیزوں کے بارہ میں فرمائی (بخاری، مسلم)

٢٨١٤ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: «مِنْ اَیْنَ هٰذَا؟» قَالَ: كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ، فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ. فَقَالَ: «اَوَّهْ ، عَیْنُ الرِّبَا، عَیْنُ الرِّبَا، لَا تَفْعَلْ؛ وَلٰكِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِیَ، فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

٢٨١٤: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بُرنی قسم کی کھجور لایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا' یہ کہاں سے لائے؟ اس نے بتایا' ہمارے پاس رَدی کھجوریں تھیں' میں نے ان کے دو صاع دے کر ان کا ایک صاع حاصل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' سخت افسوس ہے! بالکل سود ہے بالکل سود ہے ایسا نہ کر البتہ جب تو خریدنا چاہے تو ان کھجوروں کو الگ فروخت کر بعد ازاں ان کی قیمت سے کھجور خرید (بخاری، مسلم)

٢٨١٥ - (٩) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ ﷺ عَلَی الْهِجْرَةِ، وَلَمْ یَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ، فَجَآءَ سَیِّدُهٗ یُرِیْدُهٗ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ: «بِعْنِیْهِ». فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ، وَلَمْ یُبَایِعْ اَحَداً بَعْدَهٗ حَتّٰی یَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ اَوْ حُرٌّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٢٨١٥: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک غلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں آیا اس نے ہجرت پر بیعت کی۔ آپؐ کو معلوم نہ تھا کہ یہ غلام ہے چنانچہ اس کا آقا اس کو لینے آگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا' اسے میرے پاس فروخت کر دے۔ چنانچہ آپؐ نے اس کو دو سیاہ فام غلاموں کے بدلے خرید کر لیا (البتہ) اس کے بعد آپؐ کسی شخص کی بیعت نہیں لیتے تھے جب تک کہ اس سے دریافت نہ کر لیتے کہ وہ غلام ہے یا آزاد ہے (مسلم)

۲۸۱۶ - (۱۰) وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلَتُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۱۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے ڈھیر کو جن کا ناپ متعین معلوم نہیں ان کھجوروں کے عوض فروخت کرنے سے منع کیا جن کا ناپ متعین ہے (مسلم)

۲۸۱۷ - (۱۱) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا، فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ، فَفَصَّلْتُهَا، فَوَجَدْتُ فِيْهَا أَكْثَرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۱۷: فضالہ بن ابی عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیبر کے روز ایک ہار ۱۲ دینار کا خریدا اس میں سونا اور کچھ خرمہرے تھے چنانچہ میں نے اس کو الگ الگ کیا تو میں نے محسوس کیا کہ اس میں سونا ۱۲ دینار سے زیادہ ہے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپؐ نے فرمایا' جب تک اس کو الگ الگ نہ کیا جائے اس کو فروخت نہ کیا جائے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۸۱۸ - (۱۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى أَحَدٌ إِلَّا أَكِلَ الرِّبَا، فَإِنْ لَّمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ»، وَيُرْوٰى: «مِنْ غُبَارِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۲۸۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں سب لوگ ہی سود خور ہوں گے اگر کوئی شخص سود خور نہیں ہو گا تو سود کا دھواں اس کو ضرور پہنچے گا اور ایک روایت میں ہے کہ سود کا غبار اس کو ضرور پہنچے گا (احمد' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۵۷)

۲۸۱۹ - (۱۳) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَلَا الْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَلَا الشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ، وَلَا التَّمْرَ بِالتَّمْرِ، وَلَا الْمِلْحَ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ، عَيْناً بِعَيْنٍ، يَداً بِيَدٍ؛ وَّلٰكِنْ بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ، وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ، وَالتَّمْرَ بِالْمِلْحِ، وَالْمِلْحَ بِالتَّمْرِ، يَداً بِيَدٍ، كَيْفَ شِئْتُمْ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۲۸۱۹: عُبَادَہ بن صَامِت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سونے کو سونے کے بدلے' چاندی کو چاندی کے بدلے' گندم کو گندم کے بدلے' جو کو جو کے بدلے' نمک کو نمک کے بدلے ایک کو دوسرے کے بدلے دست بہ دست۔ بس برابر برابر فروخت کرو' ایک کو دوسرے کے بدلے دست بہ دست البتہ سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے اور گندم کو جو کے بدلے اور جو کو گندم کے بدلے اور کھجور کو نمک کے بدلے اور نمک کو کھجور کے بدلے دست بہ دست جس طرح چاہو (کمی بیشی کے ساتھ) فروخت کرو (شافعی)

۲۸۲۰ - (۱٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ شِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ. فَقَالَ: «اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ؟» فَقَالَ: نَعَمْ، فَنَهَاهُ عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

۲۸۲۰: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ تازہ کھجور کے عوض خشک کھجور کو خریدنا کیسا ہے؟ آپؐ نے استفسار کیا (بتائیں) تازہ کھجور خشک ہونے کے بعد (وزن میں) کم ہو جاتی ہے؟ جواب اثبات میں تھا۔ اس پر آپؐ نے منع فرمایا۔

(مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: چونکہ تازہ اور خشک کھجوریں برابر نہیں ہیں اس لئے برابری کی سطح پر ان میں تبادلہ کرنا درست نہیں۔ (تَنْقِيحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۴۳)

۲۸۲۱ - (۱۵) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، مُرْسَلاً: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ. قَالَ سَعِيْدٌ: كَانَ مِنْ مَيْسِرِ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ. رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۲۸۲۱: سعید بن مُسَیّبؒ سے مرسلاً روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے بدلے گوشت فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ سعیدؒ نے بیان کیا کہ یہ دورِ جاہلیت کا جوا ہے (شرح السنہ)

۲۸۲۲ - (۱۶) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ

۲۸۲۲: سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حیوان کے بدل حیوان فروخت کرنے سے منع فرمایا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

۲۸۲۳ - (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهُ اَنْ يُّجَهِّزَ جَيْشاً، فَنَفِدَتِ الْاِبِلُ، فَاَمَرَهُ اَنْ يَّاْخُذَ عَلٰى قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ، فَكَانَ يَاْخُذُ الْبَعِيْرَ بِالْبَعِيْرَيْنِ اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۲۸۲۳: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ ایک لشکر تیار کرے لیکن اونٹ ختم ہو گئے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ صدقہ کی جواں سال اونٹنیوں کے عوض اونٹ حاصل کرے چنانچہ وہ صدقہ کے اونٹوں میں سے ادائیگی کے وعدہ پر دو اونٹنیوں کے بدلے ایک اونٹ حاصل کرتے تھے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۸۲۴ - (۱۸) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «لَا رِبًا فِيْمَا كَانَ يَداً بِيَدٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۲۸۲۴: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اُدھار میں سود ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' دست بدست خرید و فروخت میں سود نہیں ہے۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: امام بخاریؒ سلیمان بن حرب سے بیان کرتے ہیں انہوں نے اس حدیث کی وضاحت بیان کرتے ہوئے کہا کہ چاندی کے بدلے سونا اور جو کے بدلے گندم کے لین دین میں کمی بیشی تو درست ہے البتہ ادھار جائز نہیں۔ اگر ادھار ہو گا تو لین دین سود کا لین دین ہو گا اگر نقد بہ نقد ہو گا تو درست ہے۔ (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۸۲)

۲۸۲۵ - (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلَائِكَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «دِرْهَمُ رِبًا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ؛ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ زِنْيَةً». رَوَاهُ

اَحْمَدُ، وَالدَّارَقُطْنِیُّ.

وَرَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِی «شُعَبِ الْاِیْمَانِ» عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَادَ: وَقَالَ: «مَنْ نَبَتَ لَحْمُهُ مِنَ السُّحْتِ فَالنَّارُ اَوْلٰی بِهٖ».

۲۸۲۵: عبداللہ بن حَنْظَلَہَ غَسِیْلُ الْمَلَائِکَۃِ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سود کا ایک درہم جس کو کوئی شخص جانتے ہوئے کھاتا ہے تو یہ چھتیس بار زنا کے فعل سے بھی سخت برا ہے (احمد' دار قطنی) اور بیہقی نے شُعَبُ الایمان میں ابنِ عباسؓ سے مزید بیان کیا کہ جس شخص کا گوشت حرام سے پلا بڑھا تو دوزخ اس کے لئے لائق ہے۔

وضاحت: حَنْظَلَہَ کا لقب غَسِیْلُ الْمَلَآئِکَہ اس لئے ہوا کہ جنگ کے دن وہ جُنبی تھے' ابھی انہوں نے آدھے سر کا غسل کیا تھا کہ انہوں نے شوروشَغب سنا اور میدانِ جنگ میں کود پڑے اور وہاں شہید ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس کو غسل دے رہے تھے۔ ان کی بیوی سے پوچھا گیا' اس نے بتایا کہ وہ جنبی تھے۔ اس لئے ان کا لقب ہوا کہ فرشتوں کا غسل دیا ہوا ہے (تَنْقِیْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۶۳' التَّعْلِیْقُ الصَّبِیْح جلد۲ صفحہ۳۱)

۲۸۲۶ - (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ جُزْءًا ؛ اَیْسَرُهَا اَنْ یَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ»

۲۸۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سود کے گناہ کے حصے ستر ہیں سب سے معمولی حصہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی والدہ سے نکاح کرے۔

۲۸۲۷ - (۲۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ الرِّبَا وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِیْرُ اِلٰی قُلٍّ» : رَوَاهُمَا ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ»، وَرَوٰی اَحْمَدُ الْاَخِیْرَ.

۲۸۲۷: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ سود سے اگرچہ (مال) زیادہ ہوتا ہے لیکن آخرکار مال کم ہوتا ہے۔ ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شُعَبُ الایمان میں ان دونوں احادیث کو ذکر کیا ہے جب کہ امام احمدؒ نے صرف دوسری روایت کو ذکر کیا ہے۔

۲۸۲۸ - (۲۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَتَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی قَوْمٍ ، بُطُوْنُهُمْ كَالْبُیُوْتِ ، فِیْهَا الْحَیَّاتُ ، تُرٰی مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ

يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هٰؤُلَآءِ اَكَلَةُ الرِّبَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۸۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس رات مجھے "اسراء" کرایا گیا میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے پیٹ گھروں کی مانند تھے' ان کے پیٹوں میں سانپ تھے جو باہر سے نظر آتے تھے۔ میں نے استفسار کیا' اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ لوگ سود خور ہیں (احمد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے نیز محمد بن یزید راوی میں کلام ہے (الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۱۰۲' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۰۳' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۱۷' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷' تَنْقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶۴)

۲۸۲۹ - (۲۳) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا، وَمُوْكِلَهُ، وَكَاتِبَهُ، وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ، وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۲۸۲۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے سود کھانے والے' کھلانے والے' تحریر کرنے والے اور صدقہ نہ دینے والے پر لعنت کی نیز آپؐ نوحہ گری سے منع فرماتے تھے (نسائی)

۲۸۳۰ - (۲۴) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ آخِرَ مَا نَزَلَتْ آيَةُ الرِّبَا، وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا، فَدَعُوا الرِّبَا وَالرِّيْبَةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۸۳۰: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سب سے آخر میں وہ آیت نازل ہوئی جس میں سود کی حرمت کا ذکر ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپؐ نے ہمیں اس آیت کی وضاحت سے خبردار نہ کیا۔ پس سود اور شک و شبہ والی صورت کو بھی چھوڑ دو (ابن ماجہ' دارمی)

۲۸۳۱ - (۲۵) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُكُمْ قَرْضاً فَاَهْدٰى اِلَيْهِ، اَوْ حَمَلَهُ عَلَى الدَّابَّةِ، فَلَا يَرْكَبْهُ وَلَا يَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ جَرٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۲۸۳۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص (کسی کو) قرض دے تو وہ قرض دینے والے کو ہدیہ دے یا اس کو سواری پر سوار کرے تو اسے چاہیے کہ وہ سوار نہ ہو اور نہ ہدیہ کو قبول کرے البتہ اگر اس سے پہلے اس کے اور اس کے درمیان سلسلہ جاری

تھا تو کچھ حرج نہیں (ابن ماجہ، بیہقی شُعَبُ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰی بن ابی اسحاق الہنائی راوی مجہول ہے نیز عتبہ بن حمید ضبی کو امام احمدؒ نے ضعیف کہا ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۶۱۔ جلد ۲ صفحہ ۲۸، تَنْقِیحُ الرُّواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶۴)

۲۸۳۲ - (۲۶) **وَعَنْهُ،** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا يَأْخُذْ هَدِيَّةً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ «تَارِيْخِهٖ» هٰكَذَا فِي «الْمُنْتَقٰى».

۲۸۳۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص کسی شخص کو قرض دے تو اس سے ہدیہ نہ لے (بخاری فی التاریخ) اسی طرح اَلْمُنْتَقیٰ میں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند معلوم نہیں البتہ آگے ذکر ہونے والی حدیث اس کی تائید کر رہی ہے۔ (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶۴)

۲۸۳۳ - (۲۷) **وَعَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ، فَقَالَ: اِنَّكَ بِاَرْضٍ فِيْهَا الرِّبَا فَاشٍ، فَاِذَا كَانَ لَكَ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ، فَاَهْدٰى اِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ، اَوْ حِمْلَ شَعِيْرٍ، اَوْ حَبْلَ قَتٍّ فَلَا تَأْخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۸۳۳: ابوبُردہ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں مدینہ منورہ آیا (وہاں) میں عبداللہ بن سلام سے ملا۔ اس نے (مجھ سے) کہا، تو ایسی جگہ (سکونت پذیر) ہے جہاں سود عام ہے جب تیرا کسی شخص پر حق ہو اور وہ تجھے بھوسا یا جو کا گٹھا یا خشک گھاس رسی سے باندھ کر ہدیہ بھیجے تو تجھے چاہیے کہ اس کو نہ لے بلاشبہ وہ سود ہے (بخاری)

(۵) بَابُ الْمَنْهِيِّ عَنْهَا مِنَ الْبُيُوْعِ

(ممنوعہ تجارتیں)

(جن تجارتوں سے منع کیا گیا ہے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۸۳٤ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ: اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا، وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا، اَوْ كَانَ - وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَاِنْ كَانَ - زَرْعًا، اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ، نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ، قَالَ: «وَالْمُزَابَنَةُ: اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُؤُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى، اِنْ زَادَ فَلِيْ، وَاِنْ نَّقَصَ فَعَلَيَّ».

پہلی فصل

۲۸۳۴: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیع) مزابنہ سے منع فرمایا کہ اپنے باغ کے پھلوں کو مثلاً" اگر وہ کھجوریں ہیں تو (ان کو) خشک کھجور کے عوض ماپ کر' اگر وہ انگور ہیں تو ان کو مُنقّٰی کے بدل ماپ کر فروخت کیا جائے۔ ان سب سے منع فرمایا (بخاری' مسلم) اور مسلم میں ہے کہ اگر کھیتی ہو تو اس کو ماپے ہوئے غلے کے عوض فروخت کرنا اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے "مُزَابَنَہ" سے منع فرمایا اور "مُزَابَنَہ" یہ ہے کہ کھجوروں کے درخت پر کھجوریں ہیں' ان کو خشک کھجوروں کے بدل متعین ماپ کے ساتھ فروخت کیا جائے کہ اگر زیادہ ہو جائیں تو میرا حق ہوگا اور اگر کم ہو جائیں تو میرے ذمہ ان کی ادائیگی ہو گی۔

وضاحت: خشک اور تر پھلوں میں برابری کا علم نہیں ہو سکتا' ظاہر ہے کہ کمی بیشی کا احتمال ہے اس لئے یہ مجہول چیز کی تجارت ہے اور اس میں بظاہر دھوکے کا احتمال ہے۔ اس لیے منع فرمایا گیا (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۸۴)

۲۸۳٥ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ، وَالْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُحَاقَلَةُ: اَنْ يَّبِيْعَ الرَّجُلُ الزَّرْعَ بِمِائَةِ فَرَقٍ حِنْطَةٍ، وَالْمُزَابَنَةُ:

www.muhammadilibrary.com

اَنْ يَبِيعَ التَّمْرَفِی رُؤُوسِ النَّخلِ بِمِائَةِ فَرقٍ، وَالْمُخَابَرَةُ: كِرَاءُ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۳۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "مُخَابَرَہ" "مُحَاقَلَہ" اور "مُزَابَنَہ" سے منع فرمایا' اور "مُحَاقَلَہ" یہ ہے کہ ایک شخص گندم کی کاشت کو ایک سو بیس رطل گندم کے بدل فروخت کرے اور "مُزَابَنَہ" یہ ہے کہ کھجور کے درختوں پر کھجوروں کو ایک سو بیس رطل (خشک کھجور) کے بدل فروخت کرے اور "مُخَابَرَہ" یہ ہے کہ زمین کو تیسرے یا چوتھے حصے پر ٹھیکے پر دے (مسلم)

وضاحت: رطل چالیس تولے کا ہوتا ہے اور فَرَقْ سولہ رطل یعنی ۵ کلو گرام ہوتا ہے۔ اس طرح ۱۰۰ فرق سولہ سو رطل کا ہوگا اور بعض علاقوں میں "فَرْقْ" راء کی سکونت کے ساتھ ایک سو بیس رطل یعنی ۳۷ کلو گرام کا ہوتا ہے اس حساب سے ۱۰۰ فرق بارہ ہزار رطل ہوگا۔ "مُحَاقَلَہ" کے ممنوع ہونے کی وجہ بھی کمی بیشی وغیرہ ہے البتہ "مُخَابَرَہ" بعض صورتوں میں جائز اور بعض صورتوں میں ناجائز ہے یا اس کا جواز اور عدم جواز حالات پر موقوف ہے (مصباحُ اللُّغات صفحہ ۲۹۸)

۲۸۳٦ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، وَالْمُخَابَرَةِ، وَالْمُعَاوَمَةِ ، وَعَنِ الثُّنْيَا ، وَرَخَّصَ فِی الْعَرَايَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۳٦: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ' مُزَابَنَہ' مُخَابَرَہ' مُعَاوَمَہ اور بیع ثُنْیَا سے منع فرمایا اور بیع عَرَایَا کی رخصت عطا فرمائی (مسلم)

وضاحت: بیع "مُعَاوَمَہ" یہ ہے کہ کھجور وغیرہ کے پھلوں کو دو تین یا اس سے زائد سالوں کے لئے ظہور پذیر ہونے سے پہلے فروخت کیا جائے۔ یہ ناجائز ہے' اس لئے کہ اس میں معدوم چیز کو فروخت کرنا ہے نیز اس میں دھوکہ بھی ممکن ہے جس کا نتیجہ اختلاف ہوگا اور "بیع ثُنْیَا" یہ ہے کہ باغ کا مالک باغ کے پھلوں کو فروخت کرتا ہے البتہ اس میں سے غیر معلوم پھل کو مُستثنیٰ کرتا ہے چونکہ اس میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے اس لئے اس سے بھی منع فرمایا۔ بیع "عَرَایَا" کی وضاحت آئندہ حدیث میں ذکر ہو رہی ہے (واللہ اعلم)

۲۸۳۷ - (٤) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ؛ اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِی الْعَرِيَّةِ اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تُبَاعَ بِخَرْصِهَا تَمْرًا، يَاْكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۳۷: سہل بن ابی حَثْمَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خشک کھجور کے عوض کھجور کے تازہ پھل کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ "عَرَایَا" میں رخصت دی ہے کہ اندازہ لگا کر خشک کھجور کے عوض اس کو بیچا جا سکتا ہے تاکہ ان مخصوص درختوں کے مالک تازہ کھجوروں کو اپنے کھانے میں

لا سکیں ۔ (بخاری، مسلم)

٢٨٣٨ - (٥) وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرْخَصَ فِی بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ ، اَوْ فِی خَمْسَةِ اَوْسُقٍ. شَكَّ دَاوُدُ بْنُ الْحُصَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں رخصت دی ہے جبکہ خشک کھجور کا اندازہ پانچ وسق سے کم ہو یا پانچ وسق ہو۔ داؤد بن حُصَین راوی کو شک ہے (بخاری، مسلم)

٢٨٣٩ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی يَبْدُوَ صَلَاحُهَا»، نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: نَهٰی عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰی تَزْهُوَ ، وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰی يَبْيَضَّ . وَيَامَنَ الْعَاهَةَ.

۲۸۳۹: عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو اس وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ پھل پختہ نہیں ہوتے، فروخت کرنے والے اور خریدنے والے دونوں کو منع کیا ہے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ کھجور کے پھل کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ کھجوریں پختہ نہ ہوں اور جب تک بالیاں سفید نہ ہو جائیں (یعنی پختہ نہ ہو جائیں) اور آفت سے محفوظ نہ ہو جائیں، ان کو فروخت نہ کیا جائے۔

٢٨٤٠ - (٧) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰی تُزْهِیَ. قِيْلَ: وَمَا تُزْهِیَ؟ قَالَ: «حَتّٰی تَحْمَرَّ»، وَقَالَ: «اَرَأَيْتَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ ، بِمَ يَأْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ؟ ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۴۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہو جائیں۔ دریافت کیا گیا' پختہ ہونے سے مقصود کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' سرخ ہو جائیں نیز فرمایا' آپ بتائیں کہ جب اللہ نے پھلوں کو (آفت آنے کی وجہ سے) روک دیا تو (پھر) تم میں سے کوئی شخص کیوں اپنے بھائی کا مال (ناجائز) طور پر مباح سمجھ رہا ہے (بخاری، مسلم)

٢٨٤١ - (٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ

السِّنِيْنَ ، وَاَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۴۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی سالوں کے لئے (درختوں کے پھلوں کو) فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے نیز آپؐ نے حکم دیا کہ فروخت کرنے والا آفات (کے بقدر قیمت) معاف کرے (مسلم)

۲۸۴۲ - (۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَراً، فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ؛ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئاً، بِمَ تَأْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۴۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور (کا باغ) فروخت کرے پھر اس پر آفت حملہ آور ہو جائے تو تیرے لئے درست نہیں کہ تو اس سے رقم وصول کرے' تو کس لئے اپنے بھائی سے ناجائز مال لے رہا ہے (مسلم)

۲۸۴۳ - (۱۰) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ الطَّعَامَ فِيْ اَعْلَى السُّوْقِ، فَيَبِيْعُوْنَهُ فِيْ مَكَانِهِ، فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِهِ فِيْ مَكَانِهِ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَلَمْ اَجِدْهُ فِيْ «الصَّحِيْحَيْنِ».

۲۸۴۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ بازار کے بلند مقام میں غلّہ خریدتے ہیں اور اسی جگہ فروخت کر دیتے ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمایا کہ وہ غلّہ وہاں ہی فروخت نہ کریں بلکہ وہاں سے منتقل کرنے کے بعد فروخت کریں (ابوداؤد) صاحبِ مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا۔

وضاحت: امام بخاریؒ نے اس حدیث کو کتابُ البُیُوع باب "مُنْتَهى التَّلقى" میں ذکر کیا ہے' صاحب مشکوٰۃ کو اس کا علم نہیں ہو سکا (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۷۵)

۲۸۴۴ - (۱۱) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَاماً فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ»

۲۸۴۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص غلہ خریدے تو اس کو اس وقت تک فروخت نہ کرے جب تک کہ اس کو قبضہ میں نہ لے لے۔

۲۸۴۵ - (۱۲) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «حَتّٰى يَكْتَالَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۴۵: اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ جب تک کہ اس کو ماپ نہ لے (بخاری، مسلم)

٢٨٤٦ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ اَنْ يُبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَا اَحْسَبُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا مِثْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۴۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس بیع سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس سے مقصود وہ غلہ ہے (جس کو اس نے خریدا) اور جب تک کہ اس پر اس کا مکمل قبضہ نہ ہو جائے (وہ اس کو فروخت نہ کرے) ابنِ عباسؓ نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ہر چیز غلہ کی مانند ہے۔
(بخاری ،مسلم)

وضاحت: ابنِ عباسؓ نے قیاس کرتے ہوئے دیگر اشیاء کو بھی غلہ کی مثل قرار دیا ہے جیسا کہ کُتبِ سنن میں صراحت سے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا کہ سامان (تجارت) کو اس وقت تک نہ فروخت کیا جائے جب تک کہ خریدار اس کو خریدنے کی جگہ سے اپنے گودام میں منتقل نہیں کر لیتا (تنقیح الرواۃ جلد۲ صفحہ۲۷)

٢٨٤٧ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَحْلُبَهَا: اِنْ رَضِيَهَا اَمْسَكَهَا، وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: «مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً، فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ: فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ».

۲۸۴۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم خرید و فروخت کے سلسلہ میں تجارتی قافلوں کو (شہر سے باہر) نہ ملو اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور تم (دوسرے شخص کو دھوکہ دیتے ہوئے قیمت میں) اضافہ نہ کرو اور شہری انسان دیہاتی کے لئے فروخت نہ کرے۔ نیز اونٹوں بکریوں وغیرہ کا دودھ بند کر کے فروخت نہ کرو پس وہ شخص جو اس قسم کے جانور کو خریدے وہ دودھ نکالنے کے بعد ان دو میں سے جس خیال کو بہتر سمجھتا ہے اسے اپنائے، اگر اسے وہ جانور پسند ہو تو اسے رکھ لے اور اگر اسے ناپسند جانے تو جانور کو واپس کرتے ہوئے کھجور کا ایک صاع بھی واپس کرے۔
اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جس شخص نے ایسی بکری خریدی جس کے دودھ کو روکا گیا تھا تو اسے تین دن تک اختیار ہے کہ اگر بکری کو واپس کرنا چاہتا ہے تو بکری کے ساتھ غلے کا ایک صاع بھی واپس کرے لیکن غلہ گندم

www.muhammadilibrary.com

نہ ہو۔

وضاحت : تجارتی قافلوں کو شہر سے باہر مل کر ان سے سامان خریدنا درست نہیں' اس لئے کہ قافلے والوں کو بازار کے بھاؤ کا علم نہیں ہوتا۔ اگر ان سے آپ نے کوئی سامان خرید لیا تو سامان کا مالک جب شہر میں داخل ہو اور اسے شہر کے بھاؤ کا علم ہو تو اسے اختیار ہے' اگر وہ سمجھتا ہے کہ میں نے سامان سستے نرخ پر فروخت کر دیا ہے تو وہ فروخت کردہ سامان کو واپس لے سکتا ہے۔ اس صورت میں خریدنے والے نے فروخت کرنے والے کے ساتھ دھوکہ کیا ہے جب کہ خرید و فروخت میں دھوکہ جائز نہیں ہے۔ ابوداؤد اور ترمذی میں اسی مضمون کی حدیث موجود ہے جس میں وضاحت ہے کہ فروخت کرنے والا جب بازار پہنچے تو سامان واپس لے سکتا ہے۔

"وَلَا يَبِيْعِ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ" سے مقصود یہ ہے کہ کسی شخص کے خریدنے پر یہ نہ کہو کہ تم اس بیع کو فسخ کرو اور میں تمہیں اس سے کم قیمت میں یہ چیز مہیا کر دوں گا۔

اور "لَا تَنَاجَشُوْا" کی وضاحت یہ ہے کہ ایک شخص کسی شے کو خریدنا نہیں چاہتا لیکن اس شے کی قیمت چڑھاتا ہے تاکہ دوسرا انسان دھوکے میں آ جائے اور وہ اس کو جائز قیمت دے کر خرید لے ایسی بیع ناجائز ہے اور دھوکے کے زمرہ میں آتی ہے۔ اسلام میں دھوکہ کرنا اور دھوکہ دینا حرام ہے۔

اور "لَا يَبِيْعِ حَاضِرٌ لِبَادٍ" کی وضاحت یہ ہے کہ شہری دیہاتی انسان کو دھوکہ نہ دے بلکہ اس کی خیرخواہی کرے بالخصوص جب کوئی دیہاتی مشورہ طلب کرے تو شہری کو چاہیے کہ وہ اس کی خیر خواہی کرتا ہوا اسے مشورہ دے۔ امام بخاریؒ نے اس کو جائز قرار دیا ہے کہ شہری دیہاتی کے لئے فروخت کر سکتا ہے البتہ شہری دیہاتی کا دلال نہ بنے اور اجرت لے کر اس کے مال کو بازار میں فروخت نہ کرے' اس کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا جائے گا جبکہ کاروباری تقاضوں کے لحاظ سے اس کی اجازت ہے (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۷۱)

اونٹوں اور بکریوں کا دودھ روک کر انہیں فروخت کرنا درست نہیں اس سے منع کیا گیا ہے اس لئے کہ اس میں بھی دھوکہ ہے اور خریدار کو اختیار ہے کہ وہ ایسے جانور کو اس عیب کے ساتھ قبول کرے یا جانور کو واپس کرے اور کھجور کا ایک صاع اس دودھ کے عوض ادا کرے جس کو اس نے حاصل کیا جبکہ یہ دودھ اس چارے سے تیار ہوا جو فروخت کرنے والے نے مہیا کیا تھا گویا کہ کھجور کا ایک صاع دودھ کے برابر ہے۔ بعض روایات میں طعام کا لفظ ہے اور بعض میں گندم کی نفی ہے نیز بعض روایات میں تین دن کے اختیار کا ذکر ہے کہ تین دن تک اس کو واپس کرنے کا اختیار ہے۔ تفصیلی بحث کیلئے ملاحظہ فرمائیں۔

(فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۳۵۵ ـ ۳۷۴' تَنْقِيْحُ الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۶۷)

۲۸۴۸ ـ (۱۵) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ ، فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ، فَإِذَا أَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۴۸ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (تجارتی) قافلوں کے سامان کو (بازار آنے سے پہلے) نہ ملو' جو شخص اس سے ملا اور اس نے اس سے کچھ سامان

خریدا، جب سامان کا مالک بازار پہنچے گا تو اسے اختیار ہے چاہے بیع پختہ کرے یا واپس کرے (مسلم)

٢٨٤٩ ـ (١٦) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا اِلَى السُّوْقِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۴۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، (تجارتی قافلوں کے) سامان کو حاصل نہ کرو جب تک کہ سامان بازار میں نہ پہنچ جائے (بخاری، مسلم)

٢٨٥٠ ـ (١٧) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَأْذَنَ لَهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی نسبت پر نسبت کا پیغام بھیجے البتہ اگر وہ اجازت مرحمت کرے (مسلم)

٢٨٥١ ـ (١٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَسُوْمُ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی بیع طے ہونے کے بعد اس چیز کا بھاؤ نہ کرے (مسلم)

وضاحت: البتہ جو چیز بولی پر فروخت ہو رہی ہے اس میں اجازت ہے کہ وہ کہے کہ اس چیز کو اس سے زائد رقم میں خریدتا ہوں اس کا نام بیع "مُزَایَدہ" ہے (واللہ اعلم)

٢٨٥٢ ـ (١٩) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ، دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، شہری (انسان) دیہاتی کے لئے بیع نہ کرے۔ لوگوں کو (اپنے حال پر) رہنے دو، اللہ ان کے بعض کو بعض سے رزق عطا فرمائے گا (مسلم)

٢٨٥٣ ـ (٢٠) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِى الْبَيْعِ. وَالْمُلَامَسَةُ: لَمْسُ

الرَّجُلِ ثَوْبَ الْآخَرِ بِيَدِهِ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ، وَلَا يَقْلِبُهُ اِلَّا بِذٰلِكَ. وَالْمُنَابَذَةُ: اَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهِ، وَيَنْبِذَ الْآخَرُ ثَوْبَهُ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعُهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ وَاللِّبْسَتَيْنِ: اشْتِمَالُ الصَّمَّاءِ. وَالصَّمَّاءُ: اَنْ يَّجْعَلَ ثَوْبَهُ عَلٰى اَحَدِ عَاتِقَيْهِ، فَيَبْدُو اَحَدُ شِقَّيْهِ لَيْسَ عَلَيْهِ ثَوْبٌ. وَاللِّبْسَةُ الْاُخْرٰى: احْتِبَاؤُهُ بِثَوْبِهِ، وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۵۳: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس سے اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ہے۔ آپؐ نے "مُلَامَسَہ" اور "مُنَابَذَہ" سے منع کیا "مُلَامَسَہ" کی تفسیر یہ ہے کہ خریدار کپڑا بیچنے والے کے کپڑے کو رات یا دن میں ہاتھ لگاتا ہے اور اس کو الٹ پلٹ کر نہیں دیکھتا اور "مُنَابَذَہ" یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کی جانب اپنا کپڑا (برائے فروخت) پھینکتا ہے اور بلاغور و فکر اور بلا رضامندی کے ان کے درمیان بیع پختہ ہو جاتی ہے اور دو قسم کے لباس سے مقصود ایک "اِشْتِمَالُ الصَّمَّا" ہے اس سے مقصود یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا ایک کندھے پر ڈالتا ہے جس سے اس کی ایک طرف ننگی ہو جاتی ہے' اس پر کپڑا نہیں ہوتا اور دوسرا اس طرح لباس پہننا ہے کہ ایک شخص اپنی چادر سے اس طرح گوٹھ مار کر بیٹھا ہوتا ہے کہ اس کی شرم گاہ پر کپڑا نہیں رہتا (مسلم)

۲۸۵٤ - (۲۱) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر پھینکنے اور دھوکے کی بیع سے منع کیا (مسلم)

وضاحت: کنکر پھینکنے کی بیع یہ ہے کہ فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ جب میں تیری جانب کنکر پھینکوں تو بیع پختہ ہو جائے گی اور "غرر" ایسی بیع ہے جس میں دھوکہ ہو مثلاً" ایک شخص اس مچھلی کو فروخت کرتا ہے جو دریا میں ہے یا اس پرندے کو فروخت کرتا ہے جو ہوا میں اڑ رہا ہے۔ ان دونوں میں دھوکہ ہے' ایسی بیع جاہلیت کی بیوع سے شمار ہوتی ہے اس لئے ممنوع ہیں (تَنْقِیْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ ۱۶۸)

۲۸۵۵ - (۲۲) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ، وَكَانَ بَيْعاً يَتَبَايَعُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ، كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُوْرَ اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ، ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۵۵: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع "حبل

الجلہ" سے منع کیا۔ جاہلیت والے ایسی بیع کیا کرتے تھے کہ ایک شخص اونٹنی خریدتا (اور شرط لگاتا کہ اس کی قیمت کی ادائیگی اس وقت ہوگی) جب وہ اونٹنی جنے اور وہ مادہ بچہ جنے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس کی تفسیر نافعؒ یا ابنِ عمرؓ نے کی ہے۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ ایک اونٹنی کو خریدا جائے اور اس کی قیمت تب ادا کی جائے گی جب یہ اونٹنی مادہ بچہ کو جنم دے گی اور وہ مادہ بڑی ہو کر مادہ بچے کو جنم دے یا اونٹ کے گوشت کو خریدا ہے اور اس کی قیمت اس وقت ادا کی جائے گی جب فلاں اونٹنی مادہ بچہ کو جنم دے گی۔
(تَنْقِيحُ الرواه جلد ۲ صفحہ ۱۷۱)

۲۸۵۶ - (۲۳) وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۸۵۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانڈ کی منی کو فروخت کرنے سے منع کیا ہے (بخاری)

وضاحت: اگر مادہ جانور والے احسان مندی کا اظہار کرتے ہوئے چارہ وغیرہ سانڈ کے مالک کی جانب بھیجیں تو کچھ حرج نہیں، ترمذی میں اس مضمون کی حدیث موجود ہے (فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۴۶۲)

۲۸۵۷ - (۲۴) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ ، وَعَنْ بَيْعِ الْمَآءِ وَالْأَرْضِ لِتُحْرَثَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵۷: جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کے جفت ہونے کی بیع کرنے اور پانی کی بیع نیز زمین کی بیع سے منع کیا کہ دوسرا کاشت کرے (مسلم)

وضاحت: یعنی زمین کا مالک زمین کے ساتھ ساتھ پانی بھی مزارعت کے لئے دے اور کاشتکار زمین میں بیج بھی ڈالے اور کاشت بھی کرے۔ شریعت نے اس سے منع کیا ہے یہ صورت "مُخَابَرَہ" کی ہے، اس کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

۲۸۵۸ - (۲۵) وَعَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا (مسلم)

۲۸۵۹ - (۲۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُبَاعُ

فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زائد پانی فروخت نہ کیا جائے تاکہ اس کی وجہ سے گھاس فروخت کی جائے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس کی صورت یہ ہے کہ مثلاً جنگل میں ایک شخص کا کنواں ہے اور وہاں جنگل میں گھاس اگی ہوئی ہے تو وہ شخص ان لوگوں کو پانی قیمت کے ساتھ مہیا کرتا ہے جو وہاں جانوروں کو گھاس چرانے کے لئے لاتے ہیں گویا کہ پانی فروخت کرنے کی آڑ میں گھاس سے روکنا چاہتا ہے۔ اس سے منع کیا گیا ہے معلوم ہوا کہ ضرورت سے زائد پانی کو فروخت نہ کیا جائے (تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۶۹)

۲۸۶۰ - (۲۷) **وَعَنْهُ**، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ اَصَابِعُهُ بَلَلًا. فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟» قَالَ: اَصَابَتْهُ السَّمَآءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «اَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ؟ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۶۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلے کے ڈھیر کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اپنا ہاتھ اس میں داخل کیا' آپ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی۔ آپ نے دریافت کیا' غلہ کے مالک! یہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! یہ بارش سے بھیگ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا' تو نے اس بھیگے ہوئے غلے کو اوپر کیوں نہیں رکھا؟ تاکہ لوگ اس کو ملاحظہ کر لیتے (اور فرمایا) جو شخص دھوکہ دیتا ہے اس کا میرے ساتھ کچھ تعلق نہیں (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۸۶۱ - (۲۸) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ يُعْلَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۲۸۶۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر معلوم اِسْتِثْنٰی والی بیع سے منع کیا (ترمذی)

۲۸۶۲ - (۲۹) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعِنَبِ حَتّٰى يَسْوَدَّ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَبِّ حَتّٰى يَشْتَدَّ. هٰكَذَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، عَنْ

اَنس . وَالزِّيَادَةُ الَّتِي فِي «اَلْمَصَابِيْحِ» وَهِيَ قَوْلُهُ: نَهٰى عَنْ بَيْعِ التَّمْرِ حَتّٰى تَزْهُوَ؛ إِنَّمَا ثَبَتَ فِيْ رِوَايَتِهِمَا: عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۸۶۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوروں کو فروخت کرنے سے منع کیا جب تک کہ وہ سیاہ رنگ والے نہ ہو جائیں اور دانوں کو فروخت کرنے سے منع کیا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہو جائیں۔ اسی طرح اس حدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے بیان کیا اور مصابیح میں مزید الفاظ ہیں کہ "آپ نے کھجور (کے پھل) کو فروخت کرنے سے منع کیا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہو جائے" یہ الفاظ ترمذی اور ابوداؤد میں انسؓ کی روایت میں نہیں ہیں بلکہ دونوں کی روایت میں ابنِ عمرؓ سے ثابت ہیں۔ ابنِ عمرؓ نے بیان کیا کہ آپ نے کھجور (کے پھل) کو فروخت کرنے سے منع کیا جب تک کہ وہ پختہ نہ ہو جائے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

٢٨٦٣ - (٣٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْكَالِىءِ بِالْكَالِىءِ . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۲۸۶۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کے بدلے ادھار کی بیع سے منع کیا (دار قُطنی)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں موسیٰ بن عبیدہ ربذی راوی متفرد ہے اس سے روایت کرنا درست نہیں ہے (الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ۶۸۶، المجروحین جلد۲ صفحہ۲۳۴، تقریب، تہذیب جلد۲ صفحہ۴۸۶، طبقاتِ ابنِ سعد جلد۹ صفحہ۲۴۲، تَنْقِیْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۷۰)

وضاحت ۲: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک شخص کسی چیز کو ادھار خریدتا ہے جب ادائیگی کا وقت آتا ہے تو ادائیگی نہیں کر پاتا اور فروخت کرنے والے سے کہتا ہے کہ اب آپ کو فلاں دن اس کی سابقہ قیمت مزید اضافے کے ساتھ ادا کروں گا۔ (اَلتَّعْلِیْقُ الصَّبِیْح جلد۱ صفحہ۳۲۵)

٢٨٦٤ - (٣١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

۲۸۶۴: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعانہ کی بیع سے منع کیا (مالک، ابوداؤد، ابن ماجہ)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے، مالک کی عمرو بن شعیب سے ملاقات ثابت نہیں۔

وضاحت ۲: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے کچھ سامان خریدا اور اسے بطور بیعانہ

کچھ رقم دی اور اس سے کہا کہ جب میں سامان اٹھاؤں گا تو بیعانہ کی رقم کو اصل قیمت میں شمار کر لیا جائے گا اور سامان اٹھا لیا جائے گا لیکن اگر سامان نہ اٹھاؤں تو بیعانہ کی رقم کو ضبط کر لیا جائے' اس بیع کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اس لئے کہ اس میں شرط فاسد ہے (اَلتَّعْلِیْقُ الصَّبِیْح جلد۲ صفحہ ۳۲۵)

٢٨٦٥ - (٣٢) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ ، وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمْرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرِكَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۸۶۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجبور کی بیع' دھوکے کی بیع اور کھجور (کے پھل) کو پختہ کرنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع کیا (ابوداؤد)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں صالح بن عامر راوی ضعیف ہے اس کا استاد "شَیْخٌ مِنْ بَنِی تَمِیْم" مجہول ہے (میزانُ للاعتدال جلد۲ صفحہ۲۹۶' تَنْقِیْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ ۱۷۰)

وضاحت ۲: حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ فروخت کرنے والے کو کسی چیز کے فروخت کرنے پر مجبور کرنا اور اسی طرح خریدنے والے کو کسی چیز کے فروخت کرنے پر مجبور کرنا درست نہیں اور بعض اہلِ علم نے وضاحت کی ہے کہ ایک شخص کسی چیز کو کسی مجبوری کے پیش نظر فروخت کرنا چاہتا ہے' خریدار کو اس کی مجبوری کا علم ہے' اس کے پیش نظر وہ اس چیز کے خریدنے سے اپنی بے رغبتی کا اظہار کرتا ہے اور ساتھ ساتھ قیمت بھی کم کرتا جاتا ہے یہاں تک کہ فروخت کرنے والا مجبور ہو کر بہت ہی کم قیمت پر اس چیز کو فروخت کر دیتا ہے

(اَلتَّعْلِیْقُ الصَّبِیْح جلد۲ صفحہ ۳۲۵)

٢٨٦٦ - (٣٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ، سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ ، فَنَهَاهُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ. فَرَخَّصَ لَهٗ فِي الْكِرَامَةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۸۶۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کلاب (قبیلہ) کے ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سانڈ کی جفتی (کے کرائے) کے بارہ میں دریافت کیا؟ آپؐ نے اس سے منع فرمایا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سانڈ کو جفتی کے لئے چھوڑتے ہیں تو ہماری اس پر عزّت کی جاتی ہے (یعنی ہمیں اس پر کچھ عطیہ ملتا ہے) تو آپؐ نے بطور عزّت کے (عطیہ قبول کرنے کی) اجازت مرحمت فرمائی (ترمذی)

٢٨٦٧ - (٣٤) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ، وَلِاَبِيْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيِّ: قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَأْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيُرِيْدُ مِنِّي الْبَيْعَ وَلَيْسَ عِنْدِيْ، فَاَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ. قَالَ: «لَا تَبِعْ

مَا لَيْسَ عِنْدَكَ»

۲۸۶۷: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسی چیز کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہیں ہے (ترمذی) اور ابوداؤد‘ نسائی کی ایک روایت میں ہے (حکیم بن حزامؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا‘ اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک شخص آتا ہے وہ مجھ سے کسی چیز کو خریدنا چاہتا ہے جو میرے پاس نہیں ہے میں اسے وہ چیز بازار سے خرید کر دیتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا‘ جو چیز آپ کے پاس نہیں ہے آپ اسے فروخت نہ کریں۔

۲۸۶۸ - (۳۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِیْ بَيْعَةٍ . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

۲۸۶۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع سے منع کیا (مالک‘ ترمذی‘ ابوداؤد‘ نسائی)

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ فروخت کرنے والا کہتا ہے کہ میں اس کپڑے کو نقد دس روپے اور ادھار بیس روپے میں فروخت کرتا ہوں۔ معاملہ طے نہیں ہوا تو بیع فاسد ہے یا اس کی شکل یہ بھی ہے کہ کوئی کہے‘ میں آپ کے ہاتھ میں یہ کپڑا بیس روپے کے عوض اس شرط پر فروخت کرتا ہوں کہ آپ مجھے فلاں کپڑا دس روپے کے عوض فروخت کریں گے (التَّعْلِيْقُ الصَّبِيْح جلد۲ صفحہ۳۲۶)

۲۸۶۹ - (۳۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِیْ صَفْقَةٍ وَّاحِدَةٍ. رَوَاهُ فِی «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۲۸۶۹: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے منع کیا (شرح السنہ)

۲۸۷۰ - (۳۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ ، وَلَا شَرْطَانِ فِیْ بَيْعٍ ، وَّلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ ، وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ .

۲۸۷۰: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا‘ قرض اور بیع جائز نہیں۔ ایک بیع میں دو شرطیں جائز نہیں۔ جس چیز پر قبضہ نہیں کیا اس کا نفع جائز نہیں اور جو چیز فروخت کرنے والے کے پاس موجود نہیں اس کو فروخت کرنا جائز نہیں۔

(ترمذی' ابوداؤد' نسائی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

وضاحت : فروخت کرنے والا خریدار سے کہے کہ میں تیرے ہاتھ میں گھوڑا پانچ ہزار کے عوض تب فروخت کروں گا جب تو مجھے ایک ہزار روپے قرض دے گا۔ یہ صورت قرض اور بیع کی ہے جو ناجائز ہے اور ایک بیع میں دو شرطیں ناجائز ہیں' اس کی وضاحت گزر چکی ہے (واللہ اعلم)

۲۸۷۱ - (۳۸) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالنَّقِيعِ بِالدَّنَانِيرِ، فَآخُذُ مَكَانَهَا الدَّرَاهِمَ، وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ فَآخُذُ مَكَانَهَا بِالدَّنَانِيرَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: «لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۸۷۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نَقِیع (مقام) میں دنانیر کے بدل اونٹ فروخت کرتا اور دنانیر کے بجائے دراہم حاصل کر لیتا چنانچہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؐ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا؟ آپؐ نے فرمایا' کچھ حرج نہیں جب تو اس روز کے بھاؤ کے موافق تبادلہ کرے اور جب تم دونوں الگ الگ ہو تو تمہارے درمیان لین دین باقی نہ ہو یعنی قبضہ ضروری ہے۔

(ابوداؤد' ترمذی' نسائی' دارمی)

۲۸۷۲ - (۳۹) **وَعَنِ** الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَخْرَجَ كِتَاباً: هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، اشْتَرَى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً، لَا دَاءَ، وَلَا غَائِلَةَ، وَلَا خِبْثَةَ، بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۲۸۷۲: عداء بن خالد بن ہوذہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک خط نکالا (جس میں تحریر تھا) یہ وہ چیز ہے جس کو عداء نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا ہے۔ آپؐ سے غلام یا لونڈی کو خریدا' اس کو کوئی بیماری لاحق نہیں ہے' نہ اس میں چوری اور بھاگ جانے (وغیرہ) کا عیب ہے اور نہ یہ غیر شرعی غلام ہے۔ یہ ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے بیع ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۲۸۷۳ - (۴۰) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا، فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ؟» فَقَالَ رَجُلٌ: آخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ؟» فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ، فَبَاعَهُمَا مِنْهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۸۷۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ فروخت کیا۔ آپؐ نے اعلان کیا' اس ٹاٹ اور پیالے کو کون خریدے گا؟ ایک شخص نے کہا' میں ایک درہم میں لیتا ہوں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان کیا' ایک درہم سے زیادہ کون دے گا؟ ایک شخص نے آپؐ کو دو درہم دیے۔ آپؐ نے دونوں چیزیں اس کے ہاتھ فروخت کر دیں (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' اس کی سند میں ابوبکر حنفی راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۶۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٨٧٤ - (٤١) عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْ، لَمْ يَزَلْ فِي مَقْتِ اللّٰهِ، أَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَلْعَنُهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۲۸۷۴: واثِلہ بن اَسْقَع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے عیب دار چیز کو فروخت کیا اور عیب نہ بتلایا تو وہ ہمیشہ اللہ کی ناراضگی میں رہے گا یا فرشتے اس پر ہمیشہ لعنت بھیجتے رہیں گے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالوہاب بن ضحاک راوی کذّاب اور بقیہ بن ولید راوی مدلّس ہے نیز معاویہ بن یحییٰ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰' تہذیبُ الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۶۳' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۰' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۳' تَنْقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۷۲)

(٦) بَابٌ [فِى الْبَيْعِ الْمَشْرُوْطِ]

(مشروط بیع)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٨٧٥ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ ، فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ ، اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ. وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ، فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ ، اِلَّا اَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَرَوَى الْبُخَارِيُّ الْمَعْنَى الْاَوَّلَ وَحْدَهُ.

پہلی فصل

۲۸۷۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص پیوند کے بعد کھجور کا درخت خریدے تو اس کا پھل خریدنے والے کے لئے ہے البتہ یہ کہ خریدنے والا شرط لگائے اور جو شخص ایسے غلام کو خریدے جس کے پاس مال ہے تو اس کا مال بیچنے والے کو ملے گا البتہ یہ کہ خریدنے والا شرط لگائے (مسلم) اور بخاری نے صرف پہلے جملے کو بیان کیا ہے۔

وضاحت: یہ کہنا درست نہیں کہ امام بخاریؒ نے صرف پہلے جملے کو بیان کیا ہے جبکہ امام بخاریؒ نے "کتَابُ الشِّرْبِ" "بَابُ الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهٗ مَمَرٌّ" میں دونوں جملوں کو بیان کیا ہے (فتح الباری جلد۵ صفحہ۴۹)

٢٨٧٦ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَدْ اَعْيٰى، فَمَرَّ النَّبِىُّ ﷺ بِهٖ، فَضَرَبَهُ، فَسَارَ سَيْرًا لَيْسَ يَسِيْرُ مِثْلَهُ، ثُمَّ قَالَ: «بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ» قَالَ: فَبِعْتُهُ فَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ اِلٰى اَهْلِىْ ، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ وَنَقَدَنِىْ ثَمَنَهُ وَفِىْ رِوَايَةٍ: فَاَعْطَانِىْ ثَمَنَهُ وَرَدَّهُ عَلَىَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِىْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِىِّ اَنَّهُ قَالَ لِبِلَالٍ: «اِقْضِهِ وَزِدْهُ» فَاَعْطَاهُ، وَزَادَهُ قِيْرَاطًا.

۲۸۷۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے اونٹ پر (سوار ہو کر) سفر کر رہا تھا جبکہ اونٹ تھکا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے اونٹ کو (کوڑا) مارا' وہ اتنا تیز چلا کہ اس سے پہلے وہ کبھی اتنا تیز نہیں چلا تھا۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' آپ ایک اوقیہ یعنی ۴۰ درہم کے

عوض اسے میرے ہاتھ فروخت کر دیں؟ جابرؓ نے بیان کیا چنانچہ میں نے آپؐ کے ہاتھ فروخت کر دیا لیکن شرط لگائی کہ گھر تک اس پہ سوار ہوں گا۔ جب میں مدینہ منورہ واپس آیا تو میں آپؐ کے پاس اونٹ لایا۔ آپؐ نے مجھے اس کی نقد قیمت ادا کر دی اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے مجھے اس کی قیمت ادا کی اور اونٹ بھی مجھے واپس کر دیا (بخاری، مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے بلال سے کہا' اس کی قیمت ادا کر بلکہ زیادہ عطا کر چنانچہ اس کی قیمت ادا کی اور ایک قیراط مزید دیا۔

۲۸۷۷ - (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ بَرِيْرَةُ، فَقَالَتْ: إِنِّيْ كَاتَبْتُ عَلٰى تِسْعِ أَوَاقٍ، فِيْ كُلِّ عَامٍ وُقِيَّةٌ، فَأَعِيْنِيْنِيْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَأُعْتِقَكِ؛ فَعَلْتُ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِيْ فَذَهَبَتْ إِلٰى أَهْلِهَا، فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خُذِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا» ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي النَّاسِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ؛ فَمَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ. مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ؛ فَهُوَ بَاطِلٌ، وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، فَقَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں' بَرِیرَہ (لونڈی) آئی' اس نے بتایا کہ میں نے (اپنے مالکان سے) نو اوقیہ یعنی ۳۶۰ درہم پر کتابت کی ہے' آپ میری مدد فرمائیں؟ عائشہؓ نے جواب دیا' اگر تیرے مالکان پسند کریں کہ میں انہیں ایک ہی دفعہ زرِ کتابت دے دوں اور تجھے آزاد کر دوں تو میں یہ کر سکتی ہوں لیکن تیرا وِلاء (ورثہ) مجھے ملے گا اس پر وہ اپنے مالکان کے ہاں گئی لیکن انہوں نے اس بات کو تسلیم نہ کیا اور اصرار کیا کہ وِلاء (ورثہ) ان کا ہو گا۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (عائشہ!) اس کو حاصل کر اور اس کو آزاد کر۔ بعدازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمد و ثناء کے بعد لوگوں کو بتایا' ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرائط لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو بھی شرط اللہ کی کتاب میں نہیں ہے، وہ باطل ہے اگرچہ وہ شرائط ایک سو ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کا فیصلہ برحق ہے اور اللہ کی (متعین کردہ) شرائط قابلِ اعتماد ہیں اور وِلاء (ورثہ) اس کا حق ہے جس نے آزاد کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے (واللہ اعلم)

۲۸۷۸ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ، وَعَنْ هِبَتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۷۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وِلاء (آزاد کردہ غلام یا لونڈی کے ورثہ) کو فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے منع کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: ولاء سے مراد یہ ہے کہ آزاد کردہ غلام یا لونڈی کی موت کے بعد اگر اس کا کوئی قریبی رشتہ دار موجود نہ ہو تو آزاد کرنے والا آقا اس کا وارث ہوتا ہے' یہ حقِ ولاء کسب کی طرح قابلِ بیع و ہبہ نہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۸۷۹ - (۵) **وَعَنْ** مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ، قَالَ: ابْتَعْتُ غُلَاماً فَاسْتَغْلَلْتُهُ ، ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰی عَیْبٍ، فَخَاصَمْتُ فِیْهِ اِلٰی عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ فَقَضٰی لِیْ بِرَدِّهِ، وَقَضٰی عَلَیَّ بِرَدِّ غَلَّتِهِ، فَاَتَیْتُ عُرْوَةَ فَاَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: اَرُوْحُ اِلَیْهِ الْعَشِیَّةَ فَاُخْبِرُهُ: اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَضٰی فِیْ مِثْلِ هٰذَا: اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ . فَرَاحَ اِلَیْهِ عُرْوَةُ فَقَضٰی لِیْ اَنْ آخُذَ الْخَرَاجَ مِنَ الَّذِیْ قَضٰی بِهٖ عَلَیَّ لَهٗ. رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل

۲۸۷۹: مَخْلَدْ بن خُفَاف سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے ایک غلام خریدا' اس کو مزدوری پہ لگا کر آمدنی حاصل کی بعدازاں مجھے اس کے کسی عیب کا پتہ چلا' میں نے اس سلسلہ میں عمرؒ بن عبدالعزیز کے پاس مقدمہ دائر کر دیا۔ انہوں نے میرے حق میں فیصلہ صادر کرتے ہوئے حکم دیا کہ میں غلام فروخت کرنے والے کو واپس کر دوں اور میرے خلاف فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ اس کی مزدوری کو واپس کریں چنانچہ میں عروہؓ کے ہاں گیا' ان کو (اس فیصلہ سے) آگاہ کیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس آج شام کو جاؤں گا اور انہیں آگاہ کروں گا کہ عائشہؓ نے مجھے بتایا تھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے معاملے میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ (غلام کی) آمدنی کا مالک وہ شخص ہو گا جو اس کا ذمہ دار ہو گا چنانچہ عروہؓ ان کے پاس گئے تو (عمر بن عبدالعزیزؒ) نے میرے حق میں فیصلہ کیا کہ میں اس شخص سے (غلام کی حاصل کردہ) آمدنی حاصل کروں جس کے حق میں انہوں نے میرے خلاف فیصلہ کیا تھا (شرحُ السُّنَّۃ)

وضاحت: جب خرید کردہ غلام خریدنے والے کے پاس گیا' اگر اس دوران غلام مرجائے تو خریدنے والے کا مرے گا اسی طرح اگر اس دوران غلام مزدوری کرتا ہے تو مزدوری کی رقم کا بھی خریدنے والا مستحق ہو گا اگرچہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے ضعیف ہے لیکن ابوداؤد میں اس مضمون کی حدیث کے دو طرق ایسے مذکور ہیں جن کے راوی ثقہ ہیں (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۷۴)

۲۸۸۰ - (۶) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا اخْتَلَفَ الْبَیِّعَانِ؛ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ، وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِیَارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ مَاجَةَ. وَالدَّارِمِیِّ قَالَ: «اَلْبَیِّعَانِ اِذَا اخْتَلَفَا وَالْمَبِیْعُ قَائِمٌ بِعَیْنِهٖ، وَلَیْسَ بَیْنَهُمَا بَیِّنَةٌ؛

فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ اَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ».

۲۸۸۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کا اختلاف ہو جائے تو فروخت کرنے والے کی بات کا اعتبار کیا جائے گا اور خریدار کو اختیار ہوگا (ترمذی) اور ابنِ ماجہ اور دارمی کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان جب اختلاف رونما ہو اور فروخت کردہ چیز اسی حالت میں باقی ہو اور ان دونوں کے پاس دلیل بھی نہ ہو تو بات فروخت کرنے والے کی معتبر ہو گی یا دونوں بیع کو واپس کر دیں۔

۲۸۸۱ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَه.

وَفِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِیْحِ» عَنْ شُرَیْحِ الشَّامِیِّ مُرْسَلاً.

۲۸۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے کسی مسلمان کی خریدی ہوئی شے جس کے خریدنے پر وہ پچھتاتا ہو واپس لے لی اور سودا ختم کر دیا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی غلطیوں کو معاف فرمائے گا (ابوداؤد، ابن ماجہ) اور شرحُ السُّنَّۃ میں مصابیح کے الفاظ کے ساتھ ساتھ شُریح شامی سے مرسل روایت ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۸۸۲ - (۸) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اشْتَرٰی رَجُلٌ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ عِقَارًا مِّنْ رَجُلٍ، فَوَجَدَ الَّذِی اشْتَرَی الْعِقَارَ فِیْ عِقَارِهٖ جَرَّةً فِیْهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِی اشْتَرَی الْعِقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ عَنِّیْ إِنَّمَا اشْتَرَیْتُ الْعِقَارَ وَلَمْ ابْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ بَائِعُ الْأَرْضِ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِیْهَا. فَتَحَاکَمَا إِلٰی رَجُلٍ، فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاکَمَا إِلَیْهِ: أَلَکُمَا وَلَدٌ؟ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: لِیْ غُلَامٌ، وَقَالَ الْآخَرُ: لِیْ جَارِیَةٌ. فَقَالَ: أَنْکِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِیَةَ، وَاَنْفِقُوْا عَلَیْهِمَا مِنْهُ، وَتَصَدَّقُوْا» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

تیسری فصل

۲۸۸۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم سے پہلے دور کے لوگوں میں سے ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین خریدی۔ جس شخص نے زمین خریدی اس نے اپنی زمین میں سونے سے بھرا ہوا ایک مٹکا پایا۔ زمین کے خریدار نے فروخت کرنے والے سے کہا، مجھ سے

www.muhammadilibrary.com

اپنا سونا لے لو (اس لئے) کہ میں نے تو زمین خریدی تھی سونا تو نہیں خریدا تھا۔ زمین فروخت کرنے والے نے کہا' میں نے تجھے اور جو کچھ زمین میں ہے سبھی کچھ فروخت کیا تھا چنانچہ وہ دونوں ایک شخص کے ہاں یہ فیصلہ لے گئے چنانچہ جس شخص کے پاس فیصلہ لے گئے تھے اس نے دریافت کیا' تمہاری اولاد ہے؟ ایک نے بیان کیا' میرا لڑکا ہے دوسرے نے بیان کیا' میرے ہاں لڑکی ہے۔ اس نے کہا' لڑکے کا لڑکی سے نکاح کر دو اور یہ سونا ان پر خرچ کرو اور بقیہ خیرات کر دو (بخاری' مسلم)

(۷) بَابُ السَّلَمِ وَالرَّهْنِ

(بیع سَلَم اور رہن کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٨٨٣ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: «مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ، وَوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۸۸۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب) مدینہ منورہ تشریف لائے تو (وہاں کے باشندے) پھلوں میں ایک سال، دو سال اور تین سال تک کے لئے بیع "سَلَم" کرتے تھے۔ آپؐ نے واضح فرمایا کہ جو شخص کسی چیز میں بیع "سَلَم" کرنا چاہتا ہے تو وہ بیع "سَلَم" میں معلوم ماپ، معلوم وزن اور معلوم وقت کا تعین کرے (بخاری، مسلم)

وضاحت: بیع "سَلَم" کی مثال یوں ہے کہ ایک شخص سو من کھجور کا سودا کرتا ہے۔ کھجور کی قسم کا تعین بھی کرتا ہے اور نرخ ۷۰۰ روپے فی من مقرر کرتا ہے اور شرط لگاتا ہے کہ ایک ماہ بعد سو من کھجور میں تجھ سے حاصل کروں گا جبکہ اس کی قیمت کی مکمل ادائیگی اسی وقت کر دیتا ہے تو یہ بیع جائز ہے (واللہ اعلم)

٢٨٨٤ - (٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَاماً مِنْ يَهُوْدِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ، وَرَهَنَهُ دِرْعاً لَهُ مِنْ حَدِيْدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے کچھ مدت کے بعد ادائیگی کرنے کے وعدے پر غلہ خریدا اور اس کے ہاں انہوں نے لوہے کی زرہ گروی رکھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: جب کوئی شخص ادھار خریدے تو فروخت کرنے والے کا اعتماد قائم کرنے کے لئے رقم کی جگہ کوئی چیز گروی رکھے کہ جب میں اس کی قیمت ادا کر دوں گا تو یہ چیز واپس لے لوں گا (واللہ اعلم)

۲۸۸۵ - (۳) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعاً مِّنْ شَعِيْرٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۸۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے تو آپؐ کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے گروی تھی (بخاری)

۲۸۸۶ - (٤) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «الظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْناً، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُوْناً وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۸۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سواری جب گروی کی ہو تو اس پر خرچ کرنے کی وجہ سے سواری کی جائے اور دودھ والے جانور کے دودھ کو اس پر خرچ کرنے کی وجہ سے پیا جائے جب کہ وہ گروی کا ہو اور جو شخص سواری کرتا ہے اور دودھ پیتا ہے (اس پر) اخراجات کا بوجھ ہو گا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۸۸۷ - (۵) **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ الرَّهْنَ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِيْ رَهَنَهُ، لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ مُرْسَلاً.

دوسری فصل

۲۸۸۷: سعیدؒ بن مُسیّب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ گروی (کا عقد) گروی رکھی گئی چیز کو اس کے مالک سے نہیں روکتا' گروی رکھنے والے کے لئے گروی شدہ چیز کی زیادتی اور منفعت ہے نیز اس کا ذمہ اور اس کا نقصان ہے (شافعی نے مرسل بیان کیا)

۲۸۸۸ - (٦) وَرُوِيَ مِثْلُهُ اَوْ مِثْلُ مَعْنَاهُ، لَا يُخَالِفُ عَنْهُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلاً.

۲۸۸۸: اور اس روایت کی مثل یا اس کے معنی کا مثل جو اس کے مخالف نہیں ہے' سعیدؒ بن مُسیّب سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے متصل روایت کیا ہے۔

وضاحت: زمانہ جاہلیت میں جب کوئی شخص کسی چیز کو گروی رکھتا تو مرتھن سے وقتِ معین تک کے لئے قرض لیتا' اگر وقتِ معین پر قرض ادا نہ کر سکتا تو مرتھن گروی شدہ چیز کا مالک بن جاتا تھا۔ اسلام نے اس کو باطل قرار دیا ہے اور اس حدیث میں واضح کر دیا ہے کہ گروی شدہ چیز کا فائدہ یا نقصان راہن کو پہنچے گا' مرتھن کو فائدہ یا نقصان

نہیں پہنچے گا' اسی طرح اگر راہن نے زمین گروی رکھی ہے تو مرتھن اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ (واللہ اعلم)

۲۸۸۹ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، وَالْمِيْزَانُ مِيْزَانُ اَهْلِ مَكَّةَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۲۸۸۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ماپ (میں معیار) مدینہ والوں کا ماپ ہے اور وزن (میں معیار) اہلِ مکہ کا وزن ہے (ابوداوُد' نسائی)

۲۸۹۰ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ: «اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ، هَلَكَتْ فِيْهِمَا الْاُمَمُ السَّابِقَةُ قَبْلَكُمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۸۹۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپ اور وزن والوں کو مخاطب کیا (اور فرمایا) بلاشبہ تم ان دو چیزوں کے ساتھ ذمہ دار ٹھہرائے گئے ہو جن کے بارے میں تم سے پہلے کی اُمتیں تباہ و برباد ہو گئیں (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۸۹۱ - (۹) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهِ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۲۸۹۱: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی چیز کی خرید بصورت بیع "سَلَم" کرتا ہے تو جب تک اس چیز پر مکمل قبضہ نہ کرے اس میں تصرف نہ کرے (ابوداوُد' ابن ماجہ)

(۸) بَابُ الْاِحْتِكَارِ

(ذخیرہ اندوزی کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۸۹۲ - (۱) عَنْ مَعْمَرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: «كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِى النَّضِيْرِ» فِى بَابِ الْفَيْءِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

پہلی فصل

۲۸۹۲: معمرؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ذخیرہ اندوزی کرنے والا خطاکار ہے (مسلم) اور ہم عنقریب عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کو "جو بنونضیر قبیلہ کے اموال کے متعلق ہے" انشاءَ اللہ بابُ الفیٔ میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

۲۸۹۳ - (۲) عَنْ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ، وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۲۸۹۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تاجر کو رزق ملتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے لعنتی ہیں (ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: علامہ البانیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے اس کی سند میں علی بن سالم راوی مجہول ہے' حدیث کی عمومیت کا تقاضا تو یہی ہے کہ کسی چیز کی بھی ذخیرہ اندوزی جائز نہیں۔ بعض اہل علم اسے خورد و نوش کی چیزوں کے ساتھ خاص کرتے ہیں کہ ان کی ذخیرہ اندوزی سے اشیائے خورد و نوش کے نرخ زیادہ ہو جائیں گے اور اس سے اللہ کی مخلوق کو پریشانی لاحق ہوگی (تَنقِيحُ الرواة جلد ۲ صفحہ ۱۷۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۸۷۵)

٢٨٩٤ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! سَعِّرْ لَنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ، وَإِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ أَلْقَى رَبِّيْ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلَمَةٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۸۹۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عہدِ رسالت میں (چیزوں کے) نرخ بڑھ گئے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! نرخ مقرر کر دیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ ہی نرخ مقرر کرنے والا ہے' وہی کمی کرنے والا' وہی فراخی کرنے والا ہے اور میں پراُمید ہوں کہ جب میری ملاقات میرے پروردگار سے ہو تو تم میں سے کوئی شخص بھی مجھ سے کسی خون اور مال کا مطالبہ کرنے والا نہ ہو (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٨٩٥ - (٤) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ». وَرَزِيْنٌ فِيْ «كِتَابِهِ».

تیسری فصل

۲۸۹۵: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے مسلمانوں کی خوراک کو ان سے روک رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو کوڑھ (کی بیماری) اور مفلسی میں مبتلا کرے گا (ابن ماجہ' بیہقی شعب الایمان' رزین)

٢٨٩٦ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ، فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللهِ، وَبَرِئَ اللهُ مِنْهُ». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۲۸۹۶: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے غلہ کا چالیس دن ذخیرہ (Stock) اس مقصد کے لئے کیا کہ نرخ زیادہ ہو جائے تو وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ اس سے بری (رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو بشر الملوکی راوی کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۷۸)

٢٨٩٧ - (٦) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «بِئْسَ

اَلْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ: اِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ؛ وَاِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»، وَرَزِيْنٌ فِي «كِتَابِهِ».

۲۸۹۷: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' وہ شخص برا ہے جو ذخیرہ (Stock) کرنے والا ہے' اگر اللہ چیزوں کا نرخ سستا کر دیتا ہے تو وہ غمزدہ ہو جاتا ہے اور اگر گراں کر دیتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے (بیہقی شُعَبِ الایمان' رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی متروک ہے (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۷۸)

۲۸۹۸ - (۷) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ؛ لَمْ يَكُنْ لَّهُ كَفَّارَةً». رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۲۸۹۸: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے چالیس روز تک غلے کا ذخیرہ (Stock) کیا بعدازاں اس سے خیرات کر دیا (پھر بھی) اس کا کفارہ نہیں ہو گا (رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۷۸)

(۹) بَابُ الْإِفْلَاسِ وَالْإِنْظَارِ

(دیوالیہ اور مہلت دینے کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۸۹۹ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَيُّمَا رَجُلٍ اَفْلَسَ فَاَدْرَكَ رَجُلٌ مَالَهُ بِعَيْنِهِ ؛ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۸۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کے دیوالیہ ہونے کا اعلان ہو گیا تو ایک شخص نے بعینہ اپنا مال اس کے ہاں پالیا تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: ایک شخص کاروبار میں اس قدر دب گیا کہ اس پر قرض ہو گیا اور اس کے لئے قرض ادا کرنا ممکن نہیں رہا تو وہ شخص عدالت میں جا کر درخواست پیش کرے کہ مجھے دیوالیہ قرار دیا جائے۔ غور و فکر کے بعد جب اس کو دیوالیہ قرار دینے کا فیصلہ ہو گیا تو اگر اس کے ہاں کسی شخص کا خرید کردہ مال اصلی حالت میں موجود ہے تو وہ اس سے اپنا مال حاصل کر سکتا ہے' دیگر قرض خواہ اس کے ساتھ شریک نہ ہوں گے البتہ اس کے علاوہ اگر کوئی مال ایسا ہے جس کے بارے میں کسی قرض خواہ کا دعویٰ نہیں ہے تو وہ تمام قرض خواہوں میں برابر تقسیم کر دیا جائے گا اور اعلان کر دیا جائے گا کہ اب اس شخص کے پاس کسی کی ادائیگی کے لئے کوئی چیز موجود نہیں ہے لہذا اس کو تنگ نہ کیا جائے (واللہ اعلم)

۲۹۰۰ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُصِيْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا، فَكَثُرَ دَيْنُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ»، فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَآءَ دَيْنِهٖ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِغُرَمَآئِهٖ: «خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۰۰: ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ایک شخص پھلوں کو خریدنے کی وجہ سے بہت زیادہ مقروض ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

اس شخص پر صدقہ کرو۔ لوگوں نے اس پر صدقہ کیا لیکن اس سے اس کا قرض ادا نہ ہو سکا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے کہا کہ جو کچھ تمہیں مل رہا ہے وہ حاصل کرو' اس سے زیادہ تمہیں کچھ نہیں مل سکتا (مسلم)

٢٩٠١ - (٣) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ: اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ، لَعَلَّ اللّٰهُ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا، قَالَ: فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک شخص لوگوں کو قرض (مال) دیتا تھا' وہ اپنے خادم سے کہتا کہ جب تو کسی تنگدست کے ہاں جائے تو اس کو معاف کر۔ عین ممکن ہے کہ اللہ ہمیں معاف کرے۔ آپؐ نے بیان کیا کہ اس کی اللہ سے ملاقات ہوئی تو اللہ نے اسے معاف کر دیا (بخاری' مسلم)

٢٩٠٢ - (٤) **وَعَنْ** اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّنَجِّيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ؛ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۰۲: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو پسند ہے کہ اللہ اس کو قیامت کے دن کے مصائب سے نجات عطا فرمائے تو وہ تنگدست انسان کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے (مسلم)

٢٩٠٣ - (٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ؛ اَنْجَاهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۰۳: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جو شخص کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے تو اللہ اس کو قیامت کے دن کی مصیبتوں سے نجات عطا کرے گا (مسلم)

٢٩٠٤ - (٦) **وَعَنْ** اَبِي الْيَسَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ؛ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِيْ ظِلِّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۰۴: اَبُوالْیَسَر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ

نے فرمایا' جس شخص نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کو معاف کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے میں سایہ عطا کرے گا (مسلم)

٢٩٠٥ - (٧) وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَکْرًا ، فَجَاءَتْہُ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَۃِ. قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ : فَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقْضِیَ الرَّجُلَ بَکْرَہٗ. فَقُلْتُ: لَا اَجِدُ اِلَّا جَمَلاً خِیَارًا رَّبَاعِیًا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَعْطِہٖ اِیَّاہُ، فَاِنَّ خَیْرَ النَّاسِ اَحْسَنُھُمْ قَضَاءً». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۲۹۰۵: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ ادھار حاصل کیا چنانچہ آپؐ کے پاس صدقہ کے اونٹ آئے۔ ابورافع نے بیان کیا' مجھے آپؐ نے حکم دیا کہ میں اس شخص کے جوان اونٹ کے بدلے میں اونٹ واپس کروں۔ میں نے عرض کیا' میرے پاس (اس وقت) بہترین چھ سال کا اونٹ ہے۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسے یہی اونٹ دے دے اس لئے کہ تمام لوگوں سے بہتر وہ ہیں جو اچھے انداز سے ادائیگی کرتے ہیں (مسلم)

٢٩٠٦ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَجُلاً تَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَاَغْلَظَ لَہٗ، فَھَمَّ اَصْحَابُہٗ ، فَقَالَ: «دَعُوْہُ؛ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالاً، وَاشْتَرُوْا لَہٗ بَعِیْرًا، فَاَعْطُوْہُ اِیَّاہُ» قَالُوْا: لَا نَجِدُ اِلَّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّہٖ. قَالَ: «اشْتَرُوْہُ فَاَعْطُوْہُ اِیَّاہُ؛ فَاِنَّ خَیْرَکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۲۹۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا اور آپؐ کے ساتھ سختی کے ساتھ پیش آیا تو آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے (اس شخص کو ڈانٹ پلانے کا) ارادہ کیا۔ آپؐ نے حکم دیا' اسے کچھ نہ کہو' اس لئے کہ قرض خواہ باتیں کر سکتا ہے اور اس کو اونٹ خرید کر دو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' ہم اس کے اونٹ سے عمدہ اونٹ پاتے ہیں۔ آپؐ نے حکم دیا' وہی خرید کر دو اس لئے کہ تم میں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اچھے انداز سے ادائیگی کرتے ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سختی سے مطالبہ کیا تھا آپؐ کو برا بھلا نہیں کہا تھا جو ادب و احترام کے منافی ہو (واللہ اعلم)

٢٩٠٧ - (٩) وَعَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «مَطْلُ الْغَنِیِّ ظُلْمٌ، فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُکُمْ عَلٰی مَلِیٍّ فَلْیَتْبَعْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۲۹۰۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غنی کا

ٹال مٹول کرنا ظلم ہے جب تم میں سے کسی شخص کے قرض کا کسی غنی کو ذمہ دار ٹھہرایا جائے تو وہ اس کو قبول کر لے (بخاری، مسلم)

۲۹۰۸ - (۱۰) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ اَبِي حَدْرَدٍ دَيْناً لَهُ عَلَيْهِ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا، حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ، وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: «يَا كَعْبُ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَشَارَ بِيَدِهِ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ، قَالَ كَعْبٌ: قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «قُمْ فَاقْضِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۰۸: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے ابنِ ابی حدرد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد میں اپنا قرض طلب کیا۔ ان دونوں کی آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں ان کی آوازیں سنیں۔ آپؐ نے چل کر حجرہ کا پردہ اٹھایا اور کعبؓ بن مالک کو آواز دے کر کہا' اے کعب! انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے کہا کہ قرض سے آدھا معاف کر۔ کعبؓ نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں نے معاف کر دیا۔ آپؐ نے (مقروض سے) کہا' کھڑا ہو اور (باقی) ادا کر (بخاری، مسلم)

۲۹۰۹ - (۱۱) وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْساً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ، فَقَالُوْا: صَلِّ عَلَيْهَا. فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوْا: لَا. فَصَلّٰى عَلَيْهَا. ثُمَّ اُتِيَ بِجَنَازَةٍ اُخْرٰى، فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «فَهَلْ تَرَكَ شَيْئاً؟» قَالُوْا: ثَلَاثَةَ دَنَانِيْرَ. فَصَلّٰى عَلَيْهَا. ثُمَّ اُتِيَ بِالثَّالِثَةِ، فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوْا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيْرَ. قَالَ: «هَلْ تَرَكَ شَيْئاً؟» قَالُوْا: لَا. قَالَ: «صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ». قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَيَّ دَيْنُهُ. فَصَلّٰى عَلَيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۰۹: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے' ایک جنازہ آیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اس کی نماز جنازہ پڑھائیں؟ آپؐ نے دریافت کیا' کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا چنانچہ آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی بعدازاں ایک اور جنازہ آیا آپؐ نے دریافت کیا' کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ تین دینار مال ہے۔ اس پر آپؐ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی بعدازاں تیسرا جنازہ آیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ تین دینار قرض ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' پھر تم اپنے ساتھی کی نماز

جنازہ ادا کرو۔ ابو قتادہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائیں' اس کا قرض میرے ذمہ ہے چنانچہ آپؐ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی (بخاری)

وضاحت: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی شخص کی نمازِ جنازہ ادا کرنے سے مقصود اس کی سفارش کرنا ہے اور آپؐ کی سفارش رد نہیں ہو سکتی۔ قرض جب تک ادا نہ کیا جائے ساقط نہیں ہوتا اور جب تک قرض ساقط نہ ہو آپؐ کی سفارش کیسے قبول ہو گی؟ اگر بیتُ المال میں پیسہ آ جاتا تو آپؐ مقروض کا قرض ادا کرنے کے بعد اس کی نمازِ جنازہ پڑھاتے تھے (واللہ اعلم)

۲۹۱۰ - (۱۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ. قَالَ: «مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ اَدَاءَهَا؛ اَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ . وَمَنْ اَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا؛ اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۹۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے لوگوں سے مال (قرض) لیا (اور) اس کا ارادہ ادا کرنے کا ہے تو اللہ اس کے قرض کی ادائیگی فرمائے گا اور جو شخص قرض لے کر اس کی عدم ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ اس کی ادائیگی (کے اسباب مہیا) نہیں کرے گا (بخاری)

۲۹۱۱ - (۱۳) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ، يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَايَایَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَعَمْ». فَلَمَّا اَدْبَرَ نَادَاهُ، فَقَالَ: «نَعَمْ، اِلَّا الدَّيْنَ ؛ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرِيْلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۱۱: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں کہ اگر میں اللہ کی راہ میں صبر کا دامن تھامے ہوئے طلبِ ثواب کی نیت سے پیش قدمی کرتے ہوئے قتل ہو جاؤں (تو کیا) اللہ میرے گناہ معاف کر دے گا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اثبات میں جواب دیا۔ جب وہ چلا گیا تو آپؐ نے اس کو بلا کر فرمایا' البتہ قرض معاف نہیں ہو گا' جبرائیل علیہ السلام نے اسی طرح کہا ہے۔ (مسلم)

۲۹۱۲ - (۱۴) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۱۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مسلم)

۲۹۱۳ - (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْهِ الدَّیْنُ، فَیَسْأَلُ: «هَلْ تَرَكَ لِدَیْنِهٖ قَضَآءً؟» فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰی، وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ: «صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ». فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ: «اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَتَرَكَ دَیْنًا، فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۹۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فوت شدہ شخص کو لایا جاتا جو مقروض ہوتا۔ آپؐ دریافت کرتے' اس شخص نے قرض کی ادائیگی کے لئے مال چھوڑا ہے؟ اگر آپؐ کو مطلع کیا جاتا کہ اس نے مال چھوڑا ہے' جس سے قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپؐ اس کی نمازِ جنازہ پڑھاتے وگرنہ صحابہ کرامؓ سے کہتے کہ تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو اور جب اللہ نے فتوحات سے نوازا تو آپؐ کھڑے ہوئے اور آپؐ نے فرمایا' میں ایمانداروں کا ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ حق دار اور قریب ہوں پس جو ایماندار شخص فوت ہوگا اور قرض چھوڑ جائے گا تو اس کا قرض میرے ذمہ ہوگا اور جو مال چھوڑے گا وہ اس کے وارثوں کو ملے گا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹۱٤ - (۱٦) عَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ الزُّرَقِیِّ قَالَ: جِئْنَا اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِیْ صَاحِبٍ لَنَا قَدْ اَفْلَسَ. فَقَالَ: هٰذَا الَّذِیْ قَضٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَیُّمَا رَجُلٍ مَاتَ اَوْ اَفْلَسَ، فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اَحَقُّ بِمَتَاعِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ بِعَیْنِهٖ». رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۲۹۱۴: ابوخلدہ زُرقی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے ایک ساتھی کے بارے میں جس کا دیوالیہ ہو گیا تھا ابوہریرہؓ کے پاس گئے۔ انہوں نے بیان کیا' ایسے شخص کے بارے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ جو شخص فوت ہو گیا یا اس کا دیوالیہ ہو گیا تو سامان والا اپنے سامان کا زیادہ حقدار ہے جب اس کو بعینہٖ پالیتا ہے (شافعی' ابن ماجہ)

۲۹۱۵ - (۱۷) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَیْنِهٖ حَتّٰی یُقْضٰی عَنْهُ». رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ، وَاَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِیُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

۲۹۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن

کی روح اس کے قرض کی وجہ سے معلق رہتی ہی جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ ہو۔
(شافعی' احمد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٢٩١٦ - (١٨) وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَاحِبُ الدَّيْنِ مَأْسُوْرٌ بِدَيْنِهِ ، يَشْكُوْ إِلٰى رَبِّهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۲۹۱۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مقروض شخص اپنے قرض کے سبب قید میں ہوتا ہے' وہ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی خدمت میں تنہائی کا شاکی ہوگا (شرح السنہ)

٢٩١٧ - (١٩) وَرُوِيَ أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يَدَّانُ ، فَأَتٰى غُرَمَاؤُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَبَاعَ النَّبِيُّ ﷺ مَالَهُ كُلَّهُ فِي دَيْنِهِ، حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ. مُرْسَلٌ. هٰذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيْحِ». وَلَمْ أَجِدْهُ فِي الْأُصُوْلِ إِلَّا فِي «الْمُنْتَقٰى»

۲۹۱۷: اور بیان کیا گیا ہے کہ معاذؓ قرض اٹھاتے تھے چنانچہ ان کے قرض خواہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا تمام مال ان کے قرض کے سبب فروخت کر دیا یہاں تک کہ معاذؓ کے پاس کچھ بھی نہ رہا۔ مرسل روایت ہے (یہ مصابیح کے الفاظ ہیں) صاحبِ مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو "مُنتقیٰ" کے علاوہ اصول کی کتابوں میں نہیں پایا۔

٢٩١٨ - (٢٠) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ شَابًّا سَخِيًّا، وَكَانَ لَا يُمْسِكُ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ يَدَّانُ حَتّٰى أَغْرَقَ مَالَهُ كُلَّهُ فِي الدَّيْنِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَكَلَّمَهُ لِيُكَلِّمَ غُرَمَآءَهُ، فَلَوْ تَرَكُوْا لِأَحَدٍ لَتَرَكُوْا لِمُعَاذٍ لِأَجْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَبَاعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَهُمْ مَالَهُ حَتّٰى قَامَ مُعَاذٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ. رَوَاهُ سَعِيْدٌ فِي «سُنَنِهِ» مُرْسَلًا

۲۹۱۸: عبدالرحمان بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مُعاذؓ بن جبل جواں سال سخی انسان تھے وہ (مال) روک کر نہیں رکھتے تھے وہ ہمیشہ قرض پکڑتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے اپنا تمام مال قرض میں ختم کر دیا وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپؐ سے گفتگو کی تاکہ آپؐ ان کے قرض خواہوں سے بات کریں پس اگر ان لوگوں نے کسی شخص کے کہنے پر قرض چھوڑنا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر معاذؓ کا قرض چھوڑ دیتے لیکن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں کے

لئے ان کا مال فروخت کر دیا یہاں تک کہ معاذؓ کے پاس کچھ بھی نہ رہا۔

(سعید نے اس حدیث کو "سُنن" میں مرسل بیان کیا ہے)

وضاحت: معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے مُعاذ رضی اللہ عنہ کے لئے شفاعت کی تھی، حکم نہیں دیا تھا کہ وہ معاف کریں بہرحال حدیث مرسل ہے بعض ائمہ کے ہاں مرسل حُجّت ہے (واللہ اعلم)

۲۹۱۹ - (۲۱) **وَعَنِ** الشَّرِيْدِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ». قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: يَحِلُّ عِرْضُهُ: يُغْلَظُ لَهُ. وَعُقُوْبَتُهُ: يُحْبَسُ لَهُ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِىُّ.

۲۹۱۹: شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مال والے انسان کا ٹال مٹول کرنا' اس کی ہتک عزت اور اس کو سزا دینا جائز کر دیتا ہے۔ ابنُ المبارکؒ نے بیان کیا کہ اس کی عزت گرانے سے مقصود اس کو سخت سُست باتیں کہنا ہے اور اس کو سزا دینے سے مقصود اس کو جیل میں بند کرنا ہے (ابوداوٗد' نسائی)

۲۹۲۰ - (۲۲) **وَعَنْ** اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُتِىَ النَّبِىُّ ﷺ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّىَ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «هَلْ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «هَلْ تَرَكَ لَهٗ مِنْ وَفَاءٍ؟» قَالُوْا: لَا. قَالَ: «صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ». قَالَ عَلِىُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ: عَلَىَّ دَيْنُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ. وَفِىْ رِوَايَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ: فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ مِنَ النَّارِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ اَخِيْكَ الْمُسْلِمِ. لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَقْضِىْ عَنْ اَخِيْهِ دَيْنَهٗ اِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ فِىْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۲۹۲۰: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپؐ اس کی نمازِ جنازہ ادا کریں۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تمہارے اس ساتھی پر قرض ہے؟ صحابہ کرامؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لئے مال چھوڑا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' اپنے ساتھی کا تم ہی جنازہ ادا کر لو۔ علیؓ بن ابی طالب نے کہا' اے اللہ کے رسول! مجھ پر اس کا قرض ہے چنانچہ آپؐ آگے بڑھے اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور ایک روایت میں یہی مضمون ہے اور آپؐ نے فرمایا' (اے علی!) اللہ نے تیری گردن کو دوزخ سے رہا کرا دیا ہے جیسا کہ تو نے اپنے مسلمان بھائی کی گردن کو رہا کرایا ہے جو بھی مسلمان اپنے بھائی سے اس کے قرض کی ادائیگی کرتا ہے اللہ قیامت کے دن اس کی گردن کو رہائی عطا کرے گا (شرحُ السُّنّۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ضعیف اور مجہول راوی ہے (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ ۱۸۳)

٢٩٢١ - (٢٣) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ؛ دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۹۲۱: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص فوت ہوا اور وہ تکبر' خیانت اور قرض سے بری ہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

٢٩٢٢ - (٢٤) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ أَعْظَمَ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِيْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا؛ أَنْ يَمُوْتَ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۲۹۲۲: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' اللہ کے ہاں ان کبائر گناہوں کے بعد جن سے اللہ نے منع کیا ہے بہت بڑا گناہ' جس کے ساتھ بندہ اللہ سے ملاقات کرے یہ ہے کہ کوئی شخص وفات پائے اور اس پر قرض ہو (اور) اس کی ادائیگی کے لئے اس نے مال نہ چھوڑا ہو (احمد' ابوداؤد)

٢٩٢٣ - (٢٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ إِلَّا صُلْحاً حَرَّمَ حَلَالاً، أَوْ أَحَلَّ حَرَاماً، وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ إِلَّا شَرْطاً حَرَّمَ حَلَالاً أَوْ أَحَلَّ حَرَاماً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه، وَأَبُوْ دَاوُدَ. وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ عِنْدَ قَوْلِهِ: «شُرُوْطِهِمْ».

۲۹۲۳: عمرو بن عوف مُزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا' مسلمانوں کے درمیان ہر صلح جائز ہے سوائے اس صلح کے جو حلال کو حرام کرے اور مسلمان اپنی شرائط پر ہیں سوائے اس شرط کے جو حلال کو حرام کرے (ترمذی' ابن ماجہ' ابوداؤد) اور ابوداؤد کی روایت اس کے قول "شروطھم" کے لفظ تک ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن عبداللہ راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ۸۵۸' الضعفاء و المتروکین صفحہ۵۰۴' میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ۴۰۶' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۱۳۲' تنقیح الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۸۲)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٩٢٤ - (٢٦) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ

بَزًّا مِنْ هَجَرَ ، فَأَتَيْنَا بِهِ مَكَّةَ ، فَجَآءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْشِيْ ، فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيْلَ ، فَبِعْنَاهُ ، وَثَمَّ رَجُلٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «زِنْ وَارْجِحْ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَأَبُوْ دَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَابْنُ مَاجَهْ ، وَالدَّارِمِيُّ ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ : هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

تیسری فصل

۲۹۲۴ : سُوید بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور مخرفہ عبدی نے ہجر (شہر) سے کپڑا خریدا چنانچہ ہم اسے مکہ مکرمہ لے آئے' ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے ہم سے ایک شلوار کا بھاؤ معلوم کیا۔ ہم نے اسے آپؐ کے ہاتھ فروخت کر دیا اور وہاں ایک شخص اجرت لے کر وزن کرتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا' وزن کر (اور) جھکتا ہوا یعنی زیادہ دے۔
(احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

۲۹۲۵ - (۲۷) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: كَانَ لِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ ، فَقَضَانِيْ ، وَزَادَنِيْ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

۲۹۲۵ : جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرض لینا تھا۔ آپؐ نے مجھے قرض واپس کیا اور زیادہ دیا (ابوداؤد)

۲۹۲۶ - (۲۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: اِسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِيْنَ أَلْفًا ، فَجَآءَهُ مَالٌ ، فَدَفَعَهُ إِلَيَّ ، وَقَالَ: «بَارَكَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ ، إِنَّمَا جَزَآءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَدَاءُ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

۲۹۲۶ : عبداللہ بن ابی ربیعہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار (درہم) قرض لیا چنانچہ آپؐ کے پاس مال آیا تو آپؐ نے یہ رقم میری جانب بھجوائی اور دعا کی کہ اللہ تیرے اہل اور تیرے مال میں برکت عطا کرے۔ بلاشبہ قرض کا بدلہ قرض خواہ کا شکریہ ادا کرنا اور قرض ادا کرنا ہے۔
(نسائی)

۲۹۲۷ - (۲۹) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «مَنْ كَانَ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ حَقٌّ ، فَمَنْ أَخَّرَهُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۲۹۲۷ : عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کا کسی پر حق ہو یعنی قرض ہو اور وہ اس کو مہلت دے تو اُس کو ہر دن کے بدلے میں صدقہ کا

ثواب ملے گا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوداؤد عکی راوی کذاب ہے (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۳)

۲۹۲۸ - (۳۰) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَاتَ اَخِیْ وَتَرَكَ ثَلَاثَمِائَةِ دِيْنَارٍ، وَتَرَكَ وَلَدًا صِغَارًا، فَأَرَدْتُّ اَنْ اُنْفِقَ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَيْنِهِ، فَاقْضِ عَنْهُ». قَالَ: فَذَهَبْتُ فَقَضَيْتُ عَنْهُ، وَلَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَأَةٌ تَدَّعِیْ دِيْنَارَيْنِ، وَلَيْسَتْ لَهَا بَيِّنَةٌ. قَالَ: «اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۹۲۸: سَعد بن اَطول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میرا بھائی فوت ہو گیا اور اس نے (ترکہ میں) تین سو دینار اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے۔ میں نے ارادہ کیا کہ (یہ دینار) ان پر خرچ کروں (لیکن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آگاہ کیا کہ تیرا بھائی قرض کی وجہ سے محبوس ہے (یعنی جنت میں داخل ہونے سے روکا گیا ہے) پس اس کا قرض ادا کر۔ اس نے بیان کیا' میں نے اس کا قرض ادا کر دیا ہے' اب صرف ایک عورت باقی رہ گئی جس نے دو دینار کا دعویٰ کیا جبکہ اس کے پاس ثبوت نہ تھا۔ آپؐ نے فرمایا' دے دیں وہ سچ کہتی ہے (احمد)

وضاحت: ممکن ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے علم ہو گیا ہو یا بلا وحی کہیں سے تصدیق ہو گئی ہو (واللہ اعلم)

۲۹۲۹ - (۳۱) **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا بِفِنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوْضَعُ الْجَنَائِزُ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا، فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ، فَنَظَرَ، ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ، وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهِ، قَالَ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ! سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاذَا نَزَلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ؟» قَالَ: فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا، فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا. قَالَ مُحَمَّدٌ: فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِیْ نَزَلَ؟ قَالَ: «فِی الدَّيْنِ؛ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ اَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ عَاشَ، ثُمَّ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ عَاشَ، ثُمَّ قُتِلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، ثُمَّ عَاشَ، وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى دَيْنُهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَفِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» نَحْوُهُ.

۲۹۲۹: محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد کے سامنے کھلی جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں جنازے رکھے جاتے تھے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نظر آسمان کی جانب اٹھائی۔ آپؐ نے آسمان کی جانب دیکھا پھر نظر کو نیچا کیا اور اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھا (اور) فرمایا' سُبحانَ اللہ! سُبحان اللہ! کس قدر عذاب کا نزول ہوا ہے؟ راوی نے بیان

کیا' ہم نے ایک دن ایک رات انتظار کیا لیکن ہم نے کچھ عذاب نہ دیکھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ راوی نے بیان کیا' میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ عذاب کیا ہے جو اترا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' قرض کے بارے میں ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے' اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے پھر اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے پھر قتل ہو جائے پھر زندہ ہو جائے اور اس پر قرض ہو تو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کیا جائے (احمد) اور شرحؒ السنہؒ میں اس کی مثل ہے۔

(۱۰) بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْوَكَالَةِ

(شراکت اور وکالت کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۹۳۰ - (۱) عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوْقِ، فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: اَشْرِكْنَا، فَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيُشْرِكُهُمْ، فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ، وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ ذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۹۳۰: زُہرہ بن مَعْبَدْ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے دادا عبداللہ بن ہشام اس کو بازار لے جاتے (وہاں سے) غلہ خرید کرتے۔ عبداللہ بن عمرؓ اور ابن زبیرؓ ان سے ملتے اور کہتے (اس سودے میں) ہمیں بھی شریک کریں' اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لئے برکت کی دعا کی ہے اور وہ ان کو شریک کرتے۔ بسا اوقات انہیں نفع میں تندرست اونٹنی غلہ لدی ہوئی حاصل ہوتی اور وہ اسے گھر بھجوا دیتے۔ عبداللہ بن ہشام کو ان کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی تھیں' آپؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کے لئے برکت کی دعا کی تھی (بخاری)

۲۹۳۱ - (۲) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الْاَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا النَّخِيْلَ. قَالَ: «لَا، تَكْفُوْنَنَا الْمَؤُوْنَةَ، وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ». قَالُوْا: سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انصار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا' ہمارے اور ہمارے مہاجر بھائیوں کے درمیان کھجوروں کے درخت تقسیم کر دیں؟ آپؐ نے انکار کیا۔ اس پر انصار نے کہا' تم مہاجر لوگ باغوں میں محنت' مشقت کرو اور ہم تمہیں پھلوں میں شریک کر لیں گے۔ مہاجرین نے

بخوشی اس پیشکش کو قبول کر لیا (بخاری)

۲۹۳۲ ـ (۳) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ أَعْطَاهُ دِيْنَاراً لِيَشْتَرِيَ بِهِ شَاةً، فَاشْتَرٰى لَهُ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِيْنَارٍ، وَأَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِيْنَارٍ، فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْعِهِ بِالْبَرَكَةِ، فَكَانَ لَوِ اشْتَرٰى تُرَاباً لَرَبِحَ فِيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۳۲: عُروۃ بن اَبی الجَعْد البَارِقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دینار دیا کہ وہ اس کی بکری خریدے۔ اس نے ایک دینار کے ساتھ دو بکریاں خریدیں۔ ایک بکری ایک دینار کے عوض فروخت کر دی۔ اس کے بعد وہ آپؐ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لے کر آیا۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں خرید و فروخت کے سلسلہ میں خیر و برکت کی دعا کی پس اگر وہ مٹی (بھی) خرید لیتا تو اس کو اس میں بھی فائدہ حاصل ہوتا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹۳۳ ـ (٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رَفَعَهُ، قَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَزَادَ رَزِيْنٌ: «وَجَاءَ الشَّيْطَانُ».

دوسری فصل

۲۹۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ مرفوعًا بیان کرتے ہیں کہ اللہ عزّوجل نے فرمایا (کاروبار میں) دو شریک (انسانوں) کے ساتھ میں تیسرا ہوں جب تک کہ وہ دونوں ایک دوسرے کی خیانت نہ کریں۔ اگر خیانت کریں تو میں ان کے درمیان سے نکل جاتا ہوں (ابوداؤد) اور رزین میں "اور شیطان داخل ہو جاتا ہے" کے الفاظ زیادہ ہیں۔

۲۹۳٤ ـ (٥) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۹۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے تیرے پاس امانت رکھی ہے اس کی امانت اس کو پہنچا اور اس شخص کی خیانت نہ کر جس نے تیری خیانت کی ہے
(ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

۲۹۳۵ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: اِنِّيْ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اِلٰى خَيْبَرَ. فَقَالَ: «اِذَا اَتَيْتَ وَكِيْلِيْ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقاً، فَاِنِ ابْتَغٰى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى تَرْقُوَتِهٖ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۹۳۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیبر جانے کا ارادہ کیا۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا' آپؐ کی خدمت میں سلام پیش کیا اور میں نے عرض کیا کہ میرا ارادہ خیبر جانے کا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' جب تو میرے وکیل کے پاس جائے تو اس سے پندرہ وسق (کھجور) حاصل کر۔ اگر وہ تجھ سے علامت طلب کرے تو اپنا ہاتھ اس کی ہنسلی پر رکھ (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۳۶ - (۷) عَنْ صُهَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ فِيْهِنَّ الْبَرَكَةُ: اَلْبَيْعُ اِلٰى اَجَلٍ، وَالْمُقَارَضَةُ، وَاخْلَاطُ الْبُرِّ بِالشَّعِيْرِ لِلْبَيْتِ لَا لِلْبَيْعِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۲۹۳۶: صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین چیزوں میں برکت ہے (کسی چیز کو) ادھار فروخت کرنا' مضاربت کرنا اور گھر کے استعمال کے لئے گندم میں جو ملانا (لیکن) فروخت کے لئے نہیں (ابن ماجہ)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں صالح بن صہیب راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۹۶)

وضاحت ۲: مضاربت سے مقصود یہ ہے کہ کسی شخص کو کاروبار کے لئے رقم دی جائے اور منافع میں سے طے شدہ نسبت سے حصہ حاصل کیا جائے۔

۲۹۳۷ - (۸) وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهٗ بِدِيْنَارٍ لِيَشْتَرِيَ لَهٗ بِهٖ اُضْحِيَةً، فَاشْتَرٰى كَبْشاً بِدِيْنَارٍ، وَبَاعَهٗ بِدِيْنَارَيْنِ، فَرَجَعَ فَاشْتَرٰى اُضْحِيَةً بِدِيْنَارٍ، فَجَآءَ بِهَا وَبِالدِّيْنَارِ الَّذِيْ اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰى، فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالدِّيْنَارِ فَدَعَا لَهٗ اَنْ يُّبَارَكَ لَهٗ فِيْ تِجَارَتِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۲۹۳۷: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک دینار دیا تاکہ وہ اس کے بدل قربانی خریدے۔ اس نے ایک دینار کے عوض ایک مینڈھا خریدا ور اسے دو

دینار کے بدل میں فروخت کر دیا پھر اس نے ایک دینار کے عوض قربانی خریدی تو وہ اس قربانی اور اس دینار کو لے کر آیا جو اس نے دوسرے سودے سے بچایا تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار کا صدقہ کیا اور اس کے حق میں دعا کی کہ اے اللہ! اس کی تجارت میں برکت عطا فرما (ترمذی' ابوداوٗد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' حبیب بن ابی ثابت راوی نے حکیمؓ سے نہیں سنا۔
(تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۵)

(١١) بَابُ الْغَصْبِ وَالْعَارِيَةِ

(چھیننے اور مانگ کر لینے کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٩٣٨ - (١) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْماً؛ فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۲۹۳۸: سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ظلم کے ساتھ ایک بالشت زمین پر قبضہ کیا تو قیامت کے دن اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا (بخاری' مسلم)

٢٩٣٩ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ امْرِىءٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِ، اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُؤْتٰى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ؟ وَاِنَّمَا يَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۳۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے، روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص کسی شخص کے چارپایوں کا دودھ اس کی اجازت کے بغیر نہ نکالے۔ کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ اس کے کمرے میں آیا جائے' اس کے گودام کا تالا توڑا جائے اور اس سے غلہ نکالا جائے بلاشبہ چارپایوں کے تھن اپنے مالکوں کے لئے ان کی خوراک کا گودام ہیں۔

وضاحت: اگر معلوم ہو کہ چارپایوں کا مالک ناراض نہیں ہو گا یا اس کی طرف سے اجازت ہو تو یہ جائز ہے۔ اسی طرح اضطراری حالت میں بھی جواز ہے وگرنہ بالعموم ناجائز ہے (واللہ اعلم)

٢٩٤٠ - (٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ بَعْضِ نِسَآئِهِ، فَاَرْسَلَتْ اِحْدٰى اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِصَحْفَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتِ الَّتِيْ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ بَيْتِهَا

يَدَ الْخَادِمِ ، فَسَقَطَتِ الصَّحْفَةُ، فَانْفَلَقَتْ ، فَجَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ فِلَقَ الصَّحْفَةِ، ثُمَّ جَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ الَّذِي كَانَ فِي الصَّحْفَةِ، وَيَقُولُ: «غَارَتْ أُمُّكُمْ» ثُمَّ حَبَسَ الْخَادِمَ حَتّٰى أُتِيَ بِصَحْفَةٍ مِّنْ عِنْدِ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا، فَدَفَعَ الصَّحْفَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الَّتِي كُسِرَتْ صَحْفَتُهَا، وَأَمْسَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي كَسَرَتْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۴۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی (عائشہؓ) کے ہاں اقامت پذیر تھے۔ اُمّہاتُ المؤمنین میں سے ایک نے کھلے برتن میں کھانے کی چیز بھیجی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس (بیوی) کے گھر میں تھے' اس نے خادمہ کے ہاتھ پر مارا (اس کے ہاتھ سے) برتن گر گیا اور ٹوٹ گیا (یہ دیکھ کر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کیا اور ان میں سے بکھرے ہوئے کھانے کو اکٹھا کیا جو برتن میں تھا اور آپؐ نے فرمایا' تمہاری ماں نے غیرت کھائی ہے' پھر خادمہ کو روک لیا (اور) جس بیوی کے ہاں آپؐ اقامت پذیر تھے اس کے ہاں سے برتن لایا گیا یوں آپؐ نے اس بیوی کی جانب صحیح سالم برتن بھیجا جس کا برتن ٹوٹ گیا تھا اور ٹوٹا ہوا برتن اس بیوی کے حوالہ کیا جس نے توڑا تھا (بخاری)

۲۹۴۱ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهُ نَهٰى عَنِ النُّهْبَةِ وَالْمُثْلَةِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۴۱: عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے لوٹ ڈالنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا (بخاری)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ غنیمت کے مال کو تقسیم سے پہلے لوٹنا جائز نہیں اور مُثلہ سے مراد جنگ میں کفّار مقتولوں کا کان ناک وغیرہ کاٹنا ہے جس سے ان کی شناخت مسخ ہو جائے' ایسا کرنے سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ (واللہ اعلم)

۲۹۴۲ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِأَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، فَانْصَرَفَ وَقَدْ آضَتِ الشَّمْسُ ، وَقَالَ: «مَا مِنْ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ إِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي صَلَاتِي هٰذِهِ، لَقَدْ جِيءَ بِالنَّارِ، وَذٰلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ أَنْ يُصِيبَنِي مِنْ لَفْحِهَا، حَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ. وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ، فَإِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ: إِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِي، وَإِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهِ. وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِي رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوعًا. ثُمَّ جِيءَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكَ حِينَ رَأَيْتُمُونِي تَقَدَّمْتُ

حَتّٰى قُمْتُ فِي مَقَامِي، وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدَيَّ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرَتِهَا لِتَنْظُرُوا اِلَيْهِ، ثُمَّ بَدَا لِي اَنْ لَّا اَفْعَلَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۴۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عہدِ رسالتِ مآب میں جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لختِ جگر ابراہیمؑ فوت ہوئے، سورج گرہن ہو گیا تو آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھائی (یعنی ہر رکعت میں تین رکوع کئے) آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو سورج اپنی اصلی حالت پر آ چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا، جن باتوں کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے ان کا میں نے اپنی اس نماز میں مشاہدہ کیا ہے۔ دوزخ کا مشاہدہ (اس وقت) کرایا گیا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں پیچھے ہوا تھا کہ کہیں میں اس کی لپیٹ میں نہ آ جاؤں اور میں نے اس میں ایک کھونٹی والے شخص کا مشاہدہ کیا جو دوزخ میں اپنی انتڑیوں کو گھسیٹتا تھا، وہ شخص اپنی کھونٹی کے ساتھ حُجّاج کی چوری کیا کرتا تھا۔ اگر اس کی چوری کا علم ہو جاتا تو وہ کہتا کہ یہ چیز میری کھونٹی کے ساتھ لگ گئی تھی اور اگر اس کا علم نہ ہوتا تو وہ اس کو لے اڑتا اور میں نے اس میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی کو باندھ رکھا تھا، وہ نہ اس کو کھلاتی تھی نہ چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا کر گزارہ کرتی یہاں تک کہ وہ بھوک و پیاس کی وجہ سے مر گئی بعد ازاں مجھے جنت کا مشاہدہ کرایا گیا جب تم نے مجھے دیکھا کہ میں آگے بڑھا تھا یہاں تک کہ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے اپنا ہاتھ لمبا کیا، میں چاہتا تھا کہ جنت سے پھل پکڑوں تاکہ تم اسے دیکھو بعد ازاں مجھے خیال آیا کہ میں ایسا نہ کروں (مسلم)

وضاحت: سورج یا چاند گرہن کی نماز میں ہر رکعت میں ایک، دو یا تین رکوع ثابت ہیں جس قدر گرہن لمبا ہو اسی مقدار سے رکوع اور تلاوت میں اضافہ ہو سکتا ہے اور اگر گرہن لمبا نہ ہو تو اسی مقدار میں رکوع کی تعداد میں کمی ہو گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے جنت اور دوزخ کا مشاہدہ کیا، یہ آپؐ کا معجزہ تھا (واللہ اعلم)

۲۹۴۳ - (٦) **وَعَنْ** قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِيْنَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا مِّنْ اَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ: الْمَنْدُوْبُ، فَرَكِبَ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: «مَا رَاَيْنَا مِنْ شَيْءٍ. وَاِنْ وَّجَدْنَاهُ لَبَحْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۴۳: قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے انس رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں (ایک دفعہ) شور و شغب ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہؓ سے مندوب نامی گھوڑا عاریتاً لیا۔ اس پر سوار ہو کر گئے جب واپس لوٹے تو آپؐ نے فرمایا، ہم نے کوئی خطرہ محسوس نہیں کیا البتہ ہم نے اس گھوڑے کو (تیز رفتاری میں) سمندر کی مانند پایا ہے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۲۹۴۴ - (٧) **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ قَالَ: «مَنْ

اَحْيٰى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاؤدَ.

دوسری فصل

۲۹۴۴: سعید بن زید سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے بے آباد زمین کو آباد کیا وہ اس کی ملکیت ہے البتہ جو زمین کا مالک نہیں اس کو دوسرے کی زمین میں کسی چیز کو کاشت کرنے کا حق نہیں ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اسلام میں بے آباد زمین کو آباد کرنے کی اجازت ہے' حاکم وقت کی اجازت ضروری نہیں ہے جیسا کہ اس حدیث کے مفہوم سے اس کی وضاحت ہو رہی ہے البتہ کسی کی ملکیتی زمین میں درخت لگانا یا کاشت کرنا جائز نہیں۔ زمین کے مالک کو اجازت ہے کہ وہ اس کی کاشت کردہ کھیتی کو اکھاڑ دے (واللہ اعلم)

۲۹٤۵ - (۸) وَرَوَاهُ مَالِكٌ، عَنْ عُرْوَةَ مُرْسَلًا.
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۲۹۴۵: نیز امام مالکؒ نے اس حدیث کو عروہ رحمہ اللہ سے مرسل بیان کیا ہے نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

۲۹٤٦ - (۹) وَعَنْ اَبِىْ حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ عَمِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَا لَا تَظْلِمُوْا، اَلَا لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِىءٍ اِلَّا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِىْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»، وَالدَّارَقُطْنِيُّ فِى «الْمُجْتَبٰى».

۲۹۴۶: ابوحُرّہ رقاشی سے روایت ہے وہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! ظلم نہ کرو خبردار! کسی مسلمان شخص کا مال حلال نہیں' ہاں! اگر وہ بخوشی اجازت دے۔
(بیہقی شُعَبِ الایمان' دار قُطْنِى فِى الْمُجْتَبٰى)

۲۹٤۷ - (۱۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهُ قَالَ: «لَا جَلَبَ، وَلَا جَنَبَ، وَلَا شِغَارَ فِى الْاِسْلَامِ، وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۹۴۷: عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' نہ شوروغل کرنا ہے اور نہ پہلو میں دوسرا گھوڑا لے جانا جائز ہے اور نہ اسلام میں وٹہ سٹہ کی شادی کی اجازت

ہے اور جو شخص مال لوٹتا ہے وہ ہم سے نہیں ہے (ترمذی)

وضاحت : گھوڑ دوڑ میں "جَلَبْ" سے مقصود یہ ہے کہ ایک شخص جو سمجھتا ہے کہ فلاں گھوڑا میرے گھوڑے سے سبقت لے جائے گا تو وہ اس کی رکاوٹ کے لئے ایک شخص کو میدان میں کسی جگہ مقرر کرتا ہے کہ جب فلاں گھوڑا دوڑتا ہوا وہاں سے گزرے تو تمہیں زور سے شوروغل کرنا ہو گا اور شوروغل سے متاثر ہو کر وہ گھوڑا اپنی رفتار کو تیز نہیں رکھ سکے گا اور "جَنَبْ" سے مقصود یہ ہے کہ ایک شخص گھوڑا دوڑاتے وقت گھوڑے کے ساتھ ساتھ ایک دوسرا گھوڑا رکھتا ہے کہ اگر پہلا گھوڑا پیچھے رہتا نظر آتا ہے تو اس کو چھوڑ کر ساتھ والے گھوڑے پر سوار ہو جائے گا تاکہ مقابلہ میں کامیاب رہے۔ اس حدیث میں اس کی ممانعت کر دی گئی ہے اس لئے کہ یہ انداز عدل و انصاف کے منافی ہے۔ زکوۃ کے بیان میں "جَلَبْ" اور "جَنَبْ" کی وضاحت زکوٰۃ کے لحاظ سے پہلے گزر چکی ہے اور "شِغَار" سے مقصود یہ ہے کہ ایک شخص اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے انسان کے لڑکے سے اس شرط پر کرتا ہے کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس کے لڑکے کے ساتھ کرے اور درمیان میں مہر مقرر نہ ہو (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۲ صفحہ ۱۴۹)

٢٩٤٨ - (١١) **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَأْخُذُ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِباً جَادًّا ، فَمَنْ اَخَذَ اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَرِوَايَتُهُ اِلٰى قَوْلِهِ: «جَادًّا».

٢٩٤٨ : سائب بن یزید سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی کو نہ لے، نہ مزاح کے طور پر (اور) نہ سچ مچ۔ پس جو شخص اپنے بھائی کی لاٹھی لیتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ اسے واپس کرے (ترمذی' ابوداؤد) ابوداؤد کی روایت لفظ "جادًّا" تک ہے۔

٢٩٤٩ - (١٢) **وَعَنْ** سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ، وَيَتَّبِعُ الْبَيِّعُ مَنْ بَاعَهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

٢٩٤٩ : سمُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے اپنا چوری شدہ مال بعینہٖ کسی شخص کے ہاں پایا وہ اس کا حقدار ہے اور خریدار اس شخص کا تعاقب کرے گا جس نے اس کے پاس فروخت کیا (احمد' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں محمد بن اسحاق راوی مدلس ہے اور اس نے لفظ عن سے روایت کی ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۱۰۸۷' طبقاتِ ابنِ سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۶۸' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۴۴' تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

٢٩٥٠ - (١٣) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

٢٩٥٠: سَمُرَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' کسی ہاتھ نے جو (مال ظلماً) پکڑا ہے اس کو بہرحال اس نے واپس کرنا ہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٢٩٥١ - (١٤) وَعَنْ حَرَامِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطاً، فَأَفْسَدَتْ، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ عَلٰى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ، وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِيُّ بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلٰى أَهْلِهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

٢٩٥١: حرام بن سعد بن مُحَيِّصَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ براءؓ بن عازب کی اونٹنی ایک باغ میں داخل ہوئی' اس نے کھیتی کو خراب کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا' باغ والوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ دن میں ان کی حفاظت کریں اور اگر رات میں چارپائے کھیتی کو خراب کریں تو چارپایوں کے مالک اس کے ذمہ دار ہوں گے (مالک' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: معلوم ہوا کہ دن بھر کھیتی کی نگرانی کھیتی کے مالکوں کے ذِمّہ ہے۔ اس دوران اگر چارپائے کھیتی کو خراب کریں گے تو چارپایوں کے مالک کو اس کا جُرمانہ نہیں دینا ہو گا (واللہ اعلم)

٢٩٥٢ - (١٥) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «الرِّجْلُ جُبَارٌ»، وَقَالَ: النَّارُ جُبَارٌ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٢٩٥٢: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (چارپائے کے) پاؤں نے جس چیز کو نقصان پہنچایا وہ باطل ہے اور آگ (کے نقصان کا معاوضہ بھی) باطل ہے (ابوداؤد)

٢٩٥٣ - (١٦) وَعَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمْ عَلٰى مَاشِيَةٍ، فَإِنْ كَانَ فِيْهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهَا فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثاً، فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٢٩٥٣: حسنؒ سے روایت ہے وہ سَمُرَہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص چارپایوں کے پاس جائے' اگر ان کا مالک موجود ہو تو اس سے اجازت طلب کرے۔ اگر موجود نہ ہو تو تین بار آواز دے' اگر جواب آئے تو اس سے اجازت حاصل کرے اور اگر جواب نہ آئے تو (چارپایوں سے)

دودھ حاصل کرے اور پی لے (اپنے ساتھ) اٹھا کر نہ لے جائے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حکم بھوکے اور مضطر کے لئے ہے وگرنہ کسی مسلمان کے مال کو اس کی اجازت کے بغیر حاصل کرنا درست نہیں (واللہ اعلم)

٢٩٥٤ - (١٧) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ دَخَلَ حَائِطاً فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٢٩٥٤: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص کسی باغ میں داخل ہو تو وہ (وہاں سے) کھا پی سکتا ہے البتہ جھولی بھر کر نہ لے جائے (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

٢٩٥٥ - (١٨) **وَعَنْ** أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْهُ أَدْرَاعَهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ. فَقَالَ: أَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ؟! قَالَ: «بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُوْنَةٌ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

٢٩٥٥: اُمیّہ بن صفوان اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اس کی زرہیں (جنگ) حُنَین کے دن عاریتاً" حاصل کیں۔ اس نے دریافت کیا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ غاصبانہ طور پر لے رہے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا "بلکہ عاریتاً" اپنے قبضہ میں کر رہا ہوں جو قابلِ واپسی ہوں گی" (ترمذی' ابوداؤد)

٢٩٥٦ - (١٩) **وَعَنْ** أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ، وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ، وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

٢٩٥٦: ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' عاریتاً" چیز کو واپس کیا جائے اور (دودھ کے لئے حاصل کیا جانے والا) جانور واپس کیا جائے اور قرض ادا کیا جائے اور کفیل قرض ادا کرنے کا ذمہ دار ہو گا (ترمذی' ابوداؤد)

٢٩٥٧ - (٢٠) **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ غُلَاماً أَرْمِيْ نَخْلَ الْأَنْصَارِ، فَأُتِيَ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «يَا غُلَامُ! لِمَ تَرْمِي النَّخْلَ؟» قُلْتُ: آكُلُ. قَالَ: «فَلَا تَرْمِ، وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِيْ أَسْفَلِهَا» ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ

اَشْبِعْ بَطْنَهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ فِيْ «بَابِ اللُّقَطَةِ» اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

۲۹۵۷: رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں (ابھی) چھوٹا لڑکا تھا انصار کی کھجوروں پر پتھر پھینکتا تھا۔ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے لڑکے! تو کھجور کے درختوں پر پتھر کیوں پھینکتا ہے؟ میں نے جواب دیا' کھجوریں کھانے کے لئے۔ آپؐ نے فرمایا' پتھر مت پھینکو جو نیچے گریں انہیں کھا لیا کرو بعد ازاں اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی' اے اللہ! اس کے پیٹ کو سیر فرما (ترمذی' ابن ماجہ' ابوداؤد) اور ہم عمرو بن شعیب سے (مروی) حدیث کو انشاء اللہ تعالیٰ "بَابُ اللُّقَطَۃ" میں ذکر کریں گے۔

وضاحت: بھوکے اور مضطر کو اجازت ہے وگرنہ کھجور کے درخت سے نیچے گری ہوئی کھجوریں بھی بلا کسی عذر شرعی کے اٹھانا جائز نہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۵۸ - (۲۱) عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئاً بِغَيْرِ حَقِّهٖ، خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرْضِيْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۲۹۵۸: سالمؒ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بلا جواز زمین کا کچھ حصہ اپنے قبضہ میں لیا تو اس شخص کو قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا (بخاری)

۲۹۵۹ - (۲۲) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ اَخَذَ اَرْضاً بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ اَنْ يَّحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۹۵۹: یَعلیٰ بن مُرّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے بلا جواز زمین پر قبضہ کیا اس کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس کی مٹی اٹھا کر میدان حشر میں لے جائے (احمد)

۲۹۶۰ - (۲۳) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْراً مِّنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ اَرْضِيْنَ، ثُمَّ يُطَوَّقَهٗ

اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ۔

۲۹۶۰: یَعْلٰی بن مُرَّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے ایک بالشت کے بقدر زمین پر ناجائز قبضہ کیا تو اللہ عزّوجل اس کو تکلیف دے گا کہ وہ زمین کھودے یہاں تک کہ (کھودتا کھودتا) وہ ساتوں زمینوں کے آخر تک پہنچ جائے بعد ازاں اس (گہرائی) کا اس کو قیامت تک کے لئے گلے میں طوق پہنا دیا جائے گا جب تک کہ لوگوں میں فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ (احمد)

(١٢) بَابُ الشُّفْعَةِ

(شُفعہ کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٩٦١ - (١) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۹۶۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس (غیر منقولہ) جائیداد میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جو تقسیم نہیں ہوئی (لیکن) جب حدود مقرر ہو جائیں اور راستے بدل جائیں تو شفعہ نہیں ہو سکتا (بخاری)

وضاحت: "شُفْعَہ" کا لفظ "شَفْعٌ" سے ماخوذ ہے جس کا معنی جوڑا ہے اور شریعت میں شریک کے حصہ کو شریک کی طرف منتقل کرنے کا نام ہے۔ شریک اپنے شریک کو متعین بدل ادا کر کے وہ حصہ لے سکتا ہے گویا کہ ایک شریک نے اپنے شریک کا حصہ حاصل کر کے اپنی جائیداد کو جوڑا کر لیا ہے اور شریعت نے یہ حق اس غیر منقولہ جائیداد میں ثابت رکھا ہے جس کی ابھی تقسیم نہیں ہوئی اور تقسیم ہونے کے بعد جب راستے بدل جائیں تو شفعہ نہیں ہے اس لئے کہ اب وہ ضَرر باقی نہیں جو اشتراک کی شکل میں تھا۔ ضَرر کو ملحوظ رکھتے ہوئے شارع نے پابند کیا ہے کہ جب تک شریک اپنے شریک کو اطلاع نہیں دیتا اور وہ اس کو کسی دوسری جگہ فروخت کرنے کی اجازت نہیں دیتا' وہ فروخت نہیں کر سکتا۔ اگر فروخت کرے گا تو شریک اس کے خلاف عدالت کا دروازہ کھٹکھٹا کر اپنا حق لے سکتا ہے۔ علّامہ تورپشتیؒ فرماتے ہیں کہ شرکت فی نفس الْمُبِیْع تقسیم ہونے اور حدود قائم ہونے کے بعد ختم ہو جاتی ہے اور شرکت فی حَقِّ الْمُبِیْع راستوں کے تبدیل ہونے کی بنیاد پر ختم ہو جاتی ہے البتہ مولانا ادریس کاندھلویؒ نے ذکر کیا ہے کہ شفعہ فی نفس المبیع اور شفعہ فی حَقِّ الْمُبِیْع اگر موجود نہیں یعنی شرکت کی نفی ہے تو شفعہ فی حَقِّ الْجَار باقی ہے جیسا کہ آئندہ آنے والی حدیث میں شفعہ فی حَقِّ الجَار کا ذکر ہے

(فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۴۳۶' التَّعْلِيْقُ الصَّبِيْح جلد ۲ صفحہ ۳۴۰)

٢٩٦٢ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ: رَبْعَةٍ، أَوْ حَائِطٍ: «لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهُ، فَإِنْ شَاءَ

اَخَذَ، وَاِنْ شَآءَ تَرَكَ، فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۶۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر شرکت میں خواہ مسکن ہو یا باغ ہو شفعہ کا فیصلہ فرمایا ہے کہ اس کو فروخت کرنے کی اجازت نہیں ہے جب تک اپنے شریک کو مطلع نہیں کرتا۔ اگر وہ اس کو حاصل کرنا چاہے حاصل کرے اگر چاہے تو نہ حاصل کرے لیکن جب اس کو اطلاع دیئے بغیر فروخت کر دیا تو اس کا زیادہ حقدار اس کا شریک ہے (مسلم)

۲۹۶۳ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۹۶۳: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پڑوسی قرب کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے (بخاری)

وضاحت: پڑوسی سے مقصود شریک ہے' عام پڑوسی مراد نہیں ہے بلکہ وہ جس کا راستہ اور اس کے شریک کا راستہ ایک ہے جیسا کہ حدیث (۲۹۶۷) میں اس کی وضاحت موجود ہے (واللہ اعلم)

۲۹۶۴ - (۴) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ اَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِیْ جِدَارِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمسایہ اپنے ہمسائے کو اپنی دیوار پر شہتیر رکھنے سے منع نہ کرے (بخاری' مسلم)

۲۹۶۵ - (۵) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِی الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب راستے (کے تعین) کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ مقرر کی جائے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹۶۶ - (۶) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حُرَيْثٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ بَاعَ مِنْكُمْ دَارًا اَوْ عِقَارًا، قَمِنٌ اَنْ لَّا يُبَارَكَ لَهٗ اِلَّا اَنْ يَّجْعَلَهُ

فِیْ مِثْلِهٖ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِیُّ.

دوسری فصل

۲۹۶۶: سعید بن حُرَیْث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص گھر یا زمین فروخت کرے تو اس کے اس کام میں اس وقت تک برکت نہ ہو گی جب تک کہ وہی رقم اسی کاروبار میں نہ لگائے (ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر راوی ضعیف ہے۔

(میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ۲۹۶۶' تَنقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۹۱)

۲۹۶۷ - (۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهٖ، يُنْتَظَرُ لَهَا وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا» . رَوَاهُ اَحْمَدُ. وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِیُّ.

۲۹۶۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق دار ہے' شفعہ کے لئے اس کا انتظار کیا جائے اگر وہ موجود نہ ہو بشرطیکہ دونوں کا راستہ ایک ہو (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

۲۹۶۸ - (۸) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «الشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ، وَالشُّفْعَةُ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ قَالَ:

۲۹۶۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' شریک شفعہ کا حقدار ہے اور شفعہ ہر چیز میں ثابت ہے یعنی غیر منقولہ جائیداد میں ہے (ترمذی)

۲۹۶۹ - (۹) وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مُرْسَلًا، وَهُوَ اَصَحُّ.

۲۹۶۹: ترمذی کا بیان ہے کہ یہی روایت ابن ابی ملیکہؒ سے مروی ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت مرسل بیان کی اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

۲۹۷۰ - (۱۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبَيْشٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهُ فِی النَّارِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ مُخْتَصَرٌ يَعْنِیْ: مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً فِیْ فَلَاةٍ يَسْتَظِلُّ بِهَا ابْنُ السَّبِيْلِ وَالْبَهَائِمُ غَشْمًا وَظُلْمًا بِغَيْرِ حَقٍّ يَكُوْنُ لَهُ فِيْهَا، صَوَّبَ اللّٰهُ رَأْسَهُ فِی النَّارِ.

۲۹۷۰: عبداللہ بن حُبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بیری کے درخت کو کاٹا اللہ اس کا سر دوزخ میں داخل کرے گا (ابوداؤد)
امام ابوداؤدؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث مختصر ہے' تفصیل یہ ہے کہ جس شخص نے جنگل میں ایسی بیری کے درخت کو ظلم کرتے ہوئے بلاجواز اور بلا فائدہ کاٹا جس کے سائے میں مسافر اور چارپائے آرام کرتے تھے تو اللہ اس کے سر کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٢٩٧١ - (١١) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ فِى الْاَرْضِ فَلَا شُفْعَةَ فِيْهَا. وَلَا شُفْعَةَ فِىْ بِئْرٍ وَّلَا فَحْلِ النَّخْلِ . رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۲۹۷۱: عُثمان بن عَفّان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب (مشترک) زمین میں حدود قائم ہو جائیں تو اس میں شُفعہ نہیں ہے نیز کنویں اور پیوندی کھجور میں شُفعہ نہیں ہے (مالک)

(١٣) بَابُ الْمُسَاقَاةِ وَالْمُزَارَعَةِ

(زمین کو پانی پلانا اور بٹائی پر دینا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٩٧٢ - (١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَّعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ، وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطٰى خَيْبَرَ الْيَهُوْدَ اَنْ يَّعْمَلُوْهَا وَيَزْرَعُوْهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا.

پہلی فصل

۲۹۷۲: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود کی کھجوریں اور ان کی زمین واپس کر دی کہ وہ ان میں اپنا مال خرچ کر کے کام کریں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھلوں سے نصف حصّہ ملے گا (مسلم)

اور بخاری کی روایت میں ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہود کو اس شرط پر زمینیں واپس کر دیں کہ وہ زمینوں میں کام کریں گے اور زراعت کریں گے، انھیں پیداوار سے نصف حصّہ ملے گا۔

وضاحت: مساقات میں پھل دار درختوں کی نگرانی اور پانی دینے کی بنیاد پر آمدنی کا کچھ حصہ دیا جاتا ہے جب کہ مزارعت کا تعلق زمین میں کام کرنے اور بیج ڈالنے کے ساتھ ہے اور پیداوار زمین کے مالک اور کام کرنے والے کے درمیان طے شدہ نسبت کی بنیاد پر تقسیم ہو گی (واللہ اعلم)

٢٩٧٣ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَاهَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۷۳: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم زمین کو حصہ پر کاشت کے لئے دیتے تھے اور ہم اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس سے روکا ہے' اس وجہ سے ہم نے اس کو چھوڑ دیا (مسلم)

وضاحت: رافعؓ بن خدیج سے مروی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے عبداللہؓ بن عمرؓ کو بتلایا کہ ان کے چچا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر (اپنے گھروں کو) پلٹ گئے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو بٹائی پر دینے سے منع کیا ہے (اس پر) عبداللہؓ بن عمرؓ نے فرمایا کہ ہمیں معلوم ہے کہ رافع بن خَدِیج کے پاس زمین تھی جسے وہ عہدِ نبویؐ میں اس شرط پر بطور مزارعت دیا کرتے تھے کہ زمین کے اس حصہ کی پیداوار جہاں سے پانی کا چشمہ بہتا ہے میری ہو گی اور (اسی طرح) اس بھوسے کے عوض جس کی مقدار کا علم نہیں وہ معاملہ کر لیا کرتے تھے۔

اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ' رافع بن خَدِیجؓ کو علی الاطلاق ٹھیکے پر زمین دینے کی ممانعت بیان کرنے پر ٹوک رہے ہیں اور بتلا رہے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عقدِ مزارعت سے منع کیا ہے وہ عام نہیں ہے بلکہ اس سے وہ شکل مراد ہے جس میں کسی فاسد (غیر شرعی) شرط کا اضافہ کیا گیا ہو یا معاوضہ کا معاملہ غیر معین اور مجہول ہو کہ جس سے نزاع پیدا ہو سکتا ہو اور زمین کے مالک یا مزارع دونوں میں سے کسی ایک کے گھاٹے اور نقصان میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو۔ تفصیل کیلئے دیکھیں (عینی شرح بخاری جلد ۱۲ صفحہ ۱۸۳)

٢٩٧٤ - (٣) وَعَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمَّايَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُوْنَ الْأَرْضَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبِعَاءِ أَوْ شَيْءٍ يَسْتَثْنِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ، فَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. فَقُلْتُ لِرَافِعٍ: فَكَيْفَ هِيَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ، وَكَأَنَّ الَّذِي نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۷۴: حنظلہ بن قیس سے روایت ہے وہ رافع بن خَدِیج رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے چچاؤں نے بتایا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو ٹھیکے پر دیتے تھے' اس زمین سے جو پیداوار پانی کی نالیوں کے قریب سے پیدا ہوتی یا جس چیز کو زمین کا مالک مستثنیٰ قرار دیتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ میں نے رافعؓ سے دریافت کیا' دراہم و دنانیر کے ساتھ کیسا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' کچھ حرج نہیں اور گویا کہ جس صورت سے منع کیا گیا ہے وہ ایسی ہے کہ اگر اس پر وہ لوگ جو حلال و حرام کا فہم رکھتے ہیں غور و فکر کریں تو وہ کبھی اس کی اجازت نہیں دیں گے اس لئے کہ اس میں نقصان کا اندیشہ ہے (بخاری' مسلم)

٢٩٧٥ - (٤) وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا، وَكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ، فَيَقُوْلُ: هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِي، وَهٰذِهِ لَكَ. فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ، وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ. فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۷۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تمام اہلِ مدینہ سے ہماری زراعت زیادہ تھی اور ہم میں سے کچھ لوگ زمین کرائے پر دیتے تھے اور واضح کر دیتے کہ زمین کا یہ قطعہ میرا ہے اور فلاں قطعہ تمہارا ہے پس بسا اوقات یہ قطعہ تو فصل اُگاتا اور فلاں قطعہ نہ اُگاتا (اس لئے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کر دیا (بخاری، مسلم)

۲۹۷۶ - (۵) **وَعَنْ** عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قُلْتُ لِطَاوٗسٍ: لَوْ تَرَکْتَ الْمُخَابَرَۃَ فَإِنَّھُمْ یَزْعَمُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَہٰی عَنْہُ. قَالَ: اَیْ عَمْرُو! اِنِّیْ اُعْطِیْھِمْ وَاُعِیْنُھُمْ، وَاِنَّ اَعْلَمَھُمْ اَخْبَرَنِیْ - یَعْنِیْ: ابْنَ عَبَّاسٍ - اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ یَنْہَ عَنْہُ؛ وَلٰکِنَّ قَالَ: «اَنْ یَّمْنَحَ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْہِ خَرْجاً مَّعْلُوْماً». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۲۹۷۶: عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا، کاش! آپ مزارعت (کا کاروبار) چھوڑ دیں، اس لئے کہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ طاؤس کہتے ہیں، اے عمرو! میں انہیں (مزارعت پر زمین) عطا کرتا ہوں اور اس طرح ان کی مدد کرتا ہوں اور ان میں سے زیادہ علم رکھنے والے یعنی ابن عباسؓ نے مجھے بتایا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا البتہ آپؐ نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو (زمین) بطور عطیہ کے دے اس سے بہتر ہے کہ وہ اس سے معلوم اجرت وصول کرے (بخاری، مسلم)

۲۹۷۷ - (۶) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَنْ کَانَتْ لَہٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْھَا، اَوْ لِیَمْنَحْھَا اَخَاہُ، فَاِنْ اَبٰی فَلْیُمْسِکْ اَرْضَہٗ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۲۹۷۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص کے پاس زمین ہے وہ خود اس کی کاشت کرے یا اپنے بھائی کو بطور عطیہ دے اگر اس طرح نہ کرے تو زمین کو خالی چھوڑ دے (بخاری، مسلم)

۲۹۷۸ - (۷) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، وَرَاٰی سِکَّۃً وَّشَیْئاً مِنْ آلَۃِ الْحَرْثِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: «لَا یَدْخُلُ ھٰذَا بَیْتَ قَوْمٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ الذُّلَّ». رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

۲۹۷۸: ابوامامہ نے ہَل اور دیگر زراعت کے آلات کا ملاحظہ کیا اور بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا، جن لوگوں کے گھروں میں یہ آلات داخل ہو گئے تو اللہ ان میں ذلّت کو داخل کرے گا۔

(بخاری)

وضاحت: اس سے مقصود جہاد کی طرف رغبت دلانا ہے اگرچہ زمینداری کا مشغلہ بھی باعثِ ثواب ہے تاہم نتائج کے لحاظ سے زیادہ افادیّت کا حامل نہیں ہے اور حدِّ اعتدال سے تجاوز درست نہیں جیسا کہ امام بخاریؒ نے اس

حدیث پر ان الفاظ کے ساتھ باب کا انعقاد کیا ہے کہ آلاتِ زراعت کے ساتھ مشغولیت اختیار کرنے کے نتائج سے ڈرایا گیا ہے یا حدِّ اعتدال سے تجاوز کرنے کو اچھا نہیں سمجھا گیا (تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۳)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹۷۹ - (۸) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ، قَالَ: «مَنْ زَرَعَ فِیْ اَرْضِ قَوْمٍ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ، فَلَیْسَ لَهٗ مِنَ الزَّرْعِ شَیْءٌ، وَلَهٗ نفقتهٗ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ : هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ.

دوسری فصل

۲۹۷۹: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے کسی قوم کی زمین میں ان کی اجازت کے بغیر کاشت کاری کی' اس کی کاشت کردہ چیز سے اسے کچھ نہیں ملے گا البتہ اس کو خرچ ملے گا (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۸۰ - (۹) عَنْ قَیْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، قَالَ: مَا بِالْمَدِیْنَةِ اَهْلُ بَیْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا یَزْرَعُوْنَ عَلَی الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِیٌّ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ، وَالْقَاسِمُ، وَعُرْوَةُ، وَآلُ اَبِیْ بَكْرٍ، وَآلُ عُمَرَ، وَآلُ عَلِیٍّ، وَابْنُ سِیْرِیْنَ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ: كُنْتُ اُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ یَزِیْدَ فِی الزَّرْعِ . وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلٰی: اِنْ جَآءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهٖ؛ فَلَهُ الشَّطْرُ، وَاِنْ جَاءُوْا بِالْبَذْرِ؛ فَلَهُمْ كَذَا . رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

تیسری فصل

۲۹۸۰: قیس بن مُسلم سے روایت ہے وہ ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ مدینہ منورہ میں مہاجرین کا کوئی گھر ایسا نہ تھا جو تیسرے اور چوتھے حصّہ پر زمین کی زراعت نہ کرتے ہوں۔ علیؓ' سعد بن مالکؓ' عبداللہ بن مسعودؓ' عمر بن عبدالعزیزؒ' قاسمؒ' عُروہؒ' آلِ ابی بکرؓ' آلِ عمرؓ' آلِ علیؓ اور ابنِ سیرینؒ بٹائی پر کاشت کرتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن اسود نے بیان کیا کہ مزارعت میں میرا عبدالرحمان بن یزید کے ساتھ اشتراک تھا اور عمرؓ نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ طے کیا کہ اگر عمرؓ کی طرف سے بیج ہو گا تو اس کو نصف ملے گا اور اگر وہ بیج ڈالیں گے تو ان کو اتنا حصّہ ملے گا (بخاری)

(١٤) بَابُ الْإِجَارَةِ

(اُجرت پر دینے کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٢٩٨١ - (١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: زَعَمَ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَارَعَةِ، وَاَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ ، وَقَالَ: «لَا بَأْسَ بِهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۲۹۸۱: عبداللہ بن مُغَفَّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ثابت بن ضحاکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت (پر زمین دینے) سے منع کیا البتہ (معلوم) اجرت پر دینے کا حکم دیا اور فرمایا' اس میں کچھ حرج نہیں (مسلم)

٢٩٨٢ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ، فَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۹۸۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگیاں لگوائیں اور سینگیاں لگانے والے کو مزدوری دی اور ناک میں دوا ڈالی (بخاری' مسلم)

٢٩٨٣ - (٣) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ». فَقَالَ اَصْحَابُهُ: وَاَنْتَ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، كُنْتُ اَرْعٰى عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اللہ نے کوئی پیغمبر مبعوث نہیں فرمایا کہ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' آپؐ بھی (بکریاں چراتے رہے ہیں؟) آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' ہاں! میں مکہ والوں کی (بکریاں) چند قیراط کے عوض چرایا کرتا تھا (بخاری)

www.muhammadilibrary.com

٢٩٨٤ - (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثَلَاثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ اُعْطِیَ بِیْ ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهٗ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهٗ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۹۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میں تین انسانوں سے جھگڑا کروں گا۔ ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر معاہدہ کیا پھر غدر کیا اور ایک وہ شخص جس نے کسی آزاد شخص کو فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کو اپنے استعمال میں لایا اور ایک وہ شخص جس نے کسی شخص کو مزدور بنایا اس سے پوری طرح مزدوری کروائی اور اس کو مزدوری نہ دی (بخاری)

٢٩٨٥ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ مَرُّوْا بِمَآءٍ، فِيْهِمْ لَدِيْغٌ - اَوْ سَلِيْمٌ - فَعَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَآءِ، فَقَالَ: هَلْ فِيْكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ اِنَّ فِی الْمَآءِ لَدِيْغًا - اَوْ سَلِيْمًا - فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ، فَقَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلٰى شَآءٍ فَبَرِئَ، فَجَآءَ بِالشَّآءِ اِلٰى اَصْحَابِهٖ، فَكَرِهُوْا ذٰلِكَ، وَقَالُوْا: اَخَذْتَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا؛ حَتّٰى قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ اَجْرًا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. وَفِیْ رِوَايَةٍ: «اَصَبْتُمْ، اقْسِمُوْا، وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَكُمْ سَهْمًا»

۲۹۸۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت ایک قبیلہ کے پاس سے گزری جن میں سانپ گزیدہ یا بچھو گزیدہ شخص تھا۔ قبیلہ کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے دریافت کیا' تم میں سے کوئی شخص دم کر لیتا ہے' اس لئے کہ قبیلہ میں ایک شخص کو سانپ نے ڈس لیا ہے یا بچھو نے ڈس لیا ہے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص اٹھا' اس نے چند بکریوں (کے معاوضہ) پر سورت فاتحہ کے ساتھ دم کیا تو وہ تندرست ہو گیا چنانچہ وہ شخص بکریاں لے کر اپنے رفقاء کے ہاں آ گیا۔ انہوں نے اس کو ناپسند کیا اور اعتراض کیا کہ تو نے اللہ کی کتاب پر اُجرت لی ہے یہاں تک کہ وہ مدینہ منورہ پہنچے۔ انہوں نے آپؐ کو بتایا' اے اللہ کے رسول! اس (صحابیؓ) نے اللہ کی کتاب (کے ساتھ دم کرنے) کا معاوضہ لیا ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ کی کتاب زیادہ حقدار ہے کہ تم اس پر مزدوری لو (بخاری) اور ایک روایت میں ہے' (آپؐ نے فرمایا) تم نے درست کام کیا ہے (معاوضہ کو) تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔

وضاحت: قرآنِ پاک کی آیات کے ساتھ دم کر کے اُجرت لینا درست ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٢٩٨٦ - (٦) عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَمِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَتَيْنَا عَلٰى حَيٍّ مِّنَ الْعَرَبِ. فَقَالُوْا: اِنَّا اُنْبِئْنَا اَنَّكُمْ قَدْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِ هٰذَا الرَّجُلِ بِخَيْرٍ، فَهَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ دَوَاءٍ اَوْ رُقْيَةٍ؟ فَاِنَّ عِنْدَنَا مَعْتُوْهاً فِی الْقُيُوْدِ. فَقُلْنَا: نَعَمْ. فَجَآؤُوْا بِمَعْتُوْهٍ فِی الْقُيُوْدِ، فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ غُدْوَةً وَّعَشِيَّةً اَجْمَعُ بُزَاقِی ثُمَّ اَتْفُلُ قَالَ: فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَاَعْطَوْنِیْ جُعْلاً، فَقُلْتُ: لَا، حَتّٰى اَسْاَلَ النَّبِیَّ ﷺ. فَقَالَ: «كُلْ، فَلَعُمْرِیْ، لَمَنْ اَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ، لَقَدْ اَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ

دوسری فصل

۲۹۸۶: خارجہ بن صَلت سے روایت ہے وہ اپنے چچا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سے عرب کے ایک محلّہ میں پہنچے۔ محلّہ کے لوگوں نے کہا' ہمیں آگاہ کیا گیا ہے کہ تم اس شخص سے خیر و برکت کے ساتھ آئے ہو' کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دم ہے کیونکہ ہمارے پاس ایک دیوانہ شخص زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہوا ہے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ وہ دیوانے شخص کو لے کر آئے جو زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہوا تھا۔ (خارجہ بن صَلت کے چچا بیان کرتے ہیں) میں نے تین دن صبح و شام اس پر سورت فاتحہ پڑھ کر دم کیا' میں اپنے تھوک کو اکٹھا کر کے اس پر تھوکتا رہا گویا کہ وہ پہلے بندھا ہوا تھا جس سے اس کو آزادی حاصل ہو گئی۔ ان لوگوں نے مجھے مزدوری دی۔ میں نے (لینے سے) انکار کیا جب تک کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت نہ کر لوں۔ آپؐ نے فرمایا' تو اسے اپنے مصرف میں لا' مجھے اپنی زندگی کی قسم کچھ وہ لوگ ہیں جو غلط دم کر کے کھاتے ہیں لیکن تو نے صحیح دم کر کے کھایا ہے (احمد' ابوداؤد)

٢٩٨٧ - (٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۲۹۸۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مزدور کو اس کی مزدوری اس کے پسینہ کے خشک ہونے سے پہلے ادا کرو (ابن ماجہ)

٢٩٨٨ - (٨) وَعَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَآءَ عَلٰى فَرَسٍ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ. وَفِی «الْمَصَابِيْحِ»: مُرْسَلٌ.

۲۹۸۸: حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سائل کا حق ہے اگرچہ وہ گھوڑے پر (سوار ہو کر) آئے (احمد' ابوداؤد) اور مصابیح میں یہ روایت مرسل ہے۔

وضاحت: مسلمان کے بارے میں اچھا ظن رکھنا چاہیے' اس لئے حکم دیا ہے کہ اس کیفیت کے ساتھ آنے والے سائل کو بھی محروم نہ کیا جائے' شائد سائل کو کوئی مجبوری لاحق ہو۔ (تنقیح الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۹۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۸۹ - (۹) عَنْ عُتْبَةَ بْنِ الْمُنذِرِ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَرَأَ: ﴿طٰسٓمٓ﴾ حَتّٰى بَلَغَ قِصَّةَ مُوسٰى ، قَالَ: «إِنَّ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ آجَرَ نَفْسَهُ ثَمَانَ سِنِيْنَ، أَوْ عَشْرًا عَلٰى عِفَّةِ فَرْجِهِ وَطَعَامِ بَطْنِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۲۹۸۹: عُتبہ بن مُنذِر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے (سورت) "طٰسٓمٓ" تلاوت فرمائی جب آپؐ (تلاوت کرتے کرتے) موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ پر پہنچے تو آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ موسیٰ علیہ السلام نے خود کو آٹھ سال یا دس سال اپنی شرمگاہ کی حفاظت اور اپنی خوراک پر اجیر بنایا (احمد' ابن ماجہ)

۲۹۹۰ - (۱۰) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! رَجُلٌ أَهْدٰى إِلَيَّ قَوْسًا، مِمَّنْ كُنْتُ أُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْقُرْآنَ، وَلَيْسَتْ بِمَالٍ ، فَأَرْمِي عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللهِ. قَالَ: «إِنْ كُنْتَ تُحِبُّ أَنْ تُطَوَّقَ طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۹۹۰: عُبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ایسے لوگوں میں سے (جن کو میں کتاب اور قرآن کی تعلیم دیتا تھا) ایک شخص نے میری جانب کمان کا ہدیہ بھیجا ہے۔ وہ (اتنا بڑا) مال نہیں ہے' کیا میں اللہ کی راہ میں اس کے ساتھ تیر اندازی کروں؟ آپؐ نے فرمایا' اگر تجھے پسند ہے کہ تو آگ سے طوق پہنایا جائے تو اس کو قبول کر (ابوداؤد' ابن ماجہ)

(۱۵) بَابُ اَحْيَآءِ الْموَاتِ وَالشُّرْبِ

(بے آباد زمین کو آباد کرنے اور پانی کی باری کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۹۹۱ - (۱) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ عَمَرَ اَرْضاً لَيْسَتْ لِاَحَدٍ؛ فَهُوَ اَحَقُّ» قَالَ عُرْوَةُ: قَضٰى بِهٖ عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهٖ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۲۹۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' جو شخص ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت میں نہیں ہے پس وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔ عروہؓ نے بیان کیا کہ عمرؓ نے اپنے دورِ خلافت میں یہ فیصلہ نافذ فرمایا (بخاری)

۲۹۹۲ - (۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا حِمٰى اِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۹۹۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صعب بن جثّامہؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' مخصوص چراگاہ بنانا صرف اللہ اور اس کے رسول کے لئے جائز ہے (بخاری)

وضاحت: رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے بعد خلیفہ کے لئے جائز ہے کہ وہ صدقہ وغیرہ کے اونٹوں کے چرنے کے لئے مخصوص چراگاہ بنائیں جس میں عام مسلمانوں کے جانوروں کو داخل ہونے کی اجازت نہ ہو یعنی ذاتی چراگاہ کی اجازت نہیں (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۱۹۷)

۲۹۹۳ - (۳) **وَعَنْ** عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ». فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ: اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ، ثُمَّ قَالَ: «اِسْقِ يَا زُبَيْرُ! ثُمَّ احْبِسِ الْمَآءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ، ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰى جَارِكَ». فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ

حَقَّهُ فِی صَرِیْحِ الْحُکْمِ حِیْنَ اَحْفَظَهُ الاَنْصَارِیُّ، وَکَانَ اَشَارَ عَلَیْهِمَا بِاَمْرٍ لَّهُمَا فِیْهِ سَعَةٌ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۹۹۳: عُروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ زبیرؓ کا ایک انصاری کے ساتھ پتھریلی جگہ کے پانی کے نالے کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ سے فرمایا' زبیر (اپنے کھیت کو) پانی سے سیراب کر بعد ازاں اپنے پڑوس والے شخص کی جانب پانی چھوڑ۔ اس پر انصاری نے اعتراض کیا' یہ اس لئے ہے کہ یہ آپؐ کا پھوپھی زاد بھائی ہے؟ یہ سن کر آپؐ کا چہرہ متغیّر ہو گیا اور آپؐ نے زبیرؓ کو حکم دیا' اے زبیرؓ! اپنے کھیت کو سیراب کر اور جب تک پانی منڈیروں تک نہ پہنچے' پانی روک رکھ۔ اس کے بعد اپنے پڑوسی کی جانب پانی چھوڑ (فی الحقیقت) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو اس کا پورا حق عطا کیا۔ جب کہ انصاری نے آپؐ کو ناراض کر دیا حالانکہ (اس سے پہلے) آپؐ نے ان دونوں کو ایسی بات کا مشورہ دیا تھا جس میں وسعت تھی (بخاری' مسلم)

۲۹۹٤ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ، لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْکَلَاِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۹۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زائد پانی کو نہ روکو تاکہ اس کی وجہ سے زائد گھاس سے منع کرو (بخاری' مسلم)

۲۹۹٥ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَّا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِیَ بِهَا اَکْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ وَهُوَ کَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ کَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِیَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَآءٍ. فَیَقُوْلُ اللّٰهُ: اَلْیَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِیْ کَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ لَمْ تَعْمَلْ یَدَاكَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

وَذُکِرَ حَدِیْثُ جَابِرٍ فِی «بَابِ الْمَنْهِیِّ عَنْهَا مِنَ الْبُیُوْعِ».

۲۹۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں کرے گا' نہ ان کی جانب دیکھے گا (ایک) وہ شخص جس نے کسی سامان پر قسم اٹھائی کہ اس کو جو کچھ دیا جا رہا ہے اس سے کہیں زیادہ اس کو ملتا تھا جب کہ وہ غلط بیانی کر رہا ہے اور (دوسرا) وہ شخص جس نے عصر (کی نماز) کے بعد جھوٹی قسم اٹھائی تاکہ قسم اٹھا کر مسلمان کے مال کو چھین سکے اور (تیسرا) وہ شخص جس نے زائد پانی کو روک رکھا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج کے دن میں تجھ سے اپنے فضل کو روکوں گا جیسا کہ تو نے زائد پانی کو روکا تھا جو تیری محنت سے دستیاب نہیں ہوا تھا (بخاری' مسلم)
اور جابرؓ سے مروی حدیث کا ذکر اس باب کے ذیل میں ہو چکا ہے جس میں ناجائز بیعوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹۹۶ - (۶) عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ اَحَاطَ حَائِطاً عَلَی الْاَرْضِ فَهُوَ لَهُ» رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

دوسری فصل

۲۹۹۶: حسنؒ سے روایت ہے وہ سمرہؓ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے زمین کے کچھ حصے پر دیوار بنا لی وہ اس کی ملکیت ہے (ابوداؤد)

۲۹۹۷ - (۷) وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ نَخِیْلاً. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۲۹۹۷: اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو بطور جاگیر کے کھجور کے درخت عطا کیے (ابوداؤد)

۲۹۹۸ - (۸) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَقْطَعَ لِلزُّبَیْرِ حُضْرَ فَرَسِهِ، فَاَجْرَیٰ فَرَسَهُ حَتّٰی قَامَ، ثُمَّ رَمٰی بِسَوْطِهِ، فَقَالَ: «اَعْطُوْهُ مِنْ حَیْثُ بَلَغَ السَّوْطُ» رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۲۹۹۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیرؓ کو اس کے گھوڑے کے دوڑنے کے بقدر (زمین) بطور جاگیر عطا کی چنانچہ انہوں نے گھوڑا دوڑایا یہاں تک کہ گھوڑا رک گیا بعد ازاں زبیرؓ نے اپنا کوڑا پھینکا۔ آپؐ نے حکم دیا کہ جہاں تک اس کا کوڑا پہنچا ہے وہاں تک زمین اسے عطا کرو (ابوداؤد)

وضاحت: خلیفہ وقت کے لئے کسی مصلحت کے پیشِ نظر اجازت ہے کہ وہ کسی شخص کو جاگیر عطا کرے۔

(واللہ اعلم)

۲۹۹۹ - (۹) وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَقْطَعَهُ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ، قَالَ: فَاَرْسَلَ مَعِیَ مُعَاوِیَةَ، قَالَ: «اَعْطِهَا اِیَّاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالدَّارِمِیُّ.

۲۹۹۹: علقمہ بن وائل سے روایت ہے وہ اپنے والدؓ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حضر موت (مقام) میں بطور جاگیر زمین عطا کی علقمہ کے والدؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے میرے ساتھ معاویہؓ کو بھیجا' آپؐ

نے اس کو حکم دیا کہ اس کو فلاں زمین عطا کرو (ترمذی' دارمی)

۳۰۰۰ - (۱۰) وَعَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ الْمَارِبِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : اَنَّهُ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ الَّذِىْ بِمَأْرِبَ ، فَأَقْطَعَهُ اِيَّاهُ، فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّمَا اَقْطَعْتَ لَهُ الْمَآءَ الْعِدَّ . قَالَ: فَرَجَعَهُ مِنْهُ . قَالَ: وَسَأَلَهُ: مَاذَا يُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ؟ قَالَ: «مَا لَمْ تَنَلْهُ اَخْفَافُ الْاِبِلِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِىُّ .

۳۰۰۰: اَبْیَض بن حَمَّال مَارِبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وفد بن کر گئے۔ انہوں نے آپؐ سے نمک کی اس کان کا بطور جاگیر عطا کرنے کا مطالبہ کیا جو "مارب" (یمن) میں تھی۔ آپؐ نے وہی انہیں عطا کی۔ جب وہ واپس لوٹے تو ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے انہیں نہ ختم ہونے والا پانی بطور جاگیر عطا کیا ہے۔ ابیض بن حمال کہتے ہیں چنانچہ آپؐ نے ان سے اس کو واپس لے لیا۔ اَبْیَض بن حَمَّال کہتے ہیں اور اس نے آپؐ سے سوال کیا کہ کس قدر پیلو کے درخت بطور چراگاہ محفوظ کئے جا سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' جہاں اونٹوں کے پاؤں نہیں پہنچتے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

۳۰۰۱ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَآءُ فِىْ ثَلَاثٍ: فِى الْمَآءِ، وَالْكَلَاِ، وَالنَّارِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۳۰۰۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین چیزوں میں تمام مسلمان شریک ہیں پانی' گھاس اور آگ (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۰۰۲ - (۱۲) وَعَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَقَالَ: «مَنْ سَبَقَ اِلٰى مَآءٍ لَمْ يَسْبِقْهُ اِلَيْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۳۰۰۲: اَسْمَر بن مُضَرِّس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے بیعت کی۔ آپؐ نے فرمایا' جو شخص کسی چشمہ کی جانب پہلے پہنچا کہ ابھی وہاں کوئی مسلمان نہیں پہنچا تو وہ اس کی جاگیر ہے (ابوداؤد)

۳۰۰۳ - (۱۳) وَعَنْ طَاؤُسٍ ، مُرْسَلًا: اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ اَحْيٰى مَوَاتًا مِّنَ الْاَرْضِ فَهُوَ لَهُ، وَعَادِىُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِىَ لَكُمْ مِنِّىْ». رَوَاهُ الشَّافِعِىُّ.

۳۰۰۳: طاؤس سے مرسل روایت ہے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بے آباد زمین کو

آباد کیا وہ اس کے لئے ہے اور ایسی زمین جس کے مالک مر چکے ہوں وہ اللہ اور اس کے رسول کی ملکیت ہے پھر وہ میری جانب سے تمہارے لئے ہے (شافعی)

وضاحت: اس حدیث کی سند مرسل اور منقطع ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے (تَنقِيحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۹)

٣٠٠٤ - (١٤) وَرَوَى فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقْطَعَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الدُّوْرَ بِالْمَدِيْنَةِ، وَهِيَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ عِمَارَةِ الْاَنْصَارِ مِنَ الْمَنَازِلِ وَالنَّخْلِ، فَقَالَ بَنُوْ عَبْدِ بْنِ زُهْرَةَ: نَكِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَلِمَ ابْتَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِذًا؟ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُقَدِّسُ اُمَّةً لَا يُؤْخَذُ لِلضَّعِيْفِ فِيْهِم حَقُّهُ».

۳۰۰۴: نیز شرحُ السُّنّہ میں مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں عبداللہؓ بن مسعود کو چند گھر بطور جاگیر عطا کئے‘ یہ گھر انصار کی آبادی کے گھروں اور کھجوروں کے درمیان واقع تھے۔ چنانچہ بنو عبد بن زہرۃ قبیلے نے کہا‘ ابنِ اُمِّ عَبد (یعنی عبداللہؓ بن مسعود) کو ہم سے دور رکھیں تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خبردار کیا کہ مجھے پھر اللہ نے کس لئے مبعوث کیا ہے؟ بے شک اللہ اس اُمّت کو پاکیزہ قرار نہیں دیتا جس میں کمزور شخص کو اس کا حق نہیں دیا جاتا۔

٣٠٠٥ - (١٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى فِي السَّيْلِ الْمَهْزُوْرِ اَنْ يُمْسِكَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ يُرْسِلَ الْاَعْلٰى عَلَى الْاَسْفَلِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۳۰۰۵: عَمرو بن شُعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَہزُور سیلاب کے بارے میں فیصلہ کیا کہ جب تک پانی ٹخنوں تک نہ پہنچے پانی کو روک لیا جائے‘ اس کے بعد اوپر کی جانب والا شخص نیچے کی جانب والے شخص کی طرف پانی چھوڑے (ابوداؤد‘ ابن ماجہ)

٣٠٠٦ - (١٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ عَضُدٌ مِّنْ نَخْلٍ فِيْ حَائِطِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، وَمَعَ الرَّجُلِ اَهْلُهُ، فَكَانَ سَمُرَةُ يَدْخُلُ عَلَيْهِ، فَيَتَاَذّٰى بِهِ، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَطَلَبَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ لِيَبِيْعَهُ، فَاَبٰى، فَطَلَبَ اَنْ يُنَاقِلَهُ، فَاَبٰى، قَالَ: «فَهَبْهُ لَهُ وَلَكَ كَذَا» اَمْرًا رَغَّبَهُ فِيْهِ، فَاَبٰى، فَقَالَ: «اَنْتَ مُضَارٌّ» فَقَالَ لِلْاَنْصَارِيِّ. «اذْهَبْ فَاقْطَعْ نَخْلَهُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: «مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا» فِيْ «بَابِ الْغَصْبِ» بِرِوَايَةِ

سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِىْ صِرْمَةَ: «مَنْ ضَارَّ اَضَرَّ اللّٰهُ بِهٖ» فِىْ «بَابِ مَا يُنْهٰى مِنَ التَّهَاجُرِ».

۳۰۰۶: سَمُرَۃ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایکؓ انصاری کے باغیچہ میں ایک ایسی کھجور تھی جس کا تنا اتنا (بلند) تھا کہ ہاتھ سے کھجوریں توڑی جا سکتی تھیں اور انصاری کے ساتھ اس کے گھر والے بھی رہائش پذیر تھے۔ جب سَمُرۃؓ باغیچہ میں جاتے تو اس سے انصاری کو تکلیف ہوتی چنانچہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے اس کا ذکر کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سَمُرۃؓ سے کہا کہ آپ کھجور انصاری کو فروخت کر دیں؟ انہوں نے انکار کیا۔ پھر آپؐ نے کہا' آپ اسے یہاں منتقل کریں؟ اس کا بھی انہوں نے انکار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' کھجور اس کو ہبہ کر دے' اس کے عوض تجھے اس قدر عطا ہو گا؟ آپؐ نے اسے رغبت دلاتے ہوئے فرمایا۔ انہوں نے انکار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تو نقصان پہنچانے والا ہے اور انصاری کو حکم دیا کہ تو جا کر کھجور کے درخت کو کاٹ دے (ابوداؤد)

اور جابرؓ سے مروی حدیث "جس نے زمین کو آباد کیا" بابُ الغَصَب میں سعید بن زید سے ذکر کی گئی ہے اور ہم عنقریب ابوصِرمَہ کی حدیث "جس نے کسی کو تکلیف دی' اللہ اس کو تکلیف دے گا" کو "بابُ مَا يُنهٰى مِنَ التَّهَاجُرِ" میں ذکر کریں گے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں موجود باقر راوی کا سماع سَمُرہ سے محلِ نظر ہے (تَنقِيحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۰۰۷ - (۱۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الشَّيْءُ الَّذِىْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ؟ قَالَ: «اَلْمَآءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ» قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْمَآءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ، فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ؟ قَالَ: «يَا حُمَيْرَآءُ! مَنْ اَعْطٰى نَارًا، فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ، وَمَنْ اَعْطٰى مِلْحًا، فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ، وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَّآءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَآءُ، فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً، وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِنْ مَّآءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَآءُ، فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

تیسری فصل

۳۰۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کون سی چیز ہے جس کو نہ دینا جائز نہیں؟ آپؐ نے فرمایا' وہ پانی' نمک اور آگ ہے۔ وہ کہتی ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! پانی کا علم تو ہم رکھتے ہیں لیکن نمک اور آگ کا کیا حال ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اے حُمَیرَاءُ! (مقصود عائشہؓ ہیں) جس شخص نے کسی کو آگ عطا کی گویا کہ اس نے ان تمام چیزوں کا صدقہ کیا جن کو آگ نے پکایا ہے اور جس شخص نے

نمک کا عطیہ دیا گویا کہ اس نے ان تمام چیزوں کا صدقہ کیا جن کو نمک نے بہتر بنایا ہے اور جس شخص نے کسی مسلمان کو وہاں پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی دستیاب ہے گویا اس نے ایک گردن یعنی غلام کو آزاد کیا اور جس شخص نے کسی ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی دستیاب نہیں ہے گویا اس نے اس جان کو زندہ کیا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے بلکہ جن احادیث میں "حُمَیْرَاء" کا لفظ ہے ان میں سے کوئی حدیث بھی صحیح نہیں البتہ اس موضوع کی ایک حدیث صحیح ہے جس کا ذکر علامہ ناصرالدین البانی نے اپنی کتاب "آدابُ الزّفاف" میں کیا ہے۔ ابنِ جوزیؒ نے اس حدیث کو موضوعات میں شامل کیا ہے۔ اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف اور سیٔ الحفظ ہے (تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰ ، مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۰۶)

(۱۶) بَابُ الْعَطَايَا

(عطیات کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۰۸ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عُمَرَ اَصَابَ اَرْضاً بِخَيْبَرَ، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضاً بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالاً قَطُّ اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهُ، فَمَا تَأْمُرُنِيْ بِهِ؟ قَالَ: «اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا» فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ: اَنَّهُ لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ، وَلَا يُوْرَثُ، وَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَآءِ، وَفِي الْقُرْبٰى، وَفِي الرِّقَابِ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَابْنِ السَّبِيْلِ، وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ، اَوْ يُطْعِمَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ. قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالاً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

۳۰۰۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ کو خیبر میں ایک زمین دستیاب ہوئی چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوئے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں ایسی زمین دستیاب ہوئی ہے کہ کبھی اس سے بہتر مال مجھے نہیں ملا' آپؐ اس کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' اگر تو پسند کرے تو اصل زمین کو باقی رکھ اور اس سے حاصل ہونے والی (آمدنی) کا صدقہ کر۔ چنانچہ عمرؓ نے زمین کی آمدنی کے صدقہ کا اعلان فرمایا کہ اصل زمین کو نہ فروخت کیا جائے' نہ اس کو ہبہ کیا جائے اور نہ اس کا کوئی وارث ہو۔ اس کی آمدنی کو فقیروں' قریبی رشتہ داروں' غلاموں کے آزاد کرانے' اللہ کے راستے میں نیز مسافروں اور مہمانوں پر صدقہ کیا جائے۔ اس شخص پر کچھ گناہ نہیں جو اس کا نگران ہے کہ وہ اس زمین کی آمدنی سے مناسب انداز میں خرچ کرے یا کسی پر خرچ کرے لیکن ذخیرہ اندوزی نہ کرے۔ ابنِ سیرینؒ نے وضاحت کی کہ وہ مال جمع نہ کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: حضرت عمرؓ نے سو غلاموں کے عوض مجاہدین سے زمین خریدی تھی' انہوں نے اس کو وقف کر دیا اور اپنی بیٹی حفصہؓ کے حق میں وصیت کی کہ وہ زندگی بھر اس کی نگران ہوں گی اور اس سے ہونے والی آمدن کو مستحقین میں تقسیم کریں گی۔ ان کی وفات کے بعد عمرؓ کی اولاد نے اس کی نگرانی کی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نگران کے لئے خود پر اس مال سے خرچ کرنے کی اجازت ہے اور اقارب سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ

دار مراد ہیں یا عمرؓ کے قریبی رشتہ دار ہیں۔ اس زمین کا نام "ثمغ" تھا' عمرؓ کے وقف کرنے کا یہ واقعہ سن سات ہجری کا ہے (فتح الباری جلد ۵ صفحہ ۴۰۰)

۳۰۰۹ - (۲) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْعُمْرَى جَائِزَةٌ». متفقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۰۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ تمام عمر کے لیے عطا کردہ شے نافذ ہونے والی ہے (بخاری' مسلم)

۳۰۱۰ - (۳) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ الْعُمْرَى مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۱۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا تمام عمر کے لیے عطا کردہ شے اس کے قریبی رشتہ داروں کا ورثہ ہے (مسلم)

۳۰۱۱ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ؛ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْطِيَهَا، لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا، لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۱۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی شخص کے لئے اور اس کے وارث کے لئے تمام عمر کے لیے عطیہ کرتا ہے تو وہ اسی کا ہے جس کو دیا گیا' دینے والے کی ملکیت میں واپس نہیں آئے گا۔ اس لئے کہ اس نے ایسا عطیہ دیا ہے جس میں وراثت دخل انداز ہو گئی ہے (بخاری' مسلم)

۳۰۱۲ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا الْعُمْرَى الَّتِي أَجَازَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أن يَقُولَ: هِيَ لَكَ وَلِعَقِبِكَ؛ فَأَمَّا إِذَا قَالَ: هِيَ لَكَ مَا عِشْتَ، فَإِنَّهَا تَرْجِعُ إِلَى صَاحِبِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۱۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس عطیہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نافذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ عطیہ کرنے والا کہے کہ یہ جائیداد تیرے اور تیرے بعد آنے والوں کے لئے ہے لیکن جب یہ الفاظ کہے کہ یہ جائیداد تیرے لئے ہے جب تک تو زندہ ہے تو وہ جائیداد اصل مالک کے پاس لوٹ آئے گی (بخاری' مسلم)

وضاحت: دورِ جاہلیت میں ایک شخص کسی دوسرے شخص کو رہائش کے لئے مکان دے دیتا تھا کہ جب تک تیری زندگی ہے تو اس میں سکونت اختیار کر لیکن یہ مکان تیری وفات کے بعد میرے قبضہ میں واپس آئے گا۔ اسلام نے

واضح کیا کہ اول تو آپ اس طرح آبادی کے لئے مکان نہ دیں لیکن اگر دے دیا ہے تو عطیہ دینے والے کی جانب مکان واپس نہیں آئے گا جس کو دے دیا ہے' اس کی ملک میں رہے گا اور اس کی وفات کے بعد اس کے ورثاء اس پر قابض ہوں گے اور جابرؓ کی حدیث میں یہ الفاظ کہ "یہ جائیداد تیرے لئے ہے جب تک تو زندہ ہے تو وہ جائیداد اصل مالک کے پاس لوٹ آئے گی" حدیث میں مُدْرَجْ ہیں (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۱)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۰۱۳ - (٦) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «لَا تُرْقِبُوْا ، وَلَا تُعْمِرُوْا، فَمَنْ أُرْقِبَ شَیْئًا، أَوْ أُعْمِرَ؛ فَهِیَ لِوَرَثَتِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۳۰۱۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' تم عمر بھر کے لیے ہبہ یا عمر بھر کے لئے عطیہ نہ کرو کیونکہ جس کے لئے عمر بھر کے لیے ہبہ یا عمر بھر کے لیے عطیہ کیا جاتا ہے وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے (ابوداؤد)

وضاحت: رُقبیٰ کا تصور دورِ جاہلیت میں یہ تھا کہ ایک شخص دوسرے شخص سے کہتا کہ میں نے اپنا یہ گھر تیرے لئے ہبہ کر دیا ہے اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہو گیا تو یہ گھر واپس مجھے ملے گا اور اگر تجھ سے پہلے میں فوت ہو گیا تو یہ گھر تیرا ہے۔ اسلام نے اس کو باطل قرار دیا اور اعلان کیا کہ جس کو گھر دیا جا چکا ہے' گھر اسی کا ہو گا خواہ کوئی بھی پہلے فوت ہو (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۱)

۳۰۱۴ - (٧) وَعَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا، وَالرُّقْبٰی جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۰۱۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' عمر بھر کے لیے دیا گیا مال ان کے اہل کے لیے عطیہ ہے اور عمر بھر کے لیے کیا گیا ہبہ ان کے اہل کے لیے عطیہ ہے

(احمد' ترمذی' ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۰۱۵ - (٨) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَمْسِكُوْا أَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ، لَا تُفْسِدُوْهَا؛ فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ عُمْرٰی، فَهِیَ لِلَّذِیْ أُعْمِرَ حَیًّا وَّمَیِّتًا وَلِعَقِبِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۳۰۱۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنا مال اپنے پاس روک رکھو، اس کو خراب نہ کرو لیکن جس شخص نے (کسی مال کا) عطیہ دیا وہ عطیہ اس شخص کا ہے جس کو دیا گیا ہے جب تک کہ وہ زندہ ہے اور اس کے فوت ہونے کے بعد اس کے ورثاء کو ملے گا (مسلم)

(۱۷) بَابٌ [فِی الْهِبَةِ وَالْهَدِيَةِ]

(منقولہ عطیات کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۱۶ - (۱) عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهُ، فَاِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمَلِ، طَيِّبُ الرِّيحِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۳۰۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو پھولوں کا عطیہ دیا جائے وہ انہیں واپس نہ کرے اس لئے کہ یہ معمولی احسان ہے اور بہترین خوشبو ہے (مسلم)

۳۰۱۷ - (۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۰۱۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو (کا تحفہ) واپس نہیں کرتے تھے (بخاری)

۳۰۱۸ - (۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعَائِدُ فِی هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِی قَيْئِهِ، لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۰۱۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہبہ واپس لینے والا اس کتے کی مانند ہے جو قے کر کے چاٹتا ہے' کیا (یہ) ہمارے لئے بری مثال نہیں ہے؟ (بخاری)

۳۰۱۹ - (٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ اَبَاهُ اَتٰی بِهٖ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّی نَحَلْتُ ابْنِی هٰذَا غُلَامًا. فَقَالَ: «اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَارْجِعْهُ». وَفِی رِوَايَةٍ: اَنَّهُ قَالَ: «اَيَسُرُّكَ اَنْ يَكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِی الْبِرِّ سَوَاءً؟»

قَالَ: بَلىٰ. قَالَ: «فَلا اِذًا». وَفِي رِوَايَةٍ: اَنَّهُ قَالَ: «اَعْطَانِي اَبِي عَطِيَّةً»، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ : لَا اَرْضىٰ حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتیٰ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنِّي اَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَاَمَرَتْنِي اَنْ اُشْهِدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «اَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَاتَّقُوا اللّٰهَ، وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ». قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ. وَفِي رِوَايَةٍ: اَنَّهُ قَالَ: «لَا اَشْهَدُ عَلىٰ جَوْرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۱۹: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کا والد اس کو لے کر رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام کا عطیہ دیا ہے۔ آپؐ نے دریافت کیا' بھلا تو نے اپنے تمام لڑکوں کو اس کی مثل عطیہ دیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' عطیہ واپس کر اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' کیا تجھے پسند ہے کہ تیرے لڑکے تیرے لیے ایک جیسے فرمانبردار ہوں؟ اس نے کہا' بالکل۔ آپؐ نے فرمایا' پھر یہ ہبہ درست نہیں۔

اور ایک روایت میں ہے' اس نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے عطیہ دیا۔ عَمْرَہ بنتِ رَوَاحَہ (میری والدہ) نے کہا' میں خوش نہیں ہوں جب تک کہ تو رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنائے چنانچہ وہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بیان کیا کہ میں نے عَمْرَہ بنتِ رَوَاحَہ کے پیٹ سے اپنے لڑکے کو عطیہ دیا ہے اور اے اللہ کے رسول! اس نے مجھے کہا کہ میں آپؐ کو گواہ بناؤں۔ آپؐ نے دریافت کیا' بھلا تو نے اپنے تمام لڑکوں کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے۔ اس نے نفی میں جواب دیا (اس پر) آپؐ نے فرمایا' تم اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل اختیار کرو۔ اس نے بیان کیا کہ (یہ سن کر) وہ واپس چلا گیا اور عطیہ واپس لے لیا۔

اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عطیات میں لڑکا لڑکی دونوں برابر ہیں' کمی بیشی درست نہیں البتہ بعض صحابہ کرامؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی بعض اولاد کو دیگر اولاد پر ترجیح دی جیسا کہ ابوبکر صدیقؓ نے عائشہؓ کو ۲۱ وسق کھجوروں کا عطیہ دیا' باقی اولاد کو نہ دیا اور عمر بن خطابؓ نے اپنے بیٹے عاصم کو دیگر اولاد پر فضیلت دی اور عبدالرحمٰن بن عوف نے اُمِّ کلثوم کی اولاد کو فضیلت عطا کی (اَلتَّعْلِيْقُ الصَّبِيْح جلد ۲ صفحہ ۳۸۰)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۳۰۲۰ - (۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِي هِبَتِهِ، اِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

دوسری فصل

۳۰۲۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

فرمایا' کوئی شخص عطیہ دے کر اس کو لوٹا نہیں سکتا البتہ والد اپنے لڑکے کو عطیہ دے کر واپس لے سکتا ہے (نسائی' ابن ماجہ)

۳۰۲۱ - (۶) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يُّعْطِيَ عَطِيَّةً، ثُمَّ يَرْجِعَ فِيْهَا، اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهُ. وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ، ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا، كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ، ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۲۱ : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ عطیہ دے کر اس سے رجوع کرے البتہ والد اپنے لڑکے کو جو عطیہ دے' وہ اس سے رجوع کر سکتا ہے اور جو شخص عطیہ دے کر اس سے رجوع کرتا ہے اس کی مثال کتے کی طرح ہے جو چاٹتا ہے اور جب سیر ہو جاتا ہے تو قے کر دیتا ہے' پھر قے چاٹ لیتا ہے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۳۰۲۲ - (۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَكْرَةً، فَعَوَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ، فَتَسَخَّطَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى اِلَيَّ نَاقَةً، فَعَوَّضْتُهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ، فَظَلَّ سَاخِطًا، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ، اَوْ اَنْصَارِيٍّ، اَوْ ثَقَفِيٍّ، اَوْ دَوْسِيٍّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۰۲۲ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواں سال اونٹنی ہدیہ دی' آپؐ نے اس کو اس کے عوض میں چھ جواں سال اونٹنیاں دیں لیکن اس نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی' آپؐ نے اللہ کی حمد و ثناء کی۔ بعد ازاں آپؐ نے واضح کیا کہ فلاں شخص نے مجھے ایک جواں سال اونٹنی ہدیہ دی' میں نے اس کے بدلے میں چھ جواں سال اونٹنیاں دیں' اس سے وہ ناراض ہو گیا میں نے عزم کر لیا ہے کہ میں سوائے قریشی' انصاری' ثقفی یا دوسی کے کسی دوسرے سے ہدیہ قبول نہ کروں (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۳۰۲۳ - (۸) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ اُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ. وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ، فَاِنَّ مَنْ اَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ، وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ، وَمَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۰۲۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص کو عطیہ دیا گیا اور وہ فراخی والا ہے تو وہ اس کا بدلہ دے اور جو فراخی والا نہیں ہے وہ اس کی تعریف کرے۔ اس لئے کہ جس شخص نے تعریف کی اس نے شکریہ ادا کیا اور جس نے تعریف نہ کی اس نے ناشکری کی اور جس شخص نے تکلّف کے ساتھ ایسی چیز کو ظاہر کیا جو اسے نہیں دی گئی ہے تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے مکر و فریب کے دو لباس زیب تن کر رکھے ہیں (تاکہ لوگوں کو دھوکے میں مبتلا کرے) (ترمذی' ابوداؤد)

۳۰۲۴ - (۹) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْراً؛ فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۲۴: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس کے ساتھ احسان کیا جائے وہ احسان کرنے والے سے کہے کہ اللہ تجھے بہتر بدلہ عطا کرے تو اس نے تعریف کی حد کر دی (ترمذی)

۳۰۲۵ - (۱۰) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۰۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے لوگوں کا شکریہ ادا نہ کیا' اس نے اللہ کا شکریہ بھی ادا نہ کیا (احمد' ترمذی)

۳۰۲۶ - (۱۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا رَأَيْنَا قَوْماً اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ، وَّلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيْلٍ؛ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ: لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ، وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَةِ، حَتّٰى لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهِ. فَقَالَ: «لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ.

۳۰۲۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپؐ کے پاس مہاجرین آئے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے کسی قوم کو اس قوم سے زیادہ مال خرچ کرنے والی اور باوجود کم مال ہونے کے زیادہ ہمدردی کرنے والی نہیں دیکھا' جن میں ہم نے اقامت اختیار کی۔ انہوں نے ہمارے اخراجات کی ذمہ داری لی اور ہمیں منفعت میں شریک کیا ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں تمام اجر و ثواب یہ لوگ ہی نہ سمیٹ لے جائیں۔ آپؐ نے فرمایا' نہیں! بشرطیکہ تم ان کے لئے دعائیں کرتے رہو اور ان کا شکریہ ادا کرتے رہو (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

۳۰۲۷ - (۱۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «تَهَادَوْا؛ فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ» رَوَاهُ

۳۰۲۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' آپس میں ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو اس لئے کہ تحفہ دشمنی کو ختم کر دیتا ہے (اس کو بیان کیا)

وضاحت: اصل کتاب میں ذکر نہیں کہ یہ حدیث کس کتاب کی ہے۔ امام حاکمؒ کے مخطوطہ میں ہے کہ یہ حدیث ترمذی میں ہے جب کہ ترمذی میں یہ حدیث عائشہؓ سے مروی نہیں ہے اور نہ یہ الفاظ ہیں البتہ ابوہریرہؓ سے دیگر الفاظ کے ساتھ مروی ہے اور وہ وہی حدیث ہے جو (۳۰۲۸) میں ذکر ہو رہی ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ عائشہؓ امام خطیب بغدادیؒ نے تاریخ بغداد جلد۴ صفحہ۸۸ میں اور امام قضاعیؒ نے مسند الشہاب جلد۱ صفحہ ۳۸۳ حدیث نمبر۶۶۰ میں ذکر کیا ہے۔ اس کی سند میں ابویوسف اَعْشٰی کے بارے میں امام دار قطنیؒ نے کہا ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہے اور اس کے تمام طرق ضعیف ہیں (تلخیص الحبیر جلد۳ صفحہ۶۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۹۱۲)

۳۰۲۸ - (۱۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «تَهَادَوْا؛ فَإِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ . وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۳۰۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' آپس میں ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو اس لئے کہ تحفہ سینے کے بغض کو ختم کر دیتا ہے نیز کوئی عورت اپنی پڑوسی عورت کو بکری کے کھر کا ہدیہ بھیجنے کو معمولی نہ سمجھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو مَعشَر راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۹۱۲)

(تلخیص الحبیر جلد۳ صفحہ۶۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۲ صفحہ۹۱۲)

۳۰۲۹ - (۱٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ، وَالدُّهْنُ، وَاللَّبَنُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. قِيلَ: أَرَادَ بِالدُّهْنِ الطِّيبَ.

۳۰۲۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین چیزوں کا ہدیہ واپس نہ کیا جائے تکیہ' تیل اور دودھ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تیل سے مقصود خوشبو ہے۔

وضاحت: ابوحاتمؒ نے اس حدیث کو منکر قرار دیا ہے (تَنقِیحُ الرُّوَاۃ جلد۲ صفحہ۲۰۴)

۳۰۳۰- (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا اُعْطِيَ اَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلَا يَرُدُّهُ؛ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا.

۳۰۳۰: ابو عثمان نہدی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو پھول (ہدیہ) دیئے جائیں تو وہ انہیں واپس نہ کرے اس لئے کہ وہ جنت سے نکلا ہی (ترمذی نے مرسل بیان کیا)

وضاحت: ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ خضرمی ہیں' انہوں نے عہدِ نبوت کو پایا ہے لیکن نہ آپ کو دیکھا ہے اور نہ ہی آپ سے سنا ہے (تنقیح الرواۃ جلد۲ صفحہ ۲۰۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۰۳۱- (۱۶) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ امْرَأَةُ بَشِيْرٍ: اَنْحِلِ ابْنِيْ غُلَامَكَ، وَاَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَأَلَتْنِيْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِيْ، وَقَالَتِ: اَشْهِدْ لِيْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «اَلَهُ اِخْوَةٌ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهُ؟» قَالَ: لَا. قَالَ: «فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا، وَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰى حَقٍّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۳۰۳۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بشیر کی بیوی نے (اپنے خاوند بشیر سے) کہا' آپ میرے بیٹے کو اپنا غلام بطور عطیہ دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنائیں چنانچہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیان کیا کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے مطالبہ کیا ہے کہ میں اس کے بیٹے کو اپنا غلام بطور عطیہ دوں نیز اس نے مطالبہ کیا کہ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناؤں۔ آپ نے دریافت کیا' بھلا اس کے بھائی ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا' بھلا تو نے تمام بیٹوں کو اس طرح کا عطیہ دیا ہے؟ اس نے نفی میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا' یہ درست نہیں ہے اور میں تو صرف حق بات پر گواہ بنتا ہوں (مسلم)

۳۰۳۲- (۱۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِبَاكُوْرَةِ الْفَاكِهَةِ، وَضَعَهَا عَلٰى عَيْنَيْهِ وَعَلٰى شَفَتَيْهِ، وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا آخِرَهُ». ثُمَّ يُعْطِيْهَا مَنْ يَكُوْنُ عِنْدَهُ مِنَ الصِّبْيَانِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۳۰۳۲: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے مشاہدہ کیا کہ جب رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہلا پھل لایا جاتا تو آپؐ اسے اپنی آنکھوں اور ہونٹوں پر رکھتے اور دعا فرماتے' اے اللہ! جیسا کہ تو نے ہمیں اس کا پہلا پھل دکھایا ہے اس کا آخری پھل بھی دکھا۔ بعد ازاں آپؐ وہ پھل اس بچے کو دیتے جو آپؐ کے پاس موجود ہوتا (بیہقی فی الدّعواتِ الکبیر)

(۱۸) بَابُ اللُّقْطَةِ

(گری ہوئی چیز کو اُٹھانے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۳۳ - (۱) عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، فَسَاَلَہٗ عَنِ اللُّقَطَۃِ . فَقَالَ: «اِعْرِفْ عِفَاصَھَا وَوِکَاءَھَا ، ثُمَّ عَرِّفْھَا سَنَۃً ؛ فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُھَا، وَاِلاَّ فَشَاْنُکَ بِھَا». قَالَ: فَضَالَّۃُ الْغَنَمِ ؟ قَالَ: «ھِیَ لَکَ، اَوْ لِاَخِیْکَ، اَوْ لِلذِّئْبِ». قَالَ: فَضَالَّۃُ الْاِبِلِ ؟ قَالَ: «مَالَکَ وَلَھَا ، مَعَھَا سِقَاؤُھَا وَحِذَاؤُھَا، تَرِدُ الْمَآءَ وَتَاْکُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَلْقَاھَا رَبُّھَا» . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ. وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ: فَقَالَ: «عَرِّفْھَا سَنَۃً، ثُمَّ اَعْرِفْ وِکَاءَھَا وَعِفَاصَھَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِھَا ، فَاِنْ جَآءَ رَبُّھَا فَاَدِّھَا اِلَیْہِ».

پہلی فصل

۳۰۳۳: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپؐ سے گری ہوئی چیز اٹھانے کے بارے میں دریافت کیا؟ آپؐ نے فرمایا' اس کی تھیلی اور دھاگے کی پہچان کر۔ بعد ازاں سال بھر اس کی پہچان کرا۔ اگر اس کا مالک مل جائے (تو بہتر) ورنہ جیسے چاہے اس کو خرچ کر۔ اس نے دریافت کیا' گُم شدہ بکری (کا کیا حکم ہے؟) آپؐ نے فرمایا' وہ تیرے لئے یا تیرے بھائی کے لئے یا بھیڑیے کے لئے ہے۔ اس نے دریافت کیا' گُم شدہ اونٹ (کا کیا حکم ہے؟) آپؐ نے فرمایا' تجھے اس کے بارے میں کیا؟ اس کے ساتھ اس کا مشکیزہ اور اس کے پاؤں ہیں' وہ پانی پر جا سکتا ہے اور درختوں کو کھا سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا مالک اس کو پا لے گا (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' سال بھر اس کی پہچان کر بعد ازاں اس کی رسّی اور تھیلی کو اچھی طرح معلوم کر پھر اس کو اپنے مَصرف میں لا اور اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے اس کو حوالے کر دے۔

۳۰۳۴ - (۲) وَعَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَنْ آوٰی ضَآلَّۃً فَھُوَ ضَآلٌّ مَا لَمْ یُعَرِّفْھَا». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۳۰۳۴: زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

جو شخص گم شدہ جانور کو اپنے پاس رکھتا ہے وہ سیدھی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اگر اس کی پہچان نہیں کرواتا (مسلم)

۳۰۳۵ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ . اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۳۵ : عبدالرحمٰن بن عثمان تیمیؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے سفر پر جانے والے انسان کے گرے ہوئے سامان کو اٹھانے سے منع کیا ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۳۰۳۶ - (۱٤) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ . فَقَالَ : «مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ، وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ، وَمَنْ سَرَقَ مِنْهُ شَيْئًا بَعْدَ اَنْ يُّؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ ، فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ» وَذَكَرَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهٗ. قَالَ : وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ . فَقَالَ : «مَا كَانَ فِيْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ كَمَا ذَكَرَ غَيْرُهٗ. قَالَ : وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ . فَقَالَ : «مَا كَانَ مِنْهَا فِي الطَّرِيْقِ الْمِيْتَاءِ وَالْقَرْيَةِ الْجَامِعَةِ فَعَرِّفْهَا سَنَةً ؛ فَاِنْ جَآءَ صَاحِبُهَا فَادْفَعْهَا اِلَيْهِ، وَاِنْ لَمْ يَأْتِ فَهُوَ لَكَ، وَمَا كَانَ فِي الْخَرَابِ الْعَادِيِّ فَفِيْهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ» . رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ . وَرَوٰى اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهٖ : وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ اِلٰى آخِرِهٖ.

دوسری فصل

۳۰۳۶ : عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ سے اس پھل کے (اتارنے کے) بارے میں دریافت کیا گیا جو درخت پر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جو ضرورت منداس سے پھل اتارتا ہے (لیکن) اپنے ساتھ اٹھا کر نہیں لے جاتا اس پر کچھ حرج نہیں ہے اور جو شخص اس سے پھل اتار کر لے جاتا ہے اس پر اس کا دوگنا جرمانہ ہے اور سزا (علاوہ) ہے اور جو شخص پھل کے ڈھیر میں آ جانے کے بعد اس سے چراتا ہے اور پھل کی قیمت ڈھال کی قیمت (یعنی چوری کے نصاب) تک پہنچ جاتی ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور اس نے دیگر رُواۃ کی طرح گم شدہ اونٹ اور بکری کے بارے میں بیان کیا ہے (راوی نے بیان کیا) اور آپؐ سے گم شدہ چیز کے اٹھانے کے بارے میں دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا' جو چیز شاہراہ اور عام بھیڑوالی بستی میں ملے تو اس کی پہچان ایک سال تک کراؤ' اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے دے دو اور اگر وہ نہ آئے تو وہ چیز تمہاری ہے اور جو چیز بے آباد' قدیم جنگل سے ملے اس میں سے اور مدفون خزانے میں سے پانچواں

حصہ (بیت المال کا) ہے (نسائی) اور امام ابوداودؒ نے اس حدیث میں سے اس قول سے لے کر کہ "اور گم شدہ چیز کے بارے میں دریافت کیا" آخر تک ذکر کیا ہے۔

۳۰۳۷ - (۱۵) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ: اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، وَجَدَ دِیْنَارًا، فَاَتٰی بِہٖ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، فَسَاَلَ عَنْہُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «ھٰذَا رِزْقُ اللّٰہِ». فَاَکَلَ مِنْہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ، وَاَکَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَتَتِ امْرَاَۃٌ تَنْشُدُ الدِّیْنَارَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «یَا عَلِیُّ! اَدِّ الدِّیْنَارَ». رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۰۳۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایک دینار ملا وہ اسے اٹھا کر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے آئے اور اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کا رزق ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' علیؓ اور فاطمہؓ نے اس کو خرچ کیا ابھی تھوڑا عرصہ گزرا ہو گا کہ ایک عورت دینار تلاش کرتی ہوئی آگئی (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو حکم دیا کہ دینار ادا کر (ابوداود)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (تَنْقِیْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۵)

۳۰۳۸ - (۱۶) وَعَنِ الْجَارُوْدِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «ضَالَّۃُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ». رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ.

۳۰۳۸: جارود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان کا گم شدہ جانور آگ کا شعلہ ہے (دارمی)

وضاحت: اگر کسی شخص کو گم شدہ جانور ملے تو اسے چاہیے کہ اس کے مالک کی تلاش کرے' اسے چھپائے نہ رکھے وگرنہ وہ جہنّم کی آگ کی لپیٹ سے نہ بچ سکے گا (واللہ اعلم)

۳۰۳۹ - (۱۷) وَعَنْ عِیَاضِ بْنِ حِمَارٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَنْ وَجَدَ لُقَطَۃً فَلْیُشْھِدْ ذَا عَدْلٍ - اَوْ ذَوِیْ عَدْلٍ - وَلَا یَکْتُمْ وَلَا یَغِیْبُ؛ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَھَا فَلْیَرُدَّھَا عَلَیْہِ، وَاِلَّا فَھُوَ مَالُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ». رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِیُّ.

۳۰۳۹: عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص گم شدہ چیز پائے تو وہ ایک عادل یا دو عادل گواہ بنائے اور اس چیز کو نہ چھپائے اور نہ غائب کرے۔ اگر اس کے مالک کو معلوم کر پائے تو اس کی جانب بھیجے وگرنہ وہ اللہ کا مال ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے (احمد' ابوداود' دارمی)

٣٠٤٠ - (١٨) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْعَصَا، وَالسَّوْطِ، وَالْحَبْلِ، وَاَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ: «اَلَا لَا يَحِلُّ» فِيْ «بَابِ الْاِعْتِصَامِ».

۳۰۴۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لاٹھی، کوڑے اور رسی وغیرہ (جیسی) چیزوں کے بارے میں رخصت عطا کی کہ ان کو اٹھانے والا، ان سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے (ابوداؤد)

اور مقدام بن مَعْدِی کَرِب سے مروی حدیث کہ "سُن لو! حلال نہیں" بابُ الاعتصام میں ذکر کی گئی ہے۔

وضاحت: اگر کھانے کی چیز راستے میں سے ملے تو اسے کھایا جا سکتا ہے جیسا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو راستے میں سے گری ہوئی کھجور ملی تو آپؐ نے فرمایا، اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو تو میں اسے تناول کر لیتا۔ اگر ملنے والی چیز اہم ہے تو اس کی سال بھر تشہیر کی جائے لیکن مسلسل تشہیر نہیں ہے اور اگر کم اہمیت والی ہے تو اس کی تین دن تک تشہیر کی جائے (تَنْقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶)

(۱۹) بَابُ الْفَرَائِضِ

(وراثت کے مسائل کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۴۱ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، قَالَ: «اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ مَّاتَ وَعَلَیْهِ دَیْنٌ وَلَمْ یَتْرُكْ وَفَاءً، فَعَلَیَّ قَضَاؤُهُ. وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ». وَفِیْ رِوَایَةٍ: «مَنْ تَرَكَ دَیْناً اَوْ ضِیَاعاً فَلْیَأْتِنِیْ فَاَنَا مَوْلَاهُ». وفی روایۃ: «مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَیْنَا». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۳۰۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' میں ایمانداروں سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہوں جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذِمّہ قرض ہو جب کہ اس نے ادائیگی کے لئے مال نہیں چھوڑا تو اس کا قرض میں ادا کروں گا اور جس قدر مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جس قدر قرض یا اہل و عیال چھوڑ جائے اور اہل و عیال میرے پاس آئے تو میں ان کا ذمہ دار ہوں اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) جو شخص مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے اور جو شخص اہل و عیال چھوڑے تو ہم اس کے ذِمّہ دار ہیں (بخاری' مسلم)

۳۰۴۲ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْحِقُوْا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا، فَمَا بَقِیَ فَهُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَكَرٍ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۰۴۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قرآنِ پاک میں) مقرّر حصّوں کو ان کے مستحقین کو عطا کرو جو مال ان سے باقی بچے گا وہ فوت شدہ کے قریبی عصبہ رشتہ دار کو ملے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: فوت شُدہ انسان کے مال سے اولاً اس کے کفن دفن کا انتظام کیا جائے گا بعد ازاں اگر اس پر قرض ہے تو اس کے مال سے قرض ادا ہو گا۔ پھر دیکھا جائے گا کہ اس کے ذَوِی الفُرُوض کون ہیں؟ ذَوِی الفُرُوض سے مراد وہ ہیں جن کا حصّہ قرآنِ پاک میں معیّن ہے مثلاً جن کو آدھا' تہائی' دو تہائی' چھٹا حصّہ' چوتھا حصّہ اور آٹھواں حصّہ دیا

گیا ہے۔ ان کو تقسیم کرنے کے بعد اگر مال وافر ہو جائے گا تو عصبات کو دیا جائے گا۔ عصبہ وہ رشتہ دار ہے جس کی جب فوت شدہ انسان کی جانب نسبت کی جائے تو کوئی مؤنث درمیان میں نہ آئے لیکن اگر عصبہ بھی رشتہ دار نہیں ہے تو ورثہ ذَوِی الْاَرْحَام میں تقسیم ہو گا (واللہ اعلم)

٣٠٤٣ - (٣) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ، وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ» . متفقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۴۳: اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی مسلمان شخص کسی کافر کا اور کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا (بخاری' مسلم)

٣٠٤٤ - (٤) وَعَنْ انَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۰۴۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' قوم کا آزاد کردہ غلام قوم سے شمار ہو گا یعنی آزاد کرنے والا اس کا وارث ہو گا (بخاری)

٣٠٤٥ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَائِشَةَ: «اِنَّمَا الْوَلَاءُ» فِيْ بَابٍ قَبْلَ «بَابِ السَّلَمِ».

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ الْبَرَآءِ: «اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ» فِيْ بَابِ: «بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهٖ» اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۳۰۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قوم کا بھانجا ان میں سے ہے (بخاری' مسلم) اور عائشہؓ سے مروی حدیث "اِنَّمَا الْوَلَاءُ" کا ذکر "بَابُ السَّلَمِ" سے پہلے باب میں کیا گیا ہے اور ہم عنقریب براءؓ سے مروی حدیث "اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ" کا ذکر "بَابُ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ وَحَضَانَتِهٖ" میں کریں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٠٤٦ - (٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتّٰى» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۳۰۴۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو مختلف مذاہب والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۳۰۴۷ - (۷) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ جَابِرٍ.

۳۰۴۷: اور ترمذیؒ نے اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۳۰۴۸ - (۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْقَاتِلُ لَا يَرِثُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۳۰۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قاتل وارث نہیں ہو گا (ترمذی' ابنِ ماجہ)

۳۰۴۹ - (۹) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ إِذَا لَمْ تَكُنْ دُونَهَا أُمٌّ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰۴۹: بُریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کو چھٹا حصہ دیا جب کہ اس سے زیادہ قریبی ماں نہیں ہے (ابوداؤد)

۳۰۵۰ - (۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِيُّ، صُلِّيَ عَلَيْهِ، وَوُرِّثَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۰۵۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب (ولادت کے وقت) بچہ چیختا ہے تو اس کا جنازہ ادا کیا جائے اور اس کا وارث بنایا جائے (ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن مُسلم راوی ضعیف ہے اور حدیث کے مفہوم سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر پیدا ہونے والا بچہ چیختا نہیں ہے تو وہ وارث نہیں ہو گا البتہ اگر حاملہ کے پیٹ میں وارث بچہ ہے تو وراثت کے مال کو روک لیا جائے گا جب بچہ پیدا ہو گا تو پھر اس کو شامل کر کے وراثت کے مال کو وارثوں کے درمیان تقسیم کیا جائے گا (تَنْقِيحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۲۰۸)

۳۰۵۱ - (۱۱) وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَحَلِيفُ الْقَوْمِ مِنْهُمْ، وَابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ» رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۰۵۱: کثیر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قوم کا آزاد کردہ غلام ان سے (شمار ہوتا) ہے اور قوم کے ساتھ معاہدہ کرنے والا ان سے (شمار ہوتا) ہے اور قوم کا بھانجا ان سے ہے (دارمی)

وضاحت: کثیر بن عبداللہ کو امام ابوداؤدؒ نے کذّاب کہا ہے اور امام شافعیؒ نے بیان کیا یہ شخص جھوٹا ہے۔
(تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۸)

۳۰۵۲ - (۱۲) وَعَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، فَمَنْ تَرَكَ دَيْناً اَوْ ضَيْعَةً فَاِلَيْنَا، وَمَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ. وَاَنَا مَوْلٰى مَنْ لَا مَوْلٰى لَهٗ، اَرِثُ مَالَهٗ. وَاَفُكُّ عَانَهٗ. وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ، يَرِثُ مَالَهٗ، وَيَفُكُّ عَانَهٗ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «وَاَنَا وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ، اَعْقِلُ عَنْهُ، وَاَرِثُهٗ. وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ، يَعْقِلُ عَنْهُ، وَيَرِثُهٗ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۰۵۲: مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں ہر ایمان دار شخص سے اس کے نفس سے زیادہ قریب ہوں۔ جو شخص قرض یا عیال چھوڑ جائے وہ ہمارے ذمہ ہے اور جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے اور میں اس شخص کا ذمّہ دار ہوں جس کا کوئی ذمّہ دار نہیں ہے' میں اس کے مال کا وارث ہوں اور میں اس کے قیدی کو رہائی دلاؤں گا اور ماموں اس شخص کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں ہے' وہ اس کے مال کا وارث ہو گا اور اس کے قیدی کو رہائی دلائے گا۔
اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ میں اس شخص کا وارث ہوں جس کا کوئی وارث نہیں' میں اس کی طرف سے دیّت دوں گا اور میں اس کا وارث ہوں اور ماموں اس شخص کا وارث ہے جس کا کوئی وارث نہیں' وہ اس کی جانب سے دیّت دے گا اور اس کا وارث ہو گا (ابوداؤد)

۳۰۵۳ - (۱۳) وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَحُوْزُ الْمَرْاَةُ ثَلَاثَ مَوَارِيْثَ: عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَنْهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَه.

۳۰۵۳: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عورت کو تین طرح کی وراثت ملتی ہے۔ اس کی جانب سے آزاد کردہ غلام اور لے پالک لڑکا اور اس کا وہ لڑکا جس کے سبب اس نے لعان کیا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)
امام بیہقیؒ بیان کرتے ہیں کہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اس حدیث کی سند میں موجود بعض راویوں کے مجہول

ہونے کی وجہ سے اس حدیث کو تسلیم نہیں کیا (تنقیح الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۹)

۳۰۵۴ - (۱۴) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ أَوْ أَمَةٍ، فَالْوَلَدُ وَلَدُ زِنًى لَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۰۵۴: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی آزاد یا کسی لونڈی کے ساتھ زنا کرے تو پیدا ہونے والے بچے زنا کے شمار ہوں گے' نہ وہ ان کا وارث ہو گا اور نہ وہ اس کے وارث ہوں گے (ترمذی)

۳۰۵۵ - (۱۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ مَوْلًى لِرَسُولِ اللّٰهِ مَاتَ وَتَرَكَ شَيْئًا، وَلَمْ يَدَعْ حَمِيمًا وَلَا وَلَدًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَعْطُوا مِيرَاثَهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ قَرْيَتِهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۳۰۵۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آزاد کردہ غلام فوت ہو گیا اور کچھ مال چھوڑ گیا (لیکن) اس نے کوئی قریبی رشتہ دار اور اولاد کو نہ چھوڑا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کا ورثہ اس کی بستی والوں میں سے کسی شخص کو دے دو (ابوداؤد' ترمذی)

۳۰۵۶ - (۱۶) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِيرَاثِهِ، فَقَالَ: «الْتَمِسُوا لَهُ وَارِثًا أَوْ ذَا رَحِمٍ» فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ وَارِثًا وَلَا ذَا رَحِمٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَعْطُوهُ الْكُبْرَ مِنْ خُزَاعَةَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: قَالَ: «انْظُرُوا أَكْبَرَ رَجُلٍ مِنْ خُزَاعَةَ».

۳۰۵۶: بُریدۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بنو خزاعہ قبیلہ سے ایک شخص فوت ہو گیا۔ اس کا ورثہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ آپؐ نے حکم دیا' اس کا وارث یا قریبی رشتہ دار تلاش کرو لیکن صحابہ کرامؓ نے اس کا وارث یا قریبی رشتہ دار نہ پایا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ مال خزاعہ قبیلے کے بڑے آدمی کو دے دو (ابوداؤد) اور اس کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' خزاعہ قبیلے کے بڑے آدمی کو دیکھو۔

۳۰۵۷ - (۱۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ تَقْرَؤُونَ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ﴾، وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ، وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ، الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، دُونَ أَخِيهِ

لِاَبِيْهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَفِيْ رِوَايَةِ الدَّارِمِيِّ: قَالَ: «اَلْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ. . .» اِلٰى آخِرِهٖ.

۳۰۵۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تم اس آیت کی تلاوت کرتے ہو (جس کا ترجمہ ہے) "وصیت کے بعد جس کی تم وصیت کرتے ہو یا قرض کے بعد ...." اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نے پہلے قرض ادا کیا ہے اور ایک ماں باپ کی طرف سے بیٹے وارث ہوں گے نہ کہ وہ بیٹے جو ایک باپ سے ہیں لیکن ان کی مائیں مختلف ہیں۔ ایک شخص اپنے اس بھائی کا وارث ہو گا جو ایک ماں باپ کی طرف سے ہے' اس بھائی کا وارث نہیں ہو گا جو صرف باپ کی جانب سے ہے (ترمذی' ابنِ ماجہ) اور دارمی کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' ایک ماں کے بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے وہ بھائی ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے جن کا باپ ایک ہے مائیں مختلف ہیں ...... آخر تک۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث اعور راوی غایت درجہ ضعیف ہے (تَنْقِيْحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ۲۰۹)

۳۰۵۸-(۱۸) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا، وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا، وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ. قَالَ: «يَقْضِي اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ» فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ، فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ: «اَعْطِ لِابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ، وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ، وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

۳۰۵۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ربیع کی بیوی اپنی ان دو بیٹیوں کو (جو سعد بن ربیع سے تھیں) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر گئی اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں' ان کا والد اُحد کی جنگ میں آپ کے ساتھ شریک ہوا اور شہید ہو گیا تھا اور ان کے چچا نے ان کے مال پر قبضہ کر لیا اور ان کے لئے کچھ نہ چھوڑا۔ ان کا نکاح تب ہو سکتا ہے جب ان کے پاس مال ہو۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائیں گے چنانچہ وراثت کی آیت نازل ہوئی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چچا کی جانب پیغام بھیجا اور فرمایا' کہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو (سعد کے ترکہ سے) دو تہائی ادا کیا جائے اور ان کی ماں کو آٹھواں حصّہ دیا جائے اور باقی مال تمہارا ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابنِ ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

۳۰۵۹-(۱۹) **وَعَنْ** هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ: سُئِلَ اَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ ابْنَةٍ، وَبِنْتِ ابْنٍ، وَاُخْتٍ. فَقَالَ: لِلْبِنْتِ النِّصْفُ، وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ، وَائْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ،

فَسَيُتَابِعُنِی، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِیْ مُوْسٰی. فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ، اَقْضِیْ فِيْهَا بِمَا قَضَی النَّبِیُّ ﷺ: «لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الْإِبْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِیَ فَلِلْاُخْتِ». فَاَتَيْنَا اَبَا مُوْسٰی، فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ. فَقَالَ: لَا تَسْاَلُوْنِیْ مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ فِيْكُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۳۰۵۹: ہُزیل بن شُرَحبیل سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ایک بیٹی' ایک پوتی اور ایک بہن کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا' بیٹی کے لئے نصف اور بہن کے لئے بھی نصف اور آپ عبداللہؓ بن مسعود کے پاس جائیں' وہ بھی میری موافقت کریں گے۔ چنانچہ عبداللہؓ بن مسعود سے دریافت کیا گیا اور انہیں ابوموسیٰؓ کے جواب سے بھی آگاہ کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا' اس وقت میں سیدھے راہ سے بھٹک جاؤں گا اور میں صحیح راہ پر نہیں ہوں گا (اگر یہ فیصلہ کروں) میں تو اس میں وہ فیصلہ کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا' بیٹی کے لئے نصف' پوتی کے لئے چھٹا حصہ (دوتہائی کی تکمیل کرتے ہوئے) اور باقی بہن کے لئے ہے۔ اس کے بعد ہم ابوموسیٰؓ کے ہاں پہنچے' ہم نے انہیں ابنِ مسعودؓ کے فتویٰ کے بارے میں آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا' جب تک یہ عالم شخص تم میں موجود ہے تم مجھ سے دریافت نہ کیا کرو (بخاری)

۳۰٦۰ - (۲۰) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ ابْنِیْ مَاتَ، فَمَالِیْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ؟ قَالَ: «لَكَ السُّدُسُ» فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ قَالَ: «لَكَ سُدُسٌ آخَرُ» فَلَمَّا وَلّٰی دَعَاهُ قَالَ: «اِنَّ السُّدُسَ الْآخِرَ طُعْمَةٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۰٦۰: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے بتایا' میرا پوتا فوت ہو گیا ہے' اس کی وراثت سے میرا حصہ کتنا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تیرا چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ واپس آنے لگا تو آپؐ نے فرمایا' تجھے مزید چھٹا حصہ ملے گا۔ جب وہ واپس آنے لگا تو آپؐ نے اس کو بلا کر کہا' دوسرا چھٹا حصہ تیری خوراک ہے یعنی زائد ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس لئے کہ حسن راوی نے عمران سے لفظ "عَنْ" کے ساتھ بیان کیا ہے جب کہ حسن راوی مدلس ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۲۱)

۳۰٦۱ - (۲۱) وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: جَآءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰی اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا. فَقَالَ لَهَا: مَا لَكِ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ شَیْءٌ. وَمَا لَكِ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَیْءٌ، فَارْجِعِیْ حَتّٰی اَسْاَلَ النَّاسَ. فَسَاَلَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهَا

السُّدُسُ. فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ، فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. ثُمَّ جَآءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا. فَقَالَ: هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ، فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا، وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۰۶۱: قَبِیْصَہ بن ذُوَیب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دادی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئی وہ آپ سے اپنے ورثے کا مطالبہ کر رہی تھی۔ آپؓ نے اس سے کہا' اللہ کی کتاب اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت میں تیرا کوئی حصّہ نہیں ہے (اب) تو واپس جا' میں لوگوں سے دریافت کرتا ہوں۔ چنانچہ آپؓ نے دریافت کیا تو مُغیرۃؓ بن شُعْبَہ نے بتایا میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (حاضر) تھا' آپؐ نے دادی کو چھٹا حصّہ دیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے استفسار کیا' کیا تیری موافقت کرنے والا کوئی اور بھی ہے؟ اس نے بتایا کہ محمد بن مسلمہ بھی میری موافقت کرتا ہے۔ چنانچہ ابوبکر صدیقؓ نے دادی کے لئے چھٹا حصّہ دینے کا حکم دیا اس کے بعد ایک اور دادی عُمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی وہ آپؓ سے (وراثت میں سے) اپنا حصّہ طلب کر رہی تھی۔ آپؓ نے بتایا' چھٹا حصّہ ہے اور اگر تم دونوں اکٹھی ہو تو یہ چھٹا حصّہ تمہارے درمیان (برابر تقسیم) ہو گا اور تم میں سے جو اکیلی ہو تو چھٹا حصّہ اس کا ہے (مالک' احمد' ترمذی' ابوداؤد' دارمی' ابن ماجہ)

وضاحت: قَبِیْصَہ کا سماع ابوبکر صدیقؓ سے ثابت نہیں ہے۔ دادی' نانی دونوں برابر ہیں ایک ہو یا ایک سے زیادہ ہوں سب چھٹے حصے میں برابر شریک ہوں گی۔ ماں باپ کی موجودگی میں دادی یا نانی وارث نہیں ہیں۔

(تَنْقِیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ ۲۱۰)

۳۰۶۲ - (۲۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ فِى الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا: اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا، وَابْنُهَا حَيٌّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ ضَعَّفَهُ.

۳۰۶۲: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے دادی کے بارے میں اس کے بیٹے کی موجودگی میں بتایا کہ یہ پہلی دادی ہے جس کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کی موجودگی میں چھٹا حصّہ دیا ہے یعنی جب اس کا بیٹا بقیدِ حیات ہے (ترمذی' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن سالم ہمدانی راوی غایت درجہ ضعیف ہے

(تنقیحُ الرواۃ جلد۲ صفحہ ۲۱۰)

۳۰۶۳ - (۲۳) وَعَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ

اِلَيْهِ: «اَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ اَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۳۰۶۳: ضحاک بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب تحریر کیا کہ تم اشیم ضبابیؓ کی بیوی کو اس کے خاوند کی دیت سے ورثہ دو (ترمذی' ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

۳۰۶۴ - (۲۴) وَعَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: مَا السُّنَّةُ فِي الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدَيْ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ؟ فَقَالَ: «هُوَ اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۰۶۴: تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس مشرک انسان کے بارے میں شرعاً" کیا حکم ہے جو کسی مسلمان شخص کے ہاتھ پر اسلام لاتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ اس کی زندگی اور اس کی وفات دونوں صورتوں میں اس کا زیادہ حق دار ہے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: "اِنَّمَا الْوِلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ" کا تعلق آزاد کردہ غلام سے ہے اور یہ روایت آزاد مشرک کے بارہ میں ہے جو کسی مسلم کے ہاتھ پر ایمان لائے (واللہ اعلم)

۳۰۶۵ - (۲۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. اَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا غُلَامًا كَانَ اَعْتَقَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلْ لَهُ اَحَدٌ؟» قَالُوْا: لَا، اِلَّا غُلَامٌ لَهُ كَانَ اَعْتَقَهُ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِيْرَاثَهُ لَهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۳۰۶۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص فوت ہو گیا' اس نے ایک غلام وارث چھوڑا جس کو اس نے آزاد کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' اس کا کوئی وارث ہے؟ صحابہ کرامؓ نے کہا' نہیں البتہ اس کا ایک غلام ہے جس کو اس نے آزاد کیا ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ورثہ اس کو دیا (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

۳۰۶۶ - (۲۶) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

۳۰۶۶: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (غلام کے) ولاء کا وہی شخص وارث ہو گا جو اس کے مال کا وارث ہو گا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان

کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٠٦٧ - (٢٧) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ قُسِمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَا كَانَ مِنْ مِيْرَاثٍ أَدْرَكَهُ الْإِسْلَامُ فَهُوَ عَلٰى قِسْمَةِ الْإِسْلَامِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

٣٠٦٧: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مال میراث (دور) جاہلیت میں تقسیم کیا گیا وہ جاہلیت کی تقسیم کے مطابق ہے اور جس میراث کو اسلام نے پایا اس کی تقسیم اسلامی ہو گی (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۲۳)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۷۲۸' میزان الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۱۳۱' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۵۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۲ صفحہ ۹۲۳)

٣٠٦٨ - (٢٨) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ كَثِيْرًا يَقُوْلُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: عَجَبًا لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

٣٠٦٨: محمد بن ابوبکر بن حزمؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے والد سے بہت مرتبہ سنا انہوں نے بتایا کہ عمرؓ بن خطاب کہا کرتے تھے' تعجب ہے! پھوپھی کا ورثہ تو پایا جاتا ہے لیکن وہ وارث نہیں ہوتی (مالک)

٣٠٦٩ - (٢٩) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ . وَزَادَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: وَالطَّلَاقَ وَالْحَجَّ . قَالَا: فَإِنَّهُ مِنْ دِيْنِكُمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

٣٠٦٩: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وراثت کے مسائل معلوم کرو۔ ابنِ مسعودؓ نے (وراثت کے مسائل معلوم کرو کے علاوہ) مزید بیان کیا کہ طلاق اور حج کے مسائل معلوم کرو۔ عمرؓ اور ابنِ مسعودؓ دونوں نے واضح کیا کہ یہ تمہارے (اہم) دینی مسائل ہیں (دارمی)

(۲۰) بَابُ الْوَصَايَا

(وصیّت کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۰۷۰-(۱) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَا حَقُّ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ لَّہٗ شَیْءٌ یُّوْصٰی فِیْہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

پہلی فصل

۳۰۷۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی مسلمان کے لئے مناسب نہیں کہ اس کی ملکیت میں کچھ ہو جس میں وہ وصیّت کرنا چاہتا ہے اور وہ بغیر وصیّت تحریر کئے دو راتیں گزار دے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اگر کسی شخص پر قرض ہو یا اس کے ہاں کسی کی امانت ہو یا لین دین کے دیگر معاملات ہوں تو وصیّت تحریر میں لائی جائے اور اس پر دو گواہ بنائے جائیں تاکہ اگر اچانک وفات ہو جائے تو جھگڑا رونما نہ ہو۔ اسی طرح مال کے تیسرے حصّہ میں ان لوگوں کے لئے وصیّت کی جا سکتی ہے جو وارث نہ ہوں اس قسم کی وصیّت مستحب ہے۔

۳۰۷۱-(۲) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضاً اَشْفَیْتُ عَلَی الْمَوْتِ ، فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَعُوْدُنِیْ، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ: اِنَّ لِیْ مَالاً کَثِیْرًا وَلَیْسَ یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ، اَفَاُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّہٖ؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَثُلُثَیْ مَالِیْ؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: «لَا» قُلْتُ: فَالثُّلُثُ؟ قَالَ: «اَلثُّلُثُ، وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اِنَّکَ اَنْ تَذَرَ وَرَثَتَکَ اَغْنِیَآءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَھُمْ عَالَۃً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ ، وَاِنَّکَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَۃً تَبْتَغِیْ بِھَا وَجْہَ اللّٰہِ اِلَّا اُجِرْتَ بِھَا حَتّٰی اللُّقْمَۃَ تَرْفَعُھَا اِلٰی فِیْ اِمْرَاَتِکَ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۳۰۷۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں فتح مکّہ کے سال میں بیمار ہو گیا' قریب تھا کہ میں موت سے ہمکنار ہو جاؤں چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میری ملکیت میں بہت مال ہے اور میری وارث صرف میری بیٹی ہے' کیا میں سب مال کی وصیّت کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا' دو تہائی کی؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں۔ میں نے دریافت کیا' نصف مال کی؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں۔ میں نے عرض کیا' تیسرے حصّہ کی؟

آپؐ نے تیسرے حصّہ کی اجازت دیتے ہوئے واضح کیا کہ تیسرا حصّہ بھی زیادہ ہے۔ بلاشبہ اگر تو اپنے وارثوں کو غنی چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں فقیری میں چھوڑے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ بلاشبہ تو جب بھی خرچ کرے گا اور اس میں اللہ کی رضا کا طالب ہو گا تو تجھے اس پر ثواب عطا ہو گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تو اپنی بیوی کے منہ کے سپرد کرتا ہے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

٣٠٧٢ - (٣) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ: «اَوْصَيْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «بِكَمْ؟» قُلْتُ: بِمَالِیْ كُلِّهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. قَالَ: «فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ؟» قُلْتُ: هُمْ اَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ. فَقَالَ: «اَوْصِ بِالْعُشْرِ» فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُهُ ، حَتّٰى قَالَ: «اَوْصِ بِالثُّلُثِ، وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

دوسری فصل

٣٠٧٢: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا، رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بیمار پرسی کی جب کہ میں مریض تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا، تو نے وصیّت کی ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا، کتنے مال کی؟ میں نے جواب دیا، سب مال اللہ کے راستے میں دے دیا جائے۔ آپؐ نے استفسار کیا، اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کیا، وہ مستغنی ہیں، مال دار ہیں۔ آپؐ نے فرمایا، دسویں حصہ کی وصیت کر۔ میں مسلسل اس میں کمی کا مطالبہ کرتا رہا یہاں تک کہ آپؐ نے فرمایا، تیسرے حصّہ کی وصیت کر جبکہ تیسرا حصّہ بھی زیادہ ہے (ترمذی)

٣٠٧٣ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : «اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰى كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهُ، فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ: «اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ».

٣٠٧٣: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجّۃُ الوَداع میں خطبہ فرماتے ہوئے سنا (آپؐ نے فرمایا) بلاشبہ اللہ نے ہر وارث کو اس کا حصّہ دیا ہے پس وارث کے لئے وصیت جائز نہیں ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ) اور ترمذی میں اضافہ ہے کہ لڑکا بستر والے کا ہے اور زانی کے لئے محرومی ہے جب کہ اللہ ان کا محاسبہ کرے گا۔

٣٠٧٤ - (٥) وَيُرْوٰى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ، اِلَّا اَنْ يَّشَاۤءَ الْوَرَثَةُ» مُنْقَطِعٌ. هٰذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيْحُ». وَفِىْ رِوَايَةِ الدَّارَقُطْنِىِّ: قَالَ: «لَا تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاۤءَ الْوَرَثَةُ».

۳۰۷۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' وارث کے لئے وصیّت نہیں ہے البتہ اگر وارث پسند کریں۔ حدیث منقطع ہے' یہ لفظ مصابیح کے ہیں اور دارقُطنِی کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' وارث کے لئے وصیّت جائز نہیں البتہ اگر وارث پسند کریں۔

٣٠٧٥ - (٦) وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً، ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ، فَيُضَارَّانِ فِى الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ» ثُمَّ قَرَاَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ﴿مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾، رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِىُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۰۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ خاوند اور بیوی ساٹھ سال اللہ کی اطاعت میں گزارتے ہیں پھر ان پر موت طاری ہوتی ہے وہ وصیت کرنے میں وارثوں کو نقصان پہنچاتے ہیں تو ان کے لئے دوزخ واجب ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد ابوہریرہؓ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "وصیّت کے بعد جس کی وصیّت کی گئی یا قرض کے بعد (وصیّت میں) نقصان پہنچانے والا نہ ہو" اللہ کے قول "یہ عظیم کامیابی ہے" تک (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٠٧٦ - (٧) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ مَّاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ مَاتَ عَلٰى سَبِيْلٍ وَّسُنَّةٍ، وَمَاتَ عَلٰى تُقًى وَّشَهَادَةٍ، وَّمَاتَ مَغْفُوْرًا لَّهُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

تیسری فصل

۳۰۷۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص وصیّت کر کے فوت ہوا وہ صراطِ مستقیم اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت پر فوت ہوا نیز وہ تقویٰ اور شہادت پر فوت ہوا بلکہ جب فوت ہوا تو اس کو معاف کر دیا گیا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیّۃ بن ولید راوی مدلّس ہے (تَنقِیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۱۳)

٣٠٧٧ - (٨) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ، اَنَّ الْعَاصَ بْنَ

وَائِلٍ أَوْصَىٰ أَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ، فَاعْتَقَ ابْنُهُ هِشَّام خَمْسِيْنَ رَقَبَةً، فَأَرَادَ ابْنُهُ عَمْرٌو أَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ، فَقَالَ: حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ أَبِيْ أَوْصَىٰ أَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ، وَإِنَّ هِشَّاماً أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ، وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً، أَفَأُعْتِقُ عَنْهُ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِماً فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ، بَلَغَهُ ذٰلِكَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۰۷۷: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو گردنیں آزاد کی جائیں چنانچہ اس کے بیٹے ہشّام نے پچاس گردنیں آزاد کیں اور اس کے بیٹے عمرو نے ارادہ کیا کہ وہ اس کی طرف سے باقی پچاس گردنیں آزاد کرے لیکن اس نے خیال کیا کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لوں چنانچہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرے والد نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو گردنیں آزاد کی جائیں جب کہ اس کے بیٹے ہشّام نے اس کی طرف سے پچاس گردنیں آزاد کی ہیں اور پچاس گردنیں آزاد کرنا باقی ہیں' کیا میں اس کی طرف سے آزاد کروں؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ خیرات کرتے یا حج ادا کرتے تو اس کو (ان کا ثواب) پہنچ جاتا (ابوداؤد)

۳۰۷۸ - (۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهِ ؛ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهُ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۳۰۷۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اپنے وارث کے ورثے کو ختم کر دیا تو قیامت کے دن اللہ اس کو جنّت کی میراث نہیں دے گا (ابن ماجہ)
وضاحت: ابنِ ماجہ میں یہ حدیث نہیں مل سکی ہے البتہ علاّمہ سیوطیؒ نے اس حدیث کو الجامعُ الکبیر جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ میں صرف سعید بن منصور سے اس نے سلیمان بن موسیٰ سے مرسل بیان کیا ہے نیز یہ حدیث غایت درجہ ضعیف ہے' اس کی سند میں سُوید بن سعید اور زید العمی دونوں راوی ضعیف اور عبدالرحیم راوی کذّاب ہے۔

(تنقیحُ الرواۃ جلد ۲ صفحہ ۲۱۴' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۲ صفحہ ۲۹۶)

۳۰۷۹ - (۱۰) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

۳۰۷۹: بیہقی نے اس حدیث کو شُعَبِ الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

فہرست آیات

جلد دوم

حدیث نمبر	نام سورت	آیت نمبر
۲۲۹۱	البقرہ	۱۶۳
۲۲۹۱	آلِ عمران	۱۔۲
۲۲۹۲	الانبیاء	۸۷
۲۳۳۵	الانعام	۱۵۷
۲۳۴۸	الزمر	۵۳
۲۳۴۹	النجم	۳۲
۲۳۵۰	یاسین	۸۲
۲۳۵۱	المدثر	۵۶
۲۳۶۰	الزمر	۵۳
۲۳۷۶	الرّحمان	۴۶
۲۳۸۰	فاطر	۳۲
۲۳۹۴	الروم	۱۷۔۱۹
۲۴۲۰	الزخرف	۱۳۔۱۴
۲۴۳۴	الزخرف	۱۳۔۱۴
۲۵۲۱	آلِ عمران	۹۷
۲۵۳۳	البقرہ	۱۹۶
۲۵۵۵	البقرہ	۱۲۵
۲۵۵۵	البقرہ	۱۵۷
۲۵۸۱	البقرہ	۲۰۱
۲۶۲۰	البقرہ	۱۹۹
۲۷۶۰	المؤمنون	۵۱
۲۷۶۰	البقرہ	۱۷۲
۲۷۸۰	لقمان	۶
۲۹۸۹	القصص	۱
۳۰۷۵	النّساء	۱۲۔۱۳

مشکوٰۃ المصابیح

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔

اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام مسائل کی تحقیق مرعاۃ المفاتیح، مرقاۃ، التعلیق الصبیح فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی کتب اور تنقیح الرواۃ کی تحقیق سے مزین فرما کر ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے، تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں امتیاز ہو سکے۔

مکتبہ محمدیہ

چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال